تشریف النبی زرخ

جلد سوم حصہ ہفتم

سید شریف احمد اشرف نوشاہی

۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء ۔ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

ادارۂ معارفِ نوشاہیہ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

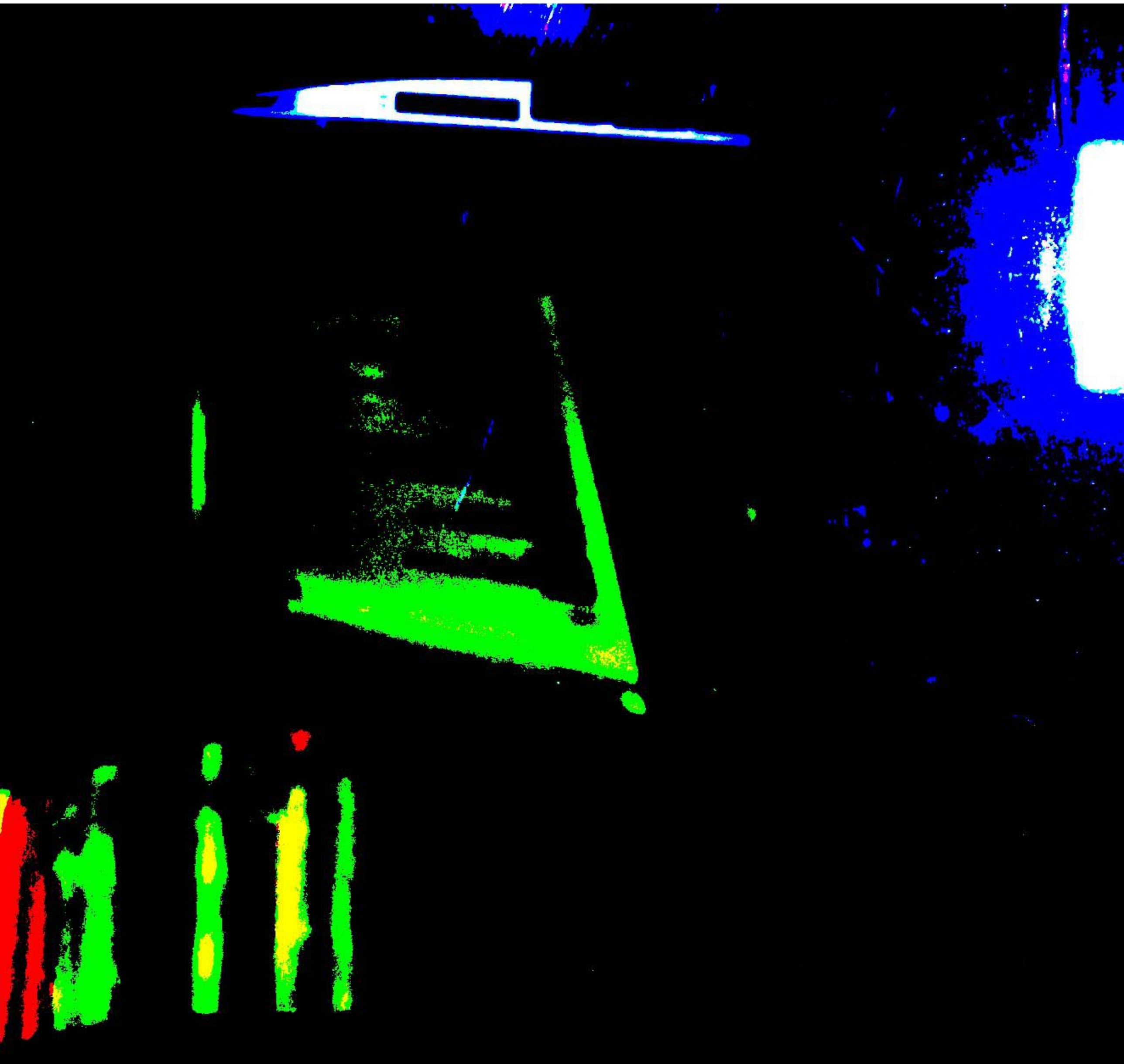

Marfat.com

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

سیر شریف والوں کے

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النّوشاہیّہ

حصہ ہفتم ملقب بہ

مناہج الآثار

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء ◯ ف ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ ○ ساہن پال شریف / گجرات۔ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ ہفتم ملقب بہ مناہج الآثار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

130501

تعداد : ۵۰۰ بار اوّل

تقطیع : ۱۸×۲۲/۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخِ طبع ونشر : شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مئی ۱۹۸۴ء

صفحات : ۵۰۰

قیمت : ۶۰/- روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : مکان ۱ مری سٹریٹ ۲ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل، ۸۹ بی غلام محمد آباد، فیصل آباد

Marfat.com

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی سجّادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی یونانی فارمیسی، ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

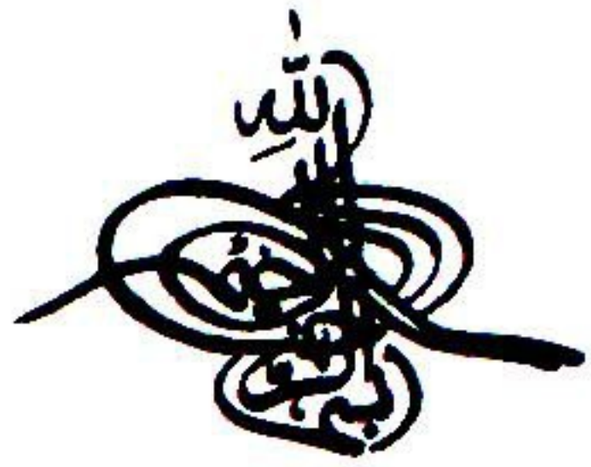

شریف التواریخ کی تیسری جلد کا ساتواں حصہ اس موقع پر شائع ہو رہا ہے جب کتاب کے مؤلف حضرت سیّد شرافت نوشاہیؒ کو علمِ فانی سے علمِ جاودانی کی طرف انتقال (۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ / ۴ جولائی ۱۹۸۳ء) کئے ہوئے ایک سال پورا ہو رہا ہے۔

خوشا وہ انفاس جن کی یاد اُن کے جسمانی وجود کے حضور و غیاب کی قید سے مشروط نہیں ہوتی بلکہ ان کے کارنامے ہر زمان و مکان میں ان کی یاد دلاتے رہتے ہیں، اور ان کی جسمانی موت ان کی معنوی حیات کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

اے بسا شاعر کہ بعد از مرگ زاد
چشمِ خود بربست و چشمِ ما کشاد،

Marfat.com

مادّہ ہائے تاریخ طبع

از: سید خضر عباسی نوشاہی

روایات کاملین و حکایات صالحین

۱۴۰۴ھ

مشائخ کی کتاب

۱۴۰۴ھ

این تاریخ معتبر

۱۹۸۴ء

گروہ نوشاہیاں دا تذکرہ

۱۹۸۴ء

Marfat.com

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ساہن پال شریف

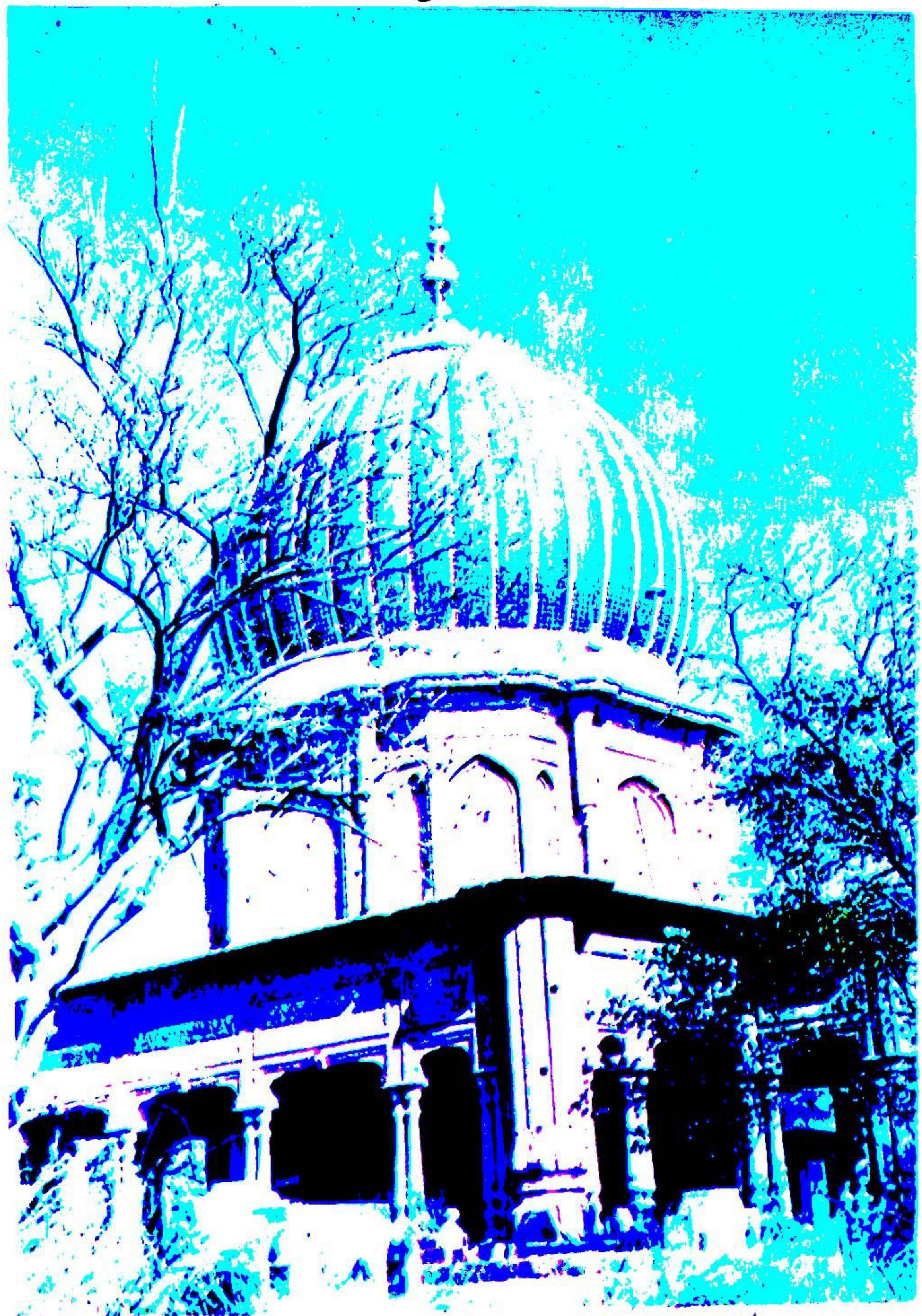

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی یونانی فارمیسی، ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

حوالہ آخذ: عزیز القدر حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی صاحب فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

اللہ تعالےٰ عزّ اسمہٗ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اسنے جناب رحمتہً للعالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ لطف وکرم کے طفیل شریف التواریخ جلد سوم کے حصہ ہفتم کو منزلِ مقصود پر پہنچا دیا ہے اور پیشتر اسکے کہ سال ۱۹۸۲ء اپنے عنفوان شباب میں داخل ہو یہ حصہ پیشِ ناظرین کرام ہو چکا ہے۔ ادارۂ معارفِ نوشاہیہ بلا شبہ انتہائی خوش قسمت ہے کہ اسکی منزل اسقدر آسان ہوتی جا رہی ہے اور سفینہ بفضلہٖ کنارے پر پہنچا ہی چاہتا ہے طباعت کی اس سرعت رفتار سے مؤلف مرحوم کی ارواح کو کسقدر راحت نصیب ہو رہی ہوگی اگرچہ فاضل مولف اس وقت ہماری نظروں سے اوجھل ہیں مگر یہ الیقین گواہی دیتا ہے کہ وہ ہر مقام پر ہمارے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور یہ انکی دعائیں اور برکتیں ہیں جو کام اس نہج پر چل رہا ہے اور یہ انکا تصرف ہے کہ انکی عدم موجودگی محسوس نہیں ہوتی ہم یہ امید رکھتے تھے کہ طباعت کا سلسلہ ایک حصہ کتاب فی ماہ کے حساب سے زیورِ طبع سے مزین ہوتا رہیگا اور انشاء اللہ تعالےٰ سالِ رواں کے اختتام تک کتاب شریف التواریخ اپنی جلد خوبیوں کے ساتھ تمام وکمال منظر پر آجائیگی پس اس رفتار سے کتاب پیش ناظرین ہوتی رہی اور ماہ مئی کے اوائل میں پانچواں حصہ طبع ہو گیا لیکن بعد میں ہم نے یہ خیال کیا کہ رمضان المبارک جون ۱۹۸۲ء میں آرہا ہے اور اس ماہ مبارک میں طباعت واشاعت کے لئے بھاگ دوڑ کچھ مناسب نہ رہیگی اگر بقیہ اسی ماہ میں طبع ہونے والے یعنی چھٹے حصہ کی مئی میں ہی منظر پر لے آنے کی کوشش کی جائے پس ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے چھٹا حصہ بھی وسط مئی میں چھپ گیا اور ساتھ ہی رب کریم نے اپنی رحمت عامہ کے طفیل حصہ ہفتم کی طباعت واشاعت کو بھی ساحلِ مراد پر پہنچا دیا اب ہماری منزل بفضلہٖ بہت نزدیک نظر آرہی ہے نوشاہی حضرات کی اکثریت اگرچہ اس معاملہ میں بہت ہی بے حس ثابت ہوئی ہے مگر رحمت رحمان سہارا دے رہی ہے اور سفینہ منجدھار کو چیرے جا رہا ہے امید آنے والا دن گذرنے والے دن کی نسبت امید افزا نظر آرہا ہے اور فاصلہ بفضلہٖ کم ہوتا جا رہا ہے

مطلبی حضرات کی تعداد اگرچہ بہت قلیل ہے مگر مطبوعات کی روز خوش آئند بیں عزیز القدر حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی صاحب فیصل آباد

Marfat.com

والے نے تو اسد فعہ اٹھویں حصہ تک اپنی دس ہزار روپے فی حصہ کی رقم اکٹھی عطا
دی اور اسطرح مجھے اور رسالو یں حصہ کی طباعت آسان ہو گئی چوہدری فضل ا
صاحب قندی مریدکے والے نے اسد فعہ ہمارے گاؤں موضع بریار زمیں میرے والد
صاحب قبلہ حاجی حسین بخش نوشاہی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ کے عرس مبارک کے
موقعے پر مبلغ ایک ہزار روپے کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں عطا فرمائے اس کی
انہوں نے پہلے ہی وعدہ کر رکھا تھا وہ اس سے پہلے بھی کافی رقوم دے چکے ہیں انکے علا
کچھ رقم صاحب زادہ سید رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی صاحبہ کتاب نے فروخت
کا بندوبست کر کے عطا فرمائی در حقیقت صاحبزادہ صاحب کتاب کی روح رواں
ہیں اور طباعت و اشاعت کا کام انہی کی عالی ہمتی کا مرہون منت ہے یہ انکی
لگن اور محنت کا نتیجہ ہے جسکے لئے ادارہ انکا سپاس گذار ہے

یہ سارا کام بتائید احمدی اور بمدد جناب احمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم
سرانجام پا رہا ہے اور معطی حقیقی حضرات کے ہاتھوں میں برکت اور نیتوں میں
خلوص پیدا ہو رہا ہے رب کریم عطیات کو منظور فرمائے اور دوستوں کے
اخلاص اور حسن عقیدت میں برکت فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور
دوشنبہ ۲۶ شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ
۲۹ مئی سنہ ۱۹۸۱ء

محمد لطیف زار نوشاہی
خطیب جامعہ غوثیہ راجگڑھ
لاہور نمبر ۱

Marfat.com

فہرست مجمل

مضامین کتاب مناہج الآثار حصہ ہفتم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ

کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ تصنیف فقیر شریف احمد

شرافت نوشاہی برخورداری مقیم صاہن پال شریف

	مضامین		نمبر صفحہ
	مقدمہ		۳
		الف	
۱	احمدیار۔	مولوی احمدیار برقندازی مُرالوی رح	۳
۲	احمدیار۔	میاں احمدیار ملاح ساہنیانوی رح	۳۷
۳	الٰہی بخش۔	بابا الٰہی بخش شاہ پوری رح	۳۹
۴	الٰہی بخش۔	بابا الٰہی بخش لاہوری رح	۴۰
۵	الٰہی بخش۔	میاں الٰہی بخش موہلوی رح	۴۱
۶	امام الدین۔	نواب شیخ امام الدین لاہوری رح	۴۵
۷	انور شاہ۔	میاں انور شاہ سُندرپوری رح	۴۹
		ب	
۸	بخشہ۔	شیخ بخشہ فقیر رح	
۹	بدرالدین۔	میاں بدرالدین فاضلشاہی۔ بیڑدی رح	۵۱
۱۰	بُدّو۔	سائیں بُدّو لاہوری رح	۵۲
۱۱	بُڈھے شاہ۔	میاں بُڈھے شاہ جھنگی والے رح	۵۳
۱۲	بلند شاہ۔	سید بلند شاہ کریری لاہوری رح	۵۴

Marfat.com

ب

۱۳ بھولا۔ بابا بھولا نجار سرانوالیہ رح ۵۲

۱۴ پیر بخش۔ مولوی پیر بخش بیگھوی رح ۵۷

ت

۱۵ تاجا۔ چوہدری تاجا تارڑ ساہنپالوی رح ۵۸

۱۶ توکل شاہ۔ شیخ توکل شاہ درویش رح ۶۰

ج

۱۷ جانی۔ سائیں جانی درویش ڈھلوا رح ۶۱

۱۸ جمال الدین۔ فقیر سید جمال الدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۶۳

۱۹ جمّاں۔ میاں جمّاں نجار ساہنپالوی رح ۶۴

۲۰ جواہر شاہ۔ سائیں جواہر شاہ بھٹی والا رح ۶۵

۲۱ جھنڈے شاہ۔ میاں جھنڈے شاہ جھنگی والا رح ۶۲

۲۲ جے سنگھ۔ حکیم جے سنگھ کوجرانوالیہ رح ۶۷

۲۳ جیون۔ میاں جیون کوجر جنڈ والا رح ۷۲

ح

۲۴ حاتے شاہ۔ بابا حاتے شاہ روشن شاہی خواصپوری رح ۷۷

۲۵ حسن علیشاہ۔ پیر حسن علی شاہ برقندازی جالندھری رح ۷۸

۲۶ حیات محمد۔ میاں حیات محمد جھام والیہ رح ۷۹

۲۷ حیاتیانوالہ رح۔ سائیں حیاتیانوالہ سلیمانی رسول نگری رح ۸۱

خ

۲۸ خواجہ۔ چوہدری خواجہ گوندل اگروتیہ ۸۵

Marfat.com

د

دیانا ناتھ ۔ راجہ دیانا ناتھ لاہوری رح ۸۷

دین علی ۔ سائیں دین علی گاکھڑہ والا رح ۹۰

ر

رحمت علی ۔ میاں رحمت علی شاہ جھنگی والا رح ۹۲

رسل ۔ میاں رسل بٹ کشمیری امرتسری رح ۹۳

روشن شاہ ۔ بابا روشن شاہ نوری سرقندازی لدھیانوی رح ۹۴

س

ساہنا ۔ میاں ساہنا گاکھڑہ والا رح ۹۷

سائیں داس ۔ بابا سائیں داس رسول نگری رح ۱۰۰

سپاہیے شاہ ۔ بابا سپاہیئے شاہ گھریالوی رح ۱۰۳

سردار شاہ ۔ سید سردار شاہ بخاری فاضلشاہی لاہوری رح ۱۰۵

سردار علی ۔ سید شاہ سردار علی ٹبی والا رح ۱۰۷

سکندر شاہ ۔ شیخ سکندر شاہ نورپوری رح ۱۰۹

سلطان بالا ۔ میاں سلطان بالا سچیاری نوشہروی رح ۱۱۳

سلطان علی ۔ سید سلطان علی شاہ نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا رح ۱۱۴

سید محمد ۔ مولوی سید محمد اخلاص خانی رح ۱۱۸

ش

شمس الدین ۔ فقیر سید شمس الدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۱۲۱

شہاب الدین ۔ مولوی شہاب الدین دھب والا رح ۱۲۳

شہباز خاں ۔ مولانا شہباز خاں ملھی رح ۱۲۶

Marfat.com

۴۶	شہزادہ شاہ۔	سائیں شہزادہ شاہ لاہوری رح	۱۳۱
۴۷	شیر شاہ۔	بابا شیر شاہ برقندازی لاہوری رح	۱۳۳
۴۸	شیر شاہ۔	بابا شیر شاہ شیروکی والا رح	۱۳۷

ص

۴۹	صالح شاہ۔	حاجی سید صالح شاہ مشہدی رح	۱۳۸

ظ

۵۰	ظہور الدین۔	فقیر سید ظہور الدین بخاری برقندازی لاہوری رح	۱۴۳

ع

۵۱	عبدالپیر۔	سید عبدالپیر گیلانی رح	۱۴۵
۵۲	عبدالرحمٰن۔	میاں عبدالرحمٰن پنڈی والا رح	۱۴۶
۵۳	عبدالغنی۔	میاں عبدالغنی برقندازی ستارکوئی رح	۱۴۷
۵۴	عبداللہ شاہ۔	شیخ عبداللہ شاہ لاہوری رح	۱۵۰
۵۵	علم الدین۔	سائیں علم الدین برقندازی پوٹھوہاری رح	۱۵۱
۵۶	علی۔	بابا علی قلندر پانڈوکی والا رح	۱۵۴
۵۷	علی گوہر۔	میاں علی گوہر جھنگی والا رح	۱۵۶
۵۸	علی محمد۔	میاں علی محمد نجار دلاوری رح	۱۵۸
۵۹	علی محمد۔	حکیم میاں علی محمد دھب والا رح	۱۵۹
۶۰	عیدے شاہ۔	بابا عیدے شاہ لاہوری رح	۱۶۲
۶۱	عیسےٰ۔	رائے عیسےٰ بھٹی روشن شاہی خونی والا رح	۱۶۳

غ

۶۲	غلام احمد۔	میاں غلام احمد دھنوہ والا رح	۱۶۹

Marfat.com

۶۳	غلام حسین۔	میاں غلام حسین فاروقی ساہنیالوی رح	۱۷۰
۶۴	غلام قادر۔	مولوی غلام قادر شائق فاروقی رسول نگری رح	۱۷۳
۶۵	غلام قادر۔	مولانا سید غلام قادر برخورداری ساہنیالوی رح	۲۱۷
۶۶	غلام محمد۔	سید حافظ غلام محمد برخورداری دھلوالہ رح	۲۱۸
۶۷	غلام محمد۔	میاں غلام محمد اوکر لیانوالہ رح	۲۱۹
۶۸	غلام محی الدین۔	میاں غلام محی الدین جنؔ رح	۲۲۰
۶۹	غلام محی الدین۔	حکیم غلام محی الدین چک کیاؤ والہ رح	۲۲۱
۷۰	غلام محی الدین۔	سید غلام محی الدین نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح	۲۲۶
۷۱	غلام نبی۔	مولانا حاجی سید غلام نبی حسینی بھاکھری رح	۲۲۷

ف

۷۲	فتح الدین۔	مولوی فتح الدین سرانوالیہ رح	۲۳۳
۷۳	فتح الدین۔	سائیں فتح الدین سیالکوٹی رح	۲۳۰
۷۴	فتح محمد۔	قاضی بابا فتح محمد برقندازی کھیروالہ رح	۲۴۳
۷۵	فرزند علی شاہ۔	میاں فرزند علی شاہ فتحپوری والہ رح	۲۴۵
۷۶	فضل شاہ۔	سید فضل شاہ بخاری کوٹلی والہ رح	۲۴۹
۷۷	فقیر اللہ۔	حاجی فقیر اللہ ہندوستانی رح	۲۵۱
۷۸	فیض رسول۔	حکیم میاں فیض رسول فاروقی لدھیانوی رح	۲۵۳

ق

۷۹	قادر بخش۔	میاں قادر بخش فقیر ہر سنے والہ رح	۲۵۸
۸۰	قطب الدین۔	مولوی قطب الدین حسنوالیہ رح	۲۵۹
۸۱	قمر الدین۔	فقیر سید قمر الدین بخاری برقندازی لاہوری رح	۲۶۰

Marfat.com

ک

۸۲	کرم الٰہی۔	مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی بیگووالیہ رح	۲۶۱
۸۳	کرم بخش۔	صوفی کرم بخش فاضل شاہی لاہوری رح	۲۶۸
۸۴	کرم شاہ۔	شیخ کرم شاہ حسنوالیہ رح	۲۷۲
۸۵	کوڈی شاہ۔	بابا کوڈی شاہ مجذوب	۲۷۳

گ

۸۶	گلاب شاہ۔	بابا گلاب شاہ کوٹلی والا رح	۲۷۴
۸۷	گوہر۔	میاں گوہر حجام پیر کوٹی	۲۷۸
۸۸	گھڑی ساز۔	گھڑی ساز مجذوب لاہوری رح	۲۷۹
۸۹	گہنا۔	میاں گہنا عادل گڑھی رح	۲۸۰
۹۰	گھوڑے شاہ۔	بابا گھوڑے شاہ گیلانی رح	۲۸۱

ل

۹۱	لال شاہ۔	بابا لال شاہ کشمیری کابلی رح	۲۸۲

م

۹۲	محبوب علی۔	میاں محبوب علی جھنگی والا رح	۲۸۳
۹۳	محمد اعظم۔	بابا جی مولانا محمد اعظم برقندازی میرووالی رح	۲۸۵
۹۴	محمد امین۔	مولوی محمد امین شاعر	۳۳۲
۹۵	محمد امین۔	مولانا سید محمد امین مختار السالکین برخورداری ساہنپالوی رح	۳۳۸
۹۶	محمد بخش۔	میاں محمد بخش سہول پوری رح	۳۴۰
۹۷	محمد حنیف۔	مولوی محمد حنیف جلالوی رح	۳۴۴
۹۸	محمد دین۔	مولوی حکیم محمد دین فاروقی لدھے والیہ رح	۳۴۶
۹۹	محمد علی۔	سائیں محمد علی کشمیری داولپنڈی والا رح	۳۴۷
۱۰۰	محمد علی شاہ۔	سید محمد علی شاہ دہلوی رح	۳۴۹

Marfat.com

۱۰۱	محمد فاضل۔	حاجی الحرمین میاں محمد فاضل سندرپوری رح	۳۵۱
۱۰۲	محمود۔	میاں محمود حجام اگروئیہ رح	۳۵۶
۱۰۳	مراد شاہ۔	بابا مراد شاہ لاڑے پوری رح	۳۵۷
۱۰۴	مردان شاہ۔	سید مردان شاہ بخاری قادرآبادی رح	۳۵۸
۱۰۵	مقبول محمد۔	مولوی مقبول محمد جلالوی رح	۳۶۳
۱۰۶	ملک شاہ۔	سید ملک علی شاہ مشہدی رضوی برقندازی سدوملہی والا رح	۳۶۹
۱۰۷	مہرا۔	بابا مہرا تارڑ اگروئیہ رح	۳۷۳
۱۰۸	مہر شاہ۔	میاں مہر شاہ گاجر لولیہ رح	۳۷۴
۱۰۹	منگے شاہ۔	بابا منگے شاہ شمسہ والا رح	۳۷۵
۱۱۰	میراں بخش۔	مولوی حکیم میراں بخش فاروقی اجنکوی رح	۳۷۷
۱۱۱	میراں بخش۔	حاجی میراں بخش دُوبرجی والا رح	۳۸۰

ن

۱۱۲	نتھو۔	شیخ نتھو مجذوب کھجور والا رح	۳۸۱
۱۱۳	نتھے شاہ۔	میاں حکیم نتھے شاہ جگدیوی رح	۳۸۴
۱۱۴	نتھے شاہ۔	سائیں نتھے شاہ لاہوری رح	۳۸۸
۱۱۵	نصر دین۔	فقیر نصر دین برقندازی گوندلانوالیہ رح	۳۸۹
۱۱۶	نمانے شاہ۔	بابا نمانے شاہ لاہوری رح	۳۹۰
۱۱۷	نور المصطفیٰ۔	مولانا نور المصطفیٰ روشن شاہی رح	۳۹۲

و

۱۱۸	وارث شاہ۔	بابا وارث شاہ دھلی والا رح	۳۹۷
۱۱۹	وسن۔	میاں وسن لاہوری رح	۳۹۵

Marfat.com

ھ

۱۴۰	ہلاکو۔ میاں ہلاکو بلوچ ام	۴۰۱
	تکملہ	۴۰۳
	کتابیات	۴۱۱
	خاتمہ	۴۲۸
	دستخط مولف و کاتب	〃

Marfat.com

فہرستِ مفصّل

مضامین کتاب منابیع الآثار حصہ ہفتم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ

کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ

تصنیفِ فقیر

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری سابنیالوی عفی عنہ

مضمون	صفحہ
مقدمہ	۲
الف	
۱ - مولوی احمد یار برقندازی مرالوی رح	۳
وطن مقام اور تاریخ ولادت	〃
تعلیم و تربیت	〃
تاریخ بنائے اسلام گڑھ	۴
علاقہ پھالیہ میں ورود	〃
موضع مرالہ میں تشریف لانا	۶
طرزِ معاشرت	۷
حضرت نوشہ صاحب سے عقیدت	〃
حافر جوابی	۸
مولوی احمد یار شاعروں اور مورخوں کی نظر میں	〃
مولوی صاحب کی اپنے متعلق رائے	〃
منشی گنیش داس بڈھیرہ کی رائے	〃

Marfat.com

میاں محمد بخش قادری رح کی رائے	۹
پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے کی رائے	"
شمیم چوہدری کی رائے	۱۰
پروفیسر قاضی فضل حق ایم اے کی رائے	"
تصنیفات	۱۱
مولوی احمد یار کا فارسی کلام	۱۵
فارسی ترجمہ گرنتھ صاحب	"
زنجیت نامہ الموسوم بہ شاہ نامہ	"
عشقِ غوثیہ	۱۶
شاہ نامہ فارسی بنانے کی وجہ	۱۸
سکھوں کی فتوحات کا ذکر	"
رنجیت سنگھ کا حلیہ بیان کرنا	۱۹
مولوی احمد یار کا اردو کلام	"
غزل ہفت زبان	۵
مولوی احمد یار کا پنجابی کلام	۲۰
قصہ عشق رانجھن ہیر	۲۱
باراں ماہ گورداس	"
قصہ کامروپ و کام لٹاں	"
قصہ رام چندر	۲۲
قصہ ہیر رانجھا	۲۳
قصہ سسی پنوں	"

Marfat.com

قصہ راج بی بی دنا مدار	۲۴
قصہ تمیم انصاری	〃
جستجوی سرور سلطان	〃
قصہ یوسف زلیخا	۲۵
طب احمد یار	〃
قصہ حاتم طائی المعروف، حاتم نامہ	۵
ختم شریف برائے ایصال ثواب	۲۶
ہجو گوئی	۲۷
رانی کی تعریف	〃
حاضر جوابیاں	〃
مناجات بجناب غوث اعظم و ہجو نامہ اہل مراد	۲۸
ایک شخص چراغ نامی کو نصیحت	۲۹
عالم جہل کے متعلق	۳۰
ایک بدصورت سپاہی کے متعلق	〃
احمد یار نام دارے دو شاعر تھے۔	〃
مکتوبات	۳۱
مکتوب	〃
اولاد	۳۴
شاگردان رشید	〃
تاریخ وفات	〃
مادہ تاریخ	۳۵

Marfat.com

۲-	میاں احمد یار ملاح ساہنیالوی رح	۳۶
	نسب نامہ	"
	تعلیم	"
	بیعت طریقت	"
	عبادت و ریاضت	"
	مختلف فنون کی مہارت	"
	ساہنیال شریف میں آنا	۳۸
	حلیہ	"
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	وفات	"
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
۳-	بابا الٰہی بخش شاہ پوری رح	۳۹
	یارانِ طریقت	"
	وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
۴-	بابا الٰہی بخش لاہوری رح	۴۰
	یارانِ طریقت	"
۵-	میاں الٰہی بخش موہلوی رح	۴۱
	موہنس تحسندی میں حضوری	"

Marfat.com

	قلب کو روشن کرنا	۴۱
	مرتبہ بالمعنی	۴۲
	تصنیفات	〃
	نصائح	۴۳
	اولاد 〃	〃
	یارانِ طریقت	〃
	واقعۂ وفات	〃
	مدفن	۴۴
	مختصر تذکرہ اولاد میاں آہی بخش موہلوی رح	〃
	انتباہ	〃
	شجرۂ فقرائے میاں آہی بخش موہلوی رح	〃
۶ -	نواب شیخ امام الدین لاہوری رح	۴۵
	ابتدائی حالات	〃
	حویلی شیخ امام الدین	〃
	روضہ نوشاہِ عالیجاہ تعمیر کرانا	۴۶
	مسجد شیخ امام الدین	〃
	خان بہادر کا خطاب پانا	۴۷
	سالِ وفات و مدفن	۴۸
	مادۂ تاریخ —	〃
۷ -	میاں انور شاہ سندرپوری رح	۴۹
	کنوئیں کا خشک ہونا اور پھر پانی برآمد ہونا	〃

Marfat.com

۸۔ شیخ بخشہ فقیرؒ ۵۰
خدمات مرشد "
۹۔ میاں بدرالدین فاضل شاہی بیڑوی ؒ ۵۱
سلسلہ بیعت "
اولاد "
یارانِ طریقت "
تاریخ وفات "
مدفن "
مادۂ تاریخ "
شجرۂ فقرائے میاں بدرالدین "
۱۰۔ سائیں بُدّھ لاہوری ؒ ۵۲
مرتبہ فنافی الشیخ کا حصول "
۱۱۔ میاں بُدّھے شاہ جھنگی والے ؒ ۵۳
مستانہ حالت "
اولاد "
مدفن "
۱۲۔ سید بلند شاہ گردیزی لاہوری ؒ ۵۴
طرز معاشرت "
راجہ دینا ناتھ کی خدمات "
اولاد ۵۵

Marfat.com

تاریخ وفات ۵۵
مدفن "
قطعہ تاریخ "

۱۳- بابا بھولا نجار سرانوالیہ رح ۵۶
اخلاق و عادات "
اولاد "
تاریخ وفات "
مادہ تاریخ "

پ

۱۴- مولوی پیر بخش بیگھوی رح ۵۷
طور و طریقہ "
عملیات "
حلیہ "
اولاد "
سال وفات "
مادہ تاریخ "

ق

۱۵- میر بہادری تاجا تارڑ ساہنپالوی رح ۵۸
فراست "
اولاد "

۵۹

Marfat.com

	سالِ وفات	۵۹
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۱۶-	شیخ توکل شاہ درویش رح	۶۰
	حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح سے عقیدت	〃
	سادگی کی بات	〃
	ج	
۱۷-	سائیں جانی درویش ڈھلوال رح	۶۱
	مختصر تذکرہ اولادِ سائیں جانی درویش رح	〃
	انتباہ	〃
۱۸-	پیر سید جمال الدین بخاری برقندازی لاہوری رح	۶۲
	شجرہ شریف نوشاہی	〃
۱۹-	میاں جسمان نجار ساہنیالوی رح	۶۴
	مکتوب بنام مرشد صاحب	〃
۲۰-	سائیں جواہر شاہ بھڑی والا رح	۶۵
	شجرۂ فقرائے سائیں جواہر شاہ	〃
۲۱-	میاں جھنڈے شاہ جھنگی والا رح	۶۶
	فیضِ عام	〃
	(۱۰۱)	〃
	[illegible]	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

۲۲۔ حکیم جے سنگھ گوجرانوالیہ	۶۷
شعر گوئی	"
قصیدہ اردو در مدح سید عمر بخش "	۶۸
پنجابی کلام	۷۰
سالِ وفات	۷۱
مادۂ تاریخ	"
۲۳۔ میاں جیون گوجر جنڈوالہ	۷۲
واقعہ ولادت	"
تاریخ ولادت	۷۳
واقعہ بیعت	"
آدابِ پیرخانہ	"
اعراس پر حاضری	۷۴
نذر و نیاز	"
پیر صاحب کی دعا	"
تبرکات عطا ہونا	"
معمولات	"
نوشاہی نسبت	۷۵
حلیہ	
اولاد	"
یارانِ طریقت	۷۶
تاریخ وفات	"

Marfat.com

مدفن ۷۶

مادۂ تاریخ "

مختصر تذکرہ اولاد و میاں جیون رح "

ح

۲۴- بابا جانے شاہ روشن شاہی خواصپوری رح ۷۷

اولاد "

تاریخ وفات "

مدفن "

۲۵- پیر حسن علی شاہ برقندازی جالندھری رح ۷۸

یاران طریقت "

شجرۂ فقرائے پیر حسن علی شاہ جالندھری رح "

۲۶- میاں حیات محمد حجام دالیدرح ۷۹

شجاعت "

جنوں کا آپ کو لے جانا "

اولاد ۸۰

تاریخ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۲۷- سائیں جیا نوالہ سلیمانی رسول نگری رح ۸۱

فریاد و زاری بجناب عباس علم دار رض "

Marfat.com

تاریخ وفات ۸۴

مدفن "

مادۂ تاریخ "

خ

۲۸- چوہدری خواجہ کوندل اگردیئہ ۸۵

شاعری "

د

۲۹- راجہ دینا ناتھ لاہوری ۸۶

ابتدائی حالات "

شیخ کی خدمات "

حویلی ۸۷

باغ "

اولاد ۸۸

مدحیات "

غزل "

رباعی ۸۹

سال وفات "

مادۂ تاریخ "

۳۰- سائیں دین علی گاکھڑہ والا رح ۹۰

اخلاق و عادات "

[illegible] "

Marfat.com

اولاد	۹۱
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

س

۳۱- میاں رحمت علی شاہ جھنگی والہ رح ۹۲
عبادت 〃
اولاد 〃
مدفن 〃

۳۲- میاں رسل بٹ کشمیری امرتسری رح ۹۳
جلہ کشی 〃

۳۳- بابا روشن شاہ نوری برقندازی لدھیانوی رح ۹۴
سالِ ولادت 〃
ریاضت ومجاہدہ 〃
چلہ نشینی 〃
کرامات ۹۵
کمرہ میں روشنی ہو جانا 〃
بیماروں کا شفا پانا 〃
دریا کو دو رستہ ملنا 〃
یارانِ طریقت 〃
تاریخِ وفات ۹۶

Marfat.com

مدفن	۹۶
مادۂ تاریخ	"

س

۳۴۔ میاں سابنا گاکھڑہ والے ۹۷

شجرہ نسب	"
بیعت طریقت	"
والد کی خدمت	"
پیرانِ طریقت سے عقیدت	"
اخلاق و عادات	۹۸
مساجد کی تعمیری خدمات	"
فتح رسول	"
سائیوں کا مرجانا	۹۹
معمول	"
ظرافت طبع	"
حلیہ و لباس	"
تاریخِ وفات	"
مدفن	"
مادۂ تاریخ	"

۳۵۔ بابا سائیں داس بسول نگری ۱۰۰

شعر گوئی	"
سیمرفی اول میں سے	"

Marfat.com

دوسری سیحرفی میں سے	۱۰۱
باراں ماہ	۱۰۲
۳۶۔ بابا سپاہیے شاہ گھریالوی رح	۱۰۳
ریاضات	〃
عمارات کا سلسلہ	〃
عُرس کا اہتمام	〃
یارانِ طریقت	۱۰۴
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۳۷۔ سید سردار شاہ بخاری فاضلشاہی لاہوری رح	۱۰۵
ادب و خدمت	〃
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
تاریخِ وفات	۱۰۶
مدفن	〃
تکیہ سردار شاہ	〃
مادۂ تاریخ	〃
۳۸۔ سید شاہ سردار علی شیخ والوی رح	۱۰۷
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃

130501

Marfat.com

شجرہ فقرائے شاہ سردار علی پٹی والہ ؒ ۱۰۸

۳۹۔ شیخ سکندر شاہ نوشہروی ؒ ۱۰۹

واقعہ توبہ۔ بیعت طریقت ″

عبادت ۱۱۰

گاؤں کی سیر ″

پیر صاحب سے تعشق ″

اخلاق حسنہ ″

کرامات ″

ایک مخالف کا سزا پانا ″

غائبانہ مدد کرنا ۱۱۱

وفات کے بعد کرامات ″

غیبی سواروں کا آنا ″

ایک بے ادب کا سزا پانا ″

حلیہ ″

یارانِ طریقت ″

تاریخِ وفات ۱۱۲

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

۴۰۔ میاں سلطان بالا پھیاری نوشہروی ؒ ۱۱۳

اولاد ″

سال وفات ″

Marfat.com

مادۂ تاریخ ۱۱۳

شجرۂ نسب سیاں سلطان بالا نوشہروی رح ″

۱۱۴ ۴۱ - سید سلطان علی شاہ نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا رح

اولاد ″

یارانِ طریقت ″

تاریخ وفات ۱۱۷

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

۱۱۸ ۴۲ - مولوی سید محمد اخلاص خانی

شعر گوئی ″

وساکھی نامہ ″

ش

۱۲۱ ۴۳ - فقیر سید شمس الدین بخاری مرقندازی لاہوری رح

تحصیلداری اور مجسٹریٹی کا عہدہ ″

غریب پرور ہونا ″

شعر گوئی ″

۱۲۲ اولاد

سالِ وفات ″

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

مختصر شجرہ اولاد فقیر سید شمس الدین لاہوری رح ″

Marfat.com

۴۴۔ مولوی شہاب الدین دھب دالرح ۱۲۳

وظائف ″

عملیات ″

طریقہ وظیفہ لیں ″

نپانوبتی کے واسطے ۱۲۴

کرم رخم کے واسطے ″

تقویت دل کے واسطے ″

خوف کے واسطے ″

شفائے امراض کے واسطے ″

ہلاکت دشمن کے واسطے ۱۲۵

کرامت ″

ایک بے ادب کا سزا پانا ″

اولاد ″

مدفن ″

شجرہ اولاد مولوی شہاب الدین دھب دالرح ″

۴۵۔ مولانا شہباز خاں ملھی رح ۱۲۶

سال ولادت ″

تعلیم ″

شاعری میں کمال ۱۲۷

آبادی بدو ملھی کا تذکرہ ″

شعر گوئی ″

Marfat.com

بدیہہ گوئی	۱۲۷
حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی مدح سرائی	"
تصنیفات	۱۲۸
مثنوی وقایع پنوں	"
مثنوی نسخہ بدیعہ عجیب منظر	۱۲۹
نوٹ	۱۳۰
۴۶۔ سائیں شہزادہ شاہ لاہوری رح	۱۳۱
واقعہ بیعت	"
کرامت	۱۳۲
کسی سائیں کے ہاں اولاد ہونا	"
۴۷۔ شیر شاہ برقندازی لاہوری رح	۱۳۳
آداب شیخ	"
نعرہ مارنا	۱۳۴
عبادت	"
یاران طریقت	"
واقعہ وفات	۱۳۶
تاریخ وفات	"
مدفن	"
کلمات تاریخ	"
مادہ تاریخ	"

Marfat.com

۴۸۔ بابا شیر شاہ ولی شیر ولی والرحج ۱۳۷

یاران طریقت "

شجرہ فقرائے بابا شیر شاہ ولی شیر کی والرحج "

ص

۴۹۔ حاجی سید صالح شاہ مشہدی رح ۱۳۸

بیعت و خلافت "

اوراد و وظائف "

مجموعہ وظائف کی اشاعت "

اویسی سلسلہ سے مستفیض ہونا "

کرامات "

بابا امیر الدین نقشبندی کا فیض سلب کرنا ۱۳۹

مخدوم صاحب گیلانی رح کو اولاد کی دعا "

حج و زیارت ۱۴۰

خاندان نوشاہی کے بزرگوں سے محبت "

اولاد "

یاران طریقت "

تبرکات ۱۴۱

تاریخ وفات ۱۴۲

مدفن "

مادہ تاریخ "

Marfat.com

ظ

۵۰۔ فقیر سید ظہور الدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۱۴۳

تحصیلداری "

تاریخ وفات "

مادۂ تاریخ "

فقیر سید ظہور الدین کی اولاد کا مختصر تذکرہ "

ع

۵۱۔ سید عبد البصیر گیلانی رح ۱۴۵

شجرہ نسب "

بیعتِ طریقت "

عملیات "

اولاد "

تاریخِ وفات "

سنِ فن "

مادۂ تاریخ "

۵۲۔ میاں عبد الرحمٰن پنڈی والے رح ۱۴۶

شجرہ نسب "

بیعتِ طریقت "

درگاہِ نوشاہیہ کی زیارت "

۵۳۔ میاں عبد الغنی برقندازی سنار کوٹی ۱۴۷

شجرہ نسب "

Marfat.com

بیعتِ طریقت ۱۴۷

فیضِ صحبت ″

انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر جانا ″

حلیہ و لباس ۱۴۸

شاعری ″

مکتوب ۱۴۹

۵۴۔ شیخ عبداللہ شاہ لاہوری رح ۱۵۰

پیر صاحب کی خدمت میں حضوری ″

۵۵۔ سائیں علم الدین برتنساز پوٹھوہاری رح ۱۵۱

فیضِ صحبت ″

اوراد و وظائف ″

تذکرہ منزلت ″

کرامت ۱۵۲

یارانِ طریقت ″

سالِ وفات ۱۵۳

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

۵۶۔ بابا علی قلندر پانڈوکی والے رح ۱۵۴

سالِ ولادت ″

عبادات ″

حیوانات پر رحم ″

Marfat.com

فیضان	۱۵۴
حلیہ ولباس	〃
اولاد	۱۵۵
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۵۷۔ میاں علی گوہر جھنگی والے رح	۱۵۶
شجرہ نسب	〃
اولاد	〃
یادِ طریقت	〃
مدفن	〃
شجرہ اولاد میاں علی گوہر جھنگی والے رح	〃
انتباہ	۱۵۷
۵۸۔ میاں علی محمد بخارا دلادری رح	۱۵۸
اولاد	〃
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۵۹۔ حکیم میاں علی محمد ضعیف الرح	۱۵۹
خدمات مرشدہ	〃
اخلاق وعادات	〃

Marfat.com

	زیارتِ شیخ	۱۵۹
	مکتوب	۱۶۰
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	واقعہ وفات	۱۶۱
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادہ تاریخ	〃
۶۰۔	بابا عبید شاہ لاہوری رح	۱۶۲
	یارانِ طریقت	〃
	زمانہ وفات	〃
	مدفن	〃
۶۱۔	رائے عیسےٰ بھٹی روشن شاہی خونی والا رح	۱۶۳
	گاؤں آباد کرنا	۱۶۴
	ملکیت زمین	〃
	کچہری کرنا	〃
	شجرۂ اولاد رائے عیسےٰ بھٹی خونی والا رح	〃
	انتباہ	۱۶۸
	ع	
۶۲۔	میاں غلام حسین دھنوی والا رح	۱۶۹
	اولاد	〃

Marfat.com

	سالِ وفات	۱۶۹
	مادۂ تاریخ	"
۶۳۔	میاں غلام حسین فاروقی صاحبٹیالوی رح	۱۷۰
	عملیات	"
	نوبتی بخار کے واسطے	"
	تحریرِ کتب	"
	اولاد	۱۷۱
	شاگردانِ رشید	"
	زمانۂ وفات	۱۷۲
	شجرۂ اولاد میاں غلام حسین فاروقی صاحبٹیالوی رح	"
	انتباہ	"
۶۴۔	مولانا غلام قادر شائق فاروقی رسول نگری رح	۱۷۳
	شجرہ نسب	"
	بیعتِ طریقت	"
	قصیدہ بردہ کا وظیفہ	"
	دعائے قاموس	۱۷۴
	مفتی اعظم ہونا	۱۷۵
	حج کو جانا	"
	غیر شرعی عبادت پر تنقید	۱۷۶
	عملیات	"
	خرید و فروخت میں برکت کے واسطے	"

Marfat.com

دفع بلیات کے واسطے	۱۷۷
محبت زوجین کے واسطے	"
دفع صداع کے واسطے	"
تصنیفات	"
شائق نامہ	"
غزل الف	۱۷۸
بیاض نمبر ۱	۱۸۰
بیاض نمبر ۲	"
بیاض نمبر ۳	"
تینوں بیاضوں کا مختصر تعارف	"
جن شعرا کی غزلیں بیاضوں میں آئی ہیں اُن کے نام	۱۸۱
اُن شعرا کے نام جن کا کلام نظم، رباعی قطعہ یا دوہرہ دیوان بیاضوں میں آیا ہے	۱۸۲
اُن شعرا کے نام جن کے قصائد اِن بیاضوں میں درج ہیں۔	۱۸۳
اُن شعرا کے نام جن کی مناجاتیں بیاضوں میں درج ہیں۔	"
اُن شعرا کے نام جن کی نعتیں بیاضوں میں درج ہیں۔	۱۸۴
اُن بزرگوں کے نام جن کی مکاتیب بیاضوں میں درج ہیں۔	"
مقالات و خطبات جو بیاضوں میں درج ہیں	۱۸۵
جن لوگوں کے ناموں کے معمے بیاضوں میں درج ہیں۔ اُن کے نام	۱۸۶
اُن بزرگوں کے نام جن کی تاریخیں وفات بیاضوں میں درج ہیں۔	"
وفیات جال	۱۸۷
کتابوں کے خطبے تحریر کرنا۔	۱۹۰

Marfat.com

ان بیاضوں میں جواستفتا۔ اور فتوے تحریر ہیں۔	۱۹۳
اشعار گوئی	۱۹۴
غزل مسبح	〃
نواب ٹونک کی آمد پر	〃
رباعی دامن دار	۱۹۵
رباعی لاہور میں بنائی	〃
تاریخ گوئی	〃
خطبات	〃
خطبہ جمعہ	۱۹۶
خطبہ ثانیہ	۱۹۷
تقریر فارسی	۱۹۸
مکتوبات	۲۰۰
مکتوب بنام پیر روشن ضمیر	〃
مکتوب بنام مولوی نورالدین بھیروی	۲۰۱
تحریر کتب	۲۰۴
دستخط لوائح	〃
دستخط مناجات فقیر	〃
دستخط تحمیل التعرف	〃
دستخط مرج البحرین	۲۰۵
دستخط مقالہ ہفتم	〃
دستخط سفر السفرین	〃

Marfat.com

دستخط قول الجمیل	۲۰۵
دستخط لمعات	۲۰۶
صنایع وبدائع شعری	〃
تضمین سورۂ اخلاص	〃
شعر جامع الحروف	〃
صنعتِ تجنیس	〃
شعر عجیب	۲۰۷
نکتہ ہائے عجیبہ	〃
صنعتِ غیر منقوط	〃
صنعتِ منقوط	۲۰۸
صنعتِ رقطا	۲۰۹
صنعتِ خیفا	〃
صنعتِ مقلوب مستوی	۲۱۰
صنعتِ منفصل الحروف	〃
صنعتِ چہار بحر	۲۱۱
ذو معنی عبارت	〃
قصیدہ تاریخیہ	〃
صنعتِ چہار تاریخیہ	۲۱۳
صنعتِ بیضہ	۲۱۴
صنعتِ مخلوط	〃
ادلاد	۲۱۵

Marfat.com

	سالِ وفات	۲۱۶
	مدفن	〃
	قطعہ تاریخ	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۶۵۔	مولانا سید غلام قادر برخورداری سانبیالوی رح	۲۱۷
۶۶۔	سید حافظ غلام محمد برخورداری سانبیالوی رح	۲۱۸
	دستخط	〃
	سالِ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۶۷۔	میاں غلام محمد لوہار کریانوالہ رح	۲۱۹
	زمانہ وفات	〃
۶۸۔	میاں غلام محی الدین جنّی رح	۲۲۰
۶۹۔	حکیم غلام محی الدین چک کپّاڈالہ رح	۲۲۱
	ولادت و تعلیم	〃
	بیعتِ طریقت	〃
	اوراد و وظائف	〃
	تدریس	۲۲۳
	فیض طلب کرنا	〃
	شعر خوانی	〃
	وفات کے بعد کرامات	〃
	ایک وظیفہ بتانا	〃

Marfat.com

بیٹے کی تعریف کرنا	۲۲۳
عملیات	
درد ہر قسم کے واسطے	〃
ہر مہم اور ذوق وشوق کے واسطے	〃
تمام مقاصد کے واسطے	〃
چوہے کو دفع کرنے کے واسطے	〃
مکتوب	۲۲۴
ملفوظ	〃
اولاد	〃
واقعہ وفات	۲۲۵
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۷۰۔ سید غلام محی الدین نوشاہی برخورداری صاحب سیالوی رح	۲۲۶
۷۱۔ مولانا حاجی سید غلام نبی حسینی بھاکھری،	۲۲۷
نماز تہجد	〃
اذکار جلالی وجمالی	۲۲۸
تصنیفات	〃
شرح انوار العاشقین	〃
حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے ایک شعر کی تشریح	۲۲۹
مثنوی اسرار دارثی	۲۳۰

Marfat.com

شعرگوئی	۲۳۱
غزل	"
واقعہ وفات	۲۳۲
شجرۂ نسب سید غلام علی حسینی بھاکھری	"

ف

۴۲۔ مولوی فتح الدین سرانوالیہ	۲۳۳
سرانوالی کی وجہ تسمیہ	"
بیعت طریقت و تکمیل	"
اخلاق و عادات	۲۳۴
آداب شیخ	"
کمالات	"
کرامات	۲۳۵
بیٹے پر ناراضگی	"
کشف واقعہ	"
وفات کے بعد کرامات	"
بیٹے کو تنبیہ کرنا	"
قبر کا فیض	"
اولاد	۲۳۶
تاریخ وفات	"
مدفن	"
مادۂ تاریخ	"

Marfat.com

۷۳۔ سائیں فتح الدین سیالکوٹی رح ۲۳۷

واقعہ بیعت "

متعدد چلے کرنا ۲۳۸

اخلاق ۲۳۹

کرامات "

کشفِ قلوب "

بارش سے نہ بھیگنا "

نعرہ کی تاثیر ۲۴۰

شعر خوانی "

اولاد "

یارانِ طریقت "

واقعہ وفات ۲۴۱

تاریخ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ ۲۴۲

۷۴۔ قاضی بابا فتح محمد برقنداز ی چھیر دوالمرح ۲۴۳

خدماتِ مرشد "

بیٹے کو جرم کی سزا دلانا "

وفات کے بعد کرامت ۲۴۴

مثالی صورت میں ملنا "

یارِ طریقت "

Marfat.com

۷۵۔ میاں فرزند علی شاہ فتحپوری ؒ والد رح ۲۴۵

مسند ارشاد "

یارانِ طریقت "

تاریخ وفات ۲۴۸

مدفن "

مادہ تاریخ "

شجرۂ فقرائے میاں فرزند علی شاہ "

۷۶۔ سید فضل شاہ بخاری کوٹلی والے رح ۲۴۹

یارانِ طریقت ۲۵۰

مدفن "

۷۷۔ حاجی فقیر اللہ ہندوستانی ؒ ۲۵۱

حج کی سعادت اور ملکِ ہندوستان کی اقامت "

مکتوب "

کشفِ حالات ۲۵۲

ذکر و فکر "

یارانِ طریقت "

سالِ وفات "

۷۸۔ حکیم میاں فیض رسول فاروقی لدھے والے رح ۲۵۳

تعلیم "

مرشد سے عقیدت مندی "

عبادت "

Marfat.com

اخلاق و عادت	۲۵۳
لاہور کی بالمنی صوبہ داری	۲۵۴
امر بالمعروف	〃
وجد و حال	〃
ذوقی حالت	۲۵۵
حلیہ۔ لباس اور خوراک	〃
کرامات	〃
بارش کا تھم جانا	〃
تاثیر نگاہ	۲۵۶
ایک شخص کے مرنے کی اطلاع دینا۔	〃
بچہ پیدا ہونے کی دعا	۲۵۷
مفقود الخبر کا واپس آنا	〃
بارانِ طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

ق

۷۹۔ میاں قادر بخش فقیر ہرسئے والے رح — ۲۵۸
پیر صاحب کی زیارت — 〃

۸۰۔ مولوی قطب الدین حسن والے رح — ۲۵۹
طریقِ ملامتیہ کی روش — •

Marfat.com

اولاد ۲۵۹

سلسلۂ ارشاد "

سالِ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۸۱۔ تقریر سید قمرالدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۲۶۰

اولاد "

۸۲۔ مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی سیگووالیہ رح ۲۶۱

تعلیم و تربیت "

واقعہ بیعت ۲۶۲

روزینۂ غیب "

عبادت "

خوش طبعیاں "

ہندوؤں اور مسلمانوں کا سلام ۲۶۳

مہرکن سے بات چیت "

باطنی دستارمندی "

مکتوبات "

مکتوب اول ۲۶۴

مکتوب دوم "

مکتوب سوم ۲۶۵

Marfat.com

	تصنیفات	۲۶۶
	گلزارِ آدم	〃
	گلزارِ فقرا	〃
	اعترافِ کمال	〃
	اولاد	۲۶۷
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادہ ہائے تاریخ	〃
۸۳-	صوفی کرم بخش فاضل شاہی لاہوری رح	۲۶۸
	تصنیفات	〃
	شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی	〃
	منقبت شاہ فاضل قلندر لاہوری رح	۲۷۰
	رباعی در مدح شاہ فاضل رح	۲۷۱
	اولاد	〃
	سالِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادہ تاریخ	〃
۸۴-	شیخ کرم شاہ حسن والیہ رح	۲۷۲
	اسلام قبول کرنا	〃
	بیعتِ طریقت	〃
	اولاد	〃

Marfat.com

۸۵- بابا کوڑی شاہ مجذوب رح ۲۷۳

مجذوبانہ کلام "

گ

۸۶- بابا گلاب شاہ کوٹلی والے رح ۲۷۴

شجرۂ بیعت "

درگاہ سلیمانیہ میں منظوری "

کرامات "

بچہ پیدا ہونے کی دعا "

تولیدِ فرزند کی دعا ۲۷۵

نماز کی جماعت کرانا "

یارانِ طریقت ۲۷۶

زمانہ وفات "

مدفن "

شجرہ فقرائے بابا گلاب شاہ کوٹلی والے رح ۲۷۷

۸۷- میاں گوہر حجام پیر کوٹی رح ۲۷۸

۸۸- گھڑی ساز مجذوب لاہوری رح ۲۷۹

۸۹- میاں گھسنا عادل گڑھی رح ۲۸۰

اخلاق و عادات "

نصائح "

اولاد "

تاریخِ وفات "

Marfat.com

مدفن ۲۸۰

مادۂ تاریخ "

۹۰- بابا کھوڑے شاہ گیلانی رح ۲۸۱

ایک درویش پر توجہ "

دوستوں پر شفقت "

ل

۹۱- بابا لال شاہ کشمیری کابلی رح ۲۸۲

سالِ وفات "

مادۂ تاریخ "

ہ

۹۲- میاں محبوب علی جھنگی والا رح ۲۸۳

عبادات "

اولاد "

یارِ طریقت "

واقعہ وفات "

زمانہ وفات "

مدفن ۲۸۴

" "

۹۳- بابا جی مولانا محمد اعظم برقندازی میرووالی رح ۲۸۵

نسب نامہ "

خاندانی حالات "

سالِ ولادت ۲۸۶

Marfat.com

تحصیلِ علوم	۲۸۶
میر و دال میں سکونت	〃
بیعت و خلافت	۲۸۷
عشقِ شیخ	〃
سرکاری ملازمت	〃
معمولات	〃
اخلاق و عادات	۲۸۸
خوش طبعیاں	〃
کرامات	۲۸۹
ایک واقعہ کی خود بخود اطلاع دینا	〃
ایک بیمار کا شفا پانا	〃
عملیات	〃
مطلوب کو مسخر کرنے کے واسطے	〃
چہل کاف	۲۹۱
درود شریف اعظمیہ	〃
شعر خوانی	۲۹۲
شاعری	〃
عربی کلام	〃
رباعی تضمین بر رباعی شیخ سعدیؒ	〃
تضمینِ دیگر	۲۹۳
پادریوں کے متعلق	۲۹۴

Marfat.com

خود پسند مغرور مولویوں کے متعلق ۔ قصیدہ تخریبہ	۲۹۴
ہوس پرست پیروں کے متعلق ۔ قصیدہ نفسانیہ	"
قصیدہ نسائیہ	"
گیارہویں پرست لوگوں کے متعلق	۲۹۵
وہابیوں کے متعلق ۔ رباعی	"
فارسی کلام	"
کانگرسی مولویوں کے متعلق	"
انگریز پرستوں کے متعلق	"
دیوبندی مولویوں کے متعلق ۔ غزل	۲۹۶
مولوی محمود الحسن دیوبندی کو لکھا	"
میاں سید عالم خوشنویس کے متعلق	"
مولوی اقبال حسین کے متعلق	"
نبی و علی کے متعلق	"
علاماتِ اولیاء اللہ کے متعلق	"
اردو کلام	۲۹۷
مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق	"
پیر مراتب علی کاتب کے متعلق	"
تاریخ گوئی	"
قطعہ تاریخ امام اعظم رض	۲۹۸
تصنیفات	"
غایۃ الغایۃ فی برء الساعۃ	"

Marfat.com

مصباحِ نورانی در حالاتِ خواجہ محکم الدین سیرانی رح	۲۹۹
لوامع الاعلام لسوانح الانام	۳۰۰
رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان	۳۰۳
ہدایت المریدین	۳۰۴
سوانح عمری سید فقیر اللہ شاہ رح	۳۰۵
نذرِ مولیٰ	۳۰۶
القصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ الغوثیہ	۳۰۷
اسمِ اعظم	۳۰۸
بے مثل لبشر	۳۰۹
مکتوبِ تقریظیہ	″
تحفۃ الصالحین	۲۱۱
خطاب بہ منکر	″
شجرۂ قادریہ وچشتیہ نوشاہیہ	۳۱۳
ترجمہ کبریت احمر	″
ترجمہ درود تاج	″
رسالہ فیضیہ مع ختم غوثیہ	″
پارسیوں	۳۱۶
ترجمہ مسندِ امام علی رضا رض	″
حلیۃ النبی بروایتِ علی رض	۳۱۷
تحفہ اخوان الصفا فی جواز سماع الغنا	″
مناقب اہل البیت	″

Marfat.com

راہِ وصول در مدحِ رسول	۳۱۷
مکتوباتِ اعظمیہ	〃
مکتوبات	〃
مکتوب بنام مولانا قاضی ظفر الدین احمد رح	〃
مکتوب بنام سید عبد الخالق گیلانی رح	۳۱۸
مکتوب بنام مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی برخورداری سابنپالوی رح	۳۲۰
تحریرات	〃
دستخط بر فرہنگِ سکندر نامہ	〃
دستخط کتاب	〃
سجع مُہر	۳۲۱
مولانا محمد اعظم معاصرین کی نظر میں	〃
انسائیکلوپیڈیا کی رائے	〃
صوفی محمد اسمٰعیل کا خواب	۳۲۲
اولاد	۳۲۳
شاگردانِ رشید	〃
یارانِ طریقت	۳۲۴
تاریخِ وفات	۳۳۰
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
شجرۂ نسب مولانا محمد اعظم میرودالی رح	〃
〃 〃 〃	۳۳۱

Marfat.com

۹۴۔ مولوی محمد امین شاعر رح	۳۳۲
مثنوی مولانا روم رح کی کتابت	〃
۹۵۔ مولانا سید محمد امین مختار السالکین برخورداری صاحبنیالوی رح	۳۳۸
تاریخ ولادت	〃
تصنیفات	〃
اولاد	۳۳۹
مدحیات	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۹۶۔ میاں محمد بخش رسول پوری رح	۳۴۰
تصنیفات	〃
وفات نامہ میانصاحب	〃
قصہ محکمہ و معانی	۳۴۱
قصہ ڈیہمول	〃
احوال زمانہ	〃
دوھڑہ	۳۴۲
تحریرات	〃
دستخط	۳۴۳
سال وفات	〃
مدفن	〃

Marfat.com

قطعۂ تاریخ	۳۴۳
مادۂ تاریخ	〃
۹۷۔ مولانا محمد حنیف جلالوی رح	۳۴۴
عشق نبوی	〃
سالِ وفات	۳۴۵
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۹۸۔ مولوی حکیم محمد دین فاروقی اور ان کے والد رح	۳۴۶
مولوی محمد دین فاروقی کی اولاد کی تفصیل	〃
انتباہ	〃
۹۹۔ سائیں محمد علی کشمیری راولپنڈی والا رح	۳۴۷
سالِ ولادت	〃
بیعتِ طریقت	〃
فیضان	〃
اولاد	〃
یارِ طریقت	〃
تاریخِ وفات	〃
مدفن	〃
زیارتِ مزار	۳۴۸
مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

۱۰۰- سید محمد علی شاہ کیلوی رح ۳۴۹

کرامت ۳۵۰

ایک مرید کی خانہ آبادی "

یارانِ طریقت "

مدفن "

شجرہ فقرائے سید محمد علی شاہ کیلوی رح "

۱۰۱- حاجی الحرمین میاں محمد فاضل سندر پوری رح ۳۵۱

عبادات "

پیر جماعت علی شاہ ثانی علی پوری رح سے ملاقات "

آداب شناسی ۳۵۲

مکتوب "

یارانِ طریقت ۳۵۳

مدحیات "

تاریخِ وفات ۳۵۵

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۱۰۲- میاں محمود حجام اگرد یئہ ۳۵۶

خدماتِ شیخ "

۱۰۳- بابا مراد شاہ لالے پوری رح ۳۵۷

شجرہ بیعت "

Marfat.com

۱۰۴- سید مردان شاہ بخاری قادرآبادی رح ۳۵۸

نسب نامہ ″

بیعت طریقت ″

معمولات ″

سکونت ۳۵۹

قادرآباد کی آبادی کا ذکر ″

اخلاق و عادات ″

کرامات ″

ایک بے ادب کا ہلاک ہونا ″

جنات سے ہم کلامی ۳۶۰

وجد و حالت کی توجہ ″

اولاد ″

یارانِ طریقت ۳۶۱

واقعہ وفات ″

تاریخ وفات ″

مدفن ″

مصرع تاریخ ″

سید مردان شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ ۳۶۲

۱۰۵- مولوی مقبول محمد جلالوی رح ۳۶۳

تعلیم ″

Marfat.com

فیضِ صحبت	۳۶۳
تصنیفات	〃
شعر گوئی	۳۶۵
دعا بجناب الٰہی	〃
شجرہ شریف کے اشعار	〃
مکتوب	۳۶۶
اولاد	۳۶۷
یارانِ طریقت	〃
قصیدہ مدحیہ	〃
تاریخ وفات	۳۶۸
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۱۰۶۔ سید ملک علی شاہ مشہدی رضوی برقندازی بدو ملعی والرح	۳۶۹
اخلاق و عادات	〃
شاعری	〃
شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی	〃
اولاد	۳۷۳
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادہ تاریخ	〃
۱۰۷۔ بابا جہرا تاڑ الکردتیہ۔	۳۷۴
بیعتِ طریقت	〃

Marfat.com

	عقیدت	۳۷۳
	جاں نذر کردی	〃
	اولاد	〃
۱۰۸۔	میاں مہر شاہ گاجر کولیہ ؒ	۳۷۴
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۱۰۹۔	بابا سنگے شاہ شمس الدین ؒ	۳۷۵
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	۳۷۶
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	شجرۂ نسب بابا سنگے شاہ ؒ	〃
۱۱۰۔	مولوی حکیم میراں بخش فاروقی اجتکوی ؒ	۳۷۷
	بیعتِ طریقت	〃
	دستخط پندنامہ شیخ عطار ؒ	۳۷۸
	اولاد	۳۷۹
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

۱۱۱- حاجی میراں بخش دوبرجی والے رح ۳۸۰

شجرہ نسب "

بیعت طریقت "

سکونت "

تصنیف "

اولاد "

ن

۱۱۲- شیخ نتھو مجذوب کھجوروالے رح ۳۸۱

واقعۂ بیعت "

مجذوب ہونا "

سید مکھن شاہ لاہوری رح پر فیض ۳۸۲

ایک بے ادب کا سزا پانا "

۱۱۳- میاں حکیم نتھے شاہ جگدیوی رح ۳۸۴

سال ولادت "

اخلاق وعادات "

اولاد "

تاریخ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

حکیم نتھے شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ ۳۸۵

انتباہ ۳۸۷

شجرہ فقرائے حکیم نتھے شاہ جگدیوی رح ۳۸۷

Marfat.com

۱۱۴- سائیں بتھے شاہ لاہوری رح ۳۸۸

تاریخ وفات ″

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

۱۱۵- فقیر نصر دین برقعہ دوز گوندلانوالیہ رح ۳۸۹

۱۱۶- بابا نمانے شاہ لاہوری رح ۳۹۰

ابتدائی حالات ″

فیض روحانیہ ″

لاہور میں سکونت ″

یاران طریقت ″

تاریخ وفات ۳۹۱

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

شجرۂ فقرائے بابا نمانے شاہ لاہوری رح ″

۱۱۷- مولانا نور المصطفےٰ روشن شاہی رح ۳۹۲

فیض طریقت ″

فن کتابت ″

شعر گوئی ″

مناجات بجناب حضرت نوشہ صاحب رح ۳۹۳

مکتوب ۳۹۴

اولاد ۳۹۶

Marfat.com

سالِ وفات	۳۹۶
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

و

۱۱۸۔ بابا وارث شاہ کوٹلی والہ رح ۱۰۷

عبادت و ریاضت	〃
کرامت	〃
گٹھڑی کا سر سے اُوپر جانا	〃
وفات کے بعد کرامات	〃
ایک بے ادب کو سزا	〃
گستاخی کی سزا	۳۹۸
قبر سے اسم ذات کی آواز	〃
زمانہ وفات اور مدفن	〃
مجاوران درگاہ	〃

۱۱۹۔ میاں دستن لاہوری رح ۳۹۹

لاہور میں جانا	〃
دستن پورہ آباد کرنا	〃
دستن پورہ کے نام کے متعلق ایک غلط توجیہ کی تردید	〃
اولاد	۴۰۰
سالِ وفات	〃
مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

میاں دستن کی اولاد کا مختصر تذکرہ

	۴۰۰
ھ	
۱۲۰۔ میاں ہاشم دوم بلوچ رح	۴۰۱
ذوق و شوق	〃
یادگار اشیاء	〃
اولاد	〃
یارانِ طریقت	۴۰۲
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادہ تاریخ	〃
تکملہ	۴۰۳
کتابات	۴۱۱
خاتمہ	۴۲۸
دستخط مولف و کاتب	〃

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرانۂ عقیدت

نتیجۂ فکر خاکسار محمد لطیف زآرؔ خادم درگاہِ عالیہ دارالبرکات بریار شریف

اللہ پاک رحمان رحیم ازلی اسدی صفت دا انت شمار نا ہیں
کرم کردا ہے قادر کریم مالک باہجوں کرم دے ہور کجھ کار نا ہیں

اوگنہارنوں آسرا رحمتاں دا رحمت ہووے تے آوندی ہار نا ہیں
زآرؔ ل چوکھٹ بخشنہار والی کوئی اوس دے ونگ دربار نا ہیں

اُچی شان رسول کریم دی اے جسدی شان لولاک لما آیا
پلک جھپکدیاں سیر افلاک کیتی پھیر الامکان تے پا آیا

واصل عرش تے رب نال ہو کے رمزاں گوڑھیاں سمجھ سمجھا آیا
نبی رحمتاں دا والی امتاں دا زآرؔ عاصیاں نوں بخشوا آیا

چار یار رسول دے چار چانن رتبہ چونہواں دا نور انوار ہویا
بی بی فاطمہ ہین خاتون جنت شاں انہاندا اپر اپار ہویا

حسنین سردار بہشتیاں دے خاندان ہی کل گلزار ہویا
حُب آل اصحاب دی دین ساڈا زآرؔ اساں نوں ایہہ افتخار ہویا

ذکر فکر عباداتاں وچ رہندے یاد رب دی کم نوشاہیاندا
دارن جان رسول دے نام اُتوں ایہہ ہے کم سچیار سپاہیاندا

چار یار دے نام دی چین مالا ایہو ورد ہے عشق دے راہیاندا
فرق کرن اصحاب تے آل اندر زآرؔ رنگ نہیں ایہنوں شاہیاندا

پیر پیر ملیا دستگیر ملیا دستگیر نے جگ نوں تاریا اے
جو کوئی قادری بیڑے تے آ چڑھیا غوث پاک نے پار اتاریا اے

دشمن بھاویں ہزار کروڑ ہوون خادم غوث دا کدے نہ ہاریا اے
زآرؔ کرم سیتی غوث نظر کیتی پُور عاشقاں دا بنے چا بڑھیا اے

نوشہ پاک دا رنگ ہے بہت گوڑھا رنگت نور والی ڈلکاں ماردی اے
خاندان نوشاہی ہے نور سارا شان بہت بلند سچیار دی اے

لوں لوں وچ عشق قدیم ازلی نظر کرم رسول مختار دی اے
سرسبز ہے زآرؔ نوشاہی کھیتی رحمت خاص نثار غفار دی اے

بدو ملہی تے چمکدا قطب تاراڈیرا لایا اے فقر فقیرا یتھے
نوشہ پاک دا لاڈلا چن نوری پیر وسدا اے بے نظیرا یتھے

اسدے فیض توں فیض جہان پاوے منگدے ڈٹھے فقیر ہیرا یتھے
زآرؔ نوشاہی آن غلام ہویا ملیا حسن دا بدر منیرا یتھے

اعظم نام جسدا اوہ ہے پیر اعظم غوث پاک دا نظر منظور ہے جے
لہندے چڑھدے ہے دم جہان اندر کوٹ کوٹ دیوچ مشہور ہے جے

اوبدے دواریوں خیر فقیر لیندے اوتھے حرص ہوا سب دور ہے جے
میرووال دے بابے تے کرم رہدا زآرؔ نوشہی کہے ضرور ہے جے

حسین بخش دا وچ بریار چانن نور چمکدا رچا چوفیر یارو
جیہڑے ایس دربار دے ہین طالب فیض پاوندے نے ڈھیر ڈھیر یارو

ایتھوں کدی سوالی نہ جائے خالی جھولی بھردیاں لگے نہ ڈیر یارو
آکھے زآرؔ بریار شریف اندر چانن رہے نہ ہوئے ہنیر یارو

اج عرس دا روز وصال والا عاشق آئے دیدار دی چاہ خاطر
پنڈ گھٹ گئے تے واٹاں تک گیاں سڑ راہ لبھا سدھے راہ خاطر

نیویں ہو کے آن سلام کیتا سجدے شوق کردا بے پرواہ خاطر
سینہ نور بھریا دل پر نور ہویا اکھیں نوسے زآرؔ دی واہ خاطر

لوکو آؤ بریار شریف اندر رحمت رب دی اے بیشمار ایتھے
در فیض نوشاہیاں دا ہے کھلا اوندے رہندے نے نوشہ پیار ایتھے

میرووال توں برکتاں عام ملیاں بدو ملہی دے خاص انوار ایتھے
طالب پنڈاں ای بنھ لیجاوندے نے فیض پاوندے نے لکھاں زآرؔ ایتھے

پیش کش: حکیم قدرت اللہ اقبال
ونڈائی و نالی قادری

Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم موسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ ہفتم یلقب بہ

مناہج الآثار

اس میں

اُن بزرگوں اور مشاہیر کے حالات لکھے گئے ہیں جو قطب الاقطاب
فرد الاحباب شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر
قدس سرہ العزیز کے سلسلہ بیعت میں ساتویں پشت میں ہیں

تصنیف

خادم اہل اللہ فقیر ابو الظفر سید شریف احمد شرافت عافاہ اللہ تعالیٰ
ابن اعلیحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی تالف المتخلص بہ نوشاہی
طالب تلمذ شراہ ۔ متوطن ساہن پال شریف تحصیل چھالیہ ضلع گجرات
مغربی پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا
محمد خاتم النبیین۔ وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین۔

امابعد

اس سے پہلے شریف التواریخ کی تیسری جلد کے چھ حصے مکمل ہو چکے ہیں۔ اب یہ ساتواں حصہ لکھا جاتا ہے۔ اس کے مسودات تو بہت پہلے کے لکھے ہوئے پڑے تھے اب اس کی تکمیل کر کے اس کا نام مفاتیح الآثار رکھا گیا ہے۔ اس میں اُن حضرات کے حالات جمع کئے گئے ہیں۔ جو سلسلہ بیعت میں قطب الانام، شیخ الاسلام، حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح کے بعد ساتویں نشست گذرے ہیں۔ اللہ کریم اس کو مقبول عام فرمائے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

مقام ساہن پال شریف
تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
جمعہ ۱۶ جمادی الآخرہ ۱۳۹۲ھ
۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء

سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

Marfat.com

۳

الف

(۱)

احمد یار

مولوی احمد یار برقندازی مُرالوی

آپ شاعرِ بے مثال، ناظمِ باکمال، ذہین فطین اور عالی دماغ تھے۔ حضرت فقیر اکرالدین نوشاہی برقندازی لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

وطن، مقام اور تاریخ ولادت | آپ کے آبا و اجداد قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ صاحبِ علم و فضل اور اہلِ کمال تھے۔ آبائی پیشہ طبابت تھا۔ آپ کے جدِ امجد صاحبِ ولایت تھے۔ سوہدرہ سے چل کر قصبہ جلال پور جٹاں کے پاس قلعہ اسلام گڑھ میں آ گئے۔

آپ کی ولادت ۱۱۸۲ھ / ۱۷۶۸ء میں بعہد ابوالعدل مرتضیٰ الدین محمد عالی گوہر ابن شاہ عالم ثانی ہوئی۔[1]

تعلیم و تربیت | آپ کی نشو و نما قلعہ اسلام گڑھ میں ہوئی علم فقہ، ادب اور طب میں خاصہ ملکہ حاصل کیا، علم طب میں بارہ (۱۲) سال تک صرف کئے اور کامل حکیم بنے۔ آپ چودہ (۱۴) علوم کے عالم ہوئے اور چودہ (۱۴) قسم کے خطوط سیکھے۔ قصبہ جلالپور میں لکھتے ہیں۔

چودہ علم دتے رب مینوں چودہ خطاں لکھے — استاداں تھیں منت کر کے حرف بچاویں سکھے

---

[1] شمیم چوہدری۔ پنجابی ادب و تاریخ ص ۱۳۹ = پروفیسر لشیر احمد صدیقی ایم اے، فاضل پنجابی گائیڈ ص ۲۵۸۔ شرافت

Marfat.com

تاریخ بنائے اسلام گڑھ | اسلام گڑھ کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال یہ ہیں،

(۱)

منشی گنیش داس بٹوہرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے

" چوہدری رحمت خاں ڈرائیچ بتاریخ ۱۱۷۴ھ سنہ ۱۷۶۰ء چوہدری رحمت خاں ڈرائیچ نے سنہ ۱۱۷۴ھ / ۱۷۶۰ء

۱۱۷۴ ہجری (سنہ ۱۷۶۰ء) قلعہ متصل میں کلاچور کے ٹیلہ کے پاس اپنے باپ

پشتہ کلاچور بنام پدر خود اسلام گڑھ کے نام پر قلعہ اسلام گڑھ بنایا۔ مسجدیں

نام نہاد و مساجد و چاہ تعمیر نمود و بر لب اور کنوئیں تعمیر کرائے اور دوارڑہ کے کنارہ

جوئبار دوارڑہ پائین قلعہ باغ پیراست پر قلعہ کے پائیں طرف باغ تیار کرایا۔

در میان قلعہ ہم آبادیٔ قوم خطریاں قلعہ میں قوم کھتریوں اور برہمنوں وغیرہ

و برہمناں وغیرہ خوب بوقوع آمد[۲]" کی آبادی واقع ہوئی۔

(۲)

قاضی فضل حق ایم اے نے اورینٹل کالج میگزین لاہور فروری سنہ ۱۹۳۳ء صفحہ ۹۵ میں۔

لکھا ہے۔

" قلعہ اسلام گڑھ، جو رحمت خاں ڈرائیچ جلالپوری نے اپنے باپ اسلام خاں کے نام پر

بنایا تھا۔ "

جلالپور بھاٹیہ میں ورود | آپ جب جوان ہوئے تو علاقہ بھالیہ، موضع دگل میں چلے گئے۔

وہاں سے سیمی رمضانی زرگر کی التماس پر موضع کوٹ نبی شاہ میں رہائش پذیر ہوئے۔

وہاں کے لوگوں نے آپ کا اچھا احترام کیا۔

---

[۲] چار باغ پنجاب خطی ورق ۹۵۔ موجود پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور [۳] رمضانی زرگر قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ سے نقل مکانی کر کے کوٹ نبی شاہ میں سکونت گزین ہوا تھا۔ شرافت

Marfat.com

آپ نے طب احمدیاری میں یہ سارے واقعات لکھے ہیں۔

ہ

ایہ کتاب بناون والا — کرس ہدایت حق تعالےٰ
آکھے عاصی احمد یار — بخش اگلی توں غفار
حکمت ساڈا کسب قدیم — دادا تے پیو سا ہن حکیم
میں بھی ایہا کسب کمال — سکھدیاں گزرے بارں سال[۱۲]

ہن قسمت دی خوبی نال — ہیلاں گردے آئی حال
دو گل نبی شاہ دا کوٹ — اتھے کیتا قسمت لوٹ
نبی شاہ دا کوٹ شاک تھانو — ہے زرگر رمضانی نانو
کہیا[۱۴] اوس سمہال وچار — اک کتاب میرے درکار

جاں ایہ نسخہ تھیا تمام — طب محمد دھریا نام
بعضے آکھن نال پیار — نانو اسدا طب احمد یار

طب احمدیاری دفتر سوم میں لکھتے ہیں۔

آکھے احمد یار حکیم — دلمن میرا جو مڈھ قدیم
اول آخر ہوسی خاک — جے رب چل ملاوے پاک
پر سو ہوسے اندر ڈوے آہن — اوہ بھی موت نہ چھڈے ساہن
دادا میرا مرد خدا — صاحب برکت صدق صفا

---

[۱۴] اس سے ظاہر ہے کہ طب احمدیاری رمضانی زرگر کے ایما پر لکھی گئی۔ شرافت۔

Marfat.com

اہل ولایت سی اوہ مرد — سوز محبت نالے درد
رہن جلال پورے دے اندر — ہر مقصود موجود میسّر
قلعہ سلدم گڑھے دا ناؤں — اوہ سی میں عاصی دا تھاؤں
اوتھوں آیا قسمت نابل — بیتے کردے کندھی جال
اک رمضانی اوتھوں زرگر — ایس علمے دی خواہش کر کر
اسدی خاطر ایہ دھیان — کیتا رہنا گریں آسان
اسدا بھی نانوا دتھے کھڑسی — وطن قدیم رسول نگر سی
اوتھوں آیا نال نصیب — آیاں مدت ہوئی عجیب

موضع مرالہ میں تشریف لانا | اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی سانبیالوی لکھتے ہیں کہ مولوی احمد یار۔ موضع سلیمان متصل ہمالیہ ضلع گجرات میں دس سال لوہاروں کے گھر رہے۔ انہوں نے اپنی لڑکی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ پھر چوہدری بڈھا ذیلدار آپ کو اپنے گاؤں موضع مرالہ ڈوڈیاں میں لے آیا۔ وہاں درمیانی پرانی مسجد کے امام بنے۔ [۵]

اس کے بعد آپ تمام عمر موضع مرالہ میں جو تخت مرالہ کے نام سے مشہور تھا اور مضافات قصبہ سیالاں میں اب بھی موجود ہے سکونت پذیر رہے۔

"حقیقت یہ ہے کہ جیسی قدر علماء و فضلاء کی ہونی چاہیے باشندگان مرالہ آپ کی قدر شناسی نہیں کرتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں

مینوں ایس مرالے وسدیاں کیتی دو ورھے ہوئے — ناں مرضی دے واقف ہوئے ناں لڑ بچھوں تانے

---

[۵] فیض محمد نشاہی [illegible] ۵۸۱ھ شرافت

Marfat.com

مُرالہ کے قبرستان میں ایک بزرگ میاں صلاح الدین قادری رح کا مزار تھا آپ کو اُن سے بہت عقیدت تھی۔ قبر کی زیارت کرتے۔ فاتحہ پڑھتے۔ لکھتے ہیں:

اک فقیر مُرالے مینوں بنھ بہایا ہویا ۔۔۔ تُربت ویکھاں فاتحہ آکھاں حاضر واہاں کھلویا[۶]

طرزِ معاشرت | آپ خوش اخلاق۔ نیک مزاج۔ پابند شریعت۔ صوفی طبع۔ دانا فریس۔ ذکی۔ اور مہمان نواز تھے۔ وجہ معیشت کھیت کا مشغلہ تھا۔ گرد نواح میں آپ کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔ ہندو اور مسلمان آپ کی قدر کرتے تھے۔ بلکہ آپ نے قصہ حاتم طائی میں لکھا ہے کہ میرے رزق کے اسباب خدا تعالیٰ نے سکھوں کی طرف سے پیدا کئے ہیں۔

رزقے دا اسباب میرا رب سکھاں دلوں بنایا ۔۔۔ ادب تواضع خدمت کردے سے واہیں ازمایا
حکمت کراں وتیں دی خاطر کڈھاں لکھ محتاجی ۔۔۔ سُنے مُرالے پھراں دوالے ایہ بھی ویر وہاجی

حضرت نوشہ صاحبؒ سے عقیدت | آپ نے ہر ایک اپنی تصنیف میں قادری ہونے کی تصریح کی ہے۔ بعض جگہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی صفت بھی کرتے ہیں۔ اور اپنی عقیدت ظاہر کرتے ہیں۔ کسب نامہ لوہاراں میں لکھتے ہیں ؎

کوڑا لوہا ہے دل میرا ناہیں میٹھا تھیوے ۔۔۔ میرا ہادی کھوٹ نجادے شالا نوشہ جیوے

آپ چونکہ نوشاہی برقندازی سلسلہ میں مرید تھے۔ اس لئے گاہ بگاہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے دربار پر بمقام ساہنی پال تشریف حاضر ہوا کرتے اور حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ شاہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری ساہنیالوی کی زیارت اور فیض صحبت سے مشرف ہوا کرتے۔ جو اُس وقت درگاہ عالیہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے سجادہ نشین تھے۔

---

[۶] فیض محمد شاہی خطی۔ ج ۸۔ ص ۵۹۲۔ شرافت۔

Marfat.com

حاضر جوابی | ایک مرتبہ آپ موضع اُہلہ میں گئے۔ وہاں ایک رات رہ کر دوسری رات موضع کوٹ جہرانہ میں گذاری۔ وہاں غذا کی کمی بیشی سے طبیعت خراب ہوگئی۔ یہاں تک نحیف ہو گئے کہ آپ کو چارپائی پر اُٹھا کر واپس مُرالہ لایا گیا۔ راستہ میں موضع ڈھوک شہانی میں قدرے ٹھہرے۔ لوگوں نے پوچھا۔ میاں صاحب! کیا تکلیف پہنچی ہے۔ آپ نے اُس وقت بھی شعر میں جواب دیا۔

ع

پہلی رات جوائیے آہے ڈوجی کوٹ جہرانے — اوتھوں راتیں اوجھری کھادی مُوصل لیا دھگانے ع

مولوی احمد یار شاعر دل اور مورخوں کی نظر میں

۱۔ مولوی صاحب کی اپنے متعلق رائے | کسی نے پوچھا مولوی صاحب! آپ کس کے شاگرد ہیں، آپ نے جواب میں فرمایا، ع

میں شاگرد حضور سچے دا جتھوں آون نہیاں — کھوہاں دے مُنہ بند نہیں ہوندے گذر جاون مینہ ع

ایک جگہ مولوی صاحب فرماتے ہیں ع

قلم میری ہے تیز چلیندی جیوں نوکدڑ چھیرا

۲۔ منشی گنیش داس بڑہرہ کی رائے | لکھتا ہے۔

" میاں احمد یار شاعر پنجابی مصنف قصہ کامروپ در ہمیں سلام گڑھ بودہ است۔ دریں ولا از چند مدت در موضع مُرالہ مغرب رویہ گجرات رفتہ سکونت اختیار کردہ است " ۲

میاں احمد یار پنجابی کا شاعر قصہ کامروپ کا مصنف اسی اسلام گڑھ میں ہوا ہے۔ اس وقت چند عرصہ سے گجرات سے مغرب کی طرف موضع مُرالہ میں سکونت اختیار کی ہے۔

---

۱ لطائف علمیہ ص ۵ ۲ فیض محمد شاہی خطی ج ۸ ص ۲۹۲ ۳ ایضاً ج ۹ ص ۲۷ ۴ چاپ پنجاب شریف

Marfat.com

نوٹ مسٹر اقبال صلاح الدین لاہوری نے پنجابی زبان لاہور نومبر دسمبر ۱۹۷۱ء میں لکھا ہے کہ احمد یار نام والے دو شاعر گذرے ہیں۔ جو اسلام گڑھ میں ہوا ہے وہ اور ہے۔ اور جو مرالہ میں ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ یہ مسٹر اقبال صلاح الدین کی صریح تاریخی غلطی ہے منشی گنیش داس گجراتی مولوی صاحب کا معاصر ہے اور آپ کی زندگی میں لکھ رہا ہے کہ وہ اسلام گڑھ کے باشندہ تھے اور اب وہ مرالہ میں چلے گئے ہیں۔

۳۔ میاں محمد بخش قادری کی رائے | میاں محمد بخش قادری مقیم شاہی کھڑی والا متوفی ۱۲۷۲ھ قصہ سیف الملوک میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں ؎

پھیر ولایت شعر سخن دی احمد یار سنبھالی — دھونسا مار تخت پر بیٹھا مل پنجاب حوالی
تیغ زبان چلائیوس ترکھی وچ پنجاب زمینے — سکہ ملک سخن دے اتے جڑیوس نال آئینے
ایسی غالب بن کے چلی ضرب وہدی وچ دھرتی — بہت ہر اوال نے چھنکائی وجا لا نہ پرتی
بھر بھر بک سٹے اس موتی ملکاں اندر وٹے — سو ہنے صاف گھیرے قطرے بدل وانگر چھٹے
باز طبیعت اسدی والا گگنوں ہو ہو لتھا — جس اوہ باز وگایا مڑ مڑ دھن توہیں اوہ ہتھا
ہر قصے دی بوہٹی اس نے زیور لا سنگاری — صنعت تے تکلیفوں گہنے زینت کر کر ساری

۴۔ پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے کی رائے | پروفیسر صاحب۔ فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھتے ہیں۔

"مولوی احمد یار ۱۷۶۸ء مرالہ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ بابا بدھو سنگھ مصنف "پریم کہانی" آپ کی جائے پیدائش "اسلام گڑھ" اور رہائش "جلال پور" بتاتے ہیں جس کے ثبوت میں آپ کے یہ شعر پیش کرتے ہیں۔

۵

شہر جلالپور دے دکھن قلعے دے وچ گانا — اس جگہ کوئی روز لنگھائے مڑ سچے گھر جانا
قلعے اسلام گڑھ وچ جا کے اوتھے سرت سنبھالی — دتے شہر جلالپور دے خلقت رہے سکھالی

Marfat.com

احمد یار کی طبیعت بچپن ہی سے شاعرانہ تھی۔ اس لئے خاندانی پیشہ زمینداری چھوڑ کر پڑھنا لکھنا شروع کیا۔ ..... آپ کی زبان ٹھیٹھ پنجابی ہے جس پر فارسی کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ استعارہ، مبالغہ اور تشبیہات بہت کم ہیں۔ آپ کے شعر سادہ لیکن پُراثر ہیں۔ ..... میاں احمد یار، ہیر رانجھا اور یوسف زلیخا لکھتے وقت پورے عاشق عادل نامہ، جنگ احمد وغیرہ لکھتے وقت پورے تاریخدان۔ اسلامی قصے لکھتے وقت پورے مبلغ۔ اور حکمت پر لکھتے وقت تجربہ کار حکیم ہیں۔"[11]

۵۔ شمیم چوہدری کی رائے | چوہدری صاحب۔ پنجابی ادب و تاریخ میں لکھتے ہیں۔

"نام اور تخلص احمد یار۔ موضع مُرالہ تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات کے رہنے والے تھے ۱۷۶۸ء میں پیدا ہوئے ..... خاندانی پیشہ کھیتی باڑی۔ مگر انہیں اپنے گاؤں کی ایک لڑکی رانی سے اُنس ہو گیا، جو عشق کا درجہ اختیار کر گیا اور اس کے فراق نے شاعری کا رُوپ دھار لیا۔ گھر بار چھوڑ کر جنگل کو چلے گئے۔ وہاں تنہائی میں محبوب کی لگن کو پختہ کرتے رہے۔ اور مختلف رومانی داستانوں کو نظم کیا۔"[12]

۶۔ پروفیسر قاضی مُفضل حق ایم اے کی رائے | پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔

"احمد یار مُرالے والا۔ پنجابی زبان کا بہت پُرگو شاعر ہے۔ خود کہتا ہے کہ اُس نے چالیس سے زیادہ ضخیم قصے اور کتابیں لکھیں۔ اور سیحرفیوں۔ بارہ ماسوں۔ اور مختصر نظموں کا کوئی شمار ہی نہیں۔ ..... مصنف کے جو حالات معلوم ہو سکے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اس کے بزرگوں کا وطن سوہدرہ متصل دریرآباد تھا۔ اس کے دادا جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں مقیم ہوئے طبابت پیشہ تھا اور احمد یار کا ذریعہ معاش بھی یہی تھا

---

[11] فاضل پنجابی گائیڈ ص ۲۵۸۔ مطبوعہ مدینہ پرنٹنگ لاہور، شائع کردہ تاج بکڈپو اردو بازار لاہور۔ [12] پنجابی ادب و تاریخ۔ ص ۱۳۹۔ ناشر میاں عبدالرحمٰن کشتہ اینڈ سنز تاجران و ناشران کتب ہیملٹن روڈ لاہور۔ مطبوعہ اشرف پریس ایبک روڈ لاہور۔ شرافت۔

Marfat.com

اور طبابت تھا۔ یہ جوانی میں قلعہ اسلام گڑھ میں بود و باش رکھتا تھا۔ وہیں ایک جاٹ عورت سے محبت ہو گئی۔ کچھ عرصہ تو رازِ عشق چھپا رہا۔ آخر ظاہر ہوا۔ لڑکی کے خویشوں کی غیرت جوش میں آئی اور میاں صاحب کو وہاں سے بھاگنا پڑا۔ موضع گھنیاں تحصیل چھالیہ میں کچھ عرصہ قیام رہا۔ آخر موضع مرالہ میں جو اسی تحصیل کا گاؤں ہے جا مقیم ہوا۔ اخیر عمر تک وہیں قیام رہا اور شعر گوئی میں عمر بسر کی۔ وہ خود کہتا ہے کہ میں چالیس برس سے زیادہ اس شغل میں مشغول رہا۔[۱۳]"

ڈاکٹر وحید قریشی نے کتاب پنجاب میں اردو کے صفحات میں پروفیسر قاضی فضل حق ایم اے کے اسی مقالہ کو لفظ بلفظ نقل کیا ہے لیکن حوالہ نہیں دیا۔

تصنیفات

مولوی احمد یار صاحب کثیر التصانیف تھے۔ تمام متداول قصے پنجابی زبان میں نظم کیے۔ فارسی اور اردو میں بھی آپ کا کلام پایا جاتا ہے۔ آپ کا کلام بہت کم طبع ہوا ہے۔ اکثر مخطوطات کی صورت میں جا بجا متفرق پڑا ہے۔ آپ نے حاتم طائی کے قصہ میں اپنی یہ تصانیف شمار کی ہیں۔

حضرت شیراں میرا داتا جو منگاں سو پاواں
جیوں نبیاں وچ سرور عالم تیوں اندر اولیاواں

قادریاں دا گولا بردا ولیاں دا اکھوائیں
اوکھے ویلے باہو ڑدا ہے غوث الاعظم سائیں

اک دیدار ہے دی دامنگاں ہووے وچ حیاتی
شیراں نوں سگ قادریاں دا کوہند ایں گل جھاتی

کمی نہ دتی ہوئی کائی میرے مرشد سچے
دم دم عبد القادر صاحب نوں نوں وجدوں رچے

سخن میرا مشہور زمیں وچ ہو یا بہت شتابی
دعوے والا ہندوستانی شاعر میں پنجابی

---

[۱۳] اورینٹل کالج میگزین لاہور۔ فروری ۱۹۳۳ء صفحہ ۹۵۔ شرافت

Marfat.com

جانکاں ہوندے بال درلیسی سینے تے ہتھ پھریا
شق صدر تلوار القدرے سُنف ندی دا چھریا

ایسے فکر جوانی گوری جاں پُسن ہوئے بگے
درد منداں دے جھیڑے لیکھ تیر محبت لگے

پہلوں عشق یوسف دا لکھیا لکھیا جو قرآنے
جھگی گھت رلیخا بڈھی چھیڑ۔ ے فعل شبانے

بہت دگا افسوس ہجر وچ عمر دوہائی ساری
اکھیں دتہ وداع ہو بیٹھے سُنجن کنج کواری

نال دُعا یعقوب نبی دی تھی جوان سدھانی
شکر کیتا جاں ملی وچھنی شاعر دے منہ پانی

پچھوں لیلےٰ قصہ لکھیا مجنوں جھلیں کُڑیا
قبرے وچ نکاح پڑھایا کر شکرانہ عُمریا

عشق پُنوں نوں دھوبا کر کے دھونڈی گل دتی
قصہ ختم تندوں میں کیتا جاں گل لا یوسف ستی

ہیر سیال پچھے بھی رانجھے جھلیں منگوں چارے
جوگی بنیا کن پڑائے بھلتر تخت ہزارے

جتنے قصے درد منداں دے میں عمرے وچ جوڑے
گنے نہ جاندے ایس ٹکانے جو دتاں سو تھوڑے

سیف ملوکے داوت جھیڑا راجے کام کنور دا
ملکی کیماں مصری بائی چندر بدن سندر دا

صاحباں سوہنی سسی جلالی توڑ نباہی شیریں
پریت چیر جبل توں ڈھٹھا گٹھا دل دی شیریں

چوتھا رکن معاج دا میں پنجابی کر چھڈیا
وت معراج نبی دا ہندی اوسے وچوں کڈھیا

طب علم اندر رازائے کتنے دفتر لکھے،
لفظ پنجابی علم یونانی جو لوڑے پھڑ سکھے،

باراں باہیں تے سیحرفی نہیں شمار اُنہاندا
شرح قصیدے بردے دی بھی روحی سنے سُناندا

شرح قصیدے غوثیے دی نالے شرح امالی
ہور رسالہ گل نہ پچھیں سے مذکور خیالی

سنے وفات نرسیاں یاراں جنگ امیر علی دا
دیکھ شواہد قصہ لکھیا حسن حسین ولی دا

جتنے کٹے اوکھ مصیبت بنی نعیم انصاری
قصہ ڈھونڈھ مصابیح تھیں لکھی حقیقت ساری[۱۲]

کیسے بک بنایا ہوسی یا کیسے دو رسالے
چانی برس ہوئے میں لکھیاں کاغذ کر دیاں کالے

---

[۱۲] اس لفظ مصابیح سے قاضی فضل حق نے اپنے مقالہ مطبوعہ اورینٹل کالج میگزین لاہور فروری ۱۹۳۳ء میں اور ان کے تتبع میں ڈاکٹر وحید قریشی نے مولوی احمد یار کی تصنیف میں ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مراد لیا ہے۔ حالانکہ یہ صاف غلط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے کتاب مصابیح سے نعیم انصاری کا قصہ لکھا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

عسر اوائل دِتج بنائی شرح دعا سر یانی
پڑھن کئی گوجر دے بندے جگیں گئی کہانی

یاد نہ رہیا وقت لکھن دا پھیر ڈٹھی ند جانی
شعر قدیمی پڑھ یا دِل نوں اصلی الفت ذاتی۔

شاعر اکھن فکر دلیلوں مشکل شعر بنانا
میں کجھ اوکھ نہ جانا ہو یا گلاں کر دیاں جانا

مصرع مونہوں کاہلا ڈھلا رہندی قلم پھیرے
ڈھائی ترے سے بیت بناواں جے ٹُرے سنگ میرے

لکھیا واچاں یاد نہ رہندا اچھلا سخن زبانی
نیں دا پانی نواں نکلدا اگلے نہیں نشانی

وچ پنجاب پنجابی شاعر نہیں کوئی اِت ویلے
بیت نہ تُرٹے لٹک نہ ونجے سُر نی برابر میلے

ناں اِس شعر میرے وچ کوئی خامی بیٔی ضروری
جیوں کوئی گل سُناندا جاوے تول بنا ہے پوری

رے عربی دے نال نکاں وچ ناہیں ہندوستانی
ہندی دا ل نہ فارسیاں تھیں دیکھیں سمجھ دھیانی

جیہڑا وزن حرف دا پہلوں اگے آن کھلووے
گلاں کر دیاں قلم نہ ٹھیرے بول برابر ہووے

ہر ہر قسم قوافی فقرے بن بن آون فوجاں
مارے لہر طبع دا ساگر لین اُلارے موجاں

ہے اندر اقلیم سخن دے شاعر دی بادشاہی
ایہ دولت رب مینوں بخشی جتنی قسمت آہی

زیب سخن دا زیب اساڈا گلاں کر جانے
آپے نوں کجھ جاپے ناہیں سُندیاں بھی از بانے

ہندوستانی عربی رلیسم کجھ دنیا کجھ تنیا
شاہ زمان شاہنچی، والا وڈا مخمس بنیا

فارسیوں اُلٹا کتاباں لکھیاں کئی پنجابی
ہندی بولی سمجھدیاں نوں دیوے خبر شتابی

خواب نامے دت باز نامے بھی جوڑ سکر تدبیراں
اسپ نامے پنجابی جیوں جیوں کیتا حکم ایراں

سنے دہنتی رانی لکھیا قصہ راجے نل دا
حکم ہو یا ہُن جوڑ سنائے شعر حاتم دی گل دا

مت رب برکت قبولاں دی بخشے شوق حضوردل
دل دا مطلب جانن لگے صدق صفا دیوں نوردل

جے مہلت سرکاری ہوئی جو دربار نبی دی
انور فقر کتاباں جوڑاں چاہ چرد کی آہی

مسئلے لکھاں علم تبرع دے رکھ اصول نبیاں
تاں پھر کراں شروع دت لونویں پوے پسند قبیاں

کتھے حاتم دی گل چھڈی کت دل جا نکلیا
اوچھلیا دریا جو پھیریوں رہندا ناہیں ولیا

ہر دا راہ نہ پایا کوئی جت دل ڈوڈے بھجے
زور طبیعت دا نہ ڈکئے ڈھلدا سجے کھبے

(حاتم طائی سفر نہم)

Marfat.com

مولوی احمد یار کے اس کلام سے مندرجہ ذیل تصنیفات کا پتہ چلتا ہے۔

۱ قصہ یوسف زلیخا
۲ قصہ لیلےٰ مجنوں
۳ قصہ سسّی پنوں
۴ قصہ ہیر رانجھا
۵ قصہ سیف الملوک
۶ قصہ کام رُوپ
۷ قصہ ملکی کیمال
۸ قصہ مصری بانی
۹ قصہ چنیدر بدن ماہیار
۱۰ قصہ مرزا صاحباں
۱۱ قصہ سوہنی مہینوال
۱۲ قصہ روڈ اجلالی
۱۳ قصہ شیریں فرہاد
۱۴ قصہ تمیم انصاری
۱۵ قصہ امام حسن
۱۶ قصہ امام حسین
۱۷ قصہ راجہ نل و دمینتی رانی
۱۸ قصہ حاتم طائی
۱۹ معراج النبوۃ رکن چہارم کا پنجابی ترجمہ
۲۰ معراج نامہ
۲۱ وفات نامہ حضرت ابوبکر صدیق رض
۲۲ وفات نامہ حضرت عمر فاروق رض
۲۳ وفات نامہ حضرت عثمان غنی رض
۲۴ جنگنامہ امیر علی رض
۲۵ طب احمد یار
۲۶ باراں ماہ۔ چند عدد۔
۲۷ سیحر فیال۔ چند عدد
۲۸ شرح قصیدہ بُردہ
۲۹ شرح قصیدہ رُوحی
۳۰ شرح قصیدہ غوثیہ
۳۱ شرح قصیدہ امالی
۳۲ شرح دعائے سُریانی
۳۳ خواب نامہ۔ چند عدد
۳۴ بارہ نامہ۔ چند عدد
۳۵ اسپ نامہ۔ چند عدد
۳۶ شاہنجمی نامہ۔ فارسی۔

۱۵ھ

۱۵ھ قصہ حاتم طائی۔ سفر پنجم شرافت

Marfat.com

۔ ان کے علاوہ آپ کی جن تصنیفوں کے نام پائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۳۷ روضۃ الاحباب کا پنجابی ترجمہ
۳۸ جنگ بدر۔
۳۹ جنگ اُحد
۴۰ وفات نامہ نبوی
۴۱ قصہ راج بی بی و نامدار
۴۲ قصہ عشق رانجھن و ہیر
۴۳ قصہ رام چندر
۴۴ قصۂ نیستر
۴۵ گرنتھ صاحب کا فارسی ترجمہ
۴۶ کسب نامہ لوہاراں
۴۷ حبس سخی سرور سلطان
۴۸ باراں ماہ ۔ گوردوارہ متفرق
۴۹ رنجیت نامہ فارسی
۵۰ ہجو نامہ اہل مراد

مولوی احمد یار کا فارسی کلام

۱۔ فارسی ترجمہ گرنتھ صاحب | قاضی فضل حق صاحب پرویز اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں کہ مولوی احمد یار نے راجہ گلاب سنگھ کی فرمائش پر گرنتھ صاحب کے کچھ حصوں کا فارسی میں ترجمہ منظوم کیا۔ [۱۶]

جسوقت آپ نے گرنتھ کا فارسی ترجمہ کیا، تو معاصرین علماء نے آپ کو اس سے منع کیا۔ آپ آگے ترجمہ کرنے سے رک گئے اور اپنے متعلق یہ شعر بولا۔

احمد یارا احمق ہویوں علم دا دھیرا پڑھ کے
رب سچے تول ڈردے رہیئے دُدھ پھٹیا ماندا کڑھ کے

۲۔ رنجیت نامہ۔ الموسوم بہ شاہنامہ | آپ فارسی اشعار میں اپنا تخلص ہویوی کرتے تھے۔

---

[۱۶] اورینٹل کالج میگزین لاہور۔ فروری ۱۹۳۳ء۔
[۱۷] نیئر محمد شاہی خطی جلد ششم ص ۹۸۰۔ تراقہ نشاہر

Marfat.com

سنہ ۱۲۵۶ھ میں جب مولوی صاحب کی شہرت تمام پنجاب میں پھیل گئی۔ تو راجہ گلاب سنگھ نے ۱۸۴۰ء آپ کو لاہور بلایا اور تاریخ لکھنے کی فرمائش کی۔ آپ نے شاہ نامہ فردوسی کے وزن پر یہ فتوحات خالصہ کے واقعات فارسی میں نظم کئے۔ اور اس کو بھی شاہ نامہ کے نام سے موسوم کیا۔ قاضی فضل حق صاحب اس کو رنجیت سنگھ نامہ سے موسوم کرتے ہیں۔ اس کا ایک خطی نسخہ میں نے (شرافت نے) سنہ ۱۳۴۵ھ میں مولوی محمد لطیف صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول بھالیہ ضلع گجرات کے پاس دیکھا تھا۔

عشق غوثیہ آپ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی ذات گرامی سے کمال عشق اور عقیدت رکھتے تھے۔ جو کتاب تصنیف کرتے۔ جب تک سرکار غوث پاک کی تعریف نہ لکھ لیتے کتاب شروع نہ کرتے۔ یہاں کتاب شاہ نامہ سے مدح غوثیہ لکھی جاتی ہے۔

ندانم بلوچ کہ بندم طراز — کہ کلکم کند سجدہ اندر نماز
ولی نعمتے ہست ممدوح من — کہ قرطاس ابرے ست گوہر فگن
نگہبان شاہان دنیا و دیں — بدنیا و دیں سرفرازی گزیں
پس از مصطفےٰ مالک ابتداں — رہ راستاں قبلۂ یاستاں
بیفشاند کعبہ دود ست از غلاف — کہ تا گرد کویش برآرد طواف
بمحی الدیں نامدارے ست فرد — کہ دین رسول خدا زندہ کرد
جگر گوشۂ سید انبیا — شگفتہ گل گلشن کبریا
نگارے کہ زو چشتیم بد یاد دور — کہ علیین حسنین را داد ست نور
چہ گویم کہ دعوی بنا دانی ست — ثنا بیش کہ محبوب سبحانی ست
بہ شام بریام لولاک دست — کہ خورشید نہ کاخ افلاک دست
حضور آمدہ حضرت کردگار — طراز زندہ لوح محفوظ بار

Marfat.com

پس از ختم پیغمبران چارہ رس — نبودہ نباشد چو او ہیچ کس

دراں شب کہ درماند روح الامین — ز ہمراہی سید المرسلین

ز رفرف چو دریافت بانگ سروش — نبی را برآورد بالائے دوش

رسانید در حضرت کردگار — زہے کامگاری زہے مختیار

ختم گر نہ شان نبوت بدے — پس از جد نبی با فتوت بدے

بزہد و ریاضت بسے سالہا — برآورد از کشف احوالہا

کرامات او در جہان ست بیش — ز حد حقایق شناسان پیش

اگر شمۂ زاں بکلک آورم — نگنجد دگر قصہ در دفترم

ز عرش و فرش سیر چو للہ اوست — کہ جبریل گہوارہ جنبان اوست

در از زادہ صدیقہ را در برست — از ینجائے فرزند پیغمبر ست

چو حفرآستین تعجب فشاند — کہ صد سال بر پائے او ستادہ ماند

چہل سال صائم بدہ ز اتقا — نماز سحر با وضوئے عشا

بگفتہ نبی دولی از شرف — مریدِ کنہ گار را لا تخف

گہے خوردہ خوان چند خرداہ — گہے صوم دہ روزہ بارہ

ز منبر گہے خطبہ خوانون کناں — چو شہباز پرواز بر آسماں

مسیح از تلامیذ او وات شد — با مرش چو احیائے اموات شد

چہ گویم کہ وصفش نیارد نوشت — گیاہے بگرد نیستاں سرشت

ہماں بہ کہ از نارسائی خویش — بعد اعتراف آورم عجز پیش

دلم راست میل جنابش کشاں — کہ باشد بمدح درش در فشاں

درش چوں کشائندہ مشکل ست — مرا ہم ہمیں مدعائے دل ست

مناجات گویم بعمن دعا — کہ دیدم کشادہ در مدعا

Marfat.com

سراز پا کنم والرچوں بیہشاں — کہ دارم عقیدہ ارادت نشاں

شاہ نامہ فارسی بنانے کی وجہ مولوی احمد یار نے اس کتاب کو فارسی نظم کرنے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ چونکہ اہل علم حضرات پنجابی زبان کو پسند نہیں کرتے خصوصاً تاریخ تو لیسی کو اس لئے میں نے اس کو فارسی میں لکھا اور بجائے احمد یار لکھنے کے اپنا تخلص مولوی رکھا۔

ے

اگرچہ بہ پنجابی آسان بود — کہ ہم طرز ہندی لباسان بود

ولے پیش احباب دارباب فن — پسندیدہ ناید بہندی سخن

بسے خوشنما باشد ایں مثنوی — خصوصاً تواریخ در پہلوی

بدانسان کہ آمد زدہقان پیر — بہ بحر تقارب بود دلپذیر

دریں عہد و ہنگام ہنگامہ خیز — کہ موسوم سازم بشاہنامہ اش

چو گفتم بہ پنجابی اندر یسے — ادا ساختم قصۂ ہر کسے

ازانگونہ ام آنچہ گفتار بود — درو نام من احمد یار بود

چو موزوں نمودم بمیزان فہم — بسنجیدم آں را در ادزان وہم

مرایں نام اینجا نیاید درست — کہ ایں تازہ موزونے ست چالاک و چست

بطرز عجب نامۂ پہلوی — نہادم ہمیں نام خود مولوی

چو طوسی کہ بوالقاسمش نام بود — تخلص بہ فردوسی انعام بود

ز سلطان محمود کائے عزم ما — تو فردوس فرمودۂ بزم ما

دریں نامہ ایں نام زیبا نمود — بگفتار تواں شکیبا نمود

سکھوں کی فتوحات کا ذکر جب سکھوں نے گوندل بار پر لشکر کشی کی اور لوٹ مار مچائی تو آپ نے اُس کا بیان اِس طرح کیا ہے ؎

بدے داعیہ شاں بلشکر کشی — پئے مردم آزاری و سر کشی

Marfat.com

بوسال در کن گوندل میانہ ہے — سوہے داد چاندو بھلوانہ ہے

تگو وال و ماجھی و سالم ہمہ — جفا کوش و خونخوار و ظالم ہمہ

ز کوٹ بھائی خان و موسیٰ تمام — چہ از کوٹ مومن بنا موس نام

شبے روز در رہزنی بردہ پے — ہوا شی زدیہا تکردندے

ز گھر جاکھ و پنڈ دسیانی گرفت — نمکسار و جبی بلانی گرفت

رنجیت سنگھ کا حلیہ بیان کرنا مہاراجہ رنجیت سنگھ ایک آنکھ سے معذور تھا جب میاں احمد یار صاحب رح اس کا حلیہ بیان کرتے ہیں تو آنکھ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

یکے چشم شاہ از دو یم نور داشت — ز چیچک دگر دیدہ مجدور داشت

بداں یک نظر شہ بستے قوی — بصافی نگہ داشتے مستوی

مولوی احمد یار کا اردو کلام

مولوی صاحب نے اردو میں بہت کم نظم کی ہے۔ ایک غزل بسات زبانوں میں آپ کی یادگار ہے۔

غزل ہفت زبان

ملا ہے دل جا کے اس ستمگر سے جسکو کہتے ہیں بیوفا ہے — سنا ہے ہر اک سے اسلوح سے وہ سخت ظالم ہے پر جفا ہے

وہ جب سے لے کر گیا ہے دل کو دوبارہ مکھڑا نہیں دکھایا — وہ کس طرف ہے کدھر گیا ہے کسو نے دیکھا ہے یا سنا ہے

تو میری جانب سے جا کے قاصد سجن کو میرے سلام دیجو — سلام کے بعد رو کے کہیو کہ تیرے عاشق نے یوں کہا ہے

اٹک میں رہنا اٹک کے چلنا شک کے کھانا شک تبانا — تری نگاہ سے چھٹک پٹک کر شک کٹک کر شہک پڑا ہے

اگر وہ لڑکا پٹھان ہووے تو اخ کہہ کر اسے بلا کہہ — سلانگوری و لنڑاغی دغان مایا تو کیا بلا ہے

اگر وہ ابن عرب کا ہووے ادب سے کہیو تعال ہنا تی — فیا حبیبی کثیر شوقی فداک روحی فاین جا ہے

اگر وہ بچوا ہو کا تیمری سمہال کر بول لفظ کا تیز — اولز مکرنس بوار مکرنس یہ عار ستویہی دنا ہے

Marfat.com

اگر وہ مدھڑا ہو پوٹھوہاری تو اُس کو کہیو مہاڑے رجہ — یہ اچھا کچھا ہے تسہاڑا کتا کلا نہیں بسر کیا ہے

اگر وہ ٹرکا مغل کا ہووے دیا فرلباش کا بیسر ہو — بگو یعاشق نظر نداری سر بلطف چہ شد گرا ہے

اگر وہ درزی کا ٹر کا ہووے تو اُسکو کہیو کہ چھوڑ دینجی — شتاب سیلنے میں آکے لگھا عجب یہ جامہ قطع کیا ہے

اگر وہ رجپوت کا ہو سہرا نشانی اُس کی ہے سُرخ چہرہ — وہ لے کے خنجر کو ہتھ اندر کہے گا کا ہے کو چھیڑتا ہے

اگر وہ دہلی کا لونڈا ہووے رکھایا زریں کا طرہ سر پر
تو کہیو جانی میرے پیارے میں تیرے صدقے تو کیوں خفا ہے [۱۸]

۲۔ قاضی فضل حق لکھتے ہیں کہ اُردو میں آپ کے صرف دو شعر دستیاب ہوئے ہیں۔

جہاں سیتی پڑا غلغل تیری افواج جوبن میں — عجب شمشیر ابرو سے شہیداں کوں بہار آئی

کہو بلبل قفس موں سوں نکل کر سیر گلشن کا — جہاں موں موسم شادی ہو یا رنگیں بہار آئی [۱۹]

مولوی احمد یار کا پنجابی کلام

پرانی تحریرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی احمد یار فارسی میں بیخود اور شیدا بھی تخلص کرتے تھے۔ اور بھاکھا میں گورداس۔ اور پنجابی میں احمد یار لکھتے تھے۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔

۱ "احمد یار آنکہ بفارسی بیخود و شیدا نام دارد"

۲ "احمد یار تخلص بیخود و شیدا ست"

۳ "احمد یار اند گرھیہ کہ در بھاکھا گورداس تخلص ست۔ و بیخود ہندوستانی" [۲۰]

---

[۱۸] قصہ حاتم طائی ص۔ [۱۹] اورینٹل کالج میگزین لاہور۔ فروری ۱۹۳۳ء۔

[۲۰] یہ خطی نسخہ عزیز مکرم قریشی جلد ساز مالک جدید کتاب خانہ مسلم بازار چوک شاہ دولہ دریائی شہر گجرات کے پاس ہیں ہیں نے ۱۳۵۹ھ میں بچشم خود ملاحظہ کیں۔ شرافت

Marfat.com

یہاں آپ کی چند پنجابی تصانیف کا تذکرہ و تعارف بمعہ نمونہ کلام کیا جاتا ہے۔

۱۔ قصہ عشق رانجھن وہیر: یہ قصہ آپ نے نہایت مختصر طور پر ابتدا میں لکھا تھا۔ اس کا ایک مخطوطہ جدید کتاب خانہ گجرات میں موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"من تصنیف احمد یار اسلام گڑھیہ کہ داستانیست از عشق رانجھن وہیر۔ تمت تمام شد بکام رسید و انجامید من تصنیف احمد یار انند گڑھیہ اسلام گڑھیہ بروز چہارد۱۴ہم ماہ صفر یوم الاحد یعنی سنہ ۱۲۱۸ھ احمد یار آنکہ بفارسی بیخود و شیدا نام دارد۔ و در جلال پور و اسلام گڑھ است موطونست اللھم حصل مقاصدہ و وصال حبیب دائما باد"

(مطابق ۵ جون سنہ ۱۸۰۳ء)

یہ مخطوطہ مولوی صاحب کی زندگی میں لکھا گیا ہے۔ اُسوقت آپ کی عمر چھتیس۳۶ سال تھی۔ سکھوں کے عہد میں اسلام گڑھ کو انند گڑھ کہتے تھے۔ اُسوقت آپ کی سکونت اسلام گڑھ اور جلال پور میں تھی۔ بلکہ غالب خیال یہ ہے کہ آپ کے ہاتھ کا ہی لکھا ہوا ہے۔

۲۔ باراں ماہ گورداس: اس کا ایک مخطوطہ بھی جدید کتاب خانہ گجرات میں موجود ہے اس پر یہ عبارت درج ہے۔ "باراں ماہ احمد یار بہ تخلص گورداس کہ در بلیوک گوراں گفتہ است۔ در بلیوک یعنی در فراق مرشد خود گفتہ" مہ

کتنک کدتک پندھ اُڈیکاں جوہر دی سودھ لیا واں
دھیاں نوں گھت ہڈ وچھوڑے نج جنیندیاں ناواں
ستسی دانگ سُواں دے تھل وچ دن دن نوں گل لاواں
کہہ گورداس اوجھڑ وچ ہرناں کونج جویں کُرلاواں

۳۔ قصہ کامروپ و کام لتاں: اس کا مطلع یہ ہے۔

سب صفتاں خالق نوں لائق جس سب خلق اُپائی ہر جا بگہ ہر تھاں کنسینہ دی اوسے دی وڈیائی

Marfat.com

اس کتاب کا مقطع یہ ہے۔

میریاں پوریاں پاون والا حضرت شاہ جیلانی　　احمد یار مرید میراں دا بردا دیس جہانی

اس کتاب کے بعض اشعار یہ ہیں۔

کام کنور تے کام لتاں نوں عشق قضیے پائے　　مہینوال سوہنا گجراتے سوہنی رہڑدی جائے

کہے سمیت بچن نوں راجہ اوس نرتھی ویلے　　کام لتاں دی گل سناویں مت رب سانوں میلے

اس کتاب کا ایک مخطوطہ آپ کے بھتیجے میاں غلام محمد کے ہاتھ کا لکھا ہوا مولوی عبدالکریم ولد مولوی غلام حسین صاحب خوشنویس کے کتب خانہ میں بمقام عادل گڑھ متصل گکھڑ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔ میں نے (شرافت نے) ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳۸۵ھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو دیکھا اس کا دستخط یہ ہے۔

"تمت تمام شد قصہ کام روپ بہ دست غلام محمد برادر زادہ مصنف روز شنبہ سوم شہر ذیقعدہ ۱۲۳۴ھ ہجری مقدس معلے۔"

یہ مخطوطہ بھی مولوی احمد یار کے زمانہ حیات کا لکھا ہوا ہے۔ اسوقت آپ کی عمر باون[۵۲] سال تھی۔

۴۔ قصہ رام چندر۔ اس مخطوطہ کا تذکرہ پنجابی ادب کی مختصر تاریخ میں ہے۔ اس کا مخطوطہ ان الفاظ میں ہے۔

"تمام پذیرفت قصہ رام چندر بروز پنجشنبہ سہ بدستخط شاعر احمد یار اللہ گڑھیہ اسلام گڑھیہ"[۲۱]

---

[۲۱] مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات۔ کتاب پنجابی ادب کی مختصر تاریخ ص ۳۶۷۔ شائع کردہ میری لائبریری لاہور۔ شرافت

Marfat.com

۵ - قصہ ہیر رانجھا ۔ یہ قصہ ٹھیٹھ پنجابی میں ہے میاں جلال الدین اور میاں محمد لطیف صاحب سکنائے چھالیہ ضلع گجرات نے ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۸ء میں چھپوا دی تھی ۔ اس کی کتابت میں نے (شرافت نے) کی تھی ۔ اس کا دستخط یہ ہے "ترتیب تمام و ترکیب اختتام بالخیر پذیرفت قصہ شوق البیان سرور قصہ عاشقان جہان برگزیدگان جناب حضرت باری مستعان خاتم العشاق عارف عارفان جناب بابی ہیر (میاں رانجھا رحمۃ اللہ علیہما) من تصنیف افصح الفصحاء و افضل الفضلاء روزگار ملک الاشعار حضرت مولوی احمد یار علیہ رحمۃ الغفار ساکن موضع مرالہ ضلع گجرات پنجاب بید اضعف العباد واحقر الاخرلد مسکین فقیر شریف احمد خوشنویس ابن حضرت غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی اوراد وارد قدوۃ الواصلین حضرت نوشہ صاحب گنج بخش

اس کتاب کا مطلع یہ ہے ؎

دھدرت دے دیاں دیوھاں کیتا شور کسکا را کن آدر کا نگے تھیں اٹھیا کتھوں عالم سارا

بطور نمونہ کلام ہیر کے حسن کی تعریف کے اشعار لکھے جاتے ہیں ۔

؎

ہیر سیال چوچکدی بیٹی جوبن حسن جوانی آپ لکھی تصویر مصور قدرت دی پھڑ کانی

سوہلے گرتہ ہیراں مارے بجلی جویں شفق وچ دو مرغابیاں بحر حسن دیاں تردیاں غرق غرق وچ

یا دو سیوے پھل انار دیں شبنم لعل ورق وچ یا دو فرنگی جنگی خونی دردمنداں زے حق وچ

یا قطب تارے دکھن پرت دے آگئے سیر زمینے یا جڑے ہوئے دو لعل بدخشاں والے اپر سینے

رکھیاں سان مبتقل کر چھریاں اکھیاں تیز کٹاریں لب گلنار گلابی چہرہ رنگ انوپ بہاراں

زلفاں خم در خم رخ اتے لیٹے ناگ صندل وچ ناکوئی حور پری رب سرجی اسدی ڈول شکل وچ

۶ - قصہ سسی پنوں ۔ یہ قصہ بھی ۱۳۲۵ھ میں چھپ چکا ہے میں نے (شرافت نے) اس کی کتابت کی تھی ۔ باغ میں سسی پنوں کی ملاقات کا بیان میاں احمد یار اصلاح لکھتے ہیں ۔

؎

ملیا عاشقاں نوں معشوق پیارے جھوکاں دلاں دیاں ٹھنڈ وسائی

چا رے کیف دیاں اکھیاں پکیاں نے سو دے کرن اتے تاڑی لا رہیاں

Marfat.com

پنوں نیناں دے آن بازار دکیا چشماں دیکھدیاں اودھے دا رہیاں

سسّی جی آیاں آکھے سجناں نوں میں تے احمد یار دا کا رہیاں

۷۔ قصہ راج بی بی و نامدار ؛ یہ بڑے معرکہ کی پُرلطف تصنیف ہے۔ دوہروں میں لکھی گئی ہے۔ اس میں شاعر کا تخیل فلسفہ کی بلند پروازیوں سے جا ٹکراتا ہے۔ اس میں راج بی بی دختر میاں گوہر قوم جنجوعہ رئیس گھرجاکھ۔ اور نامدار قوم گھاڑو کے عشق کی داستان ہے۔ ۱۳۴۵ھ میں یہ قصہ چھپ چکا ہے۔ میرے (شرافت کے) ہاتھ کی کتابت ہے۔

اس کتاب میں سے دو دوہرے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ ؎

عاشق دل کے راج بی بی نوں ویکھن آئے سارے — پہلوں مت زلیخا دتی سُن کُڑئیے مُٹیارے

نہوں لاکے کی شرم کسے دا بج پائے کوڑیا رے — احمد یار نکمیاں لافاں بیٹھیاں محل چوبارے

لیلے آکھیا راج بی بی نوں یہ گل عشق نہ بھاوے — پیو دے محلاں اُتے بہناں لاکے سُوہے ساوے

لشکر ناڑ لیلے دی لگے مجنوں دے کھُب جاوے — احمد یار سچاں دیاں سیاں لے سوئیاں یار کلاوے

۸۔ قصہ تمیم انصاری ؛ یہ بھی ۱۳۴۵ھ میں چھپ چکا ہے۔ میرے (شرافت کے) ہاتھ کی کتابت ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے ؎

لایق نیوں صفت ثنائیں توں سچ حق تعالیٰ — دوہیں جہاناں دا توں والی پیدا کرنے والا

اکدوجے تھیں دکھو دکھری صورت سرجی ہوئی — پیدم کروڑ خلائق تیری انت انداز نہ کوئی

اول آخر ظاہر باطن تیرے کُل پسارے — زمیں آسمان انسان بنائے خاطر یار پیارے

اس کا مقطع یہ ہے۔ ؎

غوث الاعظم کرے حمایت وچ تیری سرکارے — کریں قبول نہ تکیہ کوئی احمد یار بیچارے

۹۔ جُس سخی سرور سلطان ؛ یہ حضرت سید احمد قادری مدفون نگاہہ کا پنجابی میں مسدس قصیدہ ۱۳۴۵ھ میں طبع ہوا۔ میرے ہاتھ کی کتابت ہے۔ ہر چار مصرع کے بعد یہ شعر آتا ہے۔

؎ سُلطان سرور سخی ہیں توں لکھ داتا لنج جی — منصب عرش راج دے دیہ دو دلاں تے گنج جی

Marfat.com

۱۰۔ قصہ یوسف زلیخا = اس میں صرف کہانی ہی نہیں بیان کی بلکہ حدیث و فقہ اور پند و نصائح بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ؎

اس درگاہ پسند نہیں جو کرے غرور تے بندا　　نیڑے آیا وقت وکن دا ویکھو آخر بندا

؎

بندی خانہ گور کافر دی نالوں کالا ہُندا　　دوزخ دی ماسی دا پُتر سَپ دے منہ تھیں بندا

۱۱۔ طب احمد یار = اس کا ایک مخطوطہ میں نے میاں محمد اقبال ولد میاں غلام قادر ساکن گھنے والہ ضلع گوجرانوالہ کے گھر میں دیکھا ہے۔ مولانا حکیم محمد اشرف نوشاہی منیجری کے پوتے میاں پیر بخش کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"باتمام رسید نسخہ طب احمدی بدست پیر بخش ولد فضل احمد فاروقی برائے پاسخاطر کرم الٰہی پسر غلام مصطفےٰ ساکن کوٹ رسول پور یہ در روز چہار شنبہ تحریر یافت تم تم۔

؎ ہر کہ خواند دعا طمع دارم　　زانکہ من بندۂ گنہ گارم"

۱۲۔ قصہ حاتم طائی۔ المعروف حاتم نامہ۔ یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے۔ جہاں حاتم طائی دیووں کی قید میں آگیا۔ میاں احمد یار اس کی حالت بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی اپنی مُراد میں سکونت اور باشندگان مُراد کا آپ کے ساتھ برتاؤ کا ذکر کرتے ہیں۔

؎

ناجنساں دی صحبت اوکھی دسن دیو بھلیرے　　نہ کوئی گل سُنے نہ سمجھے روہ دے نے سر پھیرے

کوئی رب دا نام نہ لیندا چیکن دیو دُوالے　　حال اساڈا احمد یارا لوک نے جوئیں مُرالے

سارے آکھن دا ہے جا کیوں نہیں بہندا بہندا　　ٹُر ہوا ندر سنگلاں چنگیاں علم نہیں مجلس دا

میں آکھاں نہیں سنبھالاں یاں ڈھکیاں نہیں چھپیاں یاں　　ہُنیاں تساڈے وچ سکھاں جے مُفت لین مر کھیاں

کلمہ یاد تسانوں آوے قسم کرد جت دیلے　　جدوں قرآن چاہو نج مسیحا ڈُردے ہوت دیلے

توں توں مال بیگانیوں پلیا اجے نہ ہویا پورا　　پتراں نوں پیو ہیس کلاندے اوئے مُورے دیا ٹورا

Marfat.com

کئی سو ہاں ناحق دیاں چادن پیچ جلون بے پیراں
چاقرآن چھڈاندے کھاہڑا کھاندے مال فقیراں

ایس مجلس دا علم نہ دیوے رب سچا میں تائیں
ناں ایہ علم لگے ہتھ جس تھیں سارے علم بھلائیں

نانک والا پنتھ انہاں تھیں خیگا کتنے حقے
ناں اوہ مال چھپیاں کسے دا نہ نجانن کسّے

اپنے دھرم اُتے راہ چلدے ذرہ نہ ڈولن پکے
مسلمان اکھواؤ ناہیں تسیں خدا دے دھکے

ختم شریف برائے ایصال ثواب

آپ نے ایصال ثواب کے واسطے یہ اشعار بنائے۔

جی کجھ مینوں حاصل ہویا ایس ثواب کلاموں
یا مالک کیسے کجھ کیتا میرا ہر یک حرّ غلاموں

ایہ ثواب نیاز خدا دی وت ارواح نبی دے
ابا بکر صدیق عمر دے وت عثمان علی دے

اک لکھ چوی ہزار پیغمبر سبھناں نوں پہنچائیں
لکھ لکھ وار تھوڑے بہتے آکھن یارب ساریاں تائیں

وت بیبیاں بیٹیاں نوں پہنچائیں اندر دین نبی دے
وت خویش رفیق ایمانی بھائی نبیاں تے ولیاں دے

وت ساری آل اولاد نبی دی سنّ حرماں اصحاباں
از واجاں تے سنے قبیلے یاراں تے احباباں

وت چونہوں اماماں نوں پہنچائیں جہڑے مذہب والے
وت شاگرد جلیس اُنہاں دے جنہاں راہ سمجھالے

غوث الاعظم سنّ فرزنداں سنّ اولاد پیاری
کُل مریداں کُل شہیداں جنہاں خدا دی یاری

وت ساریاں مسلماناں تائیں جہڑے دین لیائے
آدم تھیں تا اس دم تائیں جتنے خویش پرائے

پیراں ولیاں خاصّ استاداں جنہاں علم پڑھائے
صحبت نیک اولی القربیٰ وت جنہاں راہ وکھائے

مرداں ناریں جاتاں کڑیاں ادھکڑ پیر جواناں
وت محنت خیر دے سارے کُلی مسلماناں

عالم فاضل حافظ حاجی قاضی مفتی مُلّاں
عاشق عارف عابد زاہد غنی فقیراں کُلّاں

ساہو رہبر نانک وڈک ماپو بیٹے بھائی
ناریں بیٹیاں سجن یاراں جو کجھ خلق لوکائی

ڈاڈھا پسا خویش بیگانہ سب متعلمی راہی
جاہل خواندے نوں پہنچائیں ایہ ثواب الٰہی

ایہ ثواب ریاتوں بھیجیں ساریاں اہل اسلاماں
توں قادر پہنچاون والا سب گزار غلاماں

Marfat.com

وت ساریاں اہل اسلاماں بچے یارب سچا سائیں
احمد یار وچارے نوں بھی ایہ ثواب پہنچائیں [۲۲]

مدح گوئی میاں احمد یار فن قصیدہ گوئی میں بہت ماہر تھے۔ فارسی اور پنجابی میں کئی لوگوں کی تعریفیں لکھیں۔

رانی کی تعریف ایک مرتبہ آپ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں گئے تھے۔ اتفاق سے اُس کی رانی اپنے محلوں سے باہر نکلی، میاں احمد یار نے اُس کی تعریف میں فی البدیہہ یہ اشعار بولے۔

احمد یارا پیا کہکارا رانی آن کھلوتی
کنیں موتی تے نک بیسر ڈلہہ ڈولہہ کردے تارے
ڈرخ ٹکڑے شمس قمر دے جھلکن ورق حنائی
لب دریا حسن دے اندر جیوں کلیاں دے ٹوٹے
زلفاں خم در خم وَل پائے صندل تے سپ کالے
دو انگیاریاں سینے اُتے جوبن مستابی ڈبیاں
سر تے سایہ زلف کنڈل دا کنیں بک بک سوتی
چہرے اُتے الک الردے بجلی دے چمکارے
جے بھول تکے دیکھ نہ سکے دھرتی جھڑے لوکائی
سورج وانگر الک موہنیں تے لعل کھاون پیٹے جھوٹے
سنبل وانگ سٹن چمکارے لف لف ڈنگن والے
یا پھر عطر گلاب لگایاں دو صندل دیاں ڈبیاں
یا دو کچ چنن دیاں ڈبیاں بھر یار رنگ ہوائی
یا جیوں تارے اُبھر منیاں دھمدے نال صباحی [۲۳]

حاضر جوابیاں

آپ بدیہہ گو۔ نہایت حاضر جواب تھے۔ جب کوئی شخص بات کرتا تو آپ فی الفور جواب دیتے۔ بعض لوگوں کے متعلق ہجویہ اشعار بھی کہے ہیں۔

---

[۲۲] فیض محمد شاہی خلیفہ ج ۲ ص ۳۵۶ ج ۸ ص ۵۸۶ [۲۳] ایضاً ج ۲ ص ۸۹۶ ۔ شرافت

Marfat.com

مناجات بجناب غوث اعظم (بجواب نامہ اہل مزار)

۵

اللہ واحد خالق رازق والی ہر جہ پسارے دا — بلاندا ذکر درود نبی نوں عالم جپنے سارے دا
چونہہ یاراں دا ادب مرتب جویں جویں منگارے دا — غوث الاعظم اول آخر والی میں بے چارے دا
مرشد میرا لے دی توشہ روز حشر نوں تارے دا
یا عبد القادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

شکوہ گلہ اینہاں لوکاں دا تیرے اگے یا دکراں — بے دردا دے ہتھوں لے دی ٹدھوا گے فریاد کراں
فجر دیں نام تیرا لے سونہوں زاری دل بغداد کراں — ہور حمایت کوئی نہ لبھدی تینتھوں استمداد کراں
وچ مرا لے حکم دسن تے جاں ہو یا سرکارے دا
یا عبد القادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

جیویں مہر نوح امت دے ہتھوں گلہ گذاری کر دا سی — جھلدا سر تے پتھر وٹے درد دلے وچ جر دا سی
امت عاصی دی جبّاراں آیا حکم قہر دا سی — رب نوں غرق کرایوس کافر ناں ظالم تھیں ڈر دا سی
اودیں ایہ مرا لہ منگدا لے قہر فلور قہارے دا
یا عبد القادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

یا حضرت اک اینہاں بے دردا ں اتھے مسجد پائی اے — دھریو فے بنیاد ڈنگی میں اتنی گل بھوائی اے
سہد دیکھو چا قطب تارے دی جویں شرع وچ آئی اے — میری اڑی ودھیری کر کے انھوں ہور ہٹائی اے
اینہاں بے قدراں قدر نہ جانا آلے دوالے گنوارے دا
یا عبد القادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

جے مسئلہ دساں علم فقہ دا سن کے مینوں ہسدے نی — موذی راہ شریعت دے تھیں ہٹدے تراہندے نسدے نی
میئیں نوں بے عقل بنا کے لوکاں اگے ہسدے نی — ٹدھ مرشد سر اتے ہو ندیاں چگھدے تے خوش وسدے نی
آپے فکر کریں کجھ سایاں لوکے چا ہگڑ ہے رے دا

Marfat.com

یا عبدالقادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

جیسکوئی دُرے مسیتی بھیجدا وینداسجدہ دینداے — اُڈ دیاں چھپڑ بچھی نوں جیوں بگلا جھاٹ مرینداے
اک اکھے نُہ ٹھیاں کھلو دیں سینیاں پیا کرینداے — اک چوری ٹکر مار کے باہروں پیا امام ڈرینداے

بے نمازاں نہاں تھیں چنگے گلہ نہ کرن اُسارے دا

یا عبدالقادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

جو کجھ پڑھیا لکھیا آہے بے کاری وچ بُھل پیا — جام مروق علم عقل دا چھلک چھلک کے ڈُلھ پیا
کیہا سماں آیا یا حضرت تیرکھا جھانجا جُھل پیا — ایس لونکے بیقدرے اندر نہیں علم دا مُل پیا

یا غوث الاعظم دارد دیہو درد دیکھے زارے دا

یا عبدالقادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

اک ہور امام قدیم اینہاندا اُسدے نال نہ پوئیدرکھن — اُسدا جُبل صلاحن میرا نہ اہ علم پسندرکھن
دارنہ دُکھاد نہوں دیوں میں دتوں بیتھو بندرکھن — میلوں گنڈے متھدے نامیں یاد انہوں ہرچندرکھن

میاں جنہاں کنڈ ولا ساڈا موہری واہرے دھاڑیدا

یا عبدالقادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا [۲۴]

ایک شخص چراغ نامی کو نصیحت | آپ کا ایک دوست چراغ نامی تھا ضعیف العمری کے زمانہ میں اُس نے ایک نوجوان عورت سے نکاح کیا، تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپس میں اُن کی ناچاقی ہوگئی۔ چراغ اُس عورت کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا، آپ نے اُس کو خط میں یہ اشعار لکھے۔ [۲۵]

نام چراغ نے کمت انہیرا جانن کتے نہ دتے — شادی کر کے چھوڑ گیوں ہن گھر گھر بے گئے نقتے
نال جواناں جنگ کرینداے مارے بڈھے نتے — احمد یار بانی تے بُلبلہ وا آئی تے پھتے

---

[۲۴] بیاض لسلیر نثار تحلی۔ [۲۵] نیفر محمد شاہی خطی جلد ششم ص ۹۰۔ شرافت

Marfat.com

عالم جٹ کے متعلق | ایک مرتبہ مولوی احمد یار نے مسمی عالم وڑائچ سے ساگ مانگا۔ اُس نے کہا کہ کھیت پانی سے سیراب کیا ہوا ہے۔ اور ساگ نہ دیا۔ آپ نے اُس کے متعلق فرمایا،

ے

۲۶

جیہڑے بڑی رفاقت والے اوہ مطلب دے بھائی — ساگے اُتوں چادنجادل درمیاں دی آشنائی

ایک بدصورت سپاہی کے متعلق | ایک مرتبہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے لاہور سے ایک سپاہی بھیجا۔ وہ عالم وڑائچ کو گرفتار کر کے لے گیا۔ مولوی احمد یار اُس کو رہا کرانے کے لئے لاہور گئے اور مہاراجہ صاحب کے سامنے ہوئے چونکہ وہ سپاہی کریہ المنظر تھا اس لئے مولوی صاحب نے اُس کے متعلق یہ شعر کہا ؎

اِک رن گھڑیا توں چاگھدیا ناں ٹونبوناں چٹھی — مُوتر نکل گئے لوکاں دے شکل اوہدی جاں ڈٹھی

مہاراجہ نے عالم وڑائچ کو چھوڑ دیا۔ [۲۶] ؎

احمد یار نام والے دو شاعر تھے

ہمارے ایک معاصر مولانا اقبال صلاح الدین لاہوری نے احمد یار نام والے دو شاعر لکھے ہیں۔ ایک اسلام گڑھ والے۔ دوسرے مُرالہ والے۔ مگر یہ ان کی تحقیق ہرگز صحیح نہیں۔ وہ ایک ہی شخص تھے جو اسلام گڑھ میں پیدا ہوئے اور جوان ہو کر مُرالہ میں چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ اس کے متعلق منشی گنیش داس بڈھیرہ قانونگو نے گجرات کا حوالہ اس سے پہلے دکھایا جا چکا ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ احمد یار نام کے دو شاعر تھے۔ ایک یہ اسلام گڑھ اور مُرالہ والے۔ دوسرے میاں احمد یار۔ موضع اوجلہ متصل گکھڑ چیمہ۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ وہ مولوی احمد یار

---

[۲۶] ؎ فیض محمد شاہی خطی۔ جلد ہشتم۔ ص ۵۹۳۔ شرافت۔

Marfat.com

مُرالوی کے بعد تک زندہ رہے ۔ ن کی ایک کتاب تولد نامہ میرے دیکھنے میں آئی ہے ۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا تذکرہ ہے ۔ یہ اُنہوں نے حسن محمد حسینہ ساکن کوٹ سعد اللہ کی فرمائش پر ۱۳۲۷ھ میں تصنیف کیا ۔ اس میں لکھتے ہیں اس کے خاتمہ پر یہ اشعار ہیں ۔

تمام تولد نامہ دھر یا ایس رسالے بھائی
جیکوئی پڑھسی نال یقینے ہوسی فضل الٰہی

احمد یار سناون والا ایس رسالے آہ
محض خدا دی خاطر کیتوس ہور نہ کچھ طماع

دُنیا دی گذران کوئی پل اوجلیاں وچ رکھدا
پربت پاسے گکھڑ جیہے ایہ نشانی لکھدا

جے کسے سجن چاہ ملن دی دلدے اندر آوے
سمجھو نشانی بھُلے ناہیں آوے تے مل جاوے

جیکو پڑھے دُعا میرے حق منگے خیر دُعائیں
بخشن والے نوں بخشیندا دین دنی دا سائیں

باراں سے ستر سالاں ہجری سنہ پچھانی ۱۲۷۰
وچ تاریخ ستیہویں روزے ہویا ختم پچھانی ۲۸

تیراں سے تے بائی بیت آہے ایس رسالے ۱۳۲۲
کیتا تم اماںت ایہ میں کیتی رب حوالے

ان اشعار سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مولوی احمد یار مُرالوی جیسا پختہ کلام نہیں ۔ طمع کو طماع ۔ اور رکھدا اور لکھدا کو ہم قافیہ بنانا ۔ مولوی صاحب کے طریقہ کے خلاف ہے ۔

مکتوبات

مکتوب | آپ کا ایک مکتوب بنام پیر روشن ضمیر فقیر اکرام الدین ترقندازی لاہوری ، جو فارسی منظوم تھا ، ہوا ہے ۔ وہ یہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد حق آغاز کار آمد نخست
آنکہ از وے کار ہا گردد درست

مالک ملک آں خدائے بیچگوں
لاشریک و پاک بے شبہ و نمون

آنکہ او از پدر و ز مادر نزاد
ہیچ کس از ذات او دیگر نزاد

Marfat.com

صانعِ اوّل کہ دُونِ مشورت — بے مشقت کرد پیدا مملکت
اوّل و آخر جزا و احدے نبود — وانکہ ہمست او باشد او واجب وجود

فی نعتہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

آنکہ موجودست از کُنْ آفرید — منظرِ کونین زُود آمد پدید
شمعِ مصطفوی ز نورش برفروخت — منکراں را از آتشِ غیرت بسوخت
آں رسول اللہ ختم المرسلین — واں محمد رحمۃ للعالمین
ماہتاب از پنجۂ او نور یافت — مہر از قدمش رُخِ منظور یافت
جلوۂ رخسارِ او باغِ بہشت — دوزخ از دستِ رویش تاریک و زشت
عرش را از مقدمش مہدِ قرار — در ترا زوئے زمیں سنگِ وقار
مقبلانش را نویدِ اوّلیں — گشت لِیَبْتَمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ
یافتہ تختِ نبوت تاج زد — سرفراز آمد شبِ معراج زد
وَالضُّحٰی در شانِ حُسنِ رُوئے او — نامۂ وَاللَّیْل وصفِ موئے او
نہنیت افزودِ حق در نُصرتش — سُورۂ اِنَّا فَتَحْنَا مدحتش
آں محمد سیدِ ہر دو جہاں — خسروِ شاہنشہِ شاہنشہاں
از طفیلش شد بشارت در بشر — کاملہ خیر البشر زیشاں بود
اخترِ مخلوق را بدرِ منیر — آں شفیع المذنبیں خیر البشیر

مناجات

یارسول اللہ بذرتِ پاکِ خویش — از برائے اصغرِ لولاکِ خویش
کمترینِ امتِ خود را نواز — کیں نیازِ من بود بر دہر ناز
مے نہم بر آستانِ تو جبیں — سرفرازیِ گدائے تست این

Marfat.com

فی مدحت خلفاء الراشدین رض

دوستدارم دوستانت را ز جان — دوست دارِ چار یارم جاودان

اول و افضل بود آن یارِ غار — کشتِ بود ز آغاز در عرصات بار

دوئم آن فرخنده خو عادل امیر — آفتابِ معدلت صاحب سریر

سوئم آن کانِ حیا بحرِ کرم — شد بذوالنورین روشن لاجرم

مرتضیٰ چارم امیر المؤمنین — در غزا روز و غا یارِ معین

من بدیں بر چار عنصر زنده ام — در محبت های شان تابنده ام

در نعتِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

بعد ازیشاں مدحتِ پیرِ کبیر — قدوۂ آلِ محمد دستگیر

آنکہ ہم چوں جدِ خود در انبیا — آمده ممتاز خیلِ اولیا

مہترست و بہترست اندر جہاں — مہدیِ دیں آشکارا و نہاں

زنده از تائیدِ او آئینِ دیں — پیرِ ما غوث السمادات و زمیں

شیخ عبدالقادر آں فخرِ کبار — غوثِ اعظم قطبِ عالم نامدار

در نوازشہای خویش آں مستعد — در حیات و بعد ازاں یکساں مدد

من غلام بارگاہِ قادری — جاوداں اندر پناہِ قادری

یا اَمِیْرَ الْاَتْقِیَا یَا شَیْخَنَا — اَنْتَ لِلضَّالِّیْنَ مَھْدِیْ اِھْدِنَا

لَیْسَ مَلْجَائِیْ وَمَوْلَائِیْ سِوَاكَ — جُدْ بِجُوْدِكَ خُذْ یَدِیْ اِنِّیْ فِدَاكَ

کَیْفَ حَالِیْ عِنْدَ الْاَلَامِ شَدِیْد — ہست احمد یار این عاصی مرید

الغیاث اے سیدِ غوث الامم — یا غیاث المستغیثین محترم

اس سے آگے کا حصہ مکتوب پچاسی اشعار یعنی نفیس مضمون اس کتاب کے چھٹے حصہ دوم صحائف الاسرار میں آپ کے مرشد فقیر آلہ الدین پرفندازی لاہوری رح کے حال میں لکھا جا چکا ہے۔

Marfat.com

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند میاں غلام نبی صاحب تھے۔

- میاں غلام نبی کا ایک ہی بیٹا میاں خوشی محمد تھا۔

- میاں خوشی محمد کے دو بیٹے تھے۔ میاں علی محمد جو مفقود الخبر ہو گیا۔ اور میاں غلام محمد۔

- میاں غلام محمد ایکر تبہ ساہن پال تشریف میں بلند اولد بوٹا ماچھی کے گھر آیا۔ میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نے ملاقات کی۔ یہ واقعہ انہوں نے اپنے بیاض فیض محمد شاہی۔ جلد ہشتم صفحہ ۵۸۳ میں درج کیا ہے۔ میاں غلام محمد دنیا سے لاولد فوت ہوئے ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء سے پہلے پہلے میاں احمد یار کی نسل ختم ہو چکی ہے۔

شاگردان رشید آپ سے کئی لوگوں نے علم پڑھا ہو گا مگر شاگردوں کے نام کسی نے نہیں لکھے۔ تین کس کے متعلق تصدیق ہوا ہے کہ یہ آپ کے شاگرد تھے۔

۱ میاں غلام نبی۔ آپ کا فرزند۔ ساکن مُرالہ

۲ چوہدری وزیر النمبردار۔ قوم وڑائچ ساکن مُرالہ۔ ایکر تبہ کرم سنگھ ساہوکار نے اس پر عرضی ڈالی تو اس نے یہ مصرع بولا۔ ع

ایس نکرمے کرم سنگھے نے میں تے عرضی پائی۔ [۲۸]

۳ چوہدری سُکھا ذیلدار قوم تارڑ ساکن بھالیہ۔ ضلع گجرات۔

تاریخ وفات

آپ کے سالِ وفات میں اختلاف ہے۔ پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے نے فاضل پنجابی گائیڈ میں میاں احمد یار کا سال وفات ۱۲۰۱ھ / ۱۸۲۵ء لکھا ہے۔ اور شمیم چوہدری نے پنجابی ادب دتاریخ میں ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۸ء تحریر کیا ہے۔ مگر کتاب چار باغ پنجاب سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء میں زندہ موجود تھے۔ کیونکہ منشی گنیشن داس نے یہ کتاب سال مذکور میں تصنیف کی ہے۔ اس میں لکھتا ہے۔

---

[۲۸] فیض محمد شاہی خطی جلد ۸۔ صفحہ ۵۹۳۔ شرافت۔

Marfat.com

(میاں احمد یار) "دریں ولا از چند مدت در موضع موراله مغرب رویه گجرات رفته سکونت اختیار کرده است"[۲۹]

میاں احمد یار چند مدت سے گجرات سے مغرب کی طرف موضع مُراله میں چلا گیا ہے۔ اور اسوقت وہاں سکونت اختیار کی ہوئی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مولوی احمد یار ۱۲۶۵ھ ۱۸۴۹ء سے ۱۹۰۶ء تک مُراله میں موجود تھے۔

اگرچہ صحیح طور پر کسی طرح یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ آپ نے کس سال میں وفات پائی لیکن اندازہ اور قرائن سے ۱۲۷۰ھ متعین کیا جا سکتا ہے۔ اسوقت ۱۸۵۳ء تھا۔ اور دہلی کے تخت پر سراج الدین بہادر شاہ کو اٹھارہ سو ۱۸ سال تھا۔ اور گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی تھا۔

مدفن میاں احمد یار کا مزار موضع مُراله ضلع گجرات کے قبرستان میں جو گاؤں سے شمال مشرق کی طرف ہے۔ میاں صلاح الدین قادری کی چار دیواری سے باہر شرقی طرف ہے مزار کچا ہے میں (شرافت) کئی مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

مادۂ تاریخ

"محبِ مظفر" ۱۲۷۰ھ

---

[۲۹] چار باغ پنجاب صفحہ ۲۰۶ شرافت

Marfat.com

(۲)

احمدیار

میاں احمدیار ملاح ساہنیالوی رح

نسب نامہ | اس کے والد کا نام محمد بخش ولد شمس دین تھا۔ ابن پناہ بن جیوا بن ولایت بن سلطان۔ قوم کھوکھر بھٹہ تھی۔ لیکن اس کے آبا و اجداد قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں رہتے تھے۔ اور دریائے چناب میں کشتی بانی کرتے تھے۔ اس لئے عُرفِ عام میں ملاح کہے جاتے تھے۔

تعلیم | میاں احمدیار نے پہلے قرآن مجید پڑھا۔ پھر سکول میں چھ جماعت تک تعلیم پائی۔ فہم و فراست اچھی رکھتا تھا۔ [۱]

بیعتِ طریقت | یہ سید لطف الدین ولد سید علی محمد صاحب نوشاہی برخورداری ساہنیالوی کا مرید راسخ الاعتقاد تھا۔ دردمند خیال۔ عابد آدمی تھا۔

عبادت و ریاضت | اپنے مرشد کے حکم سے دریائے جہلم پر ایک چلہ کاٹا۔ روزانہ سرگی کے وقت ذکر جہر کیا کرتا۔ گھر میں چھوٹی سی مسجد عبادت کے لئے بنائی تھی۔ جس میں روزانہ بیٹھ کر وظائف کیا کرتا [۲]

مختلف فنون کی مہارت | میاں احمدیار کئی پیشے جانتا تھا۔

۱۔ کشتی بنانا۔ لکڑی کا کام کرتا۔ اور کشتی خود بنا لیا کرتا۔

۲۔ کشتی چلانا۔ یعنی پیشہ ملاحی۔ دریا سے بیڑی تیرا کر پار لے جانا۔

---

[۱] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد دوم۔ ص ۱۱۱۷۔ [۲] ایضاً ص ۱۱۲۱۔ شرافت۔

Marfat.com

۳۔ کاشتکاری۔ گاہ بگاہ کھیتی باڑی کا کام بھی کیا کرتا۔

۴ پہلوانی۔ کُشتی کرنے کا فن بھی جانتا تھا۔

۵ معماری۔ عمارت بھی کر لیتا تھا۔

۶ غوّاصی۔ کنوؤں کی عمارت کر کے اُس کی غوّاصی کیا کرتا یعنی تُوبہ تھا۔

۷ قصّابی۔ گائے ذبح کر کے گوشت فروخت کیا کرتا۔

۸ کیمیاگری۔ کشتہ جات بنانے۔ اور سونا چاندی بنانے کے نسخوں میں بھی دسترس رکھتا تھا۔

۹ حکمت کرنا۔ علم طب کا شغل بھی رکھتا تھا۔

۱۰ جرّاحی۔ فن جراحت کا بھی ماہر تھا۔ زخموں کی مرہم پٹی کیا کرتا۔

۱۱ فصد کرنا۔ بوقت ضرورت بیماروں کا فصد بھی کر لیا کرتا۔

۱۲ ماندری ہونا۔ یعنی مارگزیدہ کا علاج بخوبی جانتا تھا۔

۱۳ موسیقی۔ راگ رنگ کا واقف تھا۔ گانا بجانا جانتا تھا۔

۱۴ بین بجانا۔ بین بہت عمدہ بجاتا تھا۔

۱۵ روئی دھننا۔ یعنی روئی پینج لیتا تھا۔

۱۶ کپڑا بُننا۔ کھڈی پر کپڑا بُن لیتا تھا۔

۱۷ چارپائی بُننا۔ چارپایاں کسی طرح بُن لیتا۔

۱۸ ٹوکریاں بنانا۔ بید مجھی کی شاخیں لے کر ٹوکریاں بناتا تھا۔

۱۹ شکار کھیلنا۔ پرندوں اور درندوں کا شکار کیا کرتا تھا۔

۲۰ گلیل مارنا۔ گلیل کا نشانہ پختہ لگاتا تھا۔

۲۱ چوکیداری۔ گاؤں میں کوتوالی بھی کر لیا کرتا تھا۔

۲۲ موذن ہونا۔ اذان بڑی اچھی دیا کرتا تھا۔

Marfat.com

۲۳ جماعت کرانا۔ نمازیوں کی جماعت بھی کرالیتا۔

۲۴ درویشی۔ مسائل درویشی کا خوب واقف تھا۔ فقیروں کے کھلے یا درکھتا۔

ساہن پال شریف میں آنا | حیاں احمد یار رسول نگر میں سکونت رکھتا تھا۔ موضع ساہن پال کے زمینداران ذیل۔ امیر ولد عزت بخش تارڑ۔ حاکم ولد ناجا تارڑ۔ عادل ولد گوہر تارڑ۔ حمدا ولد صوبا تارڑ اور پیر بخش ولد خوشی تارڑ اس کو اپنے گاؤں میں لے آئے۔ اسوقت اس کی عمر پینتیس ۳۵ سال تھی۔ اور دریائے چناب کی شاخ بلکی میں کشتی رانی پر مقرر ہوا۔

حلیہ | اس کا قد لمبا۔ جسم بھارا۔ رنگ گورا۔ زلفیں لمبی، گلے میں تسبیح سر پر ٹوپی اور کبھی دستار رکھتا۔

اولاد | اس کے تین ۳ بیٹے ہوئے۔ ۱۔ میراں بخش۔ ۲۔ اللہ دتا۔ یہ دونو لاولد فوت ہوگئے۔ ۳۔ سردارا۔ یہ اسوقت سنہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہے۔ اور صاحب اولاد ہے۔

یاران طریقت | کچھ لوگ اس کے مرید بھی تھے۔

۱	اللہ دتہ موچی	سلیماں ضلع گجرات
۲	فاضل جٹ	〃 〃
۳	شاہ محمد	کوشا قطب دین 〃
۴	سلیماں مسلم شیخ	دھریکاں 〃

وفات | حیاں احمد یار المعروف احماں تلاح کی وفات بعمر اسی سال سنہ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں بعہد حکومت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ جلوسی تھا۔

مدفن | کی قبر ساہن پال شریف ضلع گجرات میں۔ گورستان نوشاہیہ میں مسجد درگاہ شریف سے شمال کی طرف ہے۔

ماده تاریخ

« احمد یار غنچہ ادا » ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

(۳)

الٰہی بخش ؒ

بابا الٰہی بخش شاہ پوری ؒ

آپ میاں سُلطان مست ولد سلطان مُلک صاحب بیچیاری نوشہروی ؒ کے مرید وخلیفہ تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔ مثنوی مولانا رُوم کا اکثر مطالعہ رکھتے۔ علم تصوّف میں خاصی مہارت تھی۔ آپ کی سکونت موضع شاہ پور تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ میں تھی۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱ میاں پریم شاہ ولد سلطان مست بیچیاری ؒ نوشہرہ شریف گجرات

۲ میاں رحم بخش ولد میاں غلام حیدر بیچیاری ؒ

وفات | بابا الٰہی بخش کی وفات بقول مولانا غلام قادر شاہ اثر جالندھری ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء میں ہوئی۔ پوہ کا مہینہ تھا۔ اور ملکہ وکٹوریہ کا عہد حکومت تھا۔ ۲۲ سنہ جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ شاہ نظم ۱۲۹۶

شجرہ فقرائے بابا الٰہی بخش ؒ

مولوی الہم الدین سجادہ نشین ساکن مجوکہ تحصیل چکوال — محمد بخش ولد ولیداد گوندل یہ

کریم بخش ولد محمد بخش سجادہ نشین شاہ پور

غلام سرور فرزند اکبر کریم بخش سجادہ نشین — غلام حیدر فرزند اصغر کریم بخش

محمد یوسف ولد غلام رسول

غلام رسول ولد محمد بخش — گرگھ

Marfat.com

(۴)

آلہی بخش

بابا آلہی بخش لاہوری رح

آپ حجام پیشہ۔ ساندہ متصل لاہور کے رہنے والے تھے۔ بابا سدے شاہ روشن شاہی لاہوری رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔

حضرت سید پیر مکھن شاہ بن سید حافظ آلہی بخش برخورداری رح کی خدمت سے بھی مستفیض ہوئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خورص درویش یہ تھے۔

۱ سائیں فتح الدین لوہے رلاہوری۔ اس کا ایک مرید محمد عظیم لاہوری تھا۔

۲ سائیں امام الدین حجام لاہوری

۳ سائیں شادی حجام لاہوری

۴ سائیں قاسم ترکھان فقیر لاہوری

۵ سائیں چراغ فقیر لاہوری

۶ سائیں عبداللہ فقیر لاہوری

۷ سائیں احمد علی فقیر لاہوری

۸ خدا بخش لاہوری

۹ شرف الدین لاہوری

۱۰ صابو لاہوری

۱۱ رکن الدین

۱۲ محمد علی۔

Marfat.com

(۵)

الٰہی بخش

میاں الٰہی بخش موہلوی ؒ

آپ کنجی بار میں بمقام موہل موسئے خاں دتو۔ سکونت رکھتے تھے۔ جو بعد میں آپ کے فیضان و برکات کی وجہ سے موہل شریف مشہور ہوا۔ مولوی حافظ امام الدین ولد حافظ نور محمد صاحب روشن شاہی کھرل شریف والہ کی بیعت ہو کر خلافت و اجازت حاصل کی۔ ریاضات و مجاہدات بہت کئے۔ جسم خشک ہو گیا۔ ایک بار اپنے پیر صاحب کی عدم موجودگی میں اُن کے مکانات کی لپائی کی اور اپنی پُشت پر اینٹیں ڈھو کر اُن کی دیواروں کو پُشتی لگا کر مضبوط کر دیا۔ جب مولوی صاحب ؒ آئے تو خوش ہو کر دعا دی کہ ہم نے تیری اولاد کو پُشتی لگا دی ہے۔ دُنیا کے لوگ تیری اولاد کی خدمت کریں گے۔ [1]

مجلس محمدی میں حضوری | ایک بار آپ مریدوں کے گاؤں میں تشریف لے گئے۔ مجلس سماع منعقد ہوئی۔ سید بہادر علی شاہ صاحب نے سماع و وجد کے انکار میں آپ سے مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس منعقد ہے اور میاں الٰہی بخش صاحب اُس مجلس میں حاضر ہیں۔ صبح کو شاہ صاحب معتقد ہو گئے۔ [2]

قلب کو روشن کرنا | ایک مولوی صاحب آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور عرض کیا میرا دل سیاہ ہے۔ اس کے روشن کرنے کی کوئی تجویز فرما دیں۔ آپ نے نوافل تہجد کے بعد قصیدہ غوثیہ گیارہ بار پڑھنے کا روزانہ امر فرمایا۔ اُنہوں نے شروع کیا تو کچھ عرصہ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد دوم۔ ص ۲۲۷۔ [2] ایضاً ص ۲۲۴۔ شرافت

Marfat.com

کے بعد اس مرتبہ پر پہنچے کہ صاحب مکاشفہ ہو گئے اور بوقتِ ذکر ان کے اعضا علیحدہ ہو جاتے۔ [۳]

مرتبہ باطنی منقول ہے کہ سید بہادر علی شاہ موصوف، اور آپ کے درمیان مراتب باطنی کے متعلق گفتگو ہوئی۔ شاہ صاحب نے کہا کہ میرے اسقدر حقوق ہیں جسقدر اس درخت کے پتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بارش کے قطرات کے ساتھ جسقدر فرشتے نازل ہوتے ہیں میں اُن سے ہم کلام ہو سکتا ہوں۔

تصنیفات

آپ پنجابی میں شعر کہا کرتے تھے۔ مشربِ توحید آپ پر غالب تھا۔ چند سیحرفیاں آپ نے لکھی ہیں۔ ۱

۱ سیحرفی ہیر رانجھا کا ایک شعر یہ ہے۔

ی یاد کیتا جدوں پیر نوں میں کامہ شوق شراب دا جھولدا ئی
دستی پکڑ دھیان دے نال لاوے پردے سب ظلمات دے کھولدا ئی
جدوں ذات دے نال چا ذات رلے شوہ آن بغل وچ بولدا ئی
الٰہی بخش نوں ہم امام والا جیندا پیر امام کیوں ڈولدا ئی

۲

ایک دوسری سیحرفی کا شعر ہے۔

ھ محبت ماہی دے نال اساں لائی ہے رمز جگاونے نوں
آدے جاوے نے جھاتیاں پاوے پریم دے حرف سکھاونے نوں
عین دے پڑھیاں عقل بھلا پڑھیا شین ہے شرم وناونے نوں
الٰہی بخش جاں قاف دا سبق پڑھیا رہی قوت نہ قدم ہٹاونے نوں [۴]

---

[۳] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد دوم۔ ص ۲۴۷ [۴] ایضاً ص ۳۰۷ شرافت۔

Marfat.com

نصائح آپ اپنے ارادتمندوں اور طالبانِ حق کو تصورِ شیخ ۔ مراقبہ ۔ پاس انفاس اور ذکرِ حبس کرنے کی تلقین کیا کرتے اور اخلاقِ حسنہ سے متخلق ہونے کی نصیحت کیا کرتے ۔

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے ۔

۱ میاں محمد الدین صاحب رح

۲ میاں شہاب الدین صاحب

۳ میاں عین الدین صاحب

۴ میاں شمس الدین صاحب

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے ۔

۱	میاں محمد الدین فرزند	موہل شریف ضلع ساہی وال
۲	میاں شہاب الدین "	" " "
۳	میاں عین الدین "	" " "
۴	میاں شمس الدین "	" " "
۵	میاں باہو سیال	ماہو کے چک ۵۵ "
۶	سائیں اکرداد درویش	

واقعہ وفات

آپ سفر میں تھے کہ وقتِ وفات قریب آگیا ۔ مریدوں کو فرمایا کہ مجھے واپس گھر پہنچا دو ۔ خود حبس دم کرکے سانس کو ام الدماغ میں بند کیا ۔ لوگ چارپائی پر ڈال کر آپ کو روانہ ہوئے ۔ دریائے راوی پر پہنچے تو وہاں ایک درویش صاحب کشف بیٹھا تھا ۔ وہ کہنے لگا ۔ دیکھو چور ، اپنا سانس چھپا کرلے جا رہا ہے ۔ چنانچہ گھر میں بخیریت پہنچ کر سانس اتار لیا ۔ اور اولاد اور مریدوں کو وصیتیں کرکے فوت ہوئے ۔

Marfat.com

مدفن میاں الٰہی بخش صاحب کا مزار منوضع موہل شریف ڈاکخانہ ننگہ حیات تحصیل دیپال پور ضلع ساہی وال میں ہے۔

سالانہ عرس اٹھارہویں ماہ کو ہوتا ہے۔

مختصر تذکرہ میاں الٰہی بخش صاحب موہلوی

- میاں الٰہی بخش کے چار بیٹے تھے۔ میاں محمد الدین۔ میاں شہاب الدین۔ میاں عین الدین اور میاں شمس الدین
- میاں محمد الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں سید علی۔ میاں علی حیدر لاولد۔
- میاں سید علی کا ایک فرزند میاں احمد حسن سجادہ نشین ہے۔
- میاں احمد حسن کا ایک بیٹا میاں عاشق حسین موجود ہے۔
- میاں عین الدین ولد میاں الٰہی بخش کے چار بیٹے تھے۔ میاں غلام محمد۔ میاں ولی محمد لاولد۔ میاں شاہ محمد اور میاں محمد امین۔
- میاں غلام محمد کے دو بیٹے ہیں۔ میاں خادم حسین۔ اور میاں غنی احمد۔
- میاں خادم حسین کے تین بیٹے محمد حسین۔ غلام حسین اور ممتاز حسین موجود ہیں۔
- میاں شاہ محمد ولد میاں شمس الدین کے دو بیٹے ہوئے محرر شرف لاولد۔ اور غلام رسول موجود ہے

انتباہ یہ شجرہ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء میں مکمل کیا گیا جن کو موجود لکھا ہے۔ وہ اُس سال میں موجود تھے۔

شجرۂ فقرائے میاں الٰہی بخش موہلوی ؒ

میاں محمد الدین فرزند

ولی محمد ولد عین الدین	شاہ محمد ولد عین الدین	غلام محمد ولد عین الدین	محمد امین ولد عین الدین	سید علی فرزند

محرر اسمٰعیل۔ کھوکھر۔ ساکن چک سردرد ٹوانہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء میں بمقام گوٹھ محرر اسمٰعیل ڈاکخانہ ڈریر ضلع خیرپور میرس۔ سندھ مجھے ملا۔ پابند شریعت اور نیک خیال ہے۔

Marfat.com

(۶)

امام الدین

نواب شیخ امام الدین لاہوری؟

آپ امرائے وقت سے تھے سکھوں کے عہد میں معزز عہدوں پر ممتاز تھے حضرت سید فضل شاہ مجذوب گردیزی نوشاہی لاہوری رح کے مرید باعقیدت تھے۔

ابتدائی حالات تاریخ لاہور میں ہے۔

"نبیسرا خاندان نواب شیخ امام الدین کا۔ اس خاندان کی عزت سکھی دربار میں بہت تھی۔ علاقہ دوابہ بسمت جالندھر ان کی نظامت وحکومت میں تھا۔ موروثی املاک ان کا شیخ اجلال تھا۔ اس کے بیٹے شیخ غلام محی الدین نے امارت کا رتبہ پایا جو چند سال صوبہ کشمیر رہے۔ اس کے دو بیٹے ہوئے۔

ایک شیخ امام الدین جو بعد وفات باپ کے کشمیر کا صوبہ مقرر ہوا۔ تا انقراض سلطنت صوبہ رہے۔ سرکار انگریزی نے اس کو نوابی خطاب بخشا یہ ۱۸۵۹ء میں فوت ہوا۔ اس کا بیٹا نواب غلام محبوب سبحانی موجود ہے۔ جو آدمی لائق اور شائستہ ہے۔

دوسرا بیٹا شیخ غلام محی الدین کا شیخ فیروز الدین خلیق خوشگو۔ سخن سنج صاحب مروت تھا۔ اس نے ریاست بہاولپور میں وزارت کا عہدہ پایا۔ آخر بیمار ہو کر مر گیا۔ اس کا بیٹا شیخ نصیر الدین منصفی کے عہدہ پر سرفراز ہے۔"[1]

حویلی شیخ امام الدین تاریخ لاہور میں ہے۔

"یہ نامی گرامی حویلی محلہ حمام علاقہ لوہاری دروازہ میں واقع ہے۔

---

[1] رائے بہادر کنہیا لعل لاہوری۔ تاریخ لاہور، حصہ شرافت

Marfat.com

اس حویلی کو نواب شیخ امام الدین خاں ناظم کشمیر نے تعمیر کیا تھا۔ اور اُسی مقام میں قیام پذیر تھا۔ یہ عمارت نہایت مقطع ہے۔ اور بانی نے نہایت شوق سے اس کو بنوایا تھا۔ اب بعد وفات شیخ امام الدین کے اس کا بیٹا نواب غلام محبوب سبحانی اس میں قیام پذیر ہے۔ اس حویلی کے درجے زنانہ و مردانہ علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں۔ مردانے درجے میں عمدہ نشستگاہیں برسرراہ بنی ہوئی ہیں۔ اور زنانے درجے میں بڑے بڑے دالان و شاہ نشینیں ہیں جس کے دیکھنے سے انسان کی طبیعت خوش ہو جاتی ہے [۲]

روضہ نوشاہ عالیجاہ کی تعمیر کرانا آپ کو حضرت نوشہ گنج بخش رح سے بڑی عقیدت تھی۔ ۱۲۵۸ھ میں اُن کے مزار پر بطرز پالکی روضہ تعمیر کرایا۔ [۳]

یہ پالکی شریف ایک سو پندرہ ۱۱۵ سال تک رہی۔ پھر دریائے چناب کے سیلاب سے اس کی [illegible] پھٹ گئی۔ اور جدید روضہ شریف تعمیر ہوا۔

مسجد امام الدین تاریخ لاہور میں ہے۔

یہ مسجد محلہ چیلہ کا حمام میں ایک عالی شان مسجد بنی ہوئی ہے۔ بانی مسجد کا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں امیر کبیر و ناظم صوبہ کشمیر تھا۔ پہلے اس کا باپ شیخ غلام محی الدین کشمیر کی نظامت پر مامور ہوا۔ اُس نے وہاں ہی وفات پائی۔ پھر اُس کا بیٹا شیخ امام الدین اُسی خدمت پر مقرر ہوا۔ اور اُس وقت تک رہا جب تک کہ صاحبان انگریز نے لاہور فتح کر لیا۔ اور صوبہ کشمیر کا علاقہ بیع دیگر کو مہاراجہ علاقہ کے مہاراجہ گلاب سنگھ کے پاس فروخت ہو گیا۔ یہ مسجد اُس نے ۱۲۶۶ھ میں تعمیر کی۔ اور یادگار نیک زمانہ میں چھوڑ گیا۔ مسجد سرکوچہ بجانب غرب ایک منزل گرسی دے کر

---

[۲] تاریخ لاہور صفحہ ۳۵۳۔ [۳] مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر برقندازی جالندھری انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ خطی مکتوبہ مولف۔ شرافت۔

Marfat.com

تعمیر ہوئی ہے۔ زینہ چڑھ کر اوپر جاتے ہیں صحن وسیع پختہ فرش کا بنا ہے۔ شمال کی طرف ایک چوبی مکلف دالان ہے۔ خاص مسجد کی تین محرابیں پختہ عالی شان بنی ہیں۔ عمارت نہایت عمدہ ہے۔ درمیانی محراب کے سر پر ایک اینٹ سنگ مرمر کی لگی ہے جس کے اوپر کے درجے میں کلمہ شریف لکھا ہے۔ اور نیچے یہ چار مصرعے تحریر ہیں۔

ع

امام الدین خاں نواب با جاہ — عمارت کرد مسجد حسب دلخواہ
چو تاریخش بجستم از تف غیب — بگفتا۔ فی حقیقت کعبۃ اللہ ۱۲۶۶ھ

مسجد کے اندر عمارت نہایت عمدہ و منقش ہے سقف کالبوتی ہیں۔ اور تین درجے کی گنبدی سقف تعمیر ہوئی ہیں۔ درمیانی گنبد کے چاروں طرف چار شعر کا قطعہ لکھا ہوا ہے۔

ع

زہے نواب عالی شاں کہ از تائید یزدانی — موفق شد بتعمیر مسجد از خداوانی
چہ مسجد قبلہ گاہ عارفان و معبد نیکاں — مقام فیض ربانی مکان لطف سبحانی
بنام ایزد از بہر تعمیر تسخیر دو عالم کرد — خریدہ دولت باقی عقبیٰ از زر فانی
سر اعدا فگندہ گفت فی الفعال تعمیرش — بد نیا از امام الدین بنا شد کعبہ ثانی ۱۲۶۶ھ

مسجد کی چھت کے اوپر نہایت خوشنما تین عالی شان گنبد بنے ہوئے ہیں۔ اور دو مینار ہیں۔ اور صحن کی جنوبی دالان کی دیوار پر بھی چند اشعار تاریخی تحریر ہیں۔ بانی مسجد کا بیٹا نواب غلام محبوب سبحانی تا دم تحریر موجود ہے۔ اور مسجد کی خبر گیری اس کے متعلق ہے۔[1]

خان بہادر کا خطاب پانا آپ حکومت برطانیہ کے وقت خان بہادر کے لقب سے مفتخر ہوئے۔ چنانچہ رزیڈنسی دہلی کے روزنامچہ مترجمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے۔

"لاہور کے رزیڈنٹ بہادر نے برائے مہربانی شیخ امام الدین کے خط کے القاب

[1] تاریخ لاہور ص ۱۸۰۔ شرافت

Marfat.com

"مہربانِ دوستاں شیخ امام الدین خاں بہادر" مقرر کئے ہیں"

سالِ وفات و مدفن | تاریخ لاہور میں ہے۔

اس احاطہ [داتا گنج بخش ؒ] کے شمالی دالان سے احاطہ قبر شیخ امام الدین کی طرف رستہ ہے۔ اور وہ احاطہ حضرت کے احاطہ سے بجانب شرق و جنوب دیوار بدیوار ہے۔ شیخ امام الدین کی قبر کا احاطہ بھی نہایت مکلف بنا ہے۔ قبر نواب شیخ امام الدین کی سنگ مرمر کی بنی ہے اور قبر کی جنوبی دیوار پر یہ اشعار لکھے ہوئے ہیں ؎

دریغا کہ بے ما بسے روزگار — بروئد گل و بشگفد نوبہار

بسے فردی ماہ و اردی بہشت — بیاید کہ ما خاک باشیم و خشت

یہ قبر سنگ مرمر کی نہایت عمدہ و قطع بنی ہے۔ جو بعد وفات نواب شیخ امام الدین کے اُن کے بیٹے نواب غلام محبوب سبحانی نے بنوائی تھی۔ اور اللہ بخش نام حکاک نے اس قبر کو بنایا۔ اور قبر کی چھاتی پر جو پتھر لگا ہے۔ اس پر یہ تاریخی ابیات لکھے ہیں۔

؎

چونکہ نواب شیخ امام الدین — شد ز دُنیا و رُد بخلد نہاد

گفت ہاتف بسالِ تاریخش — احمدِ مجتبےٰ شفیعش باد

اس کے نیچے یہ شعر لکھا ہے ؎

چوں بخاکم بگذری دامن کشاں — از سرِ اخلاص الحمدے بخواں [۵]

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نواب شیخ امام الدین کی وفات سنہ ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۹ء میں بعہد حکومت ملکہ وکٹوریہ ہوئی سنہ ۲ جلوسی تھا۔

مادہ تاریخ

"حشمت نزلت" ۱۲۷۵ھ

---

[۵] تاریخ لاہور ص ۲۹۳ ۔ شرافت

Marfat.com

(۷)

انورشاہ

میاں انورشاہ سندرپوریؒ

آپ فرزند و مرید میاں نواب علی صاحب سندرپوری رح کے تھے۔ صاحب خوارق وکرامات تھے۔

کنوئیں کا خشک ہونا اور پھر پانی برآمد ہونا ایک روز آپ ایک کنوآں پر نہانے کے لئے گئے۔ کنوآں چل رہا تھا۔ آپ نے ایسا تصرف کیا کہ سب ٹنڈیں گر پڑیں اور کنوآں خشک ہوگیا۔ لوگوں نے آپکے والد صاحب کو حقیقت واقعہ سے مطلع کیا۔ وہ تشریف لائے۔ دیکھا تو واقعی ٹنڈیں گر پڑی تھیں اور کنواں خشک ہوگیا تھا۔ میاں صاحب نے فرمایا۔ بیٹا! یہ کیا ماجرا ہے؟ آپ نے عرض کیا یا قبلہ! دیکھو اس میں پانی موجود ہے۔ دیکھا تو کنواں میں پانی نے جوش مارا۔ اور ٹنڈیں لبریز ہوکر باہر آرہی تھیں، قادری بوستان میں ہے ؎

دیکھو نیر نہ جھلن ٹنڈاں سچ مچ ایہو حالا — پھر اوہ جوش کھوہ ہے دا چڑھیا کیڈا راز کمالا[1]

---

[1] دیوان مست عمر قادری نوشاہی - قادری بوستان صلک - شرافت

Marfat.com

بخشہ

شیخ بخشہ فقیرؒ

یہ قوم سنجرا سے موضع جھام والہ ضلع گوجرانوالہ کا باشندہ تھا۔ اس کا اصلی نام قل احمد تھا۔ لیکن جب حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکزات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح م ۱۲۸۶ھ کا مرید ہوا۔ تو بوجہ ادب کے اپنا نام بدل کر خدا بخش رکھ دیا۔ جو عوام میں بخشہ مشہور ہو گیا۔[1]

مکتوباتِ حکیم کرم الٰہی فاروقی میں بھی اس کا نام "بخشہ فقیر" ہی درج ہے۔

خدماتِ مرشد یہ ساری عمر اپنے پیر دستگیر کی خدمت میں رہا۔ سفر و حضر میں ساتھ رہتا۔ گھر بار کی خدمات انجام دیتا۔ ان کی وفات کے بعد اُن کے پوتے حضرت سید حافظ رح اللہ خلف اکبر سید محمد امین مختار السالکین رح کے ساتھ رہا۔ اور تربیت و تکمیل پائی۔ صاحب ارشاد و ہدایت تھا۔

---

[1] تفسیر محمدی شاہی حقی۔ جلد اول۔ ص ۴۸۶۔ سرنامہ۔

Marfat.com

(۹)

بدرالدین

میاں بدرالدین فاضل شاہی بیڑوی رح۔

آپ درویش کامل اور فقیر مکمل تھے۔ لاہور کے مضافات میں سکونت رکھتے تھے۔

سلسلہ بیعت آپ مرید سید جیوے شاہ کے۔ وہ مرید بابا جیون شاہ کے۔ وہ مرید بابا عادل شاہ لاہوری رح کے جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ الوشاہیہ کے چوتھے حصہ موسوم بہ مآثر الاحبار میں لکھا جا چکا ہے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے ہیں۔ امام دین اور مستان علی۔ دونو ۱۳۹۲ھ میں موجود ہیں۔ امام دین کا ایک بیٹا محمد بشیر نام موجود ہے۔

یاران طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سید فضل شاہ ولد سید جیوے شاہ۔ بٹھرانہ شریف ضلع لاہور

۲ سائیں تیغ علی شاہ " بیڑ شریف "

تاریخ وفات میاں بدرالدین کی وفات ستائیسویں ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ایکہزار تین سو پچیس ہجری مطابق دسویں جون ۱۹۰۷ء ایکہزار نو سو سات عیسوی موافق اٹھائیسویں جیٹھ سمت ۱۹۶۴ ایکہزار نو سو چونسٹھ بکرمی میں بعہد سلطنت یدورڈ ہفتم ہوئی۔ شہ سات جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع بیڑ شریف متصل ماڈل ٹاؤن۔ لاہور میں ہے مادہ تاریخ سر تاج ۱۳۲۵

شجرہ نسب میاں بدرالدین رح

سید فضل شاہ ولد جیوے شاہ بٹھرانہ

سید شاہ سوار ولد فضل شاہ "

سائیں فضل دین دھوبی مرنگ

سید عباس علی ولد شاہ سوار بٹھرانہ

عنایت محمد ولد [illegible] محمد ولد تیغ علی شاہ

کسان ایبرس روڈ چھاؤنی لاہور۔

Marfat.com

(۱۰)

وِیرُوج

سائیں وِیرُوج لاہوری رح

یہ قومِ تیلی سے لاہور کا باشندہ تھا۔ حضرت سید مکھن شاہ نوشاہی برخورداری لاہوری رح کا مرید اور خلیفہ تھا۔

مرتبہ فنافی الشیخ کا حصول | جب سنہ ۱۳۳۶ھ ایکہزار تین سو چھتیس ہجری میں پیر مکھن شاہ رح کا تابوت شریف قبر سے باہر نکالا گیا۔ بارہ روز تک زیارت ہوتی رہی جسم صحیح وسالم تھا اور خوشبو بہت بہترین آتی تھی۔ اُس سال ماہِ مئی میں سائیں وِیرُوج بھی موضع ساہن پال شریف۔ زیارت کے واسطے آیا ہُوا تھا۔ میں نے [شرافت نے] اُس کو دیکھا مرتبہ فنافی الشیخ پر فائز تھا۔ اُس کی صورت بالکل پیر مکھن شاہ رح جیسی ہو گئی تھی۔ اس کا سلسلہ مریدین بھی جاری تھا۔

Marfat.com

(۱۱)

بُڈھے شاہ

میاں بُڈھے شاہ جھنگی والے

آپ حاجی عطا محمد بن میاں شہاب الدین صاحب ساکن جھنگی بابا پاہی شاہ کے تیسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔

مستانہ حالت | تذکرۃ المشایخ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"بُڈھے شاہ بڑے کامل اکمل مکمل ولی اللہ تھے۔ اور سالک مست تھے۔ جو کچھ آپ زبان سے نکالتے تھے۔ اُسی وقت ظہور میں آتا تھا۔ آپ کی بہت سی کرامتیں مشہور ہیں۔ عام خلق میں شہرہ آفاق تھے۔ آپ کی حالت مستانہ تھی۔ خلق آپ کو مست کے نام سے پکارتی تھی۔" [1]

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں فضل کریم صاحب پٹواری ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں موجود تھے۔ میاں فضل کریم کے چھ بیٹے ہیں۔ ایاز احمد سارجنٹ پولیس۔ بشیر احمد۔ رشید احمد۔ محمود احمد۔ منظور احمد اور محمد افضل۔

مدفن | میاں بُڈھے شاہ صاحب کا مزار جھنگی بابا پاہی شاہ صاحب۔ ضلع ہوشیار پور میں ہے۔

---

[1] مولوی میر احمد نوشاہی مولوی فاضل جھنگی والے۔ تذکرۃ المشایخ خطی۔ ملوکہ سردار شفیع شرقپور

Marfat.com

(۱۲)

بلندشاہ

سید بلندشاہ گردیزی لاہوریؒ

آپ سید فضل شاہ مجذوب لاہوری کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔ والدہ کا نام بی بی امینہ تھا جو قریشی خاندان سے تھیں۔ آپ بیرون بستی دروازہ۔ لاہور میں رہتے تھے۔

طرز معاشرت | آپ بڑے خوش گذران آدمی تھے۔ سواری کے واسطے گھوڑا اور طلائی زیور بھی ہمیشہ موجود رہتا تھا۔ باوصف اس کے کہ آمدنی کی کوئی سبیل نہ تھی صرف توکل پر گذران تھی۔[1]

راجہ دینا ناتھ کی خدمات | راجہ دینا ناتھ آپ کے والد کے مرید و معتقد تھے۔ آپ کو تقسیم کپڑے عمدہ عمدہ گھوڑے۔ دوہرے دوہرے طلائی کڑے۔ اور کنٹھہ اور مالدگت مروارید دیا کرتے۔ اور آپ کے اہل و عیال کا خرچ صدہا روپیہ ماہواری دیا کرتے اور راجہ خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے۔ آپ اس حالت میں امیرانہ زندگی بسر کرتے رہے لیکن جب راجہ صاحب کا انتقال ہوا تو سب کچھ بند ہو گیا۔

راجہ صاحب اپنے بیٹے دیوان امرناتھ کے ہمراہ آپ کو مولوی احمد بخش مکتل (مولوی) غلام حسین لاہوری کے پاس پڑھنے بٹھایا۔ مگر آپ کی طبیعت علم کی طرف (نہ تھی) خیر۔ راجہ صاحب نے آپ کو چار پانچ منزل مکانات خرید دیئے۔ جو [2] آپ نے فروخت کر کے اپنا وقت پورا کیا۔ شہر کے لوگ آپ کا ادب و احترام کرتے تھے۔

---

[1] احمد علی خاں لاہوری۔ اسرار اللغات [2] مولوی نور احمد چشتی۔ تحقیقات چشتی۔ شرافت

Marfat.com

اولاد آپ کا ایک بیٹا لال شاہ نامی تھا۔ جو بچپن میں مرگیا۔ ایک لڑکی مسمات سیدہ نادرہ بیگم آپ کے بعد باقی رہی جو احاطہ مزار بلند شاہ و فضل شاہ میں ایک پردہ دار مکان میں علیحدہ رہتی تھیں۔ ان کے متعلق اسرار الصوف حصہ دوم میں ہے۔

"نادرہ بیگم ایک زاہدہ عابدہ عورت ہیں۔ اور عملیات بھی جانتی ہیں۔ اس لئے مستورات کی رجوعات ان کی طرف بہت ہے اور یہی مکان کی شکست ریخت کی خبر رکھتی ہیں۔"

"نادرہ بیگم ننھال کی طرف سے بھی واجب التعزت ہیں۔ ان کے نانا مرزا محمد بیگ صاحب خانقاہ شاہ فرید صاحب کے گدی نشین اور خلیفہ تھے۔"

صاحب تحقیقات چشتی نے لکھا ہے کہ نادرہ بیگم کے شوہر حافظ عمر دراز بھی اسی جگہ اپنی زوجہ کے پاس رہتے ہیں۔

تاریخ وفات سید بلند شاہ کی وفات منگلوار ۲۹ صفر ۱۲۸۷ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۸۷۰ء بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۳ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر لاہور۔ بیرون مستی دروازہ۔ اپنے والد سید فضل شاہ مجذوب کے پاس ہے۔ آپ کے لوح مزار پر یہ تاریخ سنگ مرمر پر کندہ ہے۔

قطعہ تاریخ

سہ شنبہ از صفر بست و نہم بود ۲۹ — کہ واصل شد بحق آں دیں پناہی

بگو از سال ترحیلش کہ گردد — مقامش جنت الماوا الٰہی

۱۲ ۸ ۷

Marfat.com

(۱۳)

بھولا

بابا بھولا نجّار، سرانوالیہ رح

والد کا نام پنجہ قوم دہیجڑے۔ آبائی پیشہ درودگری تھا۔ سکونت سرانوالی علاقہ فیروزآباد میں تھی۔ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکدرت نوشاہ ثانی برخورداری ساہنیپالوی رح کا مرید تھا۔ بوقت بیعت عرض کیا کہ مجھے وجد عطا کرد۔ اُنہوں نے فرمایا۔ وجد کی ضرورت نہیں، نماز پڑھنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور نے اپنے ہاتھ سے اس کو نماز لکھدی[1]

اخلاق و عادات | بابا بھولا۔ نماز پنجگانہ اور تہجد کا سخت پابند تھا۔ غیر شرع لوگوں کو سختی سے پیش آتا۔ ہمیشہ سچی بات بولتا۔ راستگو۔ درست کردار تھا۔ مسجد میں اذان بھی دیا کرتا۔ تلاوت قرآن مجید بلا ناغہ کرتا۔ چندری۔ نظر بد وغیرہ امراض کا دم بھی کرتا[2]

ایک دفعہ کسی شخص نے پوچھا مسجد کے اندر کون شخص بیٹھا ہے؟ اس نے کہا سانپ جب وہ اندر داخل ہوا تو ایک تلخ مزاج شخص محمد دین نام بیٹھا تھا۔[3]

اولاد | اس کا ایک بیٹا مراد نامی ہے جو ۱۳۹۲ھ میں موجود ہے اور وہابی مذہب کا پیرو کار ہے۔

تاریخ وفات | بابا بھولا کا انتقال بعمر اسّی سال نماز ظہر ادا کرنے کے بعد ۱۴ محرم ۱۳۴۴ھ ۵ اگست ۱۹۲۵ء ۲۱ ساون سمت ۱۹۸۲ب کو بعہد سلطنت جارج پنجم دلدار ید درد ہفتم ہوا ۱۶ سال جلوسی تھا۔ سرانوالی متصل دزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں مدفون ہے۔

مادہ تاریخ ۔ "ختم شد" ۱۳۴۴

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد چہارم ص ۱۴۲۔ [2] ایضاً ص ۶۸۱ [3] ایضاً ص ۶۷۹۔ شرافت

Marfat.com

پ

(۱۴)

پیر بخش

مولوی پیر بخش بیگھوی رح

آپ قوم بھٹی تھے۔ موضع بیگھہ کے امام مسجد تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی برخورداری سابنیالوی رح کے مرید تھے۔ ظاہری علم اپنے ماموں مولانا علاؤالدین حنفی ساکن پنڈوری چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ سے حاصل کیا۔ علم فقہ اور طب سے پوری پوری واقفیت پائی۔

طور و طریقہ | آپ اپنے پیر صاحب کے فرمودہ وظائف پر عمل کیا کرتے۔ آپ کے علاج سے اکثر بیمار شفا پا جاتے۔ آپ کے دم درود میں خاصہ اثر تھا۔ آپ کی دعا اور بددعا درگاہِ الٰہی میں منظور ہو جاتی تھی۔ عربی اور فارسی زبان کے ماہر تھے۔ اپنے پیشوا کے نہایت تابعدار تھے۔

عملیات | آپ دردِ سر، دردِ شقیقہ، چندری، اٹھرا، آسیب، بخارِ یومیہ بخارِ نوبتی، بخارِ چہارم کا دم کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بیمار اچھے ہو جاتے۔

حلیہ | آپ کا قد درمیانہ۔ داڑھی سفید تھی۔

اولاد | آپ کا ایک بیٹا محمد حسین نام ۱۳۹۲ھ میں موجود ہے۔

سال وفات | مولوی پیر بخش صاحب کی وفات ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء میں بعمر ۳۳ سال ہوئی۔ قبر بیگھہ متصل کلاسکے چیمہ، ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔[1]

مادہ تاریخ "شادبخت" ۱۳۰۷ھ

[1] نیض محمد شاہی خطی ج ۲ - ص ۱۹۱، شرافت

Marfat.com

تاجا

چوہدری تاجا تارڑ ساہنیالوی

یہ چوہدری اللہ داد ولد غازی خاں نمبردار قوم تارڑ کا چھوٹا بیٹا تھا۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی سرخوردری ساہنیالوی رح کے ارادتمند سے تھا۔ اعتقاد اور ادب میں کامل تھا۔ روزانہ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی زیارت کو جایا کرتا۔

فراست آباو اجداد کی طرح پیشہ کاشتکاری کیا کرتا۔ طبع صوفیانہ اور متشرعانہ تھی۔ حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز رکھتا۔ ایک روز محکم دلد عالم تارڑ ساکن اگرو یہ نے چوری کے بیل کا گوشت ان کے گھر میں بھیجا۔ اس کو کوئی اطلاع نہ تھی۔ جب اہل خانہ نے اس کے آگے کھانا رکھا تو فراست سے بتا دیا کہ یہ گوشت حرام ہے۔ اٹھالو۔ قطعاً نہ کھایا۔ [1]

اولاد چوہدری تاجا کے چار بیٹے تھے۔

۱ چوہدری حاکم۔

۲ چوہدری محکم۔

۳ چوہدری شرف۔

۴ چوہدری فضلا۔ متوفی بدھوار ۱۳ شوال ۱۳۴۹ھ بمطابق ۱۰ مارچ ۱۹۳۱ء

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد اول صفحہ ۱۵۶ شرافت۔

[2] ہمگن ۔۔۔ ۹۸ء

Marfat.com

واقعہ وفات

چوہدری تاجا ضعیف العمر تھا۔ ایکدن عجامت کرائی اور اپنا فصل وغیرہ دیکھنے کے واسطے ظہر کے وقت بیلہ کو روانہ ہوا۔ رستہ میں نالہ ہلکی سے گذرنے لگا نوگرداب میں پڑ گیا اور وہیں غرق ہوگیا۔ وارثوں نے دُور دُور تک تلاش کیا مگر نعش کہیں سے نہ ملی۔ ایکرات سید امام بخش ولد سید حبیب اللہ سرخوراری ساہنیالوی کو چوہدری تاجا خواب میں ملا اور کہا کہ میں رات کو دریا میں اور دن کو حضرت نوشہ صاحب رح کے دربار میں رہتا ہوں۔ جب میرا جیلہ پورا ہو جائے گا تو خود ہی ظاہر ہو جاؤں گا۔ چنانچہ اٹھارہ دن کے بعد سوفیع اگردیہ کے ایک ماچھی نے دیکھا کہ نعش دہین[1] مچھی کے بُوٹا کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اور جسم بالکل صحیح سلامت تھا۔

سال وفات | چوہدری تاجا کی وفات تقریباً ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء کے حدود میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ عمر ۱۰۵ سال جلوی تھا۔ اس کا جنازہ مولانا سید غلام قادر ولد سید عبداللہ نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح نے پڑھایا۔

مدفن | اس کی قبر گورستانِ نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادہ تاریخ

"خانِ دالاعتبار" ۱۲۹۲ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد اول۔ ص ۱۴۸۔ شرافت۔

Marfat.com

(۱۲)

توکل شاہ

شیخ توکل شاہ درویش رح

آپ قوم جٹھہ سے رحو ضلع جھام والہ ضلع گوجرانوالہ کے باشندہ تھے جب راہِ حق کا شوق ہوا تو گھر سے نکل کر فقیروں کے پاس جانا شروع کیا۔ مگر کہیں سے تسکین خاطر نہ ہوئی۔ جب سائیں پال تشریف لائے تو حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکدات نوشاہ ثانی سرخوردار رح کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی۔

حضرت نوشاہ عالیجاہ سے عقیدت آپ ساری عمر اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہے۔ سادہ طبیعت۔ اسم بامسمّٰی۔ متوکل علی اللہ تھے۔ حضرت نوشہ صاحب رح سے کمال عقیدت تھی۔ اگر کوئی شخص کہتا کہ فلاں کام کے لئے دعا کرد تو کہا کرتے کہ نوشہ گنج بخش ہی کرے گا۔ اگر کوئی کہتا سائیں توکل شاہ! مجھے مٹھیں بھریں تو بوجہ سادگی کے کہدیتے کہ ہم کو گنج بخش ہی مٹھیں بھرے۔ ان باتوں سے آپ کا حسن عقیدت ظاہر ہوتا ہے۔

سادگی کی بات ایک دفعہ حضرت نوشاہِ ثانی رح کے ہمرکاب سفر جا رہے تھے۔ راستہ میں آپ نے پوچھا یا حضرت! آپ میرے دل کی دلیل پوچھیں اور میں آپ کے دل کی دلیل بتاؤں گا۔ حضرت صاحب نے متبسم ہو کر فرمایا۔ کہ توکل شاہ! ہماری دلیل بھی تم ہی بتاؤ اور اپنی بھی۔ آپ نے کہا جناب! میری دلیل تو یہ ہے کہ "حضرت صاحب میرے مرشد عالی ذات ہیں۔ میں ان کا مرید ہوں۔ اگر خدمت کروں گا تو فیض پاؤں گا"۔ اور حضور کی دلیل یہ ہے کہ "یہ بندے کا بچہ ہے اگر ہمارے پاس رہے تو روٹی سے تو نہیں اور اگر چلا گیا تو ہو دے ایسا تیسا"۔ حضرت صاحب آپ کی سادہ لوحی اور کسر نفسی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فیض باطنی عطا کر دیا۔ [فیض محمد شاہی خطی۔ جلد اول۔ ص ۱۳۵]

Marfat.com

ج

(۱۷)

جانی

سائیں جانی درویش ڈھلوالہ ؒ

یہ قوم مسلم شیخ سے تھا جو اپنے بھائی سائیں نعمت علی کے حضرت سید شمس الدین بن سید اللہ دتہ صاحب برخورداری ڈھلوالہ م ۱۲۸۵ھ کے مریدین میں داخل ہوا ۔ تمام عمر خدمت میں گذاری ۔

مختصر تذکرہ اولاد سائیں جانی درویش ؒ

- سائیں جانی کے چار بیٹے تھے ۔ سائیں دتا ۔ سائیں لدھا ۔ خوشی اور گاماں ۔
- سائیں دتا کا ایک بیٹا باغو نام تھا ۔
- باغو کا ایک بیٹا حسین موجود ہے ۔
- سائیں لدھا ولد جانی کے دو بیٹے تھے جمّاں اور عزیو لدولہ ۔
- جمّاں کا ایک بیٹا امام دین تھا ۔
- امام دین کے دو بیٹے ۔ فضل الٰہی اور محمد الٰہی موجود ہیں ۔
- خوشی ولد جانی کا ایک بیٹا سیفا تھا ۔
- سیفا کا ایک بیٹا گلاب موجود ہے ۔
- گاماں ولد جانی کے دو بیٹے تھے ۔ عیدو اور بولا ۔
- عیدو کا ایک بیٹا گامو موجود ہے ۔

انتباہ یہ شجرہ ۱۳۶۰ھ میں مکمل کیا تھا جن کو موجود لکھا ہے وہ اُس سال میں موجود تھے ۔

Marfat.com

(۱۸)

جمال الدینؒ

فقیر سید جمال الدین بخاری برقندازی لاہوریؒ

آپ فقیر سید خلیفہ نور الدین ولد فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بن سید غلام شاہ بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

شجرہ شریف نوشاہی | کسی شاعر نے آپ کے فرمانے پر یہ شجرہ شریف فارسی میں نظم کیا۔

الٰہی یا الٰہی یا الٰہی — جمالِ دین بخش اندر گدائی
کمینہ بخششِ تو گنج بخشی — چہ باشد گر ز عشقت گنج بخشی
عزیزاں نوردیں تحصیل کردند — جمالِ دین را تحصیل کردند
ز شجرہ کاصلِ او اندر زمین ست — ولے فرعش بریں چرخِ برین ست
ہمہ از ثمرہ اش سیراب گشتند — بوجد و حالت و بے تاب گشتند
خصوصاً ایں فقیرانِ نوشاہی — کہ شاہاں پیشِ شاں اندر گدائی
جمال الدین سیادت دستگاہے — خلیفہ نوردیں عالم پناہے
غلامِ محی دیں شاہِ زمانہ — امانت شاہِ دیں در دیں یگانہ
چہ غم گر سر ما عبد الغفور ست — گناہم چو ہیزم در تنور ست
محمد قائم الدین حافظ دیار — کہ پیرادِ محمد پیر سچیار
کنوں آمد کہ گویم نامِ نامی — کہ جسم و جان ز نامش شد گرامی
بیا اے نوشہ حاجی گنج بخشا — گناہِ ما بہمت خویش بخشا

Marfat.com

مشو در انتظار اتے کچاوہ
پیادہ رُو تو اے طالب بہ جادہ

ببوس آں خاک شاہ سلماں بدیدہ
بیادر بہر بازاں کحل دیدہ

شہے معروف تر معروف صاحب
مبارک شاہ[1] و شمس الدین صاحب

محمد غوث و ہم عبد الوہاب ست
جہاں از فیض ایشاں فیضیاب ست

زباں را شست و شو باید ازیں پیش
گلاب و مشک بو باید ازیں پیش

علی القدر و الا دستگاہے
مغنّے منزلت جیلان شاہے

سَقَانِی الْحُبُّ مِنَ الْبَغْدَادِ کَاسًا
سَعَیْتُ لِمَشْیِہٖ عَیْنًا وَّ رَاْسًا

علیمت را غلامم از دل و جاں
چہ خوش گفت آں مرید شاہ جیلاں

شدہ تا مولدِ آں قبلۂ جاں
حریم کعبہ دارد عشق گیلاں

کجائی شاہِ جیلانی کجائی
کہ جاں بر لب رسیدہ از جدائی

نگاہے بر تہیدستے بے پناہے
اگر دانیم شبا شد گاہ گاہے

اس سے آگے شاعر نے یہ عبارت لکھی ہے۔

"بتکلیف احدے ایں چند بیت فی البدیہہ عرض نمودہ شد لیکن بندہ را کما حقہٗ ازیں شجرہ و حالاتِ ایں بزرگاں سوائے چند اسمائے مبارک آگہی نیست"[2]

ایک شخص کے کہنے پر یہ چند بیت فی البدیہہ عرض کئے گئے۔ لیکن مجھ کو اس شجرہ اور ان بزرگوں کے حالات سے سوائے چند ناموں کے کما حقہٗ واقفیت نہیں۔

---

[1] شجرہ لکھنے والے نے اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے جیسا کہ اس نے آخر میں اعتراف کیا ہے شجرہ کے چند نام ترک کر دئے ہیں۔ جو یہ ہیں سید مبارک سے آگے۔ سید محمد غوث۔ سید شمس الدین۔ سید شاہ میر سید علی۔ سید مسعود۔ سید احمد۔ سید صفی الدین۔ سید عبد الوہاب۔ [2] سفینۂ شرافت (بیاض خلی) ص ۳۹ شرافت

Marfat.com

(۱۹)

جُمّاں

میاں جسمان تجار ساہنیالوی

اس کے والد کا نام نظام دلد اجمیر بن جسمان بن اُستاجانی بن حومن بن گھیلا بن جبّل تھا۔ اِن میں سے میاں اُستاجانی حضرت نوشہ گنج بخش رح کے مخلص مُریدوں میں تھا۔

بندوبست ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء کے کاغذات میں جسمان ولد نظام کی گوت چھبیل لکھی ہے۔ رقبہ ساہن پال میں اس کی ملکیت میں کچھ زمین بھی تھی۔ جو آج تک اس کی اولاد کے قبضہ میں ہے۔ پیشہ تجارتی کرتا تھا۔ حضرت سید شمس الدین ولد سید اللہ دتہ برخوردار دُھل والے رح کا مرید را سخ الاعتقاد تھا۔

مکتوب بنام مرشد صاحب | میاں جُماں کا ایک مکتوب یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جو اس نے اپنے پوتے دیناں [الہدین] ولد صلاح کی شادی کی اطلاع کا اپنے مرشد صاحب کے نام بمقام دُھل شریف بھیجا تھا۔

"بجناب فیض مآب۔ پیر روشن ضمیر۔ دستگیر افتادگان۔ دستگاہ درماندگان قافلہ سالار طریق ہُدےٰ۔ مُربی مشکل کشا۔ مرشد کامل۔ ہادی آگاہ دل۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

کمترین غلاماں۔ غلام جسمان نجار۔ بعد از ادائے آداب و تسلیمات بجا آوردہ معروض میدارد کہ شادی برخوردار دِیناں ولد صلاح بیست و یک ماہ ربیع الاول مقرر کردہ است باید کہ بروز مسنگلوار ہمراہ شیخ بخشا اینجا بیایند۔ اندک نوشتہ را بسیار دانند۔ حرر و بعد حرر تاکید دانند۔ زیادہ حد ادب ست۔ فقط"

اولاد | اس کے چار بیٹے تھے۔ ۱۔ بیہوں ۲۔ مانہ۔ ۳۔ صلاح ۴۔ جواہر۔

Marfat.com

(۲۰)

جواہر شاہ

سائیں جواہر شاہ بھڑی والے رح

یہ سید احمد بخش ولد سید اللہ دتہ بن سید فتح الدین برخورداری ڈھلوالے رح متوفی سنہ ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء کا مرید و خلیفہ تھا۔ جن کا ذکر جمیل شریف التواریخ کی دوسری جلد سوسوم بہ طبقات اللوشاہیہ۔ کے دوسرے طبقہ کے ساتویں باب میں گذر چکا ہے۔

سائیں جواہر شاہ۔ کی سکونت بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں تھی۔

شجرہ فقرائے سائیں جواہر شاہ رح

سائیں غریب شاہ لوہار۔ ساکن مچھرالہ۔ ضلع گوجرانوالہ

- سائیں جیون شاہ فقیر ساکن جھبر درکاں ضلع گوجرانوالہ
- سائیں پیر بخش فقیر ساکن مچھرالہ

Marfat.com

(۲۱)

جھنڈے شاہ

میاں جھنڈے شاہ جھنگی والے؟

آپ حاجی عطا محمد ولد میاں شہاب الدین صاحب ساکن جھنگی ماہی شاہ کے بڑے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔

فیض عام | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

"آپ بڑے کامل درویش تھے۔ علم و حدت وجود میں یکتائے زمانہ تھے۔ اور پابند شرع تھے۔ اور سب سے چلے آپ نے کئے۔ اور بعام خلق میں آپ کی مشہوری ہوئی۔ اور دور دراز ملکوں میں فیض عام ہوا۔ اور سبب سے ملکوں کی آپ نے سیر و سیاحت کی اور بندہ نے اپنی آنکھوں سے اُن حضرت کو دیکھا۔ اور چند عملیات کی اجازت حاصل کی۔ آپ بڑے کامل مرد الٰہی تھے۔"

اولاد | آپ کے دو بیٹے ہیں ۱۔ میاں عبدالغنی ۲۔ میاں محمد حسن۔

"میاں عبدالغنی صاحب ذکر و شغل ہیں۔ شب و روز حالتِ استغراق میں رہتے ہیں اور فرشتہ سیرت اور نیک فطرت اور عاداتِ سلف سے معمور ہیں۔ دینی علوم میں اور علم وحدت الوجود میں اپنے والد کی مثل ہیں اسوقت ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں موجود ہیں"

"میاں محمد حسن کا ایک لڑکا فقیر محمد شرف ولی موجود ہے" [1]

تاریخ وفات | میاں جھنڈے شاہ کی وفات وقتِ نماز جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو بعہد حکومت جارج پنجم دلوایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار جھنگی ماہی شاہ ضلع ہوشیار پور میں ہے۔

مادہ تاریخ "فردغ محبوب" ۱۳۴۴ھ

[1] تذکرۃ المشائخ حطی شرافت

Marfat.com

(۲۲)

جے سنگھ

حکیم جے سنگھ گوجرانوالیہ

علم طب و حکمت میں کامل تھا حضرت سید عمر بخش بن سید محمد بخش نوشاہی برخوردار دی رسول نگری رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ اپنے پیر صاحب کا عاشق صادق تھا۔ ایک مرتبہ گوجرانوالہ سے رسول نگر زیارت کے لئے گیا۔ رات کو سنی۔ دروازہ بند تھا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ ساری رات دروازہ پر دست بستہ کھڑا رہا۔ اور آواز نہ دی۔ تاکہ بے ادبی نہ ہو۔ فجر کو جب خود انہوں نے دروازہ کھولا تو قدمبوس ہوا۔

حکیم کا جب وقت انتقال قریب ہوا تو بیٹوں کو وصیت کی کہ میری ہڈیاں بجائے گنگا بھیجنے کے۔ میرے پیر صاحب کے دروازہ کی نالی میں پھینک دینا چنانچہ جب وہ ہڈیاں رسول نگر لائے تو پیر صاحب نے فرمایا کہ جاؤ اب ہماری اجازت ہے اس کو گنگا میں لے جاؤ۔

شعر گوئی حکیم فارسی۔ اردو۔ اور پنجابی میں سہتا شعار کہا کرتا تھا۔ کئی قصائد اپنے پیر صاحب۔ اور اپنے دادا مرشد کے مناقب میں لکھے۔ جس سے اس کا عشق اور ادب مترشح ہوتا ہے۔ وہ ان بزرگوں کے حالات میں شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چھٹے۔ اور ساتویں باب میں درج ہو چکے ہیں۔ ایک قصیدہ ذیل لکھا جاتا ہے۔

لہ سید بخش تذکرہ طبقات النوشاہیہ طبقہ دوم۔ ساتویں باب میں لکھا جا چکا ہے شرافت

Marfat.com

قصیدہ

در مناقب پیر روشن ضمیر حضرتِ اقدس ہمایوں ، دستگیرِ درماندگان
پشت پناہِ مایوسان ، مقربِ بارگاہِ ازلی ، رکنِ
درگاہِ علم یزدانی ، عالی جناب سید عمر بخش صاحب ۔ چراغ
خاندانِ نوشاہی مقیم رسول نگر ضلع گوجرانوالہ

بعد حمدِ ہادیِ مطلق پناہِ بے کساں — ہے مناقب پاک مرشد کا میرا مقصودِ جاں
نام نامی ہے میرے مرشد کا صاحب عمر بخش — ہو جنہوں کی مہر سے حاصلِ حیاتِ جاودان
فخر ہے آدم کو اُن سے مصطفٰے کو ناز ہے — مرتضٰے ممتاز ہے اُن سے میاں کا ملاں
عالمِ بالا سے بالا اُن کے درکا ہے غبار — اُن کی رحمت سے ہوا رحمت دو جہاں کی بیشماں
لے کے کیواں سے فرشتک اور ثوابت بے شمار — کرتے ہیں طوافِ گرد آپ کے گھر کے عیاں
ہر دو عالم ان کے در پر ہیں کھڑے محتاج ہو — ہیں ہمہ دل سے ثنا خواں آپ کے پیر و جواں
آپ تو کیا آپ کے جو ہیں غلامانِ غلام — سرنگوں ہیں پیش ان کے عجز سے کروبیاں
دو جہاں کی بادشاہت کو کرے سب وہ پسند — اُن کے در سے جو ہوا ہے ایکدن گدیا ستاں
طفلِ مکتب آپ کے ہیں حسن در ابو یزید — صد چو شیخ عطار و شبلی آپ سے ہیں درس خواں
اک نگہ سے طے تمامک مقاماتِ تصوف یک بیک — ہوں مرید آپ کو دم میں میسر بے زباں
شرع سے تا معرفت ناسوت سے لاہوت تک — رات دن ہیں متصل خادم ان کے در پر پاسباں
سر نگوں کرتے ہیں ہمیشہ آپ کے گھر کا طواف — عرش و کرسی و ثوابت ہفت اختر آسماں
پاک ہیں آپ کے در پر جو کلی خاک ہیں — خاک ہیں جو آپ کے در پر نہیں ہیں جانفشاں
کیمیا و سیمیا و ریمیا و ہیمیا — پیش خادم ان کے ہیں بازیچہ بازیگراں
نیست اور دیگر گدا ہے خادم آپ کا — لامکاں ہو آپ کے خادم کا اول دم مکاں

Marfat.com

ہو توجہ آپ سے بالِ مگس بالِ ہما
خاک سے ہو لعل سنگ سے ہو دلی اندر زماں

کون ہے جو ایکدم حاضر ہوا اُن کے حضور
اور نہیں واصل ہوا پھر با خدا سے ذوالمناں

ہے ہلالِ عید کا محبوبِ عالم اس لئے
ہے نشانِ نعل گھوڑے آپ کا اس میں عیاں

خارِ راہِ آپ کے نوکِ مژہ سے دمبدم
صاف کرتے ہیں ملک غلماں پری حور و جناں

عقلِ اوّل تختہ محفوظ کی باصد ادب
مثلِ طفلاں اُن کے مکتب میں الف با تا کناں

جو مشرف ہو چکا آدم زیارت آپ سے
آگ دوزخ سے نہیں جلتی کبھی پھر اُس کی جاں

آپ کی درگاہ میں حاضر ہوا جو ایک بار
اُس کے حق میں ہیں ملائک ہر زماں تحسیں کناں

لے ازل سے تا ابد رمزِ نہاں و سرِّ غیب
یک بیک ہوں اُن کے صادق کو بادل دم عیاں

خاک کوچہ آپ کی ہے سرمۂ چشمِ کمال
ہے منوّر دو جہاں میں جس سے چشمِ عارفاں

کون ہے انساں کرے تعریف جو ان کی تمام
تا قیامت کر نہیں سکتے ملائک بھی عیاں

ایک دن پوچھا کسی نے پیرِ گیلاں سے سوال
باادب ہو سرنگوں کاے شاہِ شاہانِ جہاں

لے کے آدم سے مسیحا تک ہوئے ہیں جو نبی
کیوں مقامِ مصطفےٰ ہے سب سے عالی بیگماں

آدم و شیثِ مقدس حضرتِ ادریس و نوح
ہود و صالح و خضر و ابراہیم و اسمٰعیل خواں

لوط و یعقوب و یوسف و صابر کلیم
پاک داؤد و سلیماں یونس و عیسےٰ بداں

شعیا و الیاس و ہم زکریا و لقمان زکریا
ہے نہیں شانِ محمد کے برابر اُن کی شاں

حرم کعبہ بھی ہے بیت المقدس پر شرف
اس لئے جو ہے محمد کا تولد اُس مکاں

کلمہ ہے لولاک بھی ہے شانِ احمد میں نزول
سیّد الکونین بھی اور خاتم پیغمبراں

قومِ احمد کی بھی ہے دیندار و صالح حق شناس
عالم و فاضل محقق فلسفی دراز داں

قبس علی ھذا تمہارا شان بھی ہے ابن بلند
دو جہاں میں ہیں تمہارے اولیا زیر اماں

غوث و قطب و ابدال و اوتاد و ولی
ہیں تمہارے روبرو حاضر ہمیشہ چوں کہاں

بایزید و شبلی و عطار و رابعہ حسن بھی
حسن خرقانی اویس و شمس نورِ لامکاں

Marfat.com

سری و داؤد و ابراہیم و منعان و جُنید — اور باقی اصفیاؤ اولیائے بیکراں
جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل — رکھتے ہیں دائم تمہاری صفت کو ورد زباں
ہیں تمہارے روبرو حاضر ہمیشہ بانیاز — ایک جو ہر دو جہاں سے رُوح چہارارکاں ہواں
پنج حواس و شش جہت ہفت آسماں ہفت زمیں — نُہ عرض دہ عقل گیارہ بارہ بُرج خواں
پیر جی نے کہدیا یہ سب بدولت عمر بخش — ہے چراغ خاندانِ نوشۂ شاہ شہاں
خاندانِ قادری اور دینِ احمد کے میاں — مثلِ گُل در بوستاں مثلِ قمر بر آسماں
آپ کے ایجاد سے ہے خود قضا کو فخر و ناز — نوشہ ہے ممتاز اُن سے درمیانِ سروراں
نام سُن سجدہ کیا سائل نے اور کہنے لگا — وہ جناب عمر بخش تاجدارِ دو جہاں

تاکہ ہوں ان کی عنایت سے دو عالم میں قبول
اُن کے در پر کمتریں جے سنگھ ہے مثلِ سگاں [2]

پنجابی کلام | حکیم جے سنگھ کی تصنیف سے چند سیحرفیاں پنجابی زبان میں موجود ہیں۔ نمونہ کلام یہاں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ سیحرفی اول سے۔

الف اج آیا بر ہوں گج میتھے لتھی بج گیا سب چج مائے
گئی عقل شعور حیا دانش رہی شرم نہ بھاوندی بج مائے
خفقن بادری پھراں بیہوش جھلی ہر ہوں شور مچائیا گج مائے
نام رب دے رحم تھیں رہے رانجھن سیر وانگ ہوئی وہمن اج مائے

---

[2] یہ سارا قصیدہ سراپا مبالغہ ہے۔ چونکہ حکیم جے سنگھ غیر مسلم تھا۔ اس لئے اُس کو عقائد اسلامی کا کوئی پاس نہ تھا۔ اس لئے ہی یہ اپنے شیخ کی عقیدتمندی میں لکھ دی ہے۔ حالانکہ یہ ساری توصیف۔ بایں الفاظ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہونی چاہیئے۔ شرافت

Marfat.com

ی یاد جسدی وچ ملک سارا اخور ملک سارے تارے چند میاں

حضرت عمر بخش بخشش سدا بخشش جس توں ہے قربان ایہ جند میاں

عرش فرش حوراں سجدے وچ نیون ہو دن شاہ گدا خورسند میاں

رام نگر دے وچ مقام بابا جے سنگھ سدا کمر بند میاں [۳] ۵

۲۔ مسیحرفی دوم سے۔

الف انتظاری دکھ بھاری موتوں سخت ستاوے عرب سُناوے

دنے رات بھر بات سجن بن آ۔ نال وہاوے دَرد دُکھاوے

گذری عمر زلیخا دانگوں یوسف مکھ وکھاوے دَرد مٹاوے

کہو حکیم جا ہتر سجن نوں نام نبی دے آوے موئی جواوے

ی یارا یاری داویلا جان لبال پر آئی تنک نہ کائی

پایا درد وچھوڑے گھیرا ہر ہوں دُھوم مچائی ہوش وِنجائی

بن تیرے نہیں میرا کوئی جانے سب لوکائی ما پیو بھائی

کہو حکیم جا ہتر سجن نوں بخشو نام الٰہی جے شے جدائی [۴] ۵

سال وفات | حکیم جے سنگھ کی وفات تقریباً ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۸ء کے حدود میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۳۱ سال جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ

"طوطی شیریں گفتار" ۱۳۰۵ھ

---

۳ ۵ مسیحرفی مکتوبہ سید پیر عالم ولد سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری، ۲۰ محرم ۱۳۳۱ھ۔

۴ ۵ مسیحرفی مکتوبہ سید پیر عالم مذکور، ۵ صفر ۱۳۳۱ھ۔ شرافت

Marfat.com

(۲۳)

جیون

میاں جیون گوجر جنڈوالہ

والد کا نام کرم بخش ولد سنگس ولد عمر بخش تھا۔ قوم گوجر بجاڑ[1] تھی۔ آباواجداد سے موضع جنڈ گوجراں ضلع گجرات کے باشندہ تھے۔

واقعہ ولادت آپ کے والدین کے گھر اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ چنانچہ بارہ[12] عدد بچے پیدا ہو کر مر گئے۔ حضرت سلطان باہو قادری رح اور حضرت سخی سرور سلطان رح کے درباروں پر بھی گئے۔ اور اُن کے توسل سے دعائیں مانگیں۔ مگر مراد پوری نہ ہوئی آپ کی والدہ مائی سیدبی بی ایکدن کہیں جا رہی تھی۔ موضع چھوکر اور پوہلے کے درمیان ایک گودڑی پوش ننگوٹ بند فقیر ملاقی ہوا۔ اور خود بخود کہنے لگا۔ مائی! فلاں روز چک جمالی میں سے ایک صوفی درویش گذرے گا۔ جس نے شلوار پہنی ہوگی اور سر پر سبز دستار ہوگی۔ اُس سے تیرا مطلب حاصل ہو جائے گا۔ چنانچہ مائی سیدبی

---

[1] مولوی محمد عبدالمالک رئیس اعظم کھوڑی ضلع گجرات مشیر مال ریاست بہاولپور اپنی کتاب شاہانِ گوجر صفحہ ۱۳۹ پر اس قوم کے متعلق لکھتے ہیں "بجاڑ راجہ جگدیو کی اولاد سے ہیں۔ جگدیو کے خاندان سے بجاڑ نامی ملک پنجاب میں آیا۔ اور بجاڑ والا (ایک گاؤں) آباد کیا۔ اُس کی اولاد سے بالیا نامی ایک شخص حضرت میراں فاضل گجراتی (جو مشہور اہل اللہ تھے) کی خدمت میں آیا اور مسلمان ہو گیا۔ اور جام شہادت پی کر زندہ جاوید ہوا۔ مختلف دیہات میں ان کی ملکیت ہے۔ اور یہ مختلف اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com

اُس روز وہاں پہنچ گئی ۔ اور انتظار میں بیٹھ رہی ۔ امرا کہی سے حضرت مولانا سید حافظ گل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخوردار ی ساہنپالوی مع جمعہ جماعت درویشاں وہاں سے گذرے ۔ مائی صاحبہ مذکورہ دست بستہ ہو کر عرض گذار ہوئی ۔ آنجناب نے دو پتاسے اور تین ریوڑیاں اُس کو دیں کہ کھالو ۔ اللہ تعالیٰ تم کو دو لڑکے اور تین لڑکیاں عطا کرے گا ۔ اور جو لڑکا پہلے پیدا ہو گا ۔ اُس کے بائیں رخسار پر ایک مسّہ (موہکا) ہو گا ۔ وہ ہماری دعا کا نشان ہو گا ۔ چنانچہ اُس کے بعد میاں حبیون اور میاں علم الدین پیدا ہوئے ۔ میاں حبیون کے بائیں رخسار پر وہ مسّہ بھی موجود تھا ۔ [۲]

تاریخ ولادت | میاں حبیون کی پیدائش ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء میں بمقام جنڈ ہوئی ۔ [۳]

واقعہ بیعت | آپ جب دس سال کے ہوئے تو والدہ نے چند روپے آپ کو دیئے کہ جا کر کہیں سے کپاس خرید لاؤ ۔ آپ وہ لے کر سیدھے ساہن پال شریف چلے گئے ۔ اور حضرت نوشاہ ثانی ؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے ۔ اور پورا ایک مہینہ خدمت اقدس میں رہے ۔ اتنے عرصہ میں پیر روشن ضمیر نے آپ کو نوشاہی عشق کے رنگ میں رنگین کر دیا ۔ اور اجازت دے کر رخصت کیا ۔ آپ واپس چلے آئے ۔ والدہ نے پوچھا کہ تم آتو گئے کپاس بھی لائے یا نہیں ؟ آپ نے کہا ہم نے بجائے کپاس کے عشق خرید کیا ہے جو ہمارے لئے سود مند تجارت ثابت ہوئی ہے ۔ [۴]

آداب پیر خانہ | آپ ادب میں اس حد تک تھے کہ کبھی اپنے پیر خانہ کی طرف پیٹھ کر کے نہ بیٹھتے اور نہ کبھی اُس طرف پاؤں کر کے دراز ہوتے ۔ اور اگر کبھی ساہن پال شریف جاتے تو جوتا پیچھے ہی اُتار جاتے ۔ اُس سرزمین میں ننگے پاؤں رہا کرتے ۔ عشق میں

---

[۲] فیض محمد ساہنی خطی ج ۱ ۔ ص ۴۸۲ [۳] ایضاً ج ۲ ص ۴ [۴] ایضاً ج ۱ ص ۴۸۳ شرافت

Marfat.com

ایسے سرمست ہوئے کہ کبھی اپنے گھر سے باہر غسل کرنے کے لئے جاتے تو بارہ کوس کا فاصلہ طے کر کے پیر خانہ پر حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچ جاتے۔[۵]

اعراس پر حاضری | آپ دربار شریف حضرت نوشہ صاحب رح میں بہت حاضر ہوا کرتے اور گاہ بگاہ درگاہ حضرت سخی شاہ سلیمان رح پر بمقام بھلوال شریف حاضری دیا کرتے اور عرس بھڑی شاہ جمان پر بھی ضرور پہنچا کرتے۔[۶]

نذر و نیاز | آپ اپنے مرشد صاحب اور اُن کی اولاد کے بہت خدمتگار تھے۔ ایک مرتبہ اپنے مرشد کے پوتے سید حافظ محمد شاہ صاحب رح کو سات من غلہ گندم نذرانہ میں دیا۔[۷]

پیر صاحب کی دعا | ایک مرتبہ آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے ہمراہ سیگووال ضلع سیالکوٹ میں گئے۔ بعض پیر بھائیوں حکیم کرم الٰہی فاروقی رح اور شیخ فیض رسول فاروقی رح نے آپ کو خفیف سا جان کر کہا کہ تم تو زمیندار آدمی بے علم ہو بڑی زلفیں کس لئے رکھی ہیں۔ آپ آزردہ خاطر ہو کر چپ ہو گئے تو حضرت نوشاہ ثانی رح نے از راہ مہربانی فرمایا۔ میاں جیون کو تنگ نہ کرو۔ یہ ہمارے بڑے یاروں میں سے ہے، جس نے ہم کو دیکھنا ہو وہ اس کو دیکھ لیا کرے۔ چنانچہ اُس روز آپ پر فیض کا دروازہ کھل گیا۔[۸]

تبرکات عطا ہونا | آپ جب کبھی حضرت نوشاہ ثانی رح کی زیارت کو جاتے تو وہ آپ کو کوئی تسبیح یا کنٹھ وغیرہ تبرکاً دے دیا کرتے چنانچہ میں نے (شرافت ۱۳۸۴ھ) میں آپ کی اولاد کے پاس دو کنٹھے مُرخ عقیق کے اور حضرت نوشاہ ثانی کی نعلین مبارک دیکھی ہے۔

معمولات | آپ نماز پنجگانہ کے پابند تھے۔ روزانہ نصف شب کو بیدار ہو کر کلمہ طیبہ کا

---

[۵] فیض محمد شاہی خطی جلد اول۔ ص ۴۸۴ [۶] ایضاً [۷] ایضاً جلد پنجم ص ۱۷۴
[۸] ایضاً جلد اول۔ ص ۴۸۵۔ شرافت

Marfat.com

ذکر جہر کیا کرتے ۔ درود شریف ہزارہ ۔ اور شجرہ خاندان قادری نوشاہی بھی پڑھا کرتے ۔
نماز عصر کے بعد استغفار ایک سو مرتبہ پڑھتے ۔ اور نماز مغرب تک خاموش بیٹھے رہتے ۔
کسی سے کلام نہ کرتے ۔ پاس انفاس کا شغل ہر وقت رہتا ۔ قوی النسبت دائم الذکر
والفکر تھے ۔ [۹]

نوشاہی نسبت | آپ ہر سال بائیسویں ۲۲ ساون کو اپنے مرشد صاحب حضرت نوشاہ ثانیؒ
کا عرس کیا کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ سب فقرا اور فرزندان حضرت پاکذات نوشاہ ثانیؒ
عرس سے ہو کر واپس آ رہے تھے ۔ راستہ میں کسی شخص نے پوچھا کہ یہ سب درویش کہاں
گئے تھے ؟ انہوں نے بتایا کہ موضع جنڈ میں میاں جیون کے پاس گئے تھے ۔ اس
شخص نے کہا کہ "وہ جو جیونہ بجاڑ ہے" ایک درویش نے کہا "بھائی، تیرے سمجھنے
میں تو وہ جیونہ بجاڑ ہے ۔ مگر ہماری دانست میں تو وہ نوشہ ہے" ۔ یہ بات کہتے ہی
سب حاضرین کو تاثیر ہو گئی ۔ اور نوشہ نوشہ کے نعرے مارنے لگے ۔

حلیہ | آپ کا قد درمیانہ ۔ سر کے بال زلفیں سینے تک ۔ داڑھی بقدر ایک قبضہ کے
بھاری ۔ سر کے بالوں اور داڑھی کو مہندی لگاتے ۔ دستار سفید ۔ اس کے نیچے ٹوپی
ہوتی ۔ گلے میں پانچ تسبیحیں، سرخ اور سیاہ وغیرہ متفرق رنگوں کی رکھتے تھے ۔ [۱۰]

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے ۔

۱ سائیں اللہ رکھا ۔
۲ محمد حیات ۔
۳ محمد علی ۔

---

[۹] فیض محمد شاہی خطی جلد اول ۔ ص ۹۷ ۔
[۱۰] ایضاً جلد پنجم ۔ ص ۱۷۱ شرافت ۔

Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ سائیں اللہ رکھا۔ فرزند اکبر و سجادہ نشین جنڈ ضلع گجرات

۲ میاں صوبا کشمیری گاکھڑہ "

۳ میاں خوشی محمد مراسی ٹبیالہ "

۴ میاں راجہ مراسی

۵ میاں حاجی جٹ

۶ سید عبداللہ شاہ [11]

تاریخ وفات | میاں جیون گوجر کی وفات بعمر اسّی سال بروز جمعہ، پانچویں صفر ۱۳۲۲ھ ایکہزار تین سو بائیس ہجری۔ مطابق بائیسویں اپریل ۱۹۰۴ء ایکہزار نو سو چار عیسوی موافق گیارہویں بساکھ سمت ۱۹۶۱ ایکہزار نو سو اکاسٹھ بکرمی کو بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ولادت معلومی تھا۔ [12]

مدفن | آپ کا مزار بر موضع جنڈ گوجراں، ضلع گجرات میں ہے۔ مادہ تاریخ "ذی قسمت بود" ۱۳۲۲ھ

مختصر تذکرہ اولاد میاں جیون[؟]

- میاں جیون گوجر کے تین بیٹے تھے۔ سائیں اللہ رکھا۔ محمد حیات۔ محمد علی لاولد۔
- سائیں اللہ رکھا [مولد ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء متوفی ۔۔۔] طبیب اور درویش آدمی تھا۔ اسکا ایک بیٹا محمد عالم تھا۔
- صوفی محمد عالم نیک اخلاق تھا سید کرم الٰہی ولد سید فاضل شاہ برخورداری کا مرید تھا۔ اُن کے کئی مکتوب منظوم اس کے نام ہیں جو کلیات کرم الٰہی میں موجود ہیں۔ یہ کنوارا ہی فوت ہو گیا۔
- محمد حیات ولد میاں جیون متوفی ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء کے تین بیٹے ہیں۔ محمد خاں۔ احمد خاں اور نذیر احمد [13] ۱۳۹۲ھ میں موجود ہیں۔
- محمد خاں کے چار لڑکے ہیں عبدالغنی۔ ریاست علی۔ امانت علی۔ لیاقت علی اور محبوب علی۔
- احمد خاں ولد محمد حیات کے دو لڑکے ہیں محمد اقبال اور فرمان علی۔
- نذیر احمد ولد محمد حیات کا ایک لڑکا نذیر احمد موجود ہے۔

[11] فیض محمدی خلی ج ۵ ص ۲۰۱۔
[12] ایضاً ج ۲ ص ۳۰ شرافت

Marfat.com

حاتے شاہ

بابا حاتے شاہ روشن شاہی خواجپوری رح

آپ بابا سدے شاہ لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ کامل اکمل درویش تھے۔ بزرگان خاندان نوشاہیہ سے تعشق رکھتے تھے۔

اولاد آپ کا بیٹا سائیں بخشے شاہ آپ کا ہی مرید و خلیفہ تھا۔

تاریخ وفات بابا حاتے شاہ کی وفات پچیسویں محرم الحرام ۱۳۰۳ھ ایکہزار تین سو تین ہجری مطابق تیسری نومبر ۱۸۸۴ء ایکہزار آٹھ سو چوراسی عیسوی موافق اٹھارہویں کاتک سمت ۱۹۴۱ ایکہزار نو سو اکتالیس بکرمی بعد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۲۷ سنتائیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع خواجپورہ ضلع امرتسر میں ہے۔

مادۂ تاریخ

" عجیب و غریب " ۱۳۰۳ھ

Marfat.com

(۲۵)

حسن علی شاہ

پیر محمد حسن علی شاہ برقندازی جالندھری رح

آپ حضرت خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندھری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ بستی دانشمنداں میں سکونت رکھتے تھے۔ درگاہ حضرت شاہ عبدالغفور صاحب رح کے پانچویں سجادہ نشین تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ اپنے پیر صاحب کی تصانیف کلید گنج الاسرار۔ گلزار معانی مرآۃ الغفوری۔ ان کے پاس تھیں۔ ایک مرتبہ شیخ غلام حسن ولد شیخ بدھا سلیمانی بھلوالی وہاں گئے۔ اور وہ کتابیں عاریتہً لے آئے۔ پھر واپس نہ کیں۔

یاران طریقت آپ کے خواص مرید یہ ہیں۔

۱ میاں نور شاہ۔ مدفون جمشیر شریف۔ تحصیل نوشہرہ۔ ضلع جالندھر۔

۲ میاں امام الدین ولد نور شاہ مدفون ملتان شریف

۳ میاں محمد حسین راز غفوری ولد امام الدین ولد نور شاہ۔ مدفون جمشیر شریف

۴ حاجی فضل کریم۔ ساکن محلہ کٹڑی داؤد خاں۔ ملتان شریف

شجرہ نسب پیر حسن علی شاہ جالندھری

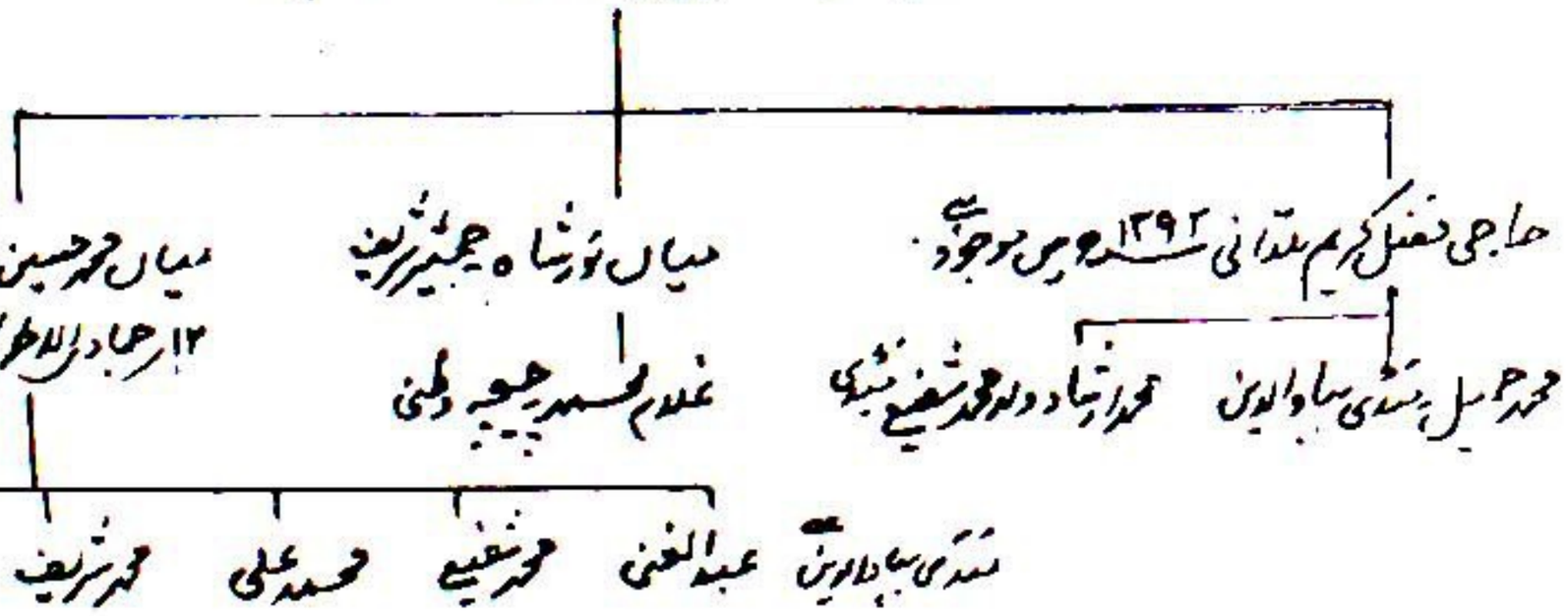

Marfat.com

(۲۶)

حیات محمد

میاں حیات محمد جھام والیہ رح

والد کا نام میاں فیض رسول، قوم جنجوعہ راجپوت تھے۔ سکونت موضع جھام والہ ضلع گوجرانوالہ میں تھی۔ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکدامت نوشاہ ثانی برخوردار ساہنیالوی رح کے مرید تھے۔ آباواجداد سے منصب امامت مسجد پر فائز تھے۔ فارسی علم ادب کے بڑے ماہر تھے۔ بہت لوگوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ اپنے مرشد صاحب کے عاشق و معتقد تھے۔ آپ نے ظاہری علم حضرت مولانا غلام رسول صاحب قادری رح متوفی ۱۲۹۱ھ سے پڑھا۔ جو قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں اکابر فضلائے وقت سے تھے۔

شجاعت ایک بار آپ ڈھکی مغل پور کے جنگل میں جا رہے تھے۔ کہ چار ڈاکو راستہ میں ملاقی ہوئے اور آپ کا سامان چھیننا چاہا۔ آپ نے بڑی دلیری سے اُن کا مقابلہ کیا اور تین شخصوں کو مار مار کر بیہوش کر دیا۔ اور چوتھے کو گرفتار کر کے ساتھ لے آئے۔

جنوں کا آپ کو لے جانا ایکرتبہ جنات آپ کی چارپائی اُٹھا کر لے گئے۔ جنگل میں لے جا کر کہا کہ ہماری لڑکی اور لڑکے کا نکاح کرو۔ چنانچہ آپ نے نکاح پڑھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ فلاں تاریخ کو پھر آپ کو لے جائیں گے۔ آپ نے چوہدری محمد خاں چٹھہ اور جمعہ تیلی اپنے دوستوں کو یہ بات سنائی۔ وہ اُس تاریخ کو آپکے پاس رہے۔ آپ نے مسجد کے حجرہ کی چھت پر چارپائی بچھائی۔ جب آدھی رات ہوئی تو جنات آپ کی چارپائی اُٹھا کر لے گئے۔ وہ دونو دیکھتے ہی رہے۔

Marfat.com

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ حکیم میاں فضل الٰہی امام مسجد جہلم والہ

۲ میاں فضل حسین۔

تاریخ وفات میاں حیات محمد کی وفات ۱۳۲۰ھ ایکیس رنین سو بیس ہجری مطابق ۱۹۰۲ء ایکیس رنو سو دو عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ ۲ دو جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار جہلم والہ کے ٹیلہ پر قبرستان میں ہے۔ [1]

مادہ تاریخ

"حب نبی منظر" ۱۳۲۰ھ

---

[1] یہ حالات فیض محمد شاہی خطی جلد ششم۔ ص ۱۶۴ سے لکھے گئے ہیں۔ ۱۲ شرافت نیاز

Marfat.com

حیائیانوالہ

سید حیائیانوالہ سلیمانی رسول نگری

آپ شیخ چنن شاہ بن شیخ صمدی شاہ بن شیخ خان بہادر سلیمانی رسول نگری رح کے فرزند اصغر اور مرید تھے۔ قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

صاحب علم تھے۔ آپ کی تقریر و تحریر دلچسپ ہوتی تھی۔ آپ کا دگر کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے چوتھے طبقہ کے آٹھویں باب میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔ اب اعادہ کی ضرورت نہیں۔

آپ کی نظم تمام فریاد و زاری دستیاب ہوئی ہے۔ وہ یہاں نقل کی جاتی ہے جو بطور مسدس ہے۔ یہ آگے کسی رسالہ میں چھپی ہوئی بھی دیکھی گئی ہے۔

فریاد و زاری

بحالت بیقراری بحضور جناب شہید کربلا ہزبر مرتضٰے شاہ عباس علمدار حسین علیہ السلام منجانب غریب الوطن فقیر مسکین حیات حسین (حیائیانوالہ) فرزند فقیر سائیں چنن شاہ صاحب مرحوم نبیرہ حضرت شاہ سلیمان نوری سرگروہ خاندان نوشاہی قادری۔ ملازم جناب آنریبل نواب صاحب بہادر داہ ساکن رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ

اے نور چشم حیدر روتا ہوں تیرے در پر
میرے ستم کے سر در دکھ درد آئے برسر

مشکل میں دیکھ جلدی تیرا ہوں میں گدا گر
پہلو ادھ جام وحدت عاجز کو خوب بھر کر

Marfat.com

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

اُس صاحب النبوۃ کی دیتا ہوں دہائی — جبریل جس کے در سے عزت ہے اپنی پائی
جس کی صفت میں ساری ام الکتاب آئی — معراج پر بُلا کر خود رمز ہے بتائی

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

یا مظہر العجائب کیوں دیر ہے لگائی — کالی گھٹا غموں کی مسکین پر ہے چھائی
رہبر میرے تمہیں ہو کر جلد راہنمائی — عصیاں سے دل سیہ ہوں بخشو مجھے صفائی

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

بہرِ بتول پنجو دل کو ہے بے قراری — ہر دم میں کر رہا ہوں فریاد و آہ و زاری
آ دے میری مدد کو عباس کی سواری — جس کی میں کر رہا ہوں مدت سے انتظاری

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

صدقے شاہ حسن کے رب آ کر مولا آ کر — بندی ہوں فکر و غم کا بندش سے آ چھڑا کر
عصیاں کا رنگ لگا ہے دل کو مقفل دلا کر — بیڑا میرا پھنسا ہے لہروں میں پار لا کر

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

از بہر شاہ حسین نگہبان آ خبر لے — مسکین ہو کھڑا ہوں حیران آ خبر لے
میں تیرے ہر زخم کے قربان آ خبر لے — زہرا کے جگر گوشہ دے جان آ خبر لے

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

Marfat.com

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

غازی حُر دلاور کے واسطے سے شاہ — مشکل کو حل کراؤ کیوں دیر ہے خدارا
قاسم کے مہر دل صدقے امداد کیجو مولا — اکبر کی نوجوانی کے صدقے سے آؤ آقا

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

جملہ شہید میری امداد کو جو آویں — سب دُکھ دُلد میرے کوسوں ہی بھاگ جاویں
تا حشر میرے دل میں وہ چین سُکھ سماویں — کھٹکا نہ ہو کسی کا غم دُور سب کرا دیں

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

بارانِ اِنعام میرے ہیں آسرا تقوے — جس کے ہوں ایسے یاور پھر خوف کیسا کھٹکا
بدخواہ موذیوں کو ایسا لگاؤ رگڑا — ہو جاویں ٹکڑے ٹکڑے اُڑ جائیں ذرہ ذرہ

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

زینب کا واسطہ ہے امداد کو بھی آؤ — کلثوم کے حیا سے مشکل کو حل کراؤ
از بہر اصغرِ کبرا سے عاجز پہ رحم کھاؤ — غم سے مرجھا رہیں مرادیں میری پوچھا ؤ

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

بہر سکینہ بالی کر رحم مجھ پہ شاہ — از تشنگی اصغر بنواز اے گدا را
بتصدق سارباں کے کر لطف مجھ پہ آقا — پُر نور کن دلم را از نہاں و آشکارا

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

Marfat.com

معصوموں کے تصدق میری بھی آخر تو کچھ کول میرا خالی لطف و کرم سے بھر دو
مسکین عمر قیدی کو قید سے باہر کر دو لاج شرم کے میری تم آپ ہی سپر ہو

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

بحر فقر سے اپنے اک جام بھر پلا دو داریں کی خبر سے واقف مجھے کرا دو
مست و ملنگ کر کے ایسے مزے چکھا دو چوکوٹ پر ڈکا شیروں کے دل ہلا دو

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

صاحب نصیب بگڑے دربار سے دلا دو سب مشکلات میری جلدی سے حل کرا دو
مانگے فقیر کچھ تو لاسم پہنچا دو ولدار میرا مجھ کو ناعمر لا ملا دو

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

اولاد | آپ کا ایک ہی لڑکا مسعود حسین نام تھا۔ جو آپ کی زندگی میں ۱۳۴۲ھ ایکہزار
پیدا ہوا بیالیس ہجری میں کنوارا ہی فوت ہو گیا۔

تاریخ وفات | سائیں جیا تیانوالہ کی وفات سوموار انتیسویں ۲۹ شعبان ۱۳۵۷ھ ایک ہزار
سن [illegible] ہجری مطابق چوبیسویں ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء ایکہزار نو سو اٹھتیس عیسوی میں بعمر ستر سال
[illegible] حاج ششم ولد حاج پنجم ہوئی ۲ سے درجلوسی تھا۔

[illegible] کی قبر گورستان شیخ بھلے شاہ قصبہ رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

سیرع لعل خدا در جنت

Marfat.com

خ

(۲۸)

خواجہ

چوہدری خواجہ گوندل اگردنیہ رح

خلف شانوں گوندل۔ موضع اگردنیہ ضلع گجرات میں سکونت رکھتا تھا حضرت سید عمر بخش ولد سید محمد بخش نوشاہی برخورداری رسول نگری رح کا مرید را سخ الاعتقاد تھا۔ موحدانہ گفتگو کیا کرتا۔

شاعری | مسمی غوث نام ایک مراسی نے ایک زمیندار قطب نام سے روٹی مانگی۔ اُس نے غصہ کیا اور اُس کے سر پر گھڑونجی ماری۔ اِس پر خواجہ نے اُس کی ہجو لکھی۔ ؎

سیواں سچے رب نوں جیس خلقت رنگی — سیواں پاک رسول نوں امت دا سنگی
غوث مراسی قطب تھیں جا روٹی منگی — اہدا جٹ جاہ ڈوماں کتیاناں پائیں جھنڈی
ہیں ڈھول دا ہول اتھرا لگ آہی تنبی — جیوں گڈڑ اگے شیدہ دے جا کڈھی ڈنڈی
اسیں ٹھول دے ہاں پوستی عملی تے بھنگی — اک ہیں سی توت ولایتی ابلیس بلندی
اونہاں توتوں لکڑی وڈھیا کوہاڑے پھنڈی — اونہوں لاکے سوتر چیر یا دھراری رنبی
اول تیسے ماشھیا مڑ رندے رندی — کر چولاں چار برابری وچ ٹھوکی ڈنڈی
او ہتھیار ہتھ پکڑ یا بہادر جنگی — ہوئیاں پرنے مار دا تک چوٹی سنگی
او بدی بھن محالی کوہری جاٹھا بکی گھنڈی — شاداں وچ کنجاہ دے دھرائیں منڈی

چوہدری خواجہ گوندل نے ماری گھڑونجی ؎

سلسلہ داؤدی نمبر پرشد افت ضلع ص ۱۸۹ - شرافت

Marfat.com

د

(۲۹)

دینا ناتھ

راجہ دینا ناتھ لاہوری

امرائے مہاراجہ رنجیت سنگھ سے تھا۔ سید فضل شاہ مجذوب لاہوری کا مرید و معتقد و غلام تھا۔ ہر طرح کی خدمات بجا لاتا۔ اس کے والد کا نام رحمت مل تھا۔ (رؤسائے پنجاب ص۱۲)

ابتدائی حالات تاریخ لاہور میں ہے۔

"یہ بزرگ بھی خاندان امرائے کشمیری کا چشم و چراغ تھا۔ پہلے دہلی میں نوکر تھا ۱۸۱۵ء/۱۲۳۰ھ میں اس کو دیوان گنگا رام نے لاہور بلایا۔ دفتر میں ملازم کر دیا، رفتہ رفتہ اقتدار اس کا بڑھتا گیا۔ ۱۸۲۶ء/۱۲۴۱ھ میں مہاراجہ (رنجیت سنگھ) نے اس کو دیوانی کا خطاب بخشا۔ ملکی دفتر کا افسر بنایا۔ جاگیریں بخشیں۔ امارت کے درجہ تک پہنچایا۔ اخیر سلطنت سکھی تک اس کو دیوانی کا خطاب حاصل رہا۔ سرکار انگریزی نے بکمال عنایت و حسن خدمات و خیر خواہی اس کو راجگی کا خطاب دیا۔ اور کلانور کا علاقہ جاگیر میں بخشا" [1]

شیخ کی خدمات اپنے پیر صاحب کی بہت خدمات ادا کیا کرتا۔ سینکڑوں روپیہ ان پر نثار کرتا قیمتی کپڑے دیا کرتا۔ ان کے اہل و عیال کا خرچ نبھاتا۔ ان کے بیٹے سید بلند شاہ کے لیے سونے کے کپڑے۔ اور طلائے مروارید اور عمدہ لباس مہیا رکھتا۔ اور کئی مکانات بھی ان کو [2]

---

[1] تاریخ لاہور ص۲۶۵۔ [2] تحقیقاتِ چشتی۔ شرافت

Marfat.com

حویلی | تاریخ لاہور میں ہے۔

"اس امیر کی حویلیاں لاہور میں دو مشہور ہیں۔ ایک تو وہ جس میں وہ خود قیام پذیر تھا وہ وزیر خاں کے چوک کے توشہ شرق و شمال میں ایک عالی شان حویلی نہایت معلف بنی ہے اور شمالی دروازہ چوک کا اسی شخص کے نام سے منسوب ہے اور دروازے کی پیشانی پر راجہ دینا ناتھ راجہ کلانور، لکھا ہے۔ اس حویلی کا شمالی دروازہ ہے۔ اور اندر بڑی بڑی عمارتیں عالیشان ہیں۔ دوسری حویلی راجہ دینا ناتھ کی دیوان بیجناتھ کی حویلی کے جنوب کی سمت بفاصلہ ایک راستہ کے ہے۔ اس حویلی کی عمارت پہلی حویلی کی عمارتوں سے زیادہ ہیں۔ وسعت بھی زیادہ ہے۔ اور دوسری حویلی میں باپ کی زندگی سے دیوان امرناتھ خلف اول راجہ دینا ناتھ رہتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد اب دیوان رام ناتھ اس کا بیٹا سکونت رکھتا ہے۔ دونو حویلیاں دونو بھائیوں کی اولاد کے تصرف میں ہیں"[3]

باغ | راجہ کے باغ کے متعلق مورخین لکھتے ہیں۔

۱۔ راجہ دینا ناتھ کا باغ خانقاہ گھوڑے شاہ کے پاس کہنہ سڑک باغ شالامار پر واقع ہے۔ چار دیواری اس کی پختہ و عالی شان بنی ہے۔ شرقی دروازے سے آمد و رفت تھی۔ کبھی کسی زمانہ میں یہ باغ سرسبزی و خوبی عمارت میں ایسا مشہور تھا کہ ہزاروں لوگ سیر کے واسطے جاتے تھے اور جب کسی کا جشن ہنود و اہل اسلام میں ہوتا تھا تو اسی باغ میں جا کر ہنگامہ عیش گرم ہوتا تھا۔ مگر یہ امر راجہ دینا ناتھ کی زندگی تک رہا۔ بعد ازاں کنور نرنجن ناتھ اس کا فرزند اس کی خبر گیری سے غافل ہو گیا۔ اس سبب سے وہ رونق و سرسبزی نہ رہی۔ راجہ دینا ناتھ مرحوم نے البتہ اس باغ پر سبب روپیہ صرف کیا تھا۔ مکانات پختہ اندرونی تقسیم بارہ دری وغیرہ ایسے

---

[3] رائے کنہیا لعل لاہوری۔ تاریخ لاہور ص ۳۵۳ شرافت

Marfat.com

عمدہ بنوائے تھے کہ انسان دیکھ کر خوش ہو جاتا تھا۔ خصوصاً جنوبی بارہ دری تو ایسی عمدہ تھی کہ اُس علاقہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ اب وہ بے مرمت اور خراب حالت میں ہے۔ فوارے بھی ٹوٹے پھوٹے پڑے ہیں۔ چاردیواری بھی بہت جگہ سے خستہ ہے "[۴]

۲۔ "باغ راجہ دینا ناتھ۔ یہ باغ بھی پاس موضع کھوہی میراں کے۔ اُسی زمانہ میں بڑی شان و شوکت سے آباد ہوا۔ زمین اس کی بہت اچھی۔ اور آرایش و ضعدار ہے اور اس میں ایک بارہ دری جو کہ ایک بڑا بھاری محلسرا ہے۔ بڑے شوق و ذوق سے تعمیر ہوئی۔ یہاں بھی تا وقتیکہ راجہ دینا ناتھ نہیں مرا۔ بہت آرایش رہی۔ ہر ایک طرح کا پھل پھول ہوتا تھا۔ مگر اب ویسا نہیں رہا "[۵]

اولاد | راجہ دینا ناتھ کے دو بیٹے تھے

۱۔ دیوان امر ناتھ۔ اکبری تخلص۔ جنکی جاگیر باپ سے الگ تھی۔ یہ شخص شاعر و صاحب علم تھا۔ دیوان اکبری اس کی تصنیف کی ہوئی کتاب موجود ہے۔ اس کا بیٹا رام ناتھ تخلص اصغری اکثر اسمسئلہ کشمیر پلجاب تھا[۶]

۲۔ کنور نرنجن ناتھ یہ بھی عالم و فاضل و شاعر تھا۔

مدحیات | کئی لوگوں نے راجہ دینا ناتھ کی تعریف میں اشعار لکھے ہیں۔ از انجملہ

(۱)

مولوی مرزا محمد تقی پشاوری رح مصنف کتاب تاریخ پنجاب نے ایک غزل اور ایک رباعی اس کی تعریف میں لکھی ہے۔ غزل

اے راجہ و سردار جہاں و مشیر خاص — وے کز تو شد بخلق فیوضات فائزہ
دست و کفت بود و ہست بحر و بیچ شاخ — کلکت روان نمودہ ز ہر شاخ نائزہ

---

[۴] بیاض لاہور ص ۱۰۲ [۵] شمع فروری ۱۹۴۲ء ص ۶ [۶] تاریخ لاہور ص ۶۷ شرر

Marfat.com

جائز نگردد ار چہ بود واجبی رقم — فرضًا نگر بران نکشی خطِ جائزہ
وز خانہ رات بجائزہ گردد سرِ حساب — گیرد حسابِ جائزۂ و غیر جائزہ
با ین خواجہ خود کہ اری تعجب ست — نائد پئے قصیدۂ ما ہیچ جائزہ

رُباعی

انصاف دہ اے چرخ ترا امر بُرد — نخل از من و دیگرے رسد ثمر بُرد
در شرع تو ہست جائز ایں امر نگو — شعر آرد زید و جائزہ عمرو بُرد

(۲)

مولوی حمد یار برقنداز مُرادی رام نے اپنی کتاب شاہ نامہ میں اس کو راجہ گلاب سنگھ کے وزیروں میں لکھا ہے۔

دگر تازہ گوئے چو آبِ حیات — گہر ریز لعلِ لبش دینا ناتھ

سالِ وفات | راجہ دینا ناتھ کی وفات بقول صاحبِ تاریخ لاہور ۱۲۷۴ھ ایکہزار دو سو چوہتر ہجری مطابق ۱۸۵۷ء ایکہزار آٹھ سو ستاون عیسوی میں بعہدِ سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی مسند ایک جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ

«چراغِ اہلِ دل» ۱۲۷۴ھ

Marfat.com

(۳۰)

دین علی

سائیں دین علی گاکھڑہ والے رح

اصلی نام اکرد ین فقیر مشہور دین علی قوم بافندہ سے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قتل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری سابنیالوی رح کے خواص یاروں سے تھے۔ غربت اور مسکنت میں عمر گذاری۔ اصحاب صفہ کی طرح صرف اللہ ہی کا آسرا تھا طبیعت مسکین و متواضع تھی۔

اخلاق و عادات | آپ نیک اخلاق درویش خصلت تھے۔ ظاہر پراگندہ اور باطن جمع تھا قوی الجذبہ عزیز الوجود تھے۔ اپنے پیر روشن ضمیر کا عرس ہر سال بائیسویں[۲۲] ساون کو کیا کرتے فقر نامہ آپ کو یاد تھا۔ منازل و مقاماتِ فقر سے واقف تھے۔[۱] مرشد کی دعا سے چار آنہ یومیہ آپ کو ملا کرتے تھے۔ کبھی پارچہ بافی کرتے۔ کبھی گدائی کیا کرتے۔ سر پر ٹوپی رکھتے۔ آپ کے دم اور دعا سے لوگ فائدہ حاصل کرتے چیچک کے مریض اکثر شفا پاتے[۲]

اولاد پیر کی خدمات | شیخ الاسلام حضرت نوشاہ ثانی رح کے پوتے حضرت سید حافظ محمد شاہ خلف الرشید سید محمد ابن مختار السالکین رح بچپن کے زمانہ میں تعلیم کے لئے بمقام گاکھڑہ کلاں حضرت مولانا جمال الدین صاحب حنفی رح کے درس میں داخل ہوئے۔ اور رہنے کا ڈیرہ آپ کے گھر میں رکھا۔ آپ ہر طرح سے اُن کا ادب ملحوظ رکھتے۔ گھر میں چونکہ غریبی تھی۔ رات کو گدائی کر کے لوگوں کے گھروں سے ٹکڑے مانگ کر

---

[۱] نسیف محمد شاہی خطی جلد چہارم ص ۵۲۹ [۲] ایضاً جلد سوم۔ ص ۹۰۹ شرافت

Marfat.com

لاتے۔ تو اُن میں سے گندم کی روٹیوں کے ٹکڑے چُن کر شاہ صاحب رح کو کھلاتے اور مکی۔ باجرہ وغیرہ دوسری جنسوں کے ٹکڑے اپنی اولاد کو دیتے۔ ۳

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں کرم الدین رح

۲ میاں فضل الدین رح

۳ سائیں صدرالدین رح

تینوں کی اولاد باقی نہیں رہی۔

سال وفات سائیں دین علی کی وفات بعمر نوّے سال سنہ ۱۳۲۲ھ ایکہزار تین سو بیس ہجری۔ مطابق سنہ ۱۹۰۲ء ایکہزار نوسو دو عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۳ دو جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع گاگھڑہ کلاں۔ ضلع گجرات میں ہے۔ ۴

مادۂ تاریخ

"قمرِ شریعت" ۱۳۲۰ھ

۳ ۴ ۵ ایضاً۔ شرافت

Marfat.com

(۳۱)

رحمت علی

میاں رحمت علی شاہ جھنگی والے رح

آپ حاجی علی محمد ولد میاں شہاب الدین صاحب ساکن جھنگی بابا ہی شاہ کے دوسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔

عبادت | کتاب تذکرۃ المشایخ میں ہے۔

"آپ بڑے عابد اور پرہیز گار تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت صبح شام کیا کرتے۔ اوراد و وظائف متین تھے۔ اور بڑے متدین اور ارما اور سیف زبان تھے۔ اور نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد خوان بھی تھے۔"

اولاد | آپ کا ایک بیٹا میاں عبدالرحیم نام تھا۔ وہ بھی پرہیز گار، عابد اور دینیات کا عالم تھا۔ چھبیسویں ۲۶ محرم ۱۳۴۹ھ ایکہزار تین سو انچاس ہجری مطابق تیئیسویں ۲۳ جون ۱۹۳۰ء ایکہزار نو سو تیس عیسوی کو فوت ہوا۔

اس کے تین بیٹے عبدالعزیز و نور احمد و نصیر احمد ۱۳۵۳ھ ۱۹۳۴ء میں موجود تھے۔

مدفن | میاں رحمت علی شاہ کی قبر۔ جھنگی بابا ہی شاہ ضلع ہوشیارپور ہے۔

Marfat.com

(۳۲)

رُسل

میاں رُسل بٹ کشمیری امرتسری رح

سید فضل شاہ مجذوب گردیزی نوشاہی لاہوری رح کا مرید و خلیفہ تھا۔

چلہ کشی | حکیم احمد علی خاں لاہوری رح اسرار التصوف حصہ دوم میں لکھتے ہیں۔

"یہ بھی کشمیری اور راسخ الاعتقاد مرید تھا۔ حضرت (فضل شاہ) کی وفات کے بعد امرتسر میں چلہ گیا۔ صرف چلہ کشی کے واسطے مزار مبارک پر آیا کرتا تھا۔ اس کے مرید بھی امرتسر میں بہت ہیں۔ یہ مغلوب السکر تھا"

Marfat.com

(۳۳)

روشن شاہ

بابا روشن شاہ نوری برقندازی لدھیانوی

آپ اپنے دادا صاحب کے بھائی بابا ساون شاہ برقندازی ساکن راہون شریف ضلع جالندھر کے مرید و خلیفہ اعظم تھے۔

سال ولادت آپ کی ولادت ۱۲۷۰ھ ایکہزار دوسو ستر ہجری مطابق ۱۸۵۴ء ایکہزار آٹھ سو چون عیسوی میں ہوئی۔

ریاضت و مجاہدہ آپ شریعت کے پورے پورے پابند اور سنت نبوی کے بڑے عاشق شیدا تھے۔ تمام عمر ریاضت و مجاہدہ میں سرگرم رہے۔ لوگوں کو نماز روزے کی تلقین کرتے۔ راہوں شریف میں بہت سی مسجدیں ویران ہو چکی تھیں۔ آپ نے سب کو آباد کیا۔ جب ایک مسجد میں نمازی کافی ہو جاتے تو آپ دوسری مسجد میں چلے جاتے۔ اور اُس کو نمازیوں سے معمور کر دیتے۔

چلہ نشینی آپ نے مجاہدہ نفس میں یہاں تک کمال پایا تھا۔ اور قوت ملکیہ اسقدر بڑھ گئی تھی کہ روزانہ چھ ماشہ چاول سے افطار کیا کرتے۔ غذا کا اسقدر معمول ماننے کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ اب اگر میں چالیس روز متواتر روزہ رکھوں تو رکھ سکوں گا۔ چنانچہ آپ اعتکاف کی نیت سے حجرہ میں داخل ہو گئے۔ جب بتیس روز گذر گئے۔ تو آپ کی والدہ صاحبہ کو پریشانی لاحق ہو گئی۔ کہ میرا بچہ شاید زندہ بھی ہے یا نہیں۔ انہوں نے اضطراری حالت میں دروازہ کھول دیا، آپ کو صحیح سلامت پایا۔ اسکے بعد مسجد میں داخل ہو گئے اور باقی بتیس روز وہاں گذار کر چلہ پورا کیا

Marfat.com

قرآن مجید کی تلاوت ہر وقت کرتے رہتے تھے اور والدہ صاحبہ روزانہ وہاں آکر آپ کو دیکھ جایا کرتی تھیں۔

آپ فرماتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو اپنے مریدوں کو بارہ ۱۲ برس کا روزہ رکھوا سکتا ہوں۔

کرامات

کمرہ میں روشنی ہو جانا | منقول ہے کہ جب آپ چلہ میں تھے تو چند روز آپ نے چراغ جلایا، پھر خود بخود کمرہ میں نور پھیل گیا۔ اور روشنی ہو گئی۔

بیماروں کا شفا پانا | آپ کے ظاہری فیض کا یہ عالم تھا۔ کہ اگر کوئی مریض آپ کے پاس آتا خواہ کیسی مرض میں مبتلا ہوتا۔ آپ کی توجہ و دعا سے بفضلِ خدا تعالیٰ صحت یاب ہو کر جاتا۔

دریا کو دور ہٹانا | ایک بار آپ موضع بستے بارا میں تشریف لے گئے۔ وہاں کا ذیلدار آپ کا مرید تھا۔ لوگوں نے اُس کو کہا کہ ہمارا گاؤں ہر سال دریا کی طغیانی کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جایا کرتا ہے۔ تم حضرت صاحب سے التماس کرو۔ جس روز آپ رخصت ہوئے تو وہ ذیلدار آپ کو رخصت کرنے کے واسطے گاؤں سے باہر تک آیا۔ اور خدمت میں وہ عرض پیش کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ دریا کے کنارہ سے پانچ سیر ریت اُٹھا لاؤ۔ آپ نے اُس پر سورہ یٰسین پڑھ کر دم کر دی۔ اور فرمایا کہ تم جس طرف اس ریت کو بکھیرتے جاؤ گے اُس طرف دریا کا رُخ بدل جائے گا، چنانچہ اُس نے گاؤں سے دُور اونچے اونچے ٹیلوں پر ریت کو بکھیر دیا، امر الٰہی سے دریا کا رُخ اُس طرف ہو گیا، اور وہ ٹیلے دریا نے قبر کر لئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خورد صحابی درویش یہ تھے۔

۱۔ بابا سنگو شاہ۔ ساکن لاڑے دال متصل خوجے۔ ضلع جالندھر۔

Marfat.com

۲۔ بابا دسوندھی شاہ ۔ساکن راہوں شریف۔ ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں ریاست بہاولپور، سندھی چشتیاں کے قریب رہتے تھے۔

۳۔ حکیم سید محمد جلیل شاہ ۔ساکن کنڈیانہ ۔ضلع جالندھر۔ ان کے کافی مرید تھے۔ تہجد پڑھ کر چاشت تک وظائف میں مشغول رہتے ۔جو کچھ بیماروں سے نذرانہ لیتے مرشد کو نذرانہ کر دیتے تھے۔

۴۔ مولوی غلام نبی ۔ساکن چھاگلہ شریف ۔ضلع لدھیانہ

۵۔ مولوی یوسف علی ارائیں ۔امام مسجد۔ساکن کلتھم ۔ضلع جالندھر۔ اپنے شیخ نے ان کو اشاعت اسلام کے واسطے موضع گوڑا ضلع جالندھر میں بھیجا۔ چھبیس ۲۶ آدمیوں کو وہاں قرآن مجید پڑھایا، مسجد غیر آباد کو آباد کیا۔ اب مہاجرت کے سلسلہ میں پیر محل ضلع لائل پور میں ۱۳۸۱ھ میں موجود تھے۔

۶۔ سائیں پیلو شاہ مجذوب ۔ساکن آدوڑ۔ تحصیل پھلور۔ضلع جالندھر۔ بعمر ایک سو دس ۱۱۰ سال ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء میں فوت ہوا۔

۷۔ بابا بوٹے خاں راجپوت ۔ساکن خان پور۔ تحصیل پھلور۔ضلع جالندھر۔ یہ سانپ کا عامل تھا۔

تاریخ وفات بابا روشن شاہ کی وفات بعمر پچاسی ۸۵ سال نویں رمضان ۱۳۵۵ھ: ایکہزار تین سو پچپن ہجری مطابق چوبیسویں ۲۴ نومبر ۱۹۳۶ء ایکہزار نو سو چھتیس عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہشتم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سر یکم جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر لدھیانہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

شجاعتِ اشرف ۔ ۱۳۵۵ھ

Marfat.com

ساہنا

میاں ساہنا گاگھڑہ والے[1]

شجرہ نسب آپ کا اصلی نام شاہ محمد المعروف میاں ساہنا تھا۔ والد کا نام حاجی بوٹا خاں ولد صاحبا بن بکھا بن احمد بن جمانی قوم وڑائچ تھا۔ آباواجداد سے موضع گاگھڑہ ضلع گجرات میں متوطن تھے۔

بیعت طریقت آپ بچپن میں ہی حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اُن کی وفات کے بعد زیادہ تر تربیت وتکمیل اُن کے پوتے حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب سے تھوڑا عرصہ رح سے پائی۔

والد کی خدمت آپ کے آباواجداد پیشہ کاشتکاری کرتے تھے۔ آپ کے والد بوٹا خاں نے حج کا ارادہ کیا۔ تو آپ اُس کو رخصت کرنے گئے اور شہر بمبئی سے جاکر اُس کو جہاز پر سوار کیا اور خود وہاں سے پیدل سفر کرتے ہوئے واپس آئے۔

پیران طریقت سے عقیدت آپ اپنے افعال واعمال میں اپنے پیر ومرشد کے قدم بقدم چلتے تھے۔ اور فرماتے میرے مرشد صاحب غوث زمان اور قلندر وقت تھے۔ آپ پچیس[۲۵] سال تک ہر سال بلاناغہ عرس بھڑی شاہ رحمان پر حاضر ہوتے رہے ہر سال

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد ششم۔ ص ۱۲۔ شرافت

Marfat.com

چھٹی جیٹھ کو ساہن پال شریف آجایا کرتے۔ دو چار درویش آپ کے ہمراہ ہوا کرتے۔ یہاں سے ساتویں جیٹھ کو حضرت شاہ صاحب رح کے ڈیرہ کے ہمراہ روانہ ہوتے اور عرس شریف میں شمولیت حاصل کیا کرتے۔ [۲]

اخلاق و عادات | آپ زاہد عابد متقی اور خدا یاد تھے۔ تجرید و تفرید اور ترک دنیا میں یگانہ۔ ہر سال یا ہر ششماہی کو وسیع طعام پکا کر علما یا مساجد کو کھانا کھلایا کرتے۔ مسجد میں اذان پانچوں وقت دیتے۔ مسجد کی صفائی اور مصلّا۔ اور اس کا تیل بتی سب خرچ اپنے پاس سے چلاتے۔ اگر کوئی مسافر مسجد میں آجاتا تو اس کی روٹی۔ بستر کا انتظام بھی آپ کرتے۔ کوئی سبیل تیار کر رکھتے تو فی سبیل اللہ لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ [۳]

مساجد کی تعمیری خدمات | آپ نے اپنی جدی ملکیت زمین سب اللہ کے نام مسجد کو دے دی اور خود بھی مسجد کے حجرہ میں ڈیرہ رکھا اور ساری عمر وہیں گذار دی۔ اگرچہ آپ کی آمدن کا ظاہری ذریعہ کوئی نہ تھا مگر جہاں کہیں کوئی مسجد تعمیر ہوتی اس میں پچاس[۵۰] ساٹھ[۶۰] روپے دے دیا کرتے۔ موضع لنگے کی مسجد میں بتیس[۳۲] روپے دیئے۔ [۴]

آپ کی وفات کے بعد آپ کی مسجد تعمیر ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ اگر آج آپ زندہ ہوتے تو اس میں بھی کچھ امداد کرتے۔ یہ کہہ ہی رہے تھے کہ مسجد کی بنیاد سے ایک گھڑا نکلی جس میں بائیس[۲۲] روپے بندھے تھے۔ سب لوگ آپ کی کرامت اور سخاوت کے معترف ہوئے۔

گنج رسول | آپ کہا کرتے کہ میں قصیدہ غوثیہ پڑھا کرتا ہوں۔ اس لئے مجھے بوقت ضرورت

---

[۲] [۳] ایضاً۔ جلد دوم ص۵۵ [۴] ایضاً جلد چہارم ص۵۲۹۔ شرافت

Marfat.com

خرچ بل جاتا ہے ۔ اور یہ بھی کہا کرتے کہ ایک دمڑی میرا روزینہ ہے ۔ میرے مرشد صاحب نے یہی مقرر کیا تھا ، جب آپ فوت ہوئے ۔ تو مبلغ دو سو روپیہ آپ کا لوگوں پر قرضہ برآمد ہوا ۔ جو لوگوں نے آپ کو دینا تھا ۔

سانپوں کا مرجانا آپ کو کسی درویش کی دعا تھی کہ اگر کوئی سانپ تمہارے سایہ کے نیچے آجائے گا تو پھٹ جائے گا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ اگر کوئی سانپ آپ کی نظر کے سامنے آجاتا تو طول میں پھٹ جاتا تھا ۔

معمول آپ کا معمول تھا کہ روزانہ عصر کے وقت گاؤں کے چند گھروں کا گدا کرتے ۔ اور صرف اسقدر آٹا لیتے جس سے اپنا وقت کا گذارہ ہو جاتا ۔

ظرافت طبع آپ خوش مزاج ظریف الطبع تھے ۔ ایکدن مسجد میں وضو کر رہے تھے ۔ چونکہ داڑھی بھاری تھی وہ بخوبی تر نہ ہو سکی ۔ آپ نے داڑھی کو مخاطب ہو کر کہا ۔ اے کرماں والی ! اگر بھیگ جائے تو بہتر ہے ۔ ورنہ اوپر والے مکان کی طرف دیکھ اُسی طرح کر دوں گا ۔ یعنی سَر کی طرح مُنڈا دوں گا ۔

حلیہ و لباس آپ کا قد درمیانہ ، جسم تنومند طاقتور ۔ داڑھی بھاری سفید ، سر مخلوق سر پر ٹوپی پیالہ کی طرح سر سے چسپاں ۔ کھدر کا نیلا پشکہ بقدر دو گز اوپر رکھتے ۔ اور نیلا تہبند ہی کمر میں پہنتے ۔ طبیعت سخت اور ظریف تھی ۔ ساری عمر تارک و مجرد رہے ۔

تاریخ وفات میاں ساہنا کی وفات سوموار ۔ پندرہویں رمضان ۱۳۴۲ھ ایکہزار تین سو بیالیس ہجری مطابق اکیسویں اپریل ۱۹۲۴ء ایکہزار نو سو چوبیس عیسوی موافق دسویں بساکھ سمت ۱۹۸۱ ایکہزار نوسو اکاسی بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی ۔ ۱۵ھ سنہ پندرہ جلوسی تھا ۔

مدفن آپ کا مزار گاکھڑ ملہ ضلع گجرات میں گاؤں سے شمال کی جانب عیدگاہ سے آگے بلند چبوترہ پر واقع ہے ۔ مزار خام ہے ۔ مادہ تاریخ "بندہ نیک اختر" ۱۳۴۲ھ

Marfat.com

(۳۵)

سائیں داس

بابا سائیں داس رسول نگری

اس کا اصلی نام عمر بخش تھا۔ جب حضرت سید عمر بخش ولد سید محمد بخش صاحب نوشاہی برخورداری رسول نگری رح کا مرید ہوا تو از راہِ ادب اپنا نام تبدیل کر دیا۔ اور اپنا نام "سائیں داس" مقرر کیا۔ جس کا مطلب ہے۔ آقا کا غلام۔ اس کے آباد اجداد خواجہ برادری سے رسول نگر ضلع گوجرانوالہ کے باشندہ تھے۔ یہ ۱۲۳۷ھ / ۱۸۲۲ء میں پیدا ہوا۔

بابا سائیں داس صاحب علم تھا۔ مشرب وحدت الوجود پر گفتگو کیا کرتا۔ تصوف و توحید میں خاص مقام حاصل تھا۔

شعر گوئی پنجابی شعر بڑے ذوق سے کہتا۔ اس کی کچھ سیحرفیاں اور باراں ماہ وجود ہیں کسی میں اپنا نام سائیں داس رکھا ہے۔ اور کسی میں فقیر بخش۔ یہاں اس کا نمونہ کلام درج کیا جاتا ہے۔

سیحرفی اول ہیں

الف اپنا آپ جے دُور کریں ہووے فیر دیدار ہمیشں تینوں
پردہ ہور نا ہیں کوئی حُول اگے اوہلا اپنا آوندا پیش تینوں
پانی نال فنا دے دھوسٹیں ہستی چیز دُوئی جیہڑی سُرش تینوں
سائیں داس جدگوراں نے مہر کیتی نظر آوندے نی دشمن خویش تینوں

ب بندگی ہور نہ حُول کوئی ہستی دُور کریں ایہو بندگی اے
موتو اقبل ان موتوا ایہو ویں پاویں زندگی فیر ایہ بندگی اے

Marfat.com

لکھو دار نہ نہاتیاں پاک ہووین ۔ جیجر وچ تیرے خودی گندگی رے
کوڑی دنیا تے حرص ہوا کوڑی سائیں دامن ایہ کوڑ بیوندگی اے

ل لاثانی میرا پیر سیو عمر شاہ سائیں جیں دا نام ہے جی
نوشہ پیر دا لاڈلا پیر کابل وچ نگر رسول مقام ہے جی
کرن اک نگاہ جے لطف والی ہووے خلق منصور تمام ہے جی
انا الحق والا دعوے کرن سیجھے سائیں دامن سولی انعام ہے جی

ی یاد والا پتہ سنہ والا ایہ بھی لکھنا ہے درکار بیلی
گذرے باراں سو اسی سال ہجری ہوئی ایہ سیحرفی تیار بیلی
کرنی سے تے اکی سحف آکھ جیڑے درتندے نی ساہو کار بیلی
ترتالی برس دی عمر عزیز گذری سائیں دامن بیٹھا چلن ہے بیلی

دوسری سیحرفی میں سے

ا الف آؤ سہیلیو سنو میتھوں دستاں یار دے پتے نشانیاں جی
شوقول بال دیوا گھر وچ دیکھو بھالو کامن نوں جھل دیوانیاں جی
جنہاں ڈھونڈیائی تنہاں نبھ لیتا واصل ہو رہیاں مستانیاں جی
مہر پیر دی بانجھو فقیر بخشا کیکر مشکلاں تھیں آسانیاں جی

ن نال محبوب دے وصل ہویا بھلے دویلاں جہانا ں دے خیال ہیوں
عمر شاہ والی رنگن رانگلی ہے جیں رنگ کیتا لالو لال ہیوں
رسول نگر دے وچ قدیم رہندے ملیا توشہ دالال کمال ہیوں
حضرت فتح محمد شاہ پیر اوہناں کیتا جنہاں دی نظر نہال ہیوں

ی یاد رکھیں دسال سنہ ہجری تیراں سے تے تن ستوں سال آکھ
تاریخ محرموں اٹھویں سی بنیاں وصلت نار کمال آکھ

Marfat.com

۴۶ ۱۹ ب ۲۲

اُنی سے چھتالی سی سمت ہندوی بائی بھادروں مل نال آہ

ستر برس فقیری عمر گذری ہر دم چلئے دل خیال آہ [1]

مارال ۱۲ ماہ

وصلوں چڑھیا جیٹھ مہیناں گھر وچ ملیا یار نگینا ں

بھلیاں ڈھونڈن چین نہ پیئاں تُو ں ان مکہ اتے مدینا ں

رہسیاں بے خبر

اساں گھر وچ دلبر پایا سیجے سُتی لے گل لایا

کر کر خوشیاں رنگ لگایا غم اندیشہ فکر چکایا

سوہاں ماندی

لیاں دلبر جھبک کھہاراں دم دم سجدہ شکر گذاراں

وصل یار ہوئے ہُن یاراں رتیدوں ہور کی جوگ بہاراں

وچ کوئین دے

جس نوں خواہش ہووے دیدی ہووے پیر میرے دی بردی

پُوسو خبر پریم نگر دی ہر تھیں دیکھے صورت ہر دی

سکدی۔ نہ رہے

---

[1] سیحرفی کتوبہ [illegible] سعید عمر بخش نوشاہی رسول نگری مرحوم ۔
۱۰ ار صفر ۱۳۱۳ھ ۔ شروعت ۔

Marfat.com

(۳۶)

سیاہیئے شاہ

بابا سیاہیئے شاہ گھریالوی ؒ

آپ قوم خوجہ سے تھے۔ گھریالہ ضلع امرتسر میں کریانہ کی دکان کیا کرتے۔ سید شیر شاہ گھریالوی رح کے مرید ہو کر دکان ترک کر دی اور اُن کی خدمت میں رہنا اختیار کیا۔

ریاضات | آپ نے بہت تحفت و ریاضت کی ہے۔ گداگری کر کے اپنے پیر صاحب کے سامنے لا رکھتے۔ پیر صاحب لنگر تقسیم کرنے کے وقت آپ کو کچھ نہ دیتے۔ اور فاقے کرواتے۔ حتےٰ کہ آپ کو مجاہدہ میں کافی استعداد ہو گئی۔ [1]

عمارات کا سلسلہ | آپ نے اپنے پیر صاحب سید شیر شاہ صاحب رح کا روضہ شریف بنوایا۔ لنگر خانے اور مسافر خانے اور مسجد مبارک تعمیر کرائی [2]

عرس کا اہتمام | ماہ جیٹھ میں اپنے پیر صاحب کا عُرس شریف بڑے شان و شوکت سے منایا کرتے۔ سارا سال علاقہ کے دیہات سے اگراہی کیا کرتے اور سب کچھ سالانہ عرس پر خرچ کر دیا کرتے۔ دال۔ گوشت۔ حلوا۔ چاول۔ سبزیاں سب کچھ لنگر پر پکتا اور درویشوں میں تقسیم کرتے۔

ایک کتبہ سید شبیر علی ولد سید محمد شفیع صاحب برخورداری سابرنیالوی نے مجھ سے (شرافت سے) بیان کیا کہ میں اس سال بابا سیاہیئے شاہ کے عُرس پر

---

[1] [2] اذکار الابرار و حالات شیخ پیر محمد سیکھیار۔ ص ۱۵۹۔ شرافت

Marfat.com

گیا تھا۔ وہاں اٹھائیس ۲۸ گڈے چاول۔ اور ایک ہزار ۱۰۰۰ من پختہ آلو چھ آئے۔ باقی چیزوں کا مجھے حساب نہیں۔ اور پینتالیس ۴۵ طائفہ قوالوں کے آئے تھے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱۔ بابا صادق حسین آپ کے بعد سجادہ نشین ہوا۔ تشکیل پاکستان کے وقت ۱۹۴۷ء میں سکھوں کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ اس کا ایک مرید سائیں لال شاہ چڑیانوالہ شہر گوجرانوالہ۔ حافظ آباد روڈ پر رہتا ہے ۱۳۹۲ھ میں موجود ہے۔

۲۔ سائیں بڈھا۔ اس کا ایک مرید سائیں جمعہ۔ موضع اللہ نوالی کرپال چک ۱۹ ۱۹۷۲ء ضلع شیخوپورہ رہتا تھا۔

سالِ وفات | بابا سپاہیے شاہ کی وفات ۱۳۵۴ھ ایکہزار تین سو چون ہجری مطابق ۱۹۳۵ء ایکہزار نو سو پینتیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی ۳۶ء چھتیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع گھریالہ۔ ضلع امرتسر میں ہے۔

مادۂ تاریخ

« مخلصِ ستمند » ۱۳۵۴ھ

Marfat.com

(۳۷)

سردار شاہ

سید سردار شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری رح

آپ اپنے والد سید رضوان شاہ ولد سید بڈھے شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری رح کے مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ صاحب تاثیر و فیض تھے۔

ادب و خدمت آپ ہمیشہ عرس بھڑی شریف پر حاضر ہوتے۔ اور صاحبزادگان اولادِ حضرت پاک صاحب رح، و اولادِ حضرت نوشہ صاحب رح کا ادب و احترام بہت کرتے۔ اپنے وقت میں نوشاہی فاضل شاہی فقرا میں بہت مشہور تھے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱- سید محبوب شاہ۔ یہ شیخ گوہر شاہ ولد شیخ شاہی شاہ سلیمانی رملوی رح کے مرید تھے۔ ان کا ایک بیٹا سید دلدار شاہ۔ اہل علم تھا۔ مفلوج تھا چل پھر نہیں سکتا تھا۔ اس نے اپنے دادا سید سردار شاہ صاحب کے حالات میں ایک مسودہ لکھا۔ لیکن قبل از تکمیل و اشاعت کے لاولد فوت ہو گیا۔

۲- سید بہار شاہ صاحب۔ بڑے رعب و اقبال والے تھے۔

یارانِ طریقت آپ کے خورمن درویش یہ تھے۔

۱	سید بہار شاہ فرزند اصغر	لاہور
۲	سائیں ریلو۔ جاروب کش درگاہ	"
۳	سائیں مولا بخش	"
۴	سائیں بستی	"

Marfat.com

۵	سائیں بگھو	لاہور	
۶	سائیں موتی	"	
۷	مولوی سراج الدین	"	
۸	مہر بسّا	"	
۹	سائیں بیرُ	گڑھی شاہو	"
۱۰	سائیں دینا	میر محمد	"
۱۱	سائیں فضل	باگڑیاں	"
۱۲	منشی فتح محمد	بولا گڑھی	"
۱۳	میاں علاؤل نمبردار	ٹھٹی بھنگواں	شیخوپورہ
۱۴	ملک دُتّا مل چنڈ بھرُ	حبلال	"
۱۵	سائیں حبلال	بُلاقی	"
۱۶	سائیں دین علی المعروف دینے شاہ	نظام پورہ	"

تاریخ وفات سید سردار شاہ کی وفات نویں بھادروں ۱۹۶۱ء ایکہزار نوسو اکسٹھ بکرمی چوبیسویں اگست ۱۹۰۴ء ایکہزار نوسو چار عیسوی۔ بارہویں جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ ایکہزار سن سو بائیس ہجری میں ہوئی

مدفن آپ کی قبر لاہور عقب داتا گنج بخش رح اپنے والد اور دادا صاحب کے پاس ہے۔

تکیہ سردار شاہ نقوش لاہور نمبر ص ۵۶۷ پر ہے۔ "یہ تکیہ داتا گنج بخش رح کے عقب میں ذیلدار روڈ کے قریب واقع ہے کبھی بڑا وسیع تکیہ ہوتا تھا۔ مگر اب سڑک نکالنے کی وجہ سے گھٹ کر رہ گیا ہے۔ شاہ صاحب کا مزار موجود ہے۔ اس کے آگے ایک چھوٹا سا صحن ہے۔ اور صحن سے ملحق ایک کوٹھی نما مکان ہے جمعرات کو قوالوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ اور دھمال کھیلنے والے بھی آجاتے ہیں۔ بعض کو بڑ کے درخت سے اُلٹا لٹکا دیا جاتا ہے۔ اور وہ اسی حالت میں دھمال کھیلتے ہیں"

Marfat.com

(۳۸)

سردار علی

سید شاہ سردار علی پٹی والے رح

آپ مرید سید شاہ نواز کے۔ وہ مرید سید نوبہار شاہ کے۔ وہ مرید سید صدرالدین کے۔ وہ مرید سید شاہ کمال کے۔ وہ مرید اپنے بڑے بھائی سید شاہ جمال پٹی والے رح کے۔ جن کے حالات تذکرۃ الوشاہیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں لکھے جا چکے ہیں۔

آپ صاحب علم وفضل۔ اپنے بزرگوں کے سجادہ نشین تھے۔ حرمین الشریفین کے حج و زیارات سے مشرف ہوئے۔ میاں نواب علی شاہ سجادہ نشین نوشہرہ کے ساتھ آپ کی بہت محبت تھی۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ سید عنایت شاہ۔ مدفون پٹی شریف

۲۔ سید اصغر شاہ۔ مدفون بھاگو بدھو تحصیل چونیاں۔ ضلع لاہور۔

ان کے تین بیٹے سید محمد حسین شاہ و سید ولایت شاہ و سید علی احمد موجود ہیں۔

یاران طریقت | آپ کے خورد خلیفے یہ ہیں۔

۱۔ سید محمد حسین شاہ ولد سید اصغر شاہ۔ نبیرہ آنجناب۔ بعمر تقریباً ساٹھ سال سنہ ۱۳۹۲ھ یوقت ۱۹۷۲ء میں ساکن بھاگو بدھو متصل سٹیشن چھانگا مانگا۔

۲۔ میاں احمد دین فیروزپوری۔ شاعر

Marfat.com

شجرۂ فقرائے شاہ سردار علی پٹی والہ

سید محمد حسین شاہ بیرہ

سائیں نیاز احمد المعروف نہال فقیر

ولد جان محمد۔ اصلی وطن تلونڈی نیپالاں۔ ضلع فیروزپور۔ حال ساکن گورستان موضع مہر گیالہ چک ۲۰۔ ضلع شیخوپورہ۔ مجاور درگاہ سید ملک علی شاہ بخاری نوشاہی

یہ درویش ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۸ مئی ۱۹۷۲ء کو مجھے مہر گیالہ میں ملا تھا۔

میاں احمد دین فیروزپوری۔ قصبہ اوکاڑہ میں رہتا ہے۔ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہے۔ پنجابی زبان میں شعر بھی کہتا ہے۔ "شجرہ شریف خاندان قادری سلسلہ نوشاہی" نظم کیا ہے۔ جو اس طرح شروع ہوتا ہے۔

مبسملہ شعر
یا اللہ توں خالق باری — صفت تیری ہے بہت نیاری
بھار گناہ میرے سر بھاری — بخشیں نظر کرم اک واری
ہوون دُور ظلوم حبیبوں — یا رب میری عرض قبول

درمیانی شعر
بحرمت گنج بخش نوشاہی — مجھ کو دے توفیق الٰہی
ہو دا ں طرف مدینے راہی — ہو دے میری دُور تباہی
صدقے پاک حبیب رسول — یا رب میری عرض قبول

آخری شعر
میرا عاجز احمد نام — سب بھایاں وا ہیں ضدوم
دو جگ اندر ملے آرام — کلمے پر ہو سُکل انجام
صدقے پاک حبیب رسول — یا رب میری عرض قبول

سید ولایت شاہ برادر

سید علی احمد برادر

سید محمد حسن فرزند اکبر

محمد فضل ولد علی محمد راجپوت۔ محلہ افغان آباد۔ قلعہ لچھمن سنگھ موجود ہے۔

سائیں خوشی محمد نعت خوان

سائیں صدیق موچی

Marfat.com

(۳۹)

سکندر شاہ

شیخ سکندر شاہ نوریوری رح

والد کا نام پرمیشش ولد فیض محمد بن نامدار قوم جوگی تھا۔ موضع نوریور چاہلاں علاقہ قلعہ دیدار سنگھ کے باشندہ تھے۔

واقعہ توبہ بیعت طریقت ابتدا میں آپ آبائی پیشہ رمالی کیا کرتے۔ ایکدن موضع جھام والہ میں گئے۔ کسی عورت کی فال دیکھ کر اُس کے چاندی کے کڑے اُتار لئے۔ اتفاقاً اُس وقت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکپوری نوشاہی ثانی برخورداری ساہنپالوی رح تشریف فرما تھے۔ اُنہوں نے آپ کی یہ سب کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھی اور آپ کو پاس بُلا کر فرمایا کہ بھائی تو کیسا نیک صورت ہے۔ اور کام ایسے کرتا ہے۔ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ تو اس کام کو چھوڑ دے۔ اور خدا کی طرف توجہ کرے۔ آپ کو یہ نصیحت تاثیر کر گئی۔ اُسی وقت قرعہ کی سنگلی کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ اور حضرت صاحب کی بیعت ہو گئے۔ اُنہوں نے ایک ہی نظر سے آپ کا دل دُنیاوی کدورات سے پاک کر دیا۔ اور فرمایا۔ میاں سکندر! قرآن اور نماز ہم نے تیرے جسم میں مرکب کر دی ہے۔ چنانچہ آپ نے نوریور میں جا کر اپنے مقبوضہ مکانات فروخت کر دئیے۔ اور جنگل میں حجرہ اور مسجد اور کنواں تعمیر کرا کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ دُنیا کے علائق کو ترک کر دیا۔ [۱]

---

[۱] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد ہفتم۔ ص ۵۰۴۔ شراقت

Marfat.com

عبادت | آپ ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ ساری عمر گوشہ نشین رہے۔ سوائے تلاوت کلام اللہ شریف۔ اور ادائے نوافل کے کوئی کام نہیں تھا۔ فنا فی الشیخ کے بعد فنا فی الرسول کے مقام پر پہنچے تھے۔ بلکہ حضرت نوشاہِ ثانی رح نے فرمایا تھا کہ جس نے سکندر شاہ کو دیکھا اُس کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار، اُس کے چہرہ پر نظر آئیں گے۔

کوئی شخص آپ کے قریب قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوتا۔ اگر کہیں سے غلط پڑھ جاتا تو آپ اُس کو غلطیاں بتاتے جاتے۔ [۲]

گاؤں کی سیر | آپ روزانہ عصر کے وقت اپنے ڈیرہ سے اُٹھتے اور نور پور میں سیر کرتے۔ اور چند گھروں کا گداکرتے اور یہ صدا کرتے "بھلا کرے ذات رب دی" آپ چلتی صدا کرتے۔ در دھرزہ پر زیادہ نہ ٹھہرتے۔ [۳]

پیر صاحب سے تعشق | بابا احمد الدین ولد میاں محمد چی خالق پوری بیان کرتا تھا کہ شیخ سکندر شاہ صاحب اپنے پیر روشن ضمیر کے اسقدر شیدا اور دلدادہ تھے کہ ایک دفعہ بمقام دڑیر کے چشمہ۔ حضرت صاحب کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا، جب وہ نکالا گیا تو اُس جگہ سے خون کا قطرہ ٹپکا آپ نے اُسی وقت وہ زبان سے چوس لیا۔

اخلاقِ حسنہ | آپ چہرہ پر نقاب رکھتے۔ اور اپنے مرشدِ عالی جاہ کے نقشِ قدم پر چلتے۔ آپ اگر نماز کی جماعت کراتے تو عام تاثیر ہوتی۔ بلکہ بعض اوقات سامعین کو وجد ہو جاتا۔ [۴]

کرامات

ایک مخالف کا سزا پانا | ایکبار آپ موضع ملکھانوالہ ضلع سیالکوٹ میں گئے۔ ایک شخص آپ کو مخالفانہ پیش آیا اور نا سزا بولا، آپ کی غیرت سے اس کے گھوڑے اکثر اوقات مرگئے۔ [۵]

---

[۲] ایضاً ج ۱۰۔ ص ۳۰ [۳] ایضاً ج ۹ ص ۳۰۷ [۴] ایضاً ج ۱ ص ۳۲۱ [۵] ایضاً۔ شرافت

Marfat.com

غائبانہ مدد کرنا آپ کے مرید سائیں صدرالدین جوگی نورپوری سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میرا کوئی مقدمہ تھا۔ میں گوجرانوالہ میں مجسٹریٹ کے پیش ہوا۔ میرے دل میں سخت اضطراب تھا۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ آپ میری پشت کے پیچھے کھڑے ہیں۔ آپ کی مدد سے مقدمہ میرے حق میں فیصلہ ہوا۔ پھر دیکھا تو آپ غائب ہو گئے۔ [۶]

وفات کے بعد کرامات

غیبی سواروں کا آنا دلبر محمد مہاجر جالندھری ساکن چابل کلاں ضلع گوجرانوالہ بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک دفعہ عشا کے وقت دیکھا کہ پانچ سوار شمال کی طرف سے آئے ہیں۔ جب آپ کی قبر کے پاس آئے تو شیخ سکندر شاہ قبر سے ظاہر ہو کر اُن کے ساتھ ہم کلام ہوئے۔ پھر غائب ہو گئے۔ اُسوقت گیس کی طرح روشنی ہو گئی۔

ایک بے ادب کا سزا پانا مسمی ناجا ماچھی ساکن قلعہ دیدار سنگھ نے دربار شریف کی بیر کی شاخیں توڑیں اور قبر کے چراغ توڑ دیئے۔ اُس کو بحکم خدا مالیخولیا ہو گیا۔ چاول کھانے لگا تو کہتا کہ اس میں سانپ ہے۔ اسی حالت میں مر گیا۔ [۸]

حلیہ آپ کا قد لمبا، جسم پتلا، داڑھی سفید، تہبند، کرتہ، اور سر پر ٹوپی سفید ہوتی۔ دو پٹہ سبز رنگ اوڑھتے تھے۔ [۹]

یارانِ طریقت آپ کی صلبی اولاد کوئی نہیں۔ بعض خواص مرید یہ ہیں۔

۱۔ سائیں صدرالدین ولد کھیون جوگی۔ نورپور چابلاں ضلع گوجرانوالہ

۲۔ سائیں چوغطہ جوگی گھوگا کلاں "

---

[۶] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد اول۔ ص ۳۱۳۔

[۷] ایضاً۔ جلد ششم۔ ص ۱۸۳۔ [۸] ایضاً۔ جلد نہم۔ ص ۳۸۱۔

[۹] ایضاً۔ جلد ہفتم ص ۵۰۲۔ شرافت۔

Marfat.com

تاریخ وفات | شیخ سکندر شاہ کی وفات ہفتہ تیسویں محرم ۱۳۰۶ھ ایکہزار تین سو چھ ہجری مطابق چھٹی اکتوبر ۱۸۸۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاسی عیسوی۔ موافق اکیسویں اسوج سمت ۱۹۴۵ ایکہزار نوسو پینتالیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ عمر اکتیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر نورپور چاپلاں سے جنوب مشرق کی طرف بفاصلہ نصف میل واقع ہے۔ قبر پختہ ہے۔ پاس کنواں۔ مسجد اور حجرے موجود ہیں۔

مادۂ تاریخ

« شاخِ پُر ثمار » ۱۳۰۶ھ

Marfat.com

(۴۰)

سلطان بالا

میاں سلطان بالا سچیاری نوشہروی

آپ میاں الٰہی بخش ولد میاں پیر بخش سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کے حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے چھٹے طبقہ کے ساتویں باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ اس لئے تکرار کی ضرورت نہیں۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔ ۱۔ میاں ہیراں بخش رح ۲۔ میاں پیراں بخش رح

سال وفات میاں سلطان بالا کی وفات ۱۲۹۰ھ ایکہزار دوسو نوے ہجری مطابق ۱۸۷۳ء ایکہزار آٹھ سو تہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۶ سولہ جلوی تھا۔ قبر نوشہرہ شریف ضلع گجرات میں ہے۔ مادہ تاریخ "پاک خدا پرست" ۱۲۹۰ھ

شجرۂ فقرائے میاں سلطان بالا نوشہروی رح

بابا جواہر شاہ

بابا بھورے شاہ

بابا کرم شاہ

سائیں علی محمد۔ مدفون پکہ گڑھ متصل سیالکوٹ۔

سائیں دسوندھی شاہ متوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء۔ بھوت نزد چھاؤنی سیالکوٹ

سائیں شبیر محمد

یہ گوجرانوالہ محلہ کچی پیڈالی میں تنہا ہے ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہے مجھ کو ادب سے بیش آیا۔

Marfat.com

(۴۱)

سلطان علی

سید سلطان علی شاہ نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والے

آپ کے والد کا نام سید اکبر علی شاہ تھا۔ ابن سید حیدر شاہ بن سید محمد نیک بن سید عبدالرسول بن سید محمد سعید دولا بن سید محمد ہاشم دریادل بن حضرت نوشہ گنج بخش۔

آپ کا تذکرہ اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے تیسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں کیا جا چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند سید ملک شاہ تھے۔ جو آپ کی زندگی میں فوت ہو گئے۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدوں کی فہرست سائیں نواب علی ولد اللہ رکھا ساکن ٹاہلیانوالہ ضلع جہلم نے اپنے رسالہ فیض نوشاہی قادری۔ پنجابی منظوم میں لکھی ہے۔ جو یہ ہیں،

۱	سید ملک شاہ فرزند	سنگھوئی ضلع جہلم
۲	محمد جان	〃 〃
۳	فیروز خاں	〃 〃
۴	سائیں پیر بخش	〃 〃
۵	سید سرور شاہ	گڑھا سیداں 〃
۶	سید اکبر شاہ	گنڈا کٹاریاں 〃
۷	سید مدد شاہ	〃 〃
۸	سید حاجی شاہ	بھائی خاں

Marfat.com

۹	سائیں حسن علی	بھائی خاں	
۱۰	سائیں کالا	〃	
۱۱	سید عبدالعزیز شاہ	پشاکی	
۱۲	مولوی نظام الدین	ڈھوک للہال	راولپنڈی
۱۳	سائیں غلام علی	ڈھوک حجام	〃
۱۴	سائیں محمد علی		〃
۱۵	مرزا طلا محمد		پشاور
۱۶	حافظ عطا محمد ولد مرزا طلا محمد		〃
۱۷	سائیں اللہ رکھا	ٹاہلیانوالہ	
۱۸	سائیں نواب علی ولد اللہ رکھا	〃	
۱۹	سائیں محمد حسین	〃	
۲۰	میاں اللہ دتہ	ڈھوک بھٹ	
۲۱	حکیم تسلیم دین	〃	
۲۲	سائیں عنایت	ہوشیارپور مونہ کلاں	
۲۳	سید محمد	〃	
۲۴	عبدالحق	کالا	
۲۵	کرم الٰہی	جنڈ نجار	
۲۶	غلام حیدر	〃	
۲۷	سائیں حکیم تسلیم دین	〃	
۲۸	میاں نور عالم	عملہ	
۲۹	چوہدری علی شان	دارا کے	

Marfat.com

۳۰	راجہ علی بہادر خان	جرموٹ	
۳۱	سائیں عمر دراز	موہڑہ بُرج	
۳۲	راجہ محمد حسین	ساسنگ	
۳۳	راجہ شمیر زمان	〃	
۳۴	سائیں بوٹا فقیر	〃	
۳۵	محمد	ڈھوک عوجیاں	
۳۶	فضل حسین	ڈھوک موقعہ	
۳۷	محمد بخش	ڈھوک ملیاراں	
۳۸	سائیں ڈِپٹی فقیر	بیمہ	
۳۹	سائیں فرشتہ	پنجوال	
۴۰	سائیں نور محمد	رتیال	
۴۱	محمد عظم نمبردار	کھک	
۴۲	شاہ سوار	راجہ ملدیو	
۴۳	غلام حیدر	جہلم	
۴۴	بگا	کھراسہ	
۴۵	عبدل	〃	
۴۶	راجہ میر زمان	پنڈ	
۴۷	سائیں سیف علی	کھلوٹیاں	
۴۸	سائیں دارث	کھورکا	
۴۹	میاں سلطان		
۵۰	محمد نواز		

Marfat.com

تاریخ وفات سید سلطان علی شاہ کی وفات ہفتہ تیرہویں صفر ۱۳۵۱ھ ایکہزار تین سو اکاون ہجری مطابق اٹھارہویں جون ۱۹۳۲ء ایکہزار نو سو بتیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۲۳ بتیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر اپنے والد صاحب کے روضہ میں بمقام سنگھوئی شریف ضلع جہلم موجود ہے۔

مادۂ تاریخ

"گرامی عصر شہ یا جاہ" ۱۳۵۱ھ

Marfat.com

(۴۴)

سید محمد

مولوی سید محمد اخلاص خانی رح

آپ صاحبِ علم وفضل سخن سنج۔ بذلہ گو تھے۔ آپ کا آبائی وطن موضع ٹھٹھہ اخلاص خاں تھا۔

آپ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکوزات نوشاہ ثانی مرخورداری سادھنیالوی رح کے یارانِ باصفا سے تھے۔ آپ کی طبیعت زیادہ تر لطیف گوئی کی طرف راغب تھی۔ آپ کا تبلیغی طریقہ یہ تھا کہ بدعتوں اور شرکیہ کاموں سے بچنے کی تاکید کیا کرتے۔

شعر گوئی آپ پنجابی زبان میں اکثر اشعار کہا کرتے۔ زیادہ تر کلام آپ کا آج مفقود ہے۔ ایک نظم بنام "وساکھی نامہ" موجود ہے۔ جو مزاحیہ اور طنزیہ ہے۔ یہ ثابت کیا ہے کہ وساکھی کا میلہ دیکھنا کسقدر بڑا گناہ ہے۔ اور کسقدر کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے برابر ہے۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے یہاں نقل کیا جاتا ہے

مولوی عبداللہ لاہوری لکھتے ہیں،

وساکھی نامہ

اللہ باب وساکھی ظاہر کر آسان الٰہی
سادھ بیہارڑ دیکھ وساکھی آون ہے گمراہی

اللہ باب آسان کر وساکھی دا مذکور — مومن مسئلہ سمجھ کے ناں کوئی کرے قصور
فرض وساکھی چار بجھ چار رکن ایمان — کھڑتالاں دھوتا بینسری چوتھا تونبا جان

Marfat.com

بُجھو تُو بنے دی ہوسیا اول وچ بازار — کھڑتا لاں دھوتا بینسری بچھوں ہوگ وچکار
ساد یہاڑی ویکھ وساکھی آوے کوئی انسان — حشر دیہاڑے اوس دی کیاڑی دل زبان
ساد یہاڑی دیکھ وساکھی جائز ناہیں آون — امام وساکھی اُسدے اوپر فتوائے کفر لگاون
قبرے اندر اوس نوں ہوسی سخت عذاب — کڈھو خبیث الواعظین دیکھو چوتھا باب
پوے کفارت اوس نوں جیندی حد نہ کا — جیکر طاقت رکھدا ستر کرے زنا
وچ مسیتی یا خانگاہے یا کسے ادے جا — اینہیں جائیں کرن فریضہ ہور نہ کتے روا
یا سُتھ واری کرے تواطت یا خود آپ کرائے — پشاور کابل تھیں ایویں مسئلے وچ کتاباں کائے
یا سُتھ ولدی نال جنابت مسجد اندر جائے — تفسیر حدیثوں چڑھ منبر تے اوچی وعظ سُنائے
یا بے وضو سُتھ نمازاں پڑھے جنابت نال — دیلہ للاہندا یا چڑھدا ہووے یا ہو وقت زوال
سیلی ملاں گل نہ ڈاں دے ایویں فتوی دیندے — فاتب حشفہ ایہ روایت باب وطی تھیں لیندے
یا سُتھ واری جیجے کارن طرف یکے دی جائے — اکدو میلوں پرت پچھائیں حاجی نام دھرائے
گل وچ تسبیح ہتھ وچ عاصا سر تے ٹوپی پائے — جھوٹھیاں جھاٹھیاں کر کر گلاں لوکاں بھگہ بھگ کھائے
یا سُتھ گواہیاں جھوٹھیاں دیوے چک قرآن — وچ دھرکیاں باگڑ بالے دے خاصہ مسئلہ جان
یا سُتھ روزے ماہ رمضانے رکھ دوپہریں بھجے — ایہ روایت دتے شاہ نہیں جس دل چاہے کجے
یا سُتھ واری وچ دھرو نکل ہور مہینے جائے — رن بیگانی پھڑ لیتانوں چُک کے نکل جمائے
نویں نوشہریوں یہ روایت وچ کتاباں شہری — اس مسئلے تے فتوی دیندا میراں بخش نوشہری
یا سُتھ واری کرے خیانت وچ امانت پرائی — اس مسئلے تے فتوے دیندا ایویں بخشی سائی

---

۱ بابا دتے شاہ موضع سوکا احمد ضلع گجرات کا باشندہ تھا۔ نماز اور روزہ کا تارک تھا۔
۲ نوشہرہ کا ایک شخص میراں بخش نام تھا۔ وہ عورتوں کے ساتھ خاصی دلچسپی رکھتا تھا۔
۳ مسمی بخشی قوم سائی ڈھوک کا سب ضلع گجرات کا رہنے والا تھا۔ لوگوں کی امانتوں میں خیانت کرنا اس کا شیوہ تھا

Marfat.com

یا ستھ سنہاں نال سنہورے ز قلندیری لائے
مال مسروقہ دیوے نا ہیں کر کر قسماں کھائے

جاتریہ والے کُل کشمیری ایویں فتوٰی دیندے
اوہ روایت شیخپورے تھیں ڈھینڈے کولوں لیندے

یا ستھ دلدی وچ اُجاڑی لُٹے راہی جاندے
بوسال کھنانے ایس مسئلے نے ایویں فتوٰی لاندے

یا ستھ مجھیں یا ستھ گائیں یا ستھ اُٹھ چھپائے
نیڑے تریڑے رکھے نا ہیں ساندل باد پوچائے

ہے دو باد دسیل دھالا فتوٰی دیندے بھارا
ایس فتوائے تے زور ہے دیندا نامی فضل کو کارا

رُکن مکن بھکھی نانگمٹ کوٹ بلوچ سوہے وا
ایس مسئلے تے فتوائے دیندا سارا چک وساوا

یا ستھ اُدھالے کرے ستابی ہرگز ڈھل نہ لائے
راج راجے دے وچ لے جانے بہت زنا کمائے

نال پنستی دل دی اوتھے کرے دھیان،
وچ زناہ الطالبین ہے ایہ مسئلہ جان [۱۰]

---

[۴] موضع جاتریہ۔ علاقہ گوجر ضلع گجرات میں ایک گاؤں ہے وہاں کے کشمیری چوری پیشہ تھے۔

[۵] موضع شیخپور متصل گجرات میں ایک شخص میاں ڈھینڈہ نامی جور گذرا ہے۔

[۶] یہ گاؤں ڈاکو پیشہ تھے۔

[۷] اس شعر میں جتنے نام ہیں مشہور چوروں کے ہیں۔

[۸] اس شعر میں جتنے دیہات کے نام ہیں۔ سب چوری پیشہ تھے۔

[۹] شاعر نے کتاب کا یہ فرضی نام رکھا ہے۔

[۱۰] بہاض گنجینہ شرافت خطی۔ ص ۶۷۷۔ شرافت۔

Marfat.com

ش

(۴۳)

شمس الدین

فقیر سید شمس الدین بخاری برقندازی لاہوری؟

آپ فقیر سید خلیفہ نور الدین بن فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بخاری لاہوری؟ کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ تھے۔

تحصیلداری اور مجسٹریٹی کا عہدہ | رائے بہادر کنہیا لعل۔ تاریخ لاہور میں لکھتا ہے

"دوسرا شمس الدین انگریزی عملداری میں پہلے یہ تحصیلدار ہوا۔ پھر اس نے نوکری چھوڑ دی۔ اور پنشن پر گذارہ کرتا رہا۔ اور آخر یہ مجسٹریٹی لاہور کا عہدہ بڑا ایمانداری سے انجام دیا۔ یہ شخص صاحب مروت و خلیق ایسا تھا۔ کہ تمام شہر کے ہندو مسلمان اس کے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے ثنا خوان تھے۔" [1]

غریب پرور ہونا | مفتی غلام سرور لاہوری رح نے گنج تاریخ میں لکھا ہے۔

"فقیر شمس الدین غریب پروری اور عاجز نوازی میں ثانی نہیں رکھتے تھے۔ اور واقعی اسم با مسمیٰ تھے یعنی ان کا وجود ذی جود سراپا آفتاب تھا۔"

شعر گوئی | آپ فارسی میں شعر کہتے تھے۔ چنانچہ یہ شعر آپ کا ہے۔

ے

شد نگہ با ہر زلفت سُست اے دل دیدہ نمود مرا راہ گرفتاری دل [2]

---

[1] تاریخ لاہور ص ۴۷ [2] بیاض خطی۔ نمبر کتاب ۷۵۶۹۔ ورق ۱۵ ب

مجموعہ پروفیسر سراج الدین آذر۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ شرافت۔

Marfat.com

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ فقیر سید برہان الدین اکثر اسسٹنٹ متولد ۱۲۵۸ھ ۱۸۴۲ء

۲ فقیر سید زین العابدین پلیڈر متولد ۱۲۶۱ھ ۱۸۴۵ء

۳ فقیر سید شہاب الدین۔ متولد ۱۲۶۶ھ ۱۸۵۰ء

۔ تاریخ لاہور میں ہے کہ یہ تینوں اپنے باپ کی طرح خلیق و ملیح آدمی ہیں۔

سال وفات | فقیر سید شمس الدین کی وفات ۱۲۸۹ھ ایکہزار دوسو اُنانوے ہجری مطابق ۱۸۷۲ء ایکہزار آٹھ سو بہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۵ھ پندرہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر لاہور۔ اپنے بزرگوں کے پاس ہے۔ مادہ تاریخ ۔ حاجی خدا پرست ۱۲۸۹

مختصر شجرہ اولاد فقیر سید شمس الدین لاہوری[۳]

۔ فقیر سید شمس الدین کے تین بیٹے تھے۔ برہان الدین۔ زین العابدین۔ اور شہاب الدین

۔ فقیر سید شہاب الدین کے ایک فرزند فقیر سید نجم الدین تھے۔

۔ فقیر سید نجم الدین امرائے وقت سے تھا۔[۴] اس کے پانچ بیٹے تھے۔ فصیح الدین۔ وحید الدین احتشام الدین۔ ممتاز الدین اور صلاح الدین۔

---

۳ تاریخ جلیلہ ص ۲۱۲ مطبوعہ صابر الیکٹرک پریس لاہور ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء۔

۴ حیات مراتب ص ۲۲۸ مصنفہ ڈاکٹر محمد عبداللطیف ایم اے پی ایچ ڈی ۱۹۶۳ء شرافت

Marfat.com

(۴۴)

شہاب الدین

مولوی شہاب الدین ڈھب والے

والد کا نام میاں خدا یار قوم بھٹی سے تھے۔ آبا و اجداد موضع ڈھب چیمہ علاقہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے امام مسجد تھے۔ فضیلت علم آپ کو وراثتی حاصل تھی۔ اپنے ماموں صاحب حضرت مولانا سید حافظ محمد احمد صاحب پاکدامن نوشاہی ثانی برخوردار ری ساہنسپالوی رح کے اکابر یاروں سے تھے۔

وظائف آپ نے وظائف ذیل اپنے نواسہ مولوی غلام حسین فاروقی امام مسجد ساہن پال کو پڑھنے کے واسطے ارشاد فرمائے۔

۱۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

۲۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

نماز فجر سے پہلے تین سو تیرہ (۳۱۳) بار پڑھے۔

عملیات

آپ نے مندرجہ ذیل عملیات کی اجازت اپنے نواسہ مولوی غلام حسین کو دی۔

طریقہ وظیفہ لیس پہلے باوضو درود شریف ہزارہ گیارہ بار۔ سورۂ فاتحہ گیارہ بار پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ یٰسٓ شروع کرے۔ جب پہلی مُبِیْن تک پڑھے تو پھر سورۂ فاتحہ ایکبار۔ اور وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ تا قَدْرًا ایک مرتبہ۔ نماز فجر کی اذان سات مرتبہ پڑھ کر

Marfat.com

پھر شروع سے یٰسٓ پڑھے۔ اور ہر مُبِیْن تک اسی طرح پڑھ کر۔ پھر ابتدا سے شروع کیا کرے۔

تپ لرزی کے واسطے | یہ آیت شریف روٹی کے تین ٹکڑوں پر لکھ کر تین روز بیمار کو کھلائے

۱ ایک ٹکڑے پر۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ

۲ دوسرے ٹکڑے پر لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

۳ تیسرے ٹکڑے پر وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا

کرم زخم کے واسطے | استغفار مقدم الذکر۔ تین سو تیرہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔

تقویت دل کے واسطے | قصیدہ بُردہ کا یہ شعر ہر روز ہزار ۱۰۰۰ بار پڑھا کرے۔

كما برأت وصبا بالمس راحته

واطلقت ارباً من ربقة اللمم

اس کے اول آخر درود شریف ہزارہ گیارہ گیارہ بار پڑھیں۔

خوف کے واسطے | یہ نقش لکھ کر دیں ۷۸۶

۴ ع ۵	۵ ع ۵	۵ د ۵
۵ ۳ ۵	۵ ب ۵	۵ ۸ ۵
۵ ۹ ۵	۵ ع ۵	۵ ھ ۵

شفائے امراض کے واسطے | یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد واصحاب سیدنا محمد وبارك وسلم دیشف صدور قوم مؤمنین۔

ش ۱	ل ۱۴	ف ۱۱	ع ۹
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ونُنزل من القرآن ماھو شفاء ورحمۃ للعالمین

Marfat.com

ہلاکت دشمن کے واسطے ذیل کا تعویذ لکھ کر اس کی چاروں طرف لیٰسٓ تا مُبِیْن لکھیں۔ اور بکری کی سری لے کر اس کی شاہ رگ میں یہ تعویذ دے کر ایسی جگہ دفن کریں کہ اس کو ہوا نہ لگے۔

لیٰسٓ تا مبین باعوذ باسمک یا مبین

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

یا مبین یا مبین یا مبین یا مبین یا مبین یا مبین یا مبین

کرامت

ایک بے ادب کا سزا پانا آپ مسکنت اور خاکساری کا شیوہ، کھتہ، جونج کا بان بٹ کر فروخت کر کے اپنا گذارہ چلاتے۔ ایکدن موضع ٹھٹھہ شاہ محمد میں بان بٹ رہے تھے قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک دیلدار قوم جیمہ آیا۔ اور کہا کہ ہم کو بھی بان بٹ دو۔ آپ نے بٹ دیا۔ اور اجرت مانگی۔ اس نے از راہ تمسخر کہا کہ بجائے اجرت کے اڑھائی ہاتھ رسّہ دوں گا۔ آپ کو غصہ آیا۔ اور کہا کہ تیسرے دن یا مجھ کو رسّہ مل جائے گا، یا ہم کو۔ چنانچہ تیسرے روز اس کو ذات الجنب کا دورہ ہو گیا

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے ۱۔ میاں غلام حسین ۲۔ میاں غلام حسن۔

مدفن مولوی شہاب الدین کی وفات ماہ پھاگن میں ہوئی۔ قبر ڈھب جیمہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

شجرہ اولاد مولوی شہاب الدین دھیدال

- مولوی شہاب الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں غلام حسین۔ اور میاں غلام حسن۔
- میاں غلام حسین کے تین بیٹے تھے۔ سخی محمد لادولد۔ عطا الٰہی۔ اور امام الدین لادولد۔
- میاں عطا الٰہی متوفی ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء کا ایک بیٹا میاں برکت علی ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہے۔
- میاں غلام حسن ولد مولوی شہاب الدین کے دو بیٹے غلام فرید و نور عالم تھے۔ جو لادولد فوت ہو گئے۔

Marfat.com

(۴۵)

شہباز خاں

مولانا شہباز خاں بلھی ؒ

آپ زمیندار قوم بلھی ۔ موضع بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور مولانا محمد جمیل صاحب جلالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے ۔ [1]

سالِ ولادت | آپ نے وقائع ہیوں ۱۲۵۱ھ میں تصنیف کیا، اُسوقت آپ کی عمر چالیس سال تھی ۔ چنانچہ لکھتے ہیں ۔ "چل سال گذشت بہ بیہوشی" اس حساب سے آپکی ولادت ۱۲۱۱ھ / ۱۷۹۶ء ایکہزار دو سو گیارہ ہجری میں ثابت ہوتی ہے ۔

تعلیم | آپ نے ظاہری تعلیم مولانا محمد حسین صاحب کھوکھر ساکن کیلیانوالہ اور گاجر گولہ [ضلع گوجرانوالہ] سے پائی ۔ علم ادب ۔ عروض و قوافی میں خاصی مہارت حاصل ہوئی ۔ کتابوں کا اکثر حاشیہ لکھتے تھے ۔

بعض بزرگوں کا قول ہے ۔ کہ مرید بھی اپنے اُستاد صاحب کے تھے ۔ ممکن ہے کہ اُن کی وفات کے بعد مولانا محمد جمیل صاحب رح کے حلقۂ احباب میں داخل ہوئے ہوں ۔

شاطری میں کمال | آپ شطرنج بازی میں کمال رکھتے تھے ۔ اگر کسی سے شطرنج کھیلتے تو پہلے بتا دیتے کہ میں اتنی چالوں میں تجھے مات کر دوں گا ۔ پھر ایسا ہی کر دیتے ۔

جب کبھی اپنے سسرال کے گاؤں کیلیانوالہ میں جاتے تو وہاں سید سکندر شاہ صاحب سے اکثر شطرنج کھیلا کرتے تھے ۔ [2]

---

[1] نور بہار قادری صفحہ ۶۱ [2] خیفن محمد شاہی خطی جلد دوم ص ۱۱۲۹ ۔ شرافت

Marfat.com

آبادی بدو ملہی کا تذکرہ | مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب ص ۲۹۷ میں لکھتے ہیں۔

"بدو ملہی، رچنا دواب میں ہے۔ یہ قصبہ موروثی زمینداران ملہی کا ہے۔ ان کے سوائے اور قومیں بھی اس میں رہتی ہیں۔ عمارت قصبہ کی کچی پختہ کم ہے۔ قصبہ کے گرد بھی خام دیوار ہے۔ مگر مسجد پختہ تعمیر ہوئی ہے۔ علاقہ اس کا سرسبز و سیراب دریائے راوی کے کنارے پر ہے۔ غلہ بہت پیدا ہوتا ہے۔ دریائے چناب وزیر آباد میاں سے پچیس ۲۵ کوس پر ہے"

شعر گوئی | آپ کو اپنے استاد صاحب کی طرح شعر و سخن میں کافی ملکہ تھا۔ آپ کی نظمیں کہیں دیکھنے میں آئی ہیں۔

بدیہہ گوئی | مولانا محمد عظیم نوشاہی برقندازی لیرووالی رح فرماتے تھے۔ کہ موضع بدو ملہی کا ایک معزز شخص نتھو نام تھا۔ مولانا شہباز خاں کے ساتھ نہایت بے تکلف تھا۔ ایک دن کہا میرے نام کا کوئی شعر بنا دیں۔ آپ نے فی البدیہہ کہا۔

ع

چہ نامِ تو مبارک ہست نتھو — کہ اول نہ بود آخر بود نتھو

حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی مدح سرائی | آپ کو حضرت نوشہ صاحب رح سے بہت محبت اور عقیدت تھی۔ چنانچہ نور نہال قادری میں آپ کی یہ مدح شریف درج ہے۔ ع

اے خسرو طریقت اے والیِ گدایاں — ہیچم شناسی و گدائی دیدم ندیدہ بودم

چشم و چراغ قادر دلبندِ مرتضائی — ایں شان و آشنائی دیدم ندیدہ بودم

بے مثل و بے خیالی در خوبی و صفائی — ایں عاشقی و مستی دیدم ندیدہ بودم

در علم و فضل ہستی یکتا و باکمالی — پابندِ شرع چوں تو دیدم ندیدہ بودم

تو مجددِ زمانہ ہم شاہِ نو بعالم — چوں تو در الفِ ثانی دیدم ندیدہ بودم

شہبازِ تشنہ بردر سائل بقدِ تمنا — میخانہ دمبدم ایں دیدم ندیدہ بودم

Marfat.com

تصنیفات

آپ کی متعدد تصانیف موجود ہیں۔

(۱)

مثنوی وقائع پنوں | آپ کے استاد مولانا محمد حسین کھوکھر نے قصہ سسی پنوں فارسی میں نظم کیا۔ صرف تھل کے ذکر سے لے کر وفات تک بنایا۔ آپ نے ۱۲۵۱ھ ایکہزار دو سو اکاون ہجری میں اپنے دوست قاضی پیر بخش جلالپوری رح کی فرمائش پر حمد و نعت لکھ کر سسی کی پیدائش سے لے کر تھل تک قصہ نظم کر کے اس کا نام وقائع پنوں رکھا۔ آغاز اس طرح پر ہے ؎

حمد ست حکیم حقیقی را راز حیطۂ حد و حساب افزوں — کو کرد طبائع را شائع ز اسرار صنایع بوقلموں
از نور نہاد نقش نگین معکوس بطین ہیچون و چگوں — سرے ست نہاں در ہر انساں از چیز کوزہ امکاں بیروں

در حسب حال و تاسف مآل خود

زیں پیش من بندہ سر افگندہ آگندہ بقعر جہالت ہے — از عیب گنہ بار دے سیہ سر بر نہ کنم ز خجالت ہے
شہباز بنام نیاز او ہم افتادہ بدام ضلالت ہے — اظہار کنم گفتار تو از روئے غبار و ملالت ہے

تصنیف وقائع پنوں کے وقت شہباز کی عمر چالیس سال تھی

یک یک نفسے عمرم رفتہ کہ برابر یک لک گنج بود — چل سال گذشت بہ بیہوشی چو خراموشی از بنج بود
ہر کس کہ چہ پیش بنزاد بود فریاد کن و نعم سنج بود — ز خود آرائی و نابینائی کارم پر پیچ و شکنج بود

اپنے استاد مولوی محمد حسین کی تعریف

لیکن زیں پیش حسین ولی کرد ست بیان احوال سسی — ارضاہ اللہ عفاہ اللہ جزاہ اللہ عن ملتمسی
ز آغاز نکردہ شروع او را ز انجام نمود بفہم رسی — من خبیث تملم نمودن آں عازم گشتم از بوالہوسی
تصنیف شریف و لطیف و خوشش از عیب و خلا پاکست چو جاں — ہر خستہ جگر را چوں مرہم ہر بستہ کمر را راہ رساں
من ناکس نارس راز دہ بوسس حبیت تماشش گشتم خوالیاں — یا عین حسین چہ مے سنجد ایں اسرب پر غین اعیاراں

Marfat.com

سببِ تالیف

یارے ستد وفادرے ہمدم ہم محرم اسرارے بہ یقیں — در شہر جلال آباد[1] شدہ ز افضال و کمال آرام گزیں
دیں پیر شد مذ دگشت جواں ز انعام شریفش پیر الدیں[2] — فرمائش کرد بمن کو دن ز تمام کلام چو دُر ثمیں

تاریخ اختتام قصۂ شہباز

زیں پس تصنیف حسین بخول کو بہت شریف لطیف زباں — حتی للقدور شعور و خرد بسطور شد از تقصور بساں
چوں در غم یار نزار بُدم خونخوار و دل افگار و حیراں — تاریخ گذار ز ایں نظم شدم۔ غم یار۔ بفہم اسرار نہاں ۱۲۵۱ھ

اس سے آگے مولوی محمد حسین صاحب کا کلام شروع ہوتا ہے۔ جس کا آغاز یہ ہے۔

شد مست شراب سبز خواب ز خوب جہان غافل — سرشار خمار عبا پنوں ز شرارت اخوان لا یعقل
بر جست عُمر بر بست کمر پئے قتل دو عاشق بے حاصل — بگذاشت سسی را در خلوت اندر اقفت پنوں را در محمل

یہ مثنوی وقائع پنوں۔ محمد علی کاتب ایمن آبادی نے جمعہ ۲ فروری ۱۹۲۵ء ۱۳۴۳ھ کو کتابت کی اور اسلامیہ پریس لاہور میں چھپی۔

مثنوی نسخہ بدیعہ عجیب منظر | یہ نسخہ آپ نے ۱۲۷۵ھ ایکہزار دو سو پچھتر ہجری میں فارسی نظم کیا۔ اس کا بحر زلیخائے جامی کا ہے۔ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

پس از حمد خدا و نعت احمد — ز مدح چار یار و آل امجد
کنم سر نامہ در آشنائی — دہم شیرازہ وفا ز بیوفائی
وفا آمد سرشت خاک مردان — وفا شد سرنوشت پاک مردان

کتاب کا آخری شعر یعنی مقطع یہ ہے۔

قلم شد کند از بسیاری سیر — فقد تم الکلام المختم بالخیر

---

[1] مراد از جلال پور [2] مراد از قاضی پیر بخش ہ۔ شرافت

Marfat.com

۔ کاتب نے اس پر اس طرح اپنا دستخط کیا ہے۔

"تمام شد نسخہ بدیعہ عجیب منظر از دست غلام محمد عفی اللہ عنہ بتاریخ ۲۰ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۱ھ اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ واحسن الیھما والیہ" [۳]

نوٹ

جناب ڈاکٹر باقر صاحب اورینٹل کالج میگزین لاہور نومبر ۱۹۴۳ء کے صفحہ ۴۶ پر شہباز خاں پر ایک مقالہ لکھا ہے۔ لیکن سوائے چند اشعار کے کچھ نہیں لکھا۔ اور آپ کے حالات پر کوئی روشنی نہیں ڈالی۔

---

[۳] اس کا یہ مخطوطہ۔ مجموعہ مخطوطات شیرانی میں۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے اس کا نمبر کتاب ۱۰۷۱ ھے۔ شرافت۔

Marfat.com

(۴۶)

شہزادہ شاہ

سائیں شہزادہ شاہ لاہوری رح

یہ سید فضل شاہ مجذوب لاہوری رح کا مرید تھا۔ مستانہ وار رہتا۔

واقعہ بیعت | حکیم احمد علی خاں لاہوری رح لکھتے ہیں۔

"یہ ایک جاٹ تھا اور سکھوں کے جنگی بیڑے میں عہدہ دار تھا۔ اس کے حالات عجیب و غریب ہیں۔ اس کی تازہ شادی ہوئی تھی۔ یہ گونا لے کر سسرال چلا آتا تھا۔ راستہ میں حقہ پینے کے واسطے حضرت کی خانقاہ میں ٹھہر گیا۔ آپ کا دستور تھا کہ اپنا حقہ کسی کو نہ دیا کرتے تھے۔ اس نے حقہ مانگا۔ آپ نے حقہ کے عوض گالیاں دیں۔ وہ تلوار نکال کر مارنے کو مستعد ہو گیا۔ لوگوں نے اس کے غصہ کو ٹھنڈا کیا۔ اور دوسرا حقہ دیا، یہ پی کر جانے لگا۔ آپ نے کہا کیا تو چلا جائے گا؟ جواب دیا ہاں جاتا ہوں۔ کھونس لے جو کھونستا ہے۔ غرض اپنے گاؤں کو چلا گیا، اور اپنی ماں سے کہنے لگا کہ "فضل شاہ میرے اندر وڑ گیا ہے۔ اور اس نے میرا لک تے پک سارا سٹیا ہے" یعنی فضل شاہ میرے اندر گھس گیا ہے اور اس نے میری کمر اور میرا سینہ جلا دیا ہے۔ ماں نے پوچھا۔ بیٹا! پھر اس کا علاج کیا؟ کہا تو اس کے پاس جا کر سفارش کر۔ اس کی ماں اپنی بہو اور بیٹے کو ساتھ لیکر آئی۔ اور منت سماجت کرنے لگی۔ کہ ان دونو کی نوجوانی پر رحم کر۔ مگر کیا ہو سکتا تھا۔ شہزادہ کا یہ حال ہو گیا کہ صرف روڑ کنکر کھاتا۔ اور یہی کہتا "نکل جا فضل شاہ لک تے پک" آپ کی وفات کے بعد مزار پر بھی رات بھر یہی صدا لگاتا

Marfat.com

اور قبر پر ہاتھوں کو ایسی حرکت دینا جیسی آرہ کش کرتے ہیں۔[1]

کرامت

ککو سائیں کے ہاں اولاد ہونا | اس کے پیر بھائی ککو سائیں کی اولاد جیتی نہ تھی۔ ایک رات اُس نے کہا شہزادہ شاہ! کوئی جیتا جاگتا بیٹا تو دلوا۔ کہنے لگا اچھا میں کھوکھر (نام موضع) جاتا ہوں۔ اور وہاں سے لاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد کہنے لگا بھئی! بیٹا تو لایا ہوں مگر گنجا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگا۔ لے بھئی۔ ایک اور لایا ہوں مگر ادھورا سا ہے۔ چنانچہ پہلا بیٹا گنجا پیدا ہوا۔ جو جیتا رہا۔ اور دوسرا تین چار برس کی عمر پاکر مر گیا۔ پھر ککو سائیں نے گنج کا علاج پوچھا۔ کہا گوجرانوالہ میں ملے گا۔ اتفاقاً بچہ کی والدہ کو گوجرانوالے جانے کا اتفاق ہوا۔ کسی بوڑھیا نے کہا۔ بکائن کے پتے پیس کر لگا دو۔ چنانچہ اس کے لگانے سے گنج اچھا ہو گیا۔ اسی طرح کی اور بے شمار کرامات ہیں۔"[2]

---

[1] سفینہ اسرار التصوف۔ حصہ دوم۔ شرافت

Marfat.com

(۴۷)

شیر شاہ

بابا شیر شاہ برقندازی لاہوری رح

آپ کا نام قادر شاہ۔ المعروف قادو شاہ۔ المخاطب بہ شیر شاہ تھا۔ والد کا نام محمد صالح نمدہ مال۔ آپ کوچہ نمدہ مالاں۔ دہلی دروازہ۔ لاہور میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے دل محبتِ فقرا سے لبریز تھا۔ اور آثارِ شکر ہویدا تھے۔ جب بارہ[۱۲] سالہ ہوئے تو مولوی محمد اعظم صاحب انصاری برقندازی جالندہری رح کی بیعت ہوئے۔ مگر انہوں نے آپ کا غلو انس دیکھ کر اپنے بیٹے میاں غلام حسن صاحب کے سپرد کر دیا تھا۔ اور کہہ دیا تھا کہ یہی تمہارے پیر ہیں۔ [۱]

آدابِ شیخ آپ عشقِ مربی میں یہاں تک سرشار تھے کہ جہاں اُن کا نام سُن لیتے سجدہ کر دیتے۔ جب کبھی اپنے پیر خانہ، جالندہر بستی شیخ درویش میں جاتے تو پاسِ ادب سے کبھی چارپائی پر یا بلند جگہ پر نہ بیٹھتے۔ اور یہ وتیرہ اخیر عمر تک رہا۔ تا حیاتِ مرشد امرتسر سے پیدل چل کر جایا کرتے۔ واپسی کے وقت چار کوس تک پیچھے پاؤں آیا کرتے۔ بیٹھک سے حلقہ خانقاہ تک روزانہ صبح جھاڑو کیا کرتے۔ اور اُن کی وفات کے بعد ہر صبح و شام خانقاہ کا طواف کیا کرتے۔ جب تک بستی میں رہتے کسی کتے کو نہ مارتے۔ نہ دُر کارتے۔ خود کھانا کھانے سے پہلے کُتے کو روٹی ڈال دیا کرتے۔ بستی کے باشندوں کی تعظیم کیا کرتے۔ اپنے پیر صاحب کی زندگی میں کبھی اُن پر پیٹھ

---

[۱] انوارِ اتحادیہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ خطی۔ شرافت

Marfat.com

نہ کی۔ وفات کے بعد اُن کی قبر کا بھی ویسے ہی احترام کرتے۔ کبھی بے تکلف ہو کر نہ بیٹھتے اُدھر منہ کر کے نہ کبھی تھوکا۔ نہ پاؤں دراز کئے۔ نہ ہنسے۔ جب زیارت مزار سے پچھلے پاؤں لوٹتے تو بستی کے لڑکے آپ کے ساتھ چمٹ جاتے۔ یا پیٹھ پر بیٹھ جاتے۔ تو آپ اُلٹ کر گر پڑتے۔ لڑکے ہنستے۔ تو آپ بھی اُن کے ساتھ ہنستے۔ ناراض نہ ہوتے۔ اگر کبھی امرتسر میں ہوتے تو توپ والہ دروازہ سے باہر جالندھر کے راستہ پر جا کر تیم شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرتے۔ اور پچھلے پاؤں ڈیرہ پر پہنچ جاتے۔ [۲]

نعرہ مارنا | اگر کبھی جالندھر بستی شیخ میں جاتے تو لڑکے آپ کو گھیر لیتے اور کہتے شیر بچہ مار [یعنی بھبک مار] آپ اُن کے خوش کرنے کو لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ کا زور سے نعرہ لگاتے۔ اور چند قدم چھلانگ مار جاتے۔ [۳]

عبادات | ابتدا سے ہی آپ میں ذوق شوق روز افزوں تھا۔ عبادت میں لگ گئے۔ بڑے بڑے مجاہدات اور چلے کئے۔ درگاہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری [۴] اور مزار حضرت میاں میر قادری اور دیگر بزرگان لاہور پر متعدد گوشوں۔ چلوں میں مجاہدے کئے۔ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے جسم میں قدرتی وفور طاقت تھا۔ چہرہ لال گولال۔ آنکھیں مسیگوں رہتی تھیں۔ [۵]

یاران طریقت | آپ کے خواص احباب و مریدین یہ تھے۔

۱ مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر بن محمدی شاہ انصاری ساکن بستی شیخ درویش متصل جالندھر مصنف کتب انوار القادریہ اور اشارات الشفا وغیرہ۔

---

[۲] [۳] انوار القادریہ خطی۔ [۴] حضرت داتا گنج بخش کا اصلی نام علی بن عثمان جلابی ہجویری تھا۔ شیخ ابوالفضل بن حسن ختلی رح کے مرید تھے۔ بحکم مرشد غزنی سے چل کر لاہور تشریف لائے۔ ۴۶۵ھ / ۱۰۷۲ء میں انتقال کیا۔ [۵] میاں میر کے والد کا نام قاضی سائیں دتہ تھا۔ فاروقی النسب سندھی الاصل تھے۔ شیخ خضر سیوستانی کے مرید تھے ۱۰۴۵ھ / ۱۶۳۵ء میں وفات پائی۔ [۶] انوار القادریہ سراج

Marfat.com

۲ میاں پیر بخش حکاک ۔ سکائن کوچہ لنڈیگراں ۔ لاہور ۔

۳ میاں غلام علی حکاک ۔

۴ میاں پیر بخش طوائف دینا نگری مقیم محوٹی منڈی ۔ لاہور ۔

۵ میاں فتح الدین ملک تیزا بیہ ۔ کوچہ کنگے زئیاں کشمیری بازار ۔ لاہور ۔

۶ میاں کرم بخش لوہار لاہوری

۷ میاں نبی بخش جسترا ج امرتسری

۸ چوہدری محمد گھمار لونگرہ ۔ امرتسری

۹ خدا بخش گھمار کپتر امرتسری

۱۰ اللہ بخش تیلی تمباکو فروش

۱۱ بھوخرادی امرتسری

۱۲ میاں غلام حیدر خان پشاوری

۱۳ میاں عمر الدین ورائچ حسین پوری

۱۴ مراد علی درزی ستانی

۱۵ دیندار پہاڑیہ

۱۶ میاں عیدا

۱۷ صوبہ نمدہ مال

۱۸ محمد بخش المعروف مہندد بافندہ نمدہ مال

۱۹ شرف الدین خیاط

۲۰ مسمات مائی بیگم پٹھانی

۲۱ پنڈت رادھا کشن کشمیری ؎

؎ انوار الفاروقیہ خطی ۔ شرافت

Marfat.com

واقعہ وفات

آپ نے وفات کے وقت اپنے مرشد ارشد کا اسم گرامی ان الفاظ میں پکارا۔
"یا میاں غلام حسن" یہ کہہ کر جان بحق تسلیم کی۔

تاریخ وفات | بابا شیر شاہ کی وفات ہفتہ وقت عصر دسویں ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ ایکہزار تین سو ایک ہجری بطابق آٹھویں فروری ۱۸۸۴ء ایکہزار آٹھ سو چوراسی عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۲۷ سنہ ستائیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار محلہ سلطان پورہ لاہور میں ہے۔

قطعات تاریخ

از مولانا غلام قادر شاہ اثر مصنف انوار القادریہ

ے

عازم دار بقا شد چو ز دار فانی
شیر شہ قادری آن خضر رہ حق دانی
اثر زار بتاریخ وصالش گفتا
شنبہ بود دہم ماہ ربیع الثانی
۱۳۰۱ھ

(۲)

چراغ قادریہ شیر شاہ نوشاہی
بدار خلد رواں شد چو زین سرائے محن
بیاد پیر خود آن کلمہ کہ آخر گفت
فتاد سال بیاں۔ یا میاں غلام حسن
۱۳۰۱ھ

(۳)

شیر شاہ قادری نوشاہی
کہ در دش بود خلق را مامن
چون برفت از جہاں اثر سالش
گفت خاموش شد۔ چراغ زمن
۱۳۰۱ھ

(۴)

مرشد ما شیر شاہ قادری
شد ز دنیا چون سوئے عقبیٰ رواں
چونکہ بود او آفتاب فیض حق
شمس فیض ہو۔ بود تاریخ آں
۱۳۰۱ھ

مادہ تاریخ "مظہر قیوم" ۱۳۰۱ھ

Marfat.com

(۴۸)

شیر شاہ

بابا شیر شاہ ولی شیرد کی والے

آپ قوم سندھو سے۔ موضع شیرد کے ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ وہیں مدفون ہیں۔ بابا مولا شاہ قصاب امرتسری کے مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے علاقہ میں آپ کا فیض عام تھا۔

یاران طریقت آپ کے خورمن مرید یہ تھے۔

۱	سائیں عالم شاہ ولد قادر بخش وینس	پنوواں چک ۷۶، ضلع شیخوپورہ
۲	میاں نتھو لوہار	کوٹلہ کاہلواں " "
۳	محمد شریف بروالہ	محلہ سندھو پورہ لائل پور
۴	مستری عبداللہ لوہار	چوہدری والہ چک ۷ "
۵	بشیر احمد حجام	" "
۶	کرم بخش جٹ	" "

شجرۂ نقرائے بابا شیر شاہ ولی شیرد کی والے

سائیں عالم شاہ ولد قادر بخش وینس۔ آبائی وطن شکالہ مشمولہ فیض پور تحصیل شکالہ ضلع گورداسپور ہے۔ اب پور آں ضلع شیخوپورہ میں سکونت پذیر ہے ۱۳۸۸ھ میں ولادت پائی عمر ۱۳۹۲ھ میں مجھے ڈوگیانوالی میں ملا بعمر ساٹھ سال تھی۔

- منشی ولد تاج دین کمہار شیرد کے
- غلام محمد کمہار۔ کھوکھر کی ملیاں
- محمد عنایت کمہار "
- محمد صادق شیخ شیخوپورہ
- محمد منیر ولد صادق۔ محلہ کچا گول بھٹہ لائل پور
- محمد منیر ولد شریف بروالہ سندھو پورہ "
- محمد نذیر ولد بوٹی قریشی۔ لائل پور
- عبدالحمید ولد محمد شریف۔ گوجرہ
- مشتاق احمد ولد نیاز احمد کہل "

Marfat.com

ص

(۴۹)

صالح شاہ

حاجی سید صالح شاہ مشہدی رح

ابن سید جلال شاہ مشہدی۔ موضع کوٹ رسولپور یاں۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ اور کبھی موضع ایسر کے۔ ضلع شیخوپورہ میں بھی رہتے۔

بیعت و خلافت آپ نے بحضرت حضرت میاں نواب علی و لد میاں غلام حیدر صاحب مُندرپوری رح بیعت کر کے اجازت خاندان عالیہ قادریہ نوشاہیہ حاصل کی۔ اور خلافت پائی۔

اوراد و وظائف آپ نماز پنجگانہ۔ اور نوافل تہجد کے پابند اور ہر وقت ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہتے۔ دعائے حزب البحر۔ دعائے سیفی۔ درود کبریت احمر۔ درود اکبر درود مستغاث۔ حرز قادریہ۔ تکبیر عاشقاں قصیدہ غوثیہ ختم شریف قادریہ نوشاہیہ، چہل کاف با توکل کا روزانہ ورد رکھتے۔

مجموعہ وظائف کی اشاعت آپ نے تمام وظائف خاندان کو جمع کر کے بنام مجموعہ وظائف خاندان قادریہ نوشاہی بوساطت قاضی نظام الدین ساکن کوٹ خضری ضلع گوجرانوالہ چھپوا کر شائع کیا۔

اویسی سلسلہ سے مستفیض ہونا آپ کو اویسی خاندان سے بھی نسبت حاصل تھی۔ آپ نے اپنا شجرہ اویسی اس طرح مجھے بتایا تھا۔

سید صالح شاہ۔ مرید سید معظم شاہ نوکھری کے۔ وہ مرید شیخ برخوردار کے۔

Marfat.com

وہ مرید سید محمد شاہ مدفون دانے والی ضلع گوجرانوالہ کے۔ وہ مرید میراں سید حاکم شاہ مدفون کوٹ کیسلیاں ضلع گوجرانوالہ کے۔ وہ مرید میراں حاجی سید علی مدفون اسرور، اُدھانگری کے۔ وہ مرید میاں علی ابن شہاری اسروری مدفون میانعلی ضلع شیخوپورہ کے۔ وہ مرید شیخ جلال الدین کھگہ ملتانی کے۔ وہ مرید خواجہ عالم الدین کے۔ وہ مرید شاہ عبداللہ مہدی معشوق الٰہی کے۔ وہ مرید شیخ جلال الدین محمد رُومی کے۔ وہ مرید خواجہ فخر الدین عراقی کے۔ وہ مرید خواجہ ابو محمد بندگی کے۔ وہ مرید خواجہ زین العابدین کے۔ وہ مرید شیخ ابوالحسن بندگی کے۔ وہ مرید خواجہ ابو عالم کے۔ وہ مرید شیخ حبیب اللہ نوری کے وہ مرید خواجہ ابو سعید متوکل کے۔ وہ مرید خواجہ سید برہان الدین محقق ترمذی کے۔ وہ مرید خواجہ ابو کبیر کے۔ وہ مرید خواجہ عبدالرحمٰن کاشانی کے۔ وہ مرید خواجہ عبدالکریم ستاری کے۔ وہ مرید خواجہ شرف الدین کے۔ وہ مرید خواجہ سلیمان متوکل کے۔ وہ مرید خواجہ عالم الدین کے۔ وہ مرید خواجہ ابو محمد سامی کے۔ وہ مرید خواجہ معروف کرخی کے وہ مرید خواجہ شمس الدین کے۔ وہ مرید خواجہ حسام الدین کے۔ وہ مرید خواجہ اویس قرنی کے۔ وہ مرید حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمہم اللہ تعالیٰ۔ [1]

کرامات

بابا امیر الدین نقشبندی کا فیض سلب کرنا ایک بار آپ ضلع شیخوپورہ کا سفر کر رہے تھے۔ کوٹلہ شیجو بیگ کے پاس سے گذرے۔ وہاں نقشبندیہ سلسلہ کے ایک بزرگ بابا امیر الدین نام رہتے تھے۔ (جو میاں شیر محمد شرقپوری رح کے پیر و مرشد تھے۔) انہوں نے حضرت نوشہ گنج بخش رح کے اسم گرامی سے کچھ حقارت کی اور کہا کہ وہ سماع سنتے تھے۔ آپ چونکہ وابستگان سلسلہ نوشاہیہ سے تھے اس لئے آپ کی طبیعت میں جوش آگیا۔ ایسی

---

[1] تاریخی لحاظ سے اس شجرہ پر کئی جگہ اشکال وارد ہوتے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

نگاہِ غیرت کی کرن کا فیض سلب کر لیا، اور چلے آئے۔ آخر انہوں نے پیچھے سے آکر کافی الحاح وزاری کی۔ اور دوبارہ آپ سے فیض حاصل کیا۔

مخدوم صاحب گیلانی کو اولاد کی دعا | ایک مرتبہ آپ اوچ گیلانی میں زیارت مزارات سادات کرام کے واسطے حاضر ہوئے۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث الحسنی رح کے محل شریف میں بیٹھے تھے۔ کہ آپ کے درویشوں کو وجد و ذوق حاصل ہوا۔ اُسوقت مخدوم سید حامد گنج بخش سابع سجادہ نشین درگاہِ غوثیہ محبوبیہ موجود تھے۔ اُنہوں نے یہ خاص حالت آپ پر طاری دیکھ کر آپ کے آگے التماس کی کہ میرے ہاں کوئی اولاد نہیں۔ آپ میرے حق میں دعا فرما دیں۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اور بشارت دی کہ حق تعالےٰ آپ کو لڑکا عطا فرماوے گا۔ اور اپنے پاس سے تعویذ بھی دیا، چنانچہ آپ کی دعا سے یکم محرم ۱۳۳۹ھ (یکہزار تین سو اُنتالیس ہجری (۱۴ ستمبر ۱۹۲۰ء) کو اُن کو فرزند عطا ہوا۔ جس کا نام تاریخی خیرات حسین رکھا گیا، اور وہ اب بعمر تریپن ۵۳ سال ۱۳۹۲ھ یکہزار تین سو بانوے ہجری میں بنام مخدوم سید شمس الدین تامن اپنے والد کی جگہ درگاہِ غوثیہ کے سجادہ نشین ہیں۔

حج و زیارات | آپ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کی زیارات۔ اور بغداد شریف و کربلائے معلےٰ اور نجف اشرف کی زیارات سے مشرف ہوئے۔

خاندان نوشاہی کے بزرگوں سے محبت | آپ کی میرے دادا صاحب حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح اور میرے والد بزرگوار اعلیٰحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب المتخلص بہ نوشاہی سے بہت محبت تھی۔ بھڑی شریف کے عُرس پر آتے تو اُن حضرات کی ملاقات کے واسطے مسجد درگاہِ رحمانیہ میں ضرور حاضر ہوتے۔ اسی طرح میرے (شرافت کے) ساتھ بھی خاص الفت رکھتے تھے۔

اولاد | آپ کے چھ بیٹے ہوئے۔

۱ پیر احمد شاہ۔ بارعب ہیں۔ ان کے دو بیٹے خادم حسین اور طالب حسین موجود ہیں۔

Marfat.com

۲ پیر رحمت شاہ لاولد فوت ہوئے۔

۳ پیر محمد شاہ۔ شاہ طبیعت ہیں۔ ان کے چار لڑکے پیر عنایت شاہ۔ یوسف شاہ انور شاہ اور علی حسین موجود ہیں۔ ان میں سے پیر عنایت شاہ۔ صاحب عبادت وظائف خوان، نیک اطوار ہیں۔ ان کے سوا باقی سب اصحاب شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں۔

۴ پیر دلایت شاہ۔ یہ حوضع ایسر کے، ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے تھے۔

۵۔ پیر انور شاہ بچپن میں فوت ہوئے۔

۶ پیر حسن شاہ بچپن میں فوت ہوئے۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ ہیں۔

۱	پیر احمد شاہ فرزند اکبر	کوٹ ہرا پوراں۔ گوجرانوالہ	
۲	پیر محمد شاہ فرزند سوم	〃	〃
۳	پیر عنایت شاہ ولد پیر محمد شاہ۔ نبیرہ	〃	〃
۴	پیر یوسف شاہ ولد پیر محمد شاہ	〃	〃
۵	پیر مبارک شاہ ولد پیر قمر شاہ مشہدی شاعر	اگوہڈر	〃
۶	پیر اکبر شاہ ولد پیر عالم شاہ مشہدی	〃	〃
۷	پیر برکت شاہ ولد پیر عالم شاہ مشہدی	〃	〃
۸	سائیں لدھا مراسی	ڈڑی والہ	〃
۹	حاجی سائیں اللہ دتہ قوم سنگل خادم حاضر باش	ساگر	〃
۱۰	حافظ رحیم بخش مراسی	کوٹ حضری	〃
۱۱	سید صادق حسین بخاری	سائب	〃
۱۲	مولوی عبدالکریم مراسی امام مسجد تھانے والی	خانقاہ ڈوگراں	شیخوپورہ
۱۳	پیر سدین شاہ	مہڑ بالہ چک ۲	〃

Marfat.com

۱۴	سید مقبول شاہ ولد سید نور شاہ مشہدی	جویانوالہ ضلع شیخوپورہ	
۱۵	سید لشیر شاہ ولد سید رسول شاہ بن سید نور شاہ مشہدی	〃	〃
۱۶	سید باقر شاہ ولد سید نادر شاہ مشہدی	〃	〃
۱۷	سائیں رحمت علی ڈوگر متوفی ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء سیانوالی والہ مدفون کالیم		〃
۱۸	سائیں لال دین گلگو	بدھوپور	〃
۱۹	سید رسول شاہ بخاری	بھوپال والہ چک نمبر	لائل پور
۲۰	سید حسین شاہ ولد سید دولت شاہ بخاری	〃	〃
۲۱	سید اسحاق شاہ ولد سید دولت شاہ بخاری	〃	〃
۲۲	سید غلام رسول شاہ ولد سید حسین شاہ بخاری پٹواری	〃	〃
۲۳	سید ظہور حسین ولد سید حامد علی شاہ بن سید دولت شاہ بخاری	〃	〃
۲۴	سید زوار حسین ولد سید حامد علی شاہ بخاری	〃	〃
۲۵	بابا جی خان پٹھان	×	〃
۲۶	سید شاہ نواز مسانیاں والہ	میاں چنوں	ملتان
۲۷	سید محمد حسین شاہ بخاری	ڈلہ کولیاں	ہوشیارپور
۲۸	سائیں غلام حسین		

تبرکات آپ کی تسبیح اور کلاہ چہار ترکی اولاد کے پاس موجود ہے۔

تاریخ وفات سید صالح شاہ کی وفات بمنگلوار وقت نماز فجر انیسویں صفر ۱۳۶۳ھ ایکہزار تین سو تریسٹھ ہجری مطابق چودہویں فروری ۱۹۴۴ء ایکہزار نو سو چوالیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی سنہ نوحلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر کوٹ رسول پوریاں ضلع گوجرانوالہ میں اپنے والد کے گنبد میں مشرقی طرف ہے۔

مادہ تاریخ «شاہ خادم الفقرا» ۱۳۶۳ھ

Marfat.com

(۵۰)

ظہورالدین

فقیر سید ظہورالدین بخاری برقندازی لاہوری ؒ

آپ فقیر سید خلیفہ نورالدین بن فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بخاری برقندازی لاہوری رح کے فرزند اکبر و مرید و خلیفہ تھے۔ ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۵ء میں پیدا ہوئے (رؤسائے پنجاب ص ۲۴۱)

تحصیلداری | رائے بہادر کنھیا لعل لاہوری لکھتا ہے۔

"یہ شخص پہلے تحصیلدار تھا۔ پھر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوا۔ اب پنشندار ہے"[1]

تاریخ وفات | فقیر سید ظہورالدین کی وفات ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ ایکہزار تین سو گیارہ ہجری مطابق نومبر ۱۸۹۳ء ایکہزار آٹھ سو ترانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی سنہ ۳۶ جمعتیس جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ

"طوطی خوشنوا فریب" ۱۳۱۱ھ

فقیر سید ظہورالدین کی اولاد کا مختصر تذکرہ

فقیر سید ظہورالدین کے ایک ہی فرزند سید نوبہارالدین تھے۔ جو اپنے والد صاحب کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے۔

---

[1] تاریخ لاہور۔ ص ۴۷۔ شرافت

Marfat.com

فقیر سید نوبہار الدین کے دو بیٹے تھے۔ فقیر سید افتخار الدین۔ اور فقیر سید اقتدار الدین۔ ان دونو کی پرورش اور تربیت ان کے دادا کے سایۂ عاطفت میں ہوئی۔

فقیر سید افتخار الدین اپنے دادا فقیر سید ظہور الدین کی وفات کے بعد صوبہ پنجاب کے درباری حیثیت سے صاحب عزّ و جاہ ہوئے۔ انگریزی حکومت کے ابتدائی زمانے میں یہ منصب عزّ و وقار کا نشان اور خاندانی شرافت کی سند متصوّر ہوتا تھا۔ ان کی شادی اپنے دادا کے چھوٹے بھائی فقیر سید قمر الدین کی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن سے ان کی تین[۲] بیٹیاں ہوئیں جن میں سے ایک کا نام مبارکہ بیگم تھا۔ فقیر سید افتخار الدین ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء میں رشتہ ملازمت میں منسلک ہوئے۔ اور ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر فائز ہوئے دوسری بیوی سے ان کا ایک بیٹا فقیر سید سراج الدین تھا۔

فقیر سید سراج الدین گوجرانوالہ میں ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کے دو بیٹے فقیر سید وقار الدین۔ اور فقیر سید انوار الدین موجود ہیں۔[۳]

---

[۲] حیاتِ مراتب ص ۲۲۸۔ مصنفہ ڈاکٹر محمد عبداللطیف ایم اے پی ایچ ڈی ۱۹۶۳ء شرافت۔

Marfat.com

ع

(۵۱)

عبدالبصیر

سید عبدالبصیر گیلانی رح

شجرہ نسب آپ کے والد بزرگوار کا نام سید عباس علی شاہ تھا۔ ابن سید شرف شاہ بن سید غلام علی شاہ بن سید انور شاہ بن سید شاہ جمیل بن سید شاہ الہ داد بن سید شاہ حبیب بن سید حکیم بن سید بدیع الدین آغا شہید۔ [1]

بیعت طریقت آپ کی بیعت بابا لال شاہ گوجرطوروالہ رح سے تھی۔ صاحب خلافت واجازت تھے۔ میرے (شرافت کے) والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی ساہنسیالوی قدس سرہٗ کے ساتھ ایک مرتبہ موضع موسیٰ دغلاں ضلع گوجرانوالہ میں آپ کی ملاقات ہوئی۔ بہت ادب واعتقاد سے پیش آئے۔

عملیات آپ کو عملیات میں خاص کمال تھا۔ کئی امراض پر مفرد اشاہ علی کا پڑھ کر دم کیا کرتے۔ [2]

اولاد آپ کے چھ بیٹے ہوئے۔

۱ سید عنایت شاہ ۲ سید ولایت شاہ ۳ سید امانت علی ۴ سید باغ علی ۵ سید اولاد حسین۔ ۶ سید صابر علی متوفی جمعہ ۲ محرم ۱۳۹۲ھ مقام چک دادن ضلع گوجرانوالہ

تاریخ وفات سید عبدالبصیر کی وفات سوموار یکم رمضان ۱۳۵۵ھ سولہویں نومبر ۱۹۳۶ء میں بعہد حاجی ششم ہوئی۔ مادہ تاریخ

مدفن آپ کی قبر کھوکھے والی متصل مدد کھلواں ڈاکخانہ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ میں ہے "ترجمہ از حیات"

---

[1] مفتی محمد شاہی خطی جلد دوم۔ ص ۲۷۲۔ [2] ایضاً ص ۹۹۵ شرافت

Marfat.com

(۵۲)

عبدالرحمٰن

میاں عبدالرحمٰن پنڈی والے رح

المشہور میاں رحمان۔ موضع پنڈی لوہاراں مضافات جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

شجرہ نسب | آپ کے والد کا نام میاں صدرالدین تھا۔ ابن سلطان محمد بن عبدالرسول بن محمد عظیم بن محمد نسیم بن شیخ شہاب بن عبدالرحیم بن حافظ شمس الدین بن حضرت شیر غازی (مدفون پنڈی لوہاراں) بن شیخ نتھو بن داؤد بن لقمان بن افضل بن شیخ اکرم۔ رحمہم اللہ تعالیٰ [1]

بیعت طریقت | میاں رحمان کی بیعت شیخ محمد بخش نوشاہی۔ ساکن کوٹلی شہانی ضلع گجرات سے تھی۔ اپنے پیر صاحب کے نہایت فرمانبردار تھے۔

درگاہ نوشاہیہ کی زیارت | آپ ہر سال بائیسویں پھاگن کو حضرت سید حافظ روح اللہ ابن سید محمد امین مختار السالکین برخوردار رح کے عرس مبارک پر ساہن پال شریف حاضر ہوا کرتے اور زیارت درگاہ حضرت نوشاہ علیجاہ رح سے مشرف ہوا کرتے۔ حضرت سید فاضل شاہ ولد سید محمد امین صاحب رح کے ساتھ آپ کو بہت محبت و عقیدت تھی۔

---

[1] حدیقۃ الانساب خطی۔ شرافت

Marfat.com

(۵۳)

عبدالغنی

میاں عبدالغنی برقندازی ستارکوٹی رح

شجرہ نسب | آپ کے والد کا نام میاں غلام علی تھا۔ ابن حافظ کریم بخش بن حافظ حاجی نور محمد [انہوں نے سات حج کیے۔ موضع بھیٹ سلہال ضلع جہلم میں امام مسجد تھے۔ گھوڑے سے گر کر فوت ہوئے] بن میاں محمد حیات بن میاں محمد خورشید بن میاں محمد فاضل قوم منہاس۔

آپ کے آباواجداد قصبہ سیلاں ضلع گجرات کے قاضی تھے۔ آپ کے والد صاحب موضع کوٹ ستار میں چلے آئے۔ جو سیلاں سے ایک میل مغرب کی طرف ایک گاؤں ہے آپ کی نشوونما وہیں ہوئی۔ وہاں کے امام مسجد تھے۔

بیعت طریقت | آپ نے حضرت مولانا سید فقیراللہ شاہ بن سید احمد شاہ رضوی نوشاہی برقندازی بدوملہی والے کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اپنے پیر صاحب کے نہایت عاشق اور شیدا تھے۔ گاہ بگاہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں حاضری کرتے۔

فیض صحبت | آپ کو میرے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب برقندازی سے بھی بڑی عقیدت تھی۔ آپ ساہن پال شریف ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور فیض صحبت سے مستفیض ہوا کرتے۔ حضرت سید پیر مکھن شاہ صاحب متوفی ۱۳۴۲ھ کو بھی دیکھا تھا۔

انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر جانا | ۱۳۴۵ھ کا واقعہ ہے کہ آپ ساہن پال شریف میں آئے۔ اور مجھ کو (شرافت کو) کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ امسال لاہور جاکر انجمن

Marfat.com

حمایت اسلام کا جلسہ دیکھیں۔ چنانچہ میں بھی آپ کے ہمراہ ہوا۔ دسمبر کا مہینہ تھا۔ دریائے چناب سے پایاب گذر کر رسول نگر سے علی پور چھٹہ تک تانگہ پر گئے۔ فی سواری ایک آنہ کرایہ تھا۔ وہاں سے لاری پر سوار ہو کر براستہ گوندلانوالہ۔ گوجرانوالہ گئے۔ فی سواری چار آنہ کرایہ تھا۔ وہاں سے لاری پر لاہور پہنچے۔ فی سواری چھ آنہ کرایہ تھا۔ جلسہ سرانڈر تھ روڈ پر جنوبی طرف اسلامیہ کالج کے گراؤنڈ میں منعقد تھا۔ شیخوپورہ کے ڈپٹی کمشنر مہدی زمان خان جلسہ کے صدر تھے۔ کئی علماء نے تقریریں کیں۔ سید سلیمان ندوی بھی اُس جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ گوجرانوالہ کے رئیس اعظم چوہدری عطاء اللہ خاں تارڑ بھی وہاں موجود تھے۔

اس جلسہ پر ایک ہندو وکیل جس کا نام کنھیا لال گابا تھا حلقہ اسلام میں داخل ہوا اُس کا اسلامی نام خالد لطیف گابا رکھا گیا۔ یعنی پہلے بھی کے وکیل گابا تھا پھر بھی کے وکیل گابا رہا۔ اُس وقت ایک شاعر نے ایک قطعہ بنا کر پڑھا۔ ؎

گابا کہ مردِ نیک نجیب و شریف ہیں — حلقہ بگوشِ ملتِ دینِ حنیف ہیں
کل تک جناب وہ جو کنھیا کا لال تھے — شکرِ خدا کہ آج وہ خالد لطیف ہیں

سیال عبدالغنی سُن کر بہت خوش ہوئے۔

حلیہ ولباس | آپ کا قد درمیانہ۔ سر کے بال زلفیں دراز سینہ تک۔ داڑھی ایک قبضہ سے قدرے دراز۔ سر پر ٹوپی کانوں والی۔ لباس درویشانہ رکھتے۔

شاعری | آپ پنجابی میں شعر بھی کہتے تھے۔ آپ نے ایک شجرہ خاندان نوشاہی بطور مخمس بنایا تھا۔ نمونہ کلام کے طور پر اس کا ایک بند۔ ایک درمیانہ ایک آخری بند یہاں درج کیا جاتا ہے۔ ؎

وہ ذرہ قدرت تیری سایاں — تخمیس چھڑیاں لایاں
رحمت نال غلاظت دھوویں — پل وچ دیں صفایاں
فضلوں رزق پوچاویں بھاویں — دیکھیں نیں کمایاں
نام تصدق ذات اپنی دے — لوں لوں شوق رچاوے
آ ہُن بال محبت دل وچ — وصلوں جام پلاوے

Marfat.com

حضرت شیخ محمد حاجی نوشہ رنگن چڑھیا وحدت دے دریا وچ ترکے لکھاں نوں اس چڑیا
دِتا چھٹا بیج عشق دا دانہ اِک نہ اڑیا اپنی رنگن گوہڑی سیتی عشقوں بیج ولادے
آتش بال محبت دل وچ وصلوں جام پلادے

عاجز عبدالغنی بیچارہ بہت تساڈا پایہ ٹھکھا دیکھ دلیری غنیاں منگدا کجھ سرمایہ
باہجھ تساڈے ناکوئی تکیہ ہر دم رکھو سایہ ٹھوٹھے کھانا پاغریباں سفقت نال کھوادے
آتش بال محبت دل وچ وصلوں جام پلادے [بیاض ذکاء ہرفت خطی ص۲۶]

[بیاض تسلیم بشارت خطی].

مکتوب

آپ کچھ عرصہ علاقہ لائل پور میں ملازم رہے۔ وہاں سے آپ نے ایک مکتوب بزبان فارسی میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی نور اللہ مرقدہٗ نے بھیجا تھا جو یہ ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

صبا بگوشۂ آن بام گر بمے گذری اِذا لقیت حبیبی فقل لہٗ خبری
ترا چہ نفع کہ ما را بہجر مے سوزی ولو فرحت بھذا ارضیت فی ضرری

منبع العلم والحیا۔ ناصر الدین والتقویٰ اولنا ومولانا حضرت محمد والمصطفیٰ نور اللہ تعالیٰ عمرھما وصدرھما۔

از غریب الوطن عبدالغنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد للہ کہ ابواب خیریت فیما بین مفتوح اند۔ احوال بریں منوال کہ نوازش نامہ ضیاء القمر مفرح القلب والنور البصر کہ کم عقلاں را از خواندن آں رونق افزودے وبیدلاں را از دیدن آں تسکین بودے برسید واز مطالعہ آں تشویش وبیحد کہ ذخیرہ درشتہ بودم برید در حیرت کشید تا از کم فرصتی فراغت یافتم واز حالات خود نامہ فرستادم۔ کارروائی ایں احقر سوائے ڈاک دنگرانی مال متاع ہیچ نیست از دعائے خیر آں صاحبان بالکل کار آسان تر ست دیگر بندہ از شاہ کوٹ بجانب جنوب بسفر عبارت ۱۲ میل براہ کرنال رفتہ است جملہ احباب سلام۔ عبدالغنی از محمود نگر چک ۱۲ گوگیرہ برانچ ۲۰ راگست ۱۹۰۷ء"

Marfat.com

(۵۴)

عبداللہ شاہ

شیخ عبداللہ شاہ لاہوری رح

یہ سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری رح کا مرید تھا۔

پیر صاحب کی خدمت میں حضوری | حکیم احمد علی خاں لاہوری رح لکھتے ہیں۔

"یہ بھی حضرت کے فدائیوں میں سے تھا۔ اور صدق دل سے آپ کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا۔ اور جان و مال سے ہرگز دریغ نہ کرتا تھا۔ اس کا ایک بیٹا قادر بخش بھی جو فوت ہو چکا ہے آپ سے ارادت رکھتا تھا۔ دوسرا بیٹا شیخ اللہ دتہ زندہ ہے اور سرکاری ملازم ہے۔" [1]

---

[1] اسرار التصوف حصہ دوم۔ تراخت۔

Marfat.com

(۵۵)

علم الدین

سائیں علم الدین برقندازی پوٹھوہاری

آپ قوم تنیلی سے تھے۔ موضع کرنب بلوچ علاقہ گوجر خاں کے رہنے والے تھے۔
میاں غلام حسین برقندازی بڑکلی والہ کے مرید و خلیفہ تھے۔

فیض صحبت آپ کو میرے (شرافت کے) جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر برخورداری ماہنیالوی رح سے بھی فیض صحبت تھا۔ ان کے ساتھ بڑی محبت اور عقیدت تھی۔ اور سائیں کرم الدین برقندازی بگوالی رح سے بھی ارادت تھی۔

اوراد و وظائف آپ کلمہ طیبہ۔ درود شریف ہزارہ۔ چہل کاف اور حرز یمانی یعنی دعائے سیفی کا روزانہ بلاناغہ وظیفہ کیا کرتے۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی درگاہ شریف پر اکثر حاضری دیا کرتے تھے۔

قدر و منزلت آپ گاہ بگاہ گولڑہ شریف میں حضرت سید مہر علی شاہ[1] چشتی نظامی رح کے پاس بھی جایا کرتے۔ پیر صاحب آپ کی بہت قدر کیا کرتے۔ اور عزت و احترام سے بٹھاتے ایک روز پیر صاحب آپ کے ساتھ کلام کر رہے تھے۔ کسی شخص نے عرض کیا۔ یا قبلہ! یہ سادہ لوح ٹوپی پوش فقیر ہے۔ اس میں کیا خصوصیت ہے کہ آپ بڑے بڑے علماء و فضلاء مجلس نشین کو چھوڑ کر اس سے باتیں کرنے ہیں۔ پیر صاحب نے فرمایا تم کو پتہ نہیں کہ یہ حضرت غوث الاعظم کے سلسلہ کا درویش ہے۔

---

[1] سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی نواسۂ شمس الدین سیالوی کے مرید تھے۔ کتاب سیف چشتیائی۔ اعلاء کلمۃ اللہ تحقیق الحق وغیرہ ان کی تصنیف ہیں۔ سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں انتقال کیا۔ شرافت

Marfat.com

کرامت

آپ کا مرید شاناں نمبردار ساکن چک جانو کلاں کہتا تھا کہ ایک مرتبہ میں آپ کے پاس گیا، آپ اُس وقت درگاہِ حضرت بوعلی صاحب کی مجاورت میں تھے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ آپ کی کبھی کوئی کرامت نہیں دیکھی۔ رات کو آپ نے مجھے بسترِ صوف پر کر دیا، سردی کا موسم تھا۔ اوپر کے لئے رضائی دی۔ میں اوڑھ کر سو رہا۔ جب سویرے اُٹھا تو رضائی میرے نیچے بچھی تھی۔ اور اوپر چادر تھی۔ میں حیران رہ گیا۔

یارانِ طریقت | آپ مجرد درویش تھے۔ خواص مرید یہ تھے۔

۱	شاناں وڑائچ نمبردار	چک جانو کلاں ضلع گجرات
۲	سلطان ترکھان۔ آپ کا وظائف وچلیاتاسی کے پاس ہے،	دایانوالی کُبنہ گوجرانوالہ
۳	رحمت اللہ ترکھان	〃 〃
۴	محمد بخش ترکھان	〃 〃
۵	پیر محمد کمہار	〃 〃
۶	احمد کمہار	〃 〃
۷	محمد بخش کمہار	〃 〃
۸	خورشید علی علما	〃 〃
۹	محمد الدین حجام	〃 〃
۱۰	محمد الدین ثانی	〃 〃
۱۱	خدا بخش موچی	〃 〃
۱۲	غلام محمد موچی	〃 〃
۱۳	اللہ دتہ موچی	〃 〃
۱۴	[illegible] واڑائچ	〃 〃

Marfat.com

۱۵	خان محمد داداں	دریا نوالی کہنہ	گوجرانوالہ
۱۶	خان ثانی داداں	〃	〃
۱۷	سلطان تارڑ	〃	〃
۱۸	خان تارڑ	〃	〃
۱۹	چنن ماچھی [۲]	〃	〃

سالِ وفات | سائیں علم الدین کی وفات ۱۳۴۶ھ ایکہزار تین سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۹۲۷ء ایکہزار نو سو ستائیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۸ سے اٹھارہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع کرنب بلوچ۔ علاقہ گوجر خاں، ضلع راولپنڈی میں ہے

مادۂ تاریخ

"شاہِ خوش اقبال" ۱۳۴۲ھ

---

[۲] نسخۂ محمد شاہی خطی جلد سوم ص ۸۶ شرافت

Marfat.com

بابا علی قلندر پانی پتؒ کی والدہؒ

اس کے والد کا نام اللہ دتہ قوم اعوان سے تھا حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنیپالوی رح کا مرید تھا۔ اپنے مرشد کا بڑا عاشق صادق و خدمتگار تھا۔

سالِ ولادت | اس کی پیدائش ۱۲۶۳ھ ایکہزار دوسو تریسٹھ ہجری میں بمقام پانی پت کے کلاں ہوئی۔

عبادت | نماز روزہ کا پابند تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتا۔ وظائف خاندان قادری نوشاہی پر ہوا ظبت رکھتا۔ صالح آدمی تھا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کسی سے خوف نہ کرتا۔ بڑے بڑے چوہدریوں کو بھی ہدایت دیتا۔ ملامت کرتا۔ حق گو تھا۔ بوجہ تقوے کے کسی کے گھر کا کھانا نہ کھاتا۔

حیوانات پر رحم | اس نے اپنے آبائی پیشہ کے مطابق ادائل میں ایک بندریا رکھی۔ اس کو لے کر چلا۔ اس کے پاؤں دھوپ میں جلنے لگے۔ تو ازراہِ شفقت اس کو کاندھوں پر اٹھالیا۔ اس کے بعد بندر، باریچھ وغیرہ کبھی نہ رکھا۔

خیفان | اس کا دم درود۔ گنڈ تعویذ بڑا چلتا تھا۔ دعا اور بددعا کا اثر ہوتا تھا بوجہ بزرگی کے لوگ اس کو "میاں علی محمد" کہہ کر پکارتے تھے۔

حلیہ و لباس | بابا علی کا قد درمیانہ، رنگ گندم گون۔ سر کے بال سفید کانوں تک ڈیش سفید۔ کپڑے سفید و تنگ رکھتا۔ دستار اور چادر سفید ہوتی۔

تیرے والد بزرگوار علیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی زمانے

Marfat.com

تھے کہ میری عمر جب آٹھ سال تھی اُسوقت میں نے اُس کو دیکھا تھا۔ میرے قبلہ گاہ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب رح نے موضع پانڈوکی میں مجھے دکھایا تھا۔ کہ یہ میاں علی قلندر ہے۔ اور ہمارے جد بزرگوار حضرت نوشاہ ثانی کا مرید ہے۔

اولاد | اس کا فرزند نرینہ کوئی نہیں تھا۔ دو لڑکیاں عائشہ اور فاطمہ نام تھیں۔

سالِ وفات | بابا علی قلندر کی وفات بعمر اسّی سال ۱۳۴۳ھ ایکہزار تین سو تینتالیس ہجری مطابق ۱۹۲۴ء ایکہزار نوسو چوبیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۵ھ پندرہ جلوسی تھا۔

مدفن | اس کی قبر موضع پانڈو کے کلاں۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

« قلندر خاموش ہوا » ۱۳۴۳ھ

---

۱ یہ سارے حالات فیض محمد شاہی خطی جلد ششم۔ ص ۴۴۵ سے لکھے گئے ہیں۔

شرافت

Marfat.com

(۵۷)

علی گوہر

میاں علی گوہر جھنگی والے رح

شجرہ نسب | آپ کے والد کا نام میاں نور الٰہی ساکن ٹانڈہ شریف تھا۔ ابن میاں عبدالغفور بن میاں غلام مصطفےٰ بن خواجہ بخت جمال المعروف بہ تیر انداز جھنگی والے۔ قوم وڑائچ سے تھے۔ میاں سلطان مست[1] ولد میاں سلطان ملک سپہاری نوشہردی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ اوصاف درویشی سے موصوف تھے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔ میاں مولا بخش اور میاں غلام قادر۔

یار طریقت | آپ کے ایک درویش باوا چھوچھنے شاہ نام تھا۔

مدفن | آپ جھنگی بخت جمال۔ ضلع گورداس پورہ میں ہے۔

شجرۂ اولاد میاں علی گوہر جھنگی والے رح

- میاں علی گوہر کے دو بیٹے تھے۔ میاں مولا بخش اور میاں غلام قادر لاولد۔
- میاں مولا بخش، میاں غلام مصطفےٰ ولد سلطان مست نوشہردی رح کا مرید تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ میاں غلام غوث بچپن میں فوت ہوا۔ میاں غلام سرور۔ میاں غلام احمد مجذوب لاولد۔ اور میاں غلام حسن۔

---

[1] میاں سلطان مست نوشہردی رح متوفی ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء کا ذکر شریف تواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ لطیفات النوشاہیہ کے چھٹے طبقہ کے چھٹے باب میں لکھا جا چکا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

میاں غلام سرور۔ میاں محمد فاضل ولد میاں غلام مصطفےٰ نوشہروی رح کا مرید تھا۔
سنہ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں فوت ہوا۔ اس کے تین بیٹے ہیں احسان الحق۔ محمد ادریس اور محمد جاوید اختر
یہ تینوں بھائی موضع بہبالی کے ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے ہیں۔

احسان الحق کا ایک لڑکا فرخ احسان موجود ہے۔

محمد ادریس ولد غلام سرور کا ایک لڑکا زاہد اقبال موجود ہے۔

محمد جاوید اختر ولد غلام سرور ۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں مجھے نوشہرہ شریف کے
کے عرس پر ملا۔ اسوقت اس کی عمر اکیس ۲۱ برس تھی۔ یہ شجرہ اسی کی زبان سے لکھا گیا ہے

میاں غلام حسن ولد میاں مولا بخش کو گھوڑے رکھنے کا شوق تھا۔ اس لئے
بابا گھوڑیاں والا کے نام سے مشہور تھا۔ میاں محمد فاضل ولد میاں غلام مصطفےٰ نوشہروی
کا مرید تھا۔ سنہ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں فوت ہو کر بہبالی کے میں دفن ہوا۔

انتباہ

یہ شجرہ نسب سنہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں لکھا گیا تھا۔ جن کو موجود لکھا ہے اس کا یہ مطلب ہے
کہ وہ اُس سال میں موجود تھے۔

Marfat.com

(۵۸)

علی محمد

میاں علی محمد نجّار دلاوری رح

یہ موضع دلاور چیمہ کا رہنے والا تھا۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکوارت نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح کا مریدِ اخلاصمند تھا۔ لکڑی اور عمارت کا کام اچھا کرتا۔ جب اس کے پیر صاحب کی وفات ہوئی۔ تو اُن کا مزار اِس نے اپنے ہاتھ سے پختہ بنایا۔ اس کے والد کا نام گھسیٹا تھا۔

اولاد | اس کا ایک لڑکا غلام رسول نام تھا۔ جو ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۳ء میں فوت ہوا

سالِ وفات | میاں علی محمد کی وفات ۱۳۱۹ھ ایکہزار تین سو اُنیس ہجری۔ مطابق ۱۹۰۱ء ایکہزار نوسو ایک عیسوی میں بعہدِ سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ بکرمی جلوسی تھا۔ [1]

مدفن | اس کی قبر دلاور چیمہ کلاں۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے

مادہ تاریخ

"نورانی بخت" ۱۳۱۹ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد ششم۔ ص ۸۲۷ شرافت

Marfat.com

(۵۹)

علی محمد

حکیم میاں علی محمد ڈھب الہٰ

والد کا نام میاں چوغطہ ولد محمد یار تھا۔ آبا و اجداد سے پیشہ تجارتی کرتے تھے۔ اور سو ضع ڈھب جیمیہ۔ علاقہ گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے ۱۲۲۶ھ میں پیدائش آپ کی بیعت طریقت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب یاکذات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح سے تھی۔

خدمات مرشد آپ کچھ عرصہ اپنے پیر و شفیر کی خدمت میں رہے۔ وضو کراتے۔ مٹھیں بھرتے اور حضرت صاحب کی چارپائی کے نیچے سو رہتے۔ ایکدن آنجناب نے نظر عنایت کی اور فیض باطنی سے مالا مال کر دیا۔ [1]

اخلاق و عادات آپ صاحب علم درویش تھے۔ فن طب میں بھی ماہر تھے۔ ظاہری و باطنی مریض آپ کے ہاتھ سے شفا پاتے۔ فن کیمیا سے بھی کچھ واقف تھے۔ لکڑی کا تخت پوش بنا رکھا تھا۔ رات کو اس پر تہجد ادا کرتے۔ اور اسی پر بیٹھ کر وظائف ادا کیا کرتے عارف کامل اور ولی اللہ تھے۔ آپ کا لباس اپنے مرشد عالیجاہ کی طرح ہوتا۔ دستار سبز رنگ رکھتے۔ عرس بھڑی شریف پر ہر سال حاضر ہوا کرتے۔ پیر و شفیر کا حکم تھا کہ ہر وقت خوش دل رہا کرو۔

زیارت شیخ جب آپ کے شیخ عالی جاہ کا دنیا سے انتقال ہوا، تو آپ مغموم رہا کرتے

---

[1] فیض محمد شاہی خطی، جلد اول۔ ص ۲۳۶، شرافت

Marfat.com

ایک رات خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور گھوڑے پر سوار ہیں اور فرمایا تم کو کہا تھا کہ ہمیشہ خوش دل رہا کرو۔ تم غمگین کیوں ہوتے ہو۔[۲]

مکتوب

آپ کا ایک مکتوب یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جو اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف طریقہ سلوک حاصل کرنے کے متعلق لکھا۔

بجناب فیض مآب پیر روشن ضمیر دستگیر افتادگان۔ دستگاہِ دربماندگان حضرت پیر و مرشد جیو۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

این غلام تراب الاقوام اگرچہ از چندگاہ از حضورِ فیض گنجور دور و مہجور ست اما خدا شاہد حال ست کہ دل ہیچ از منزل در قدومِ سعادت لزوم حاضر مے باشد۔ عرض این ست کہ آنچہ از زبانِ درافشانِ این احقر را فرمودہ بودند دو سہ روز میسر شدہ و بعدہٗ ما را معلوم نشدہ کہ چہ تقصیر صادر شدہ کہ آن طریقہ حاصل نمے شود بنابراں معروض میدارد کہ از راہِ مربیانہ مہربانی فرمائیند کہ آن طریقہ باز حاصل شود زیادہ۔

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم — طوطیائے چشم سازم دمبدم

رقیمہ نیاز علی محمد

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد جلیل المعروف محمد بخش

۲ میاں محمد خلیل۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱ میاں محمد جلیل فرزند اکبر

---

[۲] ایضاً۔ جلد چہارم۔ ص ۳۴۷۔ شرافت۔

Marfat.com

۲ میاں محمد خلیل فرزند اصغر

۳ سائیں اکتدین مصطفیٰ

۴ میاں فتح الدین

واقعہ وفات

ایک مرتبہ ملک میں طاعون کی وبا پھیلی ۔ آپ بیماروں کی خبر گیری کرتے ۔ ایکدن آپ کا رنگ متغیر ہو گیا ، اہل خانہ نے وجہ پوچھی ۔ تو آپ نے کہا کہ آج سرگی کے وقت میرے مرشد صاحب حضرت نوشاہ ثانی رح خواب میں ملے ہیں اور فرمایا ہے کہ تم ہمارے پاس چلے آؤ ۔ لہذا اب میری تیاری ہے چنانچہ تیسرے روز کو تہجد کے وقت میں دنیا سے چلا جاؤں گا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ بوقت وفات آپ نے کہا میرے مرشد صاحب تشریف لائے ہیں ۔ اور ادب سے کہا السلام علیکم ۔ یہ کہتے ہی روح پرواز کر گئی[۳]

تاریخ وفات میاں حکیم علی محمد کی وفات بعمر پچاسی ۸۵ سال ساتویں شعبان ۱۳۱۱ھ ایکہزار تین سو گیارہ ہجری[۴] مطابق تیرہویں ۱۳ فروری ۱۸۹۴ء ایکہزار آٹھ سو چورانوے عیسوی ۔ موافق بکرم بھاگن سمت ۱۹۵۰ ایکہزار نو سو پچاس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۔ ۳۷ سنہ جلوسی تھا ۔

مدفن آپ کی قبر موضع ڈھب چیمہ ۔ ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے ایک فرلانگ جنوب کو چاہ تنکے والہ غربی پر پختہ بنی ہوئی ہے ۔

مادہ تاریخ

"زہے مختار اولیا" ۱۳۱۱ھ

---

[۳] ایضاً ۔ جلد اول ص ۳۳۶ = جلد سوم ص ۱۰۱ = جلد چہارم ۔ ص ۸۵۳ =

[۴] ایضاً ۔ جلد چہارم ۔ ص ۲۳۶ ۔ شرافت

Marfat.com

(۶۰)

عیدے شاہ

بابا عیدے شاہ لاہوریؒ

آپ قوم حجام سے لاہور کے باشندہ تھے۔ ابتدائے احوال میں چندے سرکاری ملازمت کی۔ پھر راہِ حق کا شوق ہوا تو بابا جواہر شاہ لاہوری رح کی بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اکثر لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ مولوی رحیم اللہ المعروف بابا سوہنے شاہ لاہوری رح

۲ سائیں اللہ دتہ لاہوری

۳ سائیں مسکین شاہ۔ ساکن لاہور یا نوالی۔ ضلع سیالکوٹ

۴ سائیں احمد الدین فقیر " "

زمانہ وفات | آپ کی وفات چودھویں صدی ہجری کے پہلے رُبع میں ہوئی۔

مدفن | آپ کی قبر لاہور۔ گورستانِ میانی صاحب میں ہے۔

Marfat.com

(۶۱)

عیسےٰ

رائے عیسےٰ بھٹی روشن شاہی خونی والا ؒ

والد کا نام رائے صدرالدین ولد رائے ابراہیم خاں بن رائے پناہ محمد بن رائے افضل قوم بھٹی تھا۔ آگے سلسلہ نسب رائے بھویہ ولد رائے بُلار بھٹی کو ملتا ہے۔ [1]

[1] رائے بُلار بھٹی حضرت شاہ ابوالخیر مراد شاہ نولکھ ہزاری شاہ کوئی بن سید عمر الحسینی ؒ کا مرید تھا۔ اُس وقت علاقہ ساندر بار میں مالدیو بھٹی حکمران تھا۔ شاہ صاحب اپنے مرشد شیخ عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی لاہوری ؒ کے حکم سے اس بار میں تشریف لائے۔ مالدیو بھٹی بڑا جابر سردار تھا۔ شاہ صاحب کا ایک بکرا غصب کر کے ذبح کر کے کھالیا۔ اُس کا نوکر بُلار نامی بھٹی تھا۔ جو اُس کے کٹے بچھڑے چرا کر گذارہ کرتا تھا۔ اُس نے شاہ صاحب کا بارہ سالہ روزہ افطار کرایا۔ آپ اُس پر خوش ہو گئے۔ اور فرمایا اس علاقہ میں سرداری تیری ہوگی۔ شاہ صاحب کی غیرت سے مالدیو کا گاؤں ویران ہو گیا۔ اور وہ خراب و خستہ حال ہو گیا۔ اُس کی جگہ پر رائے بُلار بھٹی مالک بن گیا۔ پندرہ سو ۱۵۰۰ مربعہ زمین کا مالک ہو گیا اور بمقام تلونڈی آباد ہوا۔ اُس کے گاؤں میں کالو کھتری دکاندار دھڑوائی تھا۔ اُس نے بھی شاہ صاحب کی خدمت میں اولاد کے واسطے التماس کی۔ چنانچہ آپ کی دعا سے ۸۸۰ھ / ۱۴۷۵ء میں بابا نانک پیدا ہوا۔ جو بعد میں بڑا صاحب حال عارف بن کر ۹۵۳ھ / ۱۵۴۶ء میں فوت ہوا۔ رائے بُلار نے اس کو اپنا پیر بھائی سمجھ کر سات سو پچاس ۷۵۰ مربعہ زمین اُس کو دے دی۔ رائے بُلار کا بیٹا رائے بھویہ والد کے بعد رئیس ہوا تلونڈی اُس کے نام پر مشہور ہوئی۔ مرآۃ القوانین نے خاتمہ میں بابا نانک کے متعلق لکھا ہے۔ "در مقام تلونڈی رائے بھویہ ولادت یافت" رائے بُلار کی قبر ننکانہ صاحب کے پاس بلند ٹیلہ پر واقع ہے شرافت

Marfat.com

رائے عیسٰے جو حضرت مولوی حافظ امام الدین ولد حافظ نور محمد صاحب نوشاہی روشن شاہی کھرلاں والہ کا مرید تھا۔ اُن کی دعا سے اپنے علاقہ کی سرداری ملی۔

گاؤں آباد کرنا | رائے عیسٰے کی سکونت موضع خُونی بھٹیاں میں تھی۔ جو نالہ ڈیک کے جنوبی کنارہ پر ایک پُرانا گاؤں ہے۔ اِس نے خونی سے نکل کر ۲ دو میل شمال مغرب کی طرف ایک گاؤں بنام ٹھٹھہ عیسٰے آباد کیا اور اپنی سکونت وہاں رکھی۔

ملکیتِ زمین | اِس کے پاس زمین کا کافی رقبہ تھا چنانچہ ۲۰۰ دو سو مربعہ زمین اپنی حقیقی ہمشیرہ کو دے دی جو موضع نبی پور کھرلتیی خاندان میں شادی شدہ تھی۔ اور ۳۰۰ پانچ مربعہ زمین بُلاقا سنگھ کو دے دی۔ اُس کو اپنے بیٹوں کی طرح جانتا تھا۔ اور ۳۰۰ تین سو مربعہ زمین اپنے پاس رکھی۔ جو آج تک اولاد کے قبضہ میں چلی آتی ہے۔

کچہری کرنا | رائے عیسٰے کے زمانہ میں انگریزوں کی حکومت ہوگئی۔ تو یہ اپنے علاقہ میں بطور آنریری مجسٹریٹ کچہری کرتا تھا بقدر ضرورت لکھ پڑھ بھی لیتا تھا۔

شجرۂ اولادِ رائے عیسٰی بھٹی خُونی والے

۔ رائے عیسٰے نے خونی سے نکل کر اپنے نام پر ٹھٹھہ عیسٰے آباد کیا۔ جو ضلع شیخوپورہ میں ننکانہ صاحب سے پانچ میل جنوب کی طرف بچے کے جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اِس کے تین بیٹے تھے۔ رائے برکھا۔ رائے سردارا۔ اور رائے قطبدین۔

۔ رائے برکھا ذیلدار تھا۔ اِس کے پانچ بیٹے تھے۔ اللہ داد۔ دائم۔ منصبلہ۔ مُلّا۔ اور اسماعیل۔

۔ اللہ داد نمبردار اور ذیلدار تھا۔ جو موضع ببرپور آباد کیا۔ اپنی سکونت کوٹ بھٹیاں میں رکھی۔ اِس کے [illegible] محمد۔ ولی محمد۔ احمد۔ مکھا۔ سیدہ۔ محبت

اور [illegible]

Marfat.com

- نور محمد۔ میرپور کا نمبردار تھا۔ اس کا ایک بیٹا انور خاں ہے
- انور خاں نمبردار ہے۔ اس کے دو بیٹے صابر حسین اور رضا بد حسین موجود ہیں۔
- ولی محمد ولد اللہ داد میرپور میں رہتا تھا۔ اس کے چار بیٹے ہیں۔ جعفر۔ حسین۔ نذیر اور نواب۔
- جعفر کے تین لڑکے اکبر۔ ظفر اور رشید موجود ہیں۔
- حسین ولد ولی محمد کے دو بیٹے سیف علی اور بوٹا موجود ہیں۔
- نذیر ولد ولی محمد کے دو لڑکے صابر اور رابر موجود ہیں۔
- احمد ولد اللہ داد۔ خوئی میں رہتا تھا۔ اس کے تین بیٹے ہیں۔ بشیر۔ نذیر اور عنایت۔
- بشیر میرپور میں رہتا ہے۔ اس کے دو لڑکے سخاوت و نجابت موجود ہیں۔
- نذیر ولد احمد خوئی میں رہتا ہے۔ اس کا ایک لڑکا شہادت موجود ہے۔
- مکھا ولد اللہ داد۔ میرپور میں رہتا تھا۔ اس کے چار بیٹے ہیں عنایت۔ اقبال۔ انور اور کبیر۔
- عنایت کے دو لڑکے شوکت اور لیاقت موجود ہیں۔
- سئید ولد اللہ داد۔ خوئی میں رہتا ہے۔ اس کے پانچ لڑکے۔ بخشا۔ نجابت شہادت۔ سرور اور رشید موجود ہیں۔
- محبت ولد اللہ داد کوٹ بھٹیاں میں رہتا ہے اس کے دو لڑکے بشیر و ظفر علی موجود ہیں
- موہرا ولد اللہ دلہ، کوٹ بھٹیاں میں رہتا ہے۔ اس کا ایک لڑکا سخاوت موجود ہے۔
- دائم ولد رائے بر کھا زیلدار۔ میرپور میں آباد رہے۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ کبیر۔ شہمیر۔ سلطان۔ اور راجہ۔

کبیر، خیرپور میں رہتا تھا۔ اس کے تین لڑکے نجابت۔ شہادت اور نواب موجود ہیں۔

Marfat.com

- شہمیر ولد دائم کا ایک بیٹا خضر نام ہے۔
- خضر کے دو لڑکے نذیر حسین اور عابد حسین موجود ہیں۔
- سلطان ولد دائم کے دو بیٹے فقیریہ اور جگدیو موجود ہیں۔
- جگدیو کا ایک لڑکا ابو موجود ہے۔
- راجہ ولد دائم کا ایک لڑکا اکبر موجود ہے۔
- متھیلا ولد رائے برکھا ذیلدار نے موضع پکا آباد کیا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ امیر۔ اور میر۔
- امیر کے چھ بیٹے ہیں۔ غلام حسین۔ انور۔ ممتاز۔ ظہور۔ سلطان اور مختار۔
- انور کا ایک لڑکا امان اللہ موجود ہے۔
- ممتاز ولد امیر کا ایک لڑکا سلطان موجود ہے۔
- ظہور ولد امیر کے تین لڑکے اسلم۔ سلیم۔ اور نعیم موجود ہیں۔
- میر ولد متھیلا کے چھ بیٹے ہیں۔ محرم۔ سارنگ۔ عبداللہ۔ شفیع۔ خانہ دراں اور غفور۔
- سارنگ کا ایک لڑکا نصر اللہ موجود ہے۔
- ملا ولد رائے برکھا ذیلدار۔ میرپور میں رہا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ اللہ دتہ اور سرور
- اللہ دتہ کے دو لڑکے ظفر اور غفور موجود ہیں۔
- سرور ولد ملا کے دو بیٹے حیدریت اور غضنفر موجود ہیں۔
- حیدریت کا ایک لڑکا مظہر حسین موجود ہے۔
- سماعل ولد رائے برکھا ذیلدار۔ موضع پکا میں رہتا تھا۔ اس کے چھ بیٹے ہوئے راجہ۔ فتح محمد۔ سرفراز۔ شہباز۔ افتخار۔ اور نصر اللہ۔
- راجہ کا ایک لڑکا حیدر موجود ہے۔

Marfat.com

- فتح محمد ولد سماعیل کا ایک لڑکا عاشق المعروف بوٹا موجود ہے۔
- سرفراز ولد سماعیل کا ایک لڑکا ماہنگا موجود ہے۔
- شہباز ولد سماعیل کا ایک لڑکا خضر موجود ہے۔
- افتخار ولد سماعیل کا ایک لڑکا اکبر موجود ہے۔
- نصراللہ ولد سماعیل کے دو لڑکے رشید اور ایوب موجود ہیں۔
- رائے سردار ولد رائے عیسیٰ بھٹی۔ موضع خونی میں رہتا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ رائے رحمت اور رائے حسین۔
- رائے رحمت۔ کوٹ حسین میں رہتا تھا جو اس کے چھوٹے بھائی نے آباد کیا تھا۔ اس کے دو بیٹے ہیں۔ عنایت اور ہدایت
- عنایت کے چار لڑکے۔ امیر۔ سرور۔ احمد اور انور موجود ہیں۔
- ہدایت ولد رائے رحمت کے دو لڑکے محمد سلم اور محمد اکرم موجود ہیں۔
- رائے حسین ولد رائے سردار نے اپنے نام پر کوٹ حسین آباد کیا۔ جو خونی سے دو میل شمال کی طرف ہے۔ اس کے تین بیٹے رائے نثیر خان۔ مجید خان اور رشید خان موجود ہیں۔
- رائے نثیر خان۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اپنے علاقہ کے رئیسوں میں سے ہے شکارہ شیخوپورہ اور لاہور میں بھی اس کی کوٹھیاں ہیں۔ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود ہے۔ اس کے دو لڑکے ہمایوں اور بابر موجود ہیں۔
- رشید خان ولد رائے حسین کے دو لڑکے گلو اور بابر موجود ہیں۔
- رائے فتح دین ولد رائے عیسیٰ بھٹی کے چار بیٹے تھے۔ بہادر۔ احمد۔ عنایت اور حیات لاولد یہ کوٹ عیسیٰ میں رہتے تھے۔
- بہادر کے پانچ بیٹے ہوئے۔ اللہ دتہ لاولد۔ خدا بخش۔ صدر دین۔ اکبر

Marfat.com

اور خانوادران ۔

- خدا بخش کا ایک بیٹا محمد امین موجود ہے ۔
- صدر دین ولد بختاور امسوقت نمبردار ہے ۔ اس کے تین لڑکے عباس ۔ شوکت اور ریاض موجود ہیں ۔
- اکبر ولد بختاور کے دو لڑکے سرور اور سخی موجود ہیں ۔
- خانوران ولد بختاور کا ایک لڑکا غلام دستگیر موجود ہے ۔
- احمد ولد رائے فتحدین کے چار بیٹے ہیں ۔ عبداللہ ۔ ولایت ۔ سعید اللہ ۔ اور حبیب اللہ ۔
- عبداللہ کے چار بیٹے موجود ہیں ۔ عطاء اللہ ۔ سرفراز ۔ شہادت اور نذیر ۔
- عطاء اللہ کے دو لڑکے نصر اللہ اور ظفر اللہ موجود ہیں ۔
- سرفراز ولد عبداللہ کا ایک لڑکا اللہ دتہ موجود ہے ۔
- شہادت ولد عبداللہ کا ایک لڑکا عابد حسین موجود ہے ۔
- ولایت ولد احمد کے چار بیٹے افتخار ۔ امتیاز ۔ مختیار اور فخر الدین موجود ہیں ۔
- افتخار کا ایک لڑکا امجد موجود ہے ۔
- سعید اللہ ولد احمد ۔ لاہور میں رہتا ہے ۔
- حاجی عنایت ولد رائے فتحدین کے تین بیٹے ہیں ۔ سلطان لال دلد ۔ نواب خاں ۔ حاجی انور
- نواب خاں کے دو لڑکے ظفر اللہ و نصر اللہ موجود ہیں ۔
- حاجی انور ولد حاجی عنایت کے چھ لڑکے ۔ اسلم ۔ اصغر ۔ منظور ۔ برکت ۔ ایوب اور عبدالغفور موجود ہیں ۔

انتباہ

یہ شجرہ نسب سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں لکھا گیا ۔ جن کو موجود لکھا گیا ہے ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اُس سنہ میں موجود تھے ۔

Marfat.com

غ

(۶۳)

غلام احمد

میاں غلام احمد دھنویہ والے رح

آپ قوم جنجوعہ سے موضع دھنویہ خورد ۔ علاقہ حافظ آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ میں امام مسجد تھے ۔ حضرت سید شمس الدین بن سید اللہ دتہ صاحب برخوردار ی ساہنپالوی ڈھلوالہ کے مرید و خلیفہ تھے ۔ حضرت نوشاہیہ ساہنپالویہ کے ساتھ آپ کی بہت عقیدت تھی ۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے ۔

۱ - میاں فضل الٰہی ۔ روشن چہرہ تھے ۔ ان کا ایک بیٹا میاں اکبر علی رسوقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود تھے ۔ اس کا ایک لڑکا محمد شریف موجود ہے ۔

۲ - میاں فیض رسول ۔ سادہ مزاج تھے ۔ ان کا ایک بیٹا میاں نور حسن تھا ۔ اس کا ایک لڑکا نذیر حسین اسوقت موجود ہے ۔

سال وفات | میاں غلام احمد کی وفات ۱۳۲۹ھ[1] ایکہزار تین سو انتیس ہجری مطابق ۱۹۱۱ء ایکہزار نوسو گیارہ عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی ۔ سنہ دو جلوس تھا ۔

مادہ تاریخ

« مرغوب طبع » ۱۳۲۹ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد اول ۔ ص ۱۹۱ ۔ شرافت

Marfat.com

(۶۳)

غلام حسین

میاں غلام حسین فاروقی ساہنپالوی رح

آپ فاروقی النسب تھے حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکدرات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح کے مرید تھے۔ صاحب علم وفضل وحلم وحیا تھے پیر روشنضمیر نے آپ کو اپنے گاؤں ساہن پال تشریف کی امامت مسجد پر مقرر کیا۔ آپ مدت العمر اس دینی خدمت کو انجام دیتے رہے۔ مسجد میں درس بھی دیتے۔ کتابت بھی کیا کرتے۔ علم طب اور فن کیمیا میں بھی مہارت تھی۔

عملیات | آپ کو عملیات سے بھی دلچسپی تھی۔ آپ کو اپنے نانا صاحب میاں شہاب الدین دھب والے رح سے عملیات کی اجازتیں تھیں۔

نوبتی بخار کے واسطے | آپ یہ آیت شریف اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ دھاگہ پر دم کر دیا کرتے۔

نیز روٹی کے تین ٹکڑے لے کر۔ ایک پر فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ۔ دوسرے پر لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا۔ تیسرے پر وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا لکھتے۔ اور تین روز کھلاتے تو نوبتی بخار اتر جاتا۔

تحریر کتب | آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مجموعہ وظائف ہے۔ جو آپ نے اپنے پیر روشنضمیر نوشاہ ثانی رح کی سند اور اجازت سے لکھا تھا۔ اس میں درود اکبر، درود ہاجی دعائے حزب البحر۔ دعائے قدح بسند۔ سورۂ مزمل۔ اور تعویذات و فال نامہ اور چند نسخہ جات وغیرہ درج ہیں۔

۱؎ آپ کے والد کا نام مولوی صدرالدین تھا بن مولوی غلام نبی بن میاں شرف الدین فاروقی ساکن لدھیانہ حال ساہنپال۔ شرافت

Marfat.com

اولاد آپ کی شادی مولوی ابراہیم رسول نگری ؒ کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ اس سے تین ۳ بیٹے۔ اور تین ۳ بیٹیاں ہوئیں۔

— بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ میاں عنایت اللہ۔ یہ اٹاری شام سنگھ ضلع امرتسر میں چلا گیا۔

۲۔ میاں فضل حسین۔ یہ علاؤالدین کے خورد۔ ضلع گوجرانوالہ میں چلا گیا۔

۳۔ میاں فیض احمد۔

— بیٹیوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ رابعہ بی بی۔ یہ موضع لنگے۔ ضلع گجرات میں بیاہی گئی۔

۲۔ نواب بی بی۔ یہ موضع سرانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ میں بیاہی گئی۔

۳۔ ایمنہ بی بی۔ یہ موضع اگرویہ۔ ضلع گجرات میں بیاہی گئی۔

شاگردانِ رشید آپ کے درس سے جن لوگوں نے قرآن مجید یا کتابیں پڑھیں۔

۱	سید بوٹے شاہ ولد سید عمر بخش برخورداری	ساہنی پال شریف۔	گجرات
۲	سید کرم الٰہی ولد سید فاضل شاہ	〃	〃
۳	سید عالم شاہ ولد سید عطا محمد	〃	〃
۴	مولا داد ولد میوہ دین ترکھان	〃	〃
۵	حبیب اللہ ولد میوہ دین ترکھان	〃	〃
۶	محمدا ولد چنن ترکھان	〃	〃
۷	رکن ولد الہ دین	〃	〃
۸	خوشی ولد چوغطہ بافندہ	〃	〃
۹	کرم دین ولد کریم بخش کشمیری	〃	〃
۱۰	سیدہ محمد بی بی بنت سید محمد امین برخورداری	〃	〃

Marfat.com

۱۱ سیدہ روشن بی بی بنت سید محمد امین برخوردار ساہنپال شریف گجرات

۱۲ سیدہ اللہ جوائی بنت سید عمر بخش " "

۱۳ عمراں زوجہ مولو ولد شرفا تارڑ " "

۱۴ عمراں بنت لکھو مراسی " "

۱۵ عمراں بنت سالم ترکھان " "

۱۶ غلامی بنت مانہہ ترکھان " "

زمانہ وفات میاں غلام حسین کی وفات چودھویں صدی ہجری کے پہلے عشرہ میں ہوئی۔

شجرہ اولاد میاں غلام حسین فاروقی ساہنپالویہ

- میاں غلام حسین کے تین بیٹے تھے۔ میاں عنایت اللہ لاولد۔ میاں فضل حسین۔ اور میاں فیض احمد لاولد

- میاں فضل حسین موضع علاؤالدین کے خورد ضلع گوجرانوالہ میں جا بسا گیا۔ اس کے دو بیٹے ہوئے۔ میاں محمد صادق اور میاں محمد شریف۔ یہ لاولد فوت ہوا۔

- میاں محمد صادق۔ پہلے شہر گوجرانوالہ میں جا بسا گیا۔ وہاں سے کراچی جا کر مستقل رہائش اختیار کر لی۔ وہاں فاروق پرنٹنگ پریس فریئر روڈ کراچی کا مالک ہے۔ اس کے تین بیٹے ہیں۔ محمد طارق۔ محمد نسیم۔ اور محمد سلیم۔

- ڈاکٹر محمد طارق ایم بی بی ایس۔ آجکل ۱۳۹۲ھ میں لنڈن میں ہے۔

- محمد نسیم۔ ایجوکیشن افیسر اسلام آباد میں ہے۔

- محمد سلیم۔ فاروق پرنٹنگ پریس کراچی کا مینجر ہے۔

انتباہ میاں غلام حسین کی اولاد کی یہ تفصیل کتاب انساب قریش ص ۹۷۔ سے لکھی گئی ہے

Marfat.com

(۶۴)

غلام قادر

سوانح مولانا غلام قادر شائق فاروقی رسول نگری

آپ اعلم العلما۔ افضل الفضلا۔ صاحب علم وحلم و تقوٰے و ورع تھے۔ آباد اجداد سے منصب قضا و افتا میں ممتاز چلے آتے تھے قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

شجرہ نسب | آپ فاروقی النسب تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مولوی شیخ احمد تھا ابن میاں مشرف بن میاں مخدوم بن میاں معصوم بن میاں علم الدین بن میاں شاہ رخ بن میاں شاہداد بن میاں فتح محمد بن میاں بازید بن میاں محمد فاروق [1]

بیعت طریقت | آپ کی بیعت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح سے تھی۔ خلافت و اجازت سے مشرف تھے۔

قصیدہ بردہ کا وظیفہ | آپ کو اپنے پیر روشن ضمیر نے قصیدہ بردہ کا وظیفہ عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اس کی زکوٰۃ ادا کی۔ اس کا طریقہ اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

پہلے سورہ فاتحہ گیارہ بار پڑھے۔ پھر آیت شریف لقد جاءکم رسول تا العرش العظیم پڑھے۔ اس کے بعد قصیدہ بردہ اس طریقہ سے سات بار پڑھے کہ پاک پانی کے کنارہ پر قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور تھوڑا سا آٹا اور گڑ ملا کر آدھا پانی میں ڈال دے اور آدھا اپنے ہاتھ پر رکھے۔ قصیدہ پڑھنے سے فارغ

---

[1] بیاض خاندان فاروقیہ خطی۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی۔ شرافت

Marfat.com

ہونے پر۔ سورۂ فاتحہ گیارہ بار۔ اور آیت شریف مذکور بھی پڑھے۔ سات روز تک وقت مقرر اور جگہ مقرر پر پڑھا کرے۔ تاکہ انچاس ۴۹ مرتبہ ہو جائے۔ اور زکوٰۃ پوری ہو جائے۔ گوشت۔ جماع۔ لہسن۔ پیاز۔ تمباکو۔ جھوٹ اور دیگر برائیوں وغیرہ سے پرہیز رکھے۔ پڑھنے میں معنوں کے سمجھنے کا لحاظ رکھے۔ بدھوار کے روز شروع کرے۔ اس کے بعد دائمی وظائف اصلاح پر کیا کرے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ۔ المستغاث۔ المستغاث۔ المستغاث یاخیر الورٰی۔ المستغاث یانور الھدیٰ۔ المستغاث یاسند الحاصین۔ المستغاث یاشافع المذنبین ؎

استغیثوا لعاجز مضطر شمروا ذیلکم الی المدد

انت مولٰنا وھادینا وخذ بیدینا یارسول اللہ باذن اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ یہ درود شریف تیرہ ۱۳ بار اول پڑھے۔ پھر ایک بار قصیدہ شریف پڑھ کر تیرہ ۱۳ بار درود شریف مذکور پڑھے۔ اس طرح روزانہ وظیفہ کیا کرے۔ ؎۲

دعائے قاموس | آپ یہ دعائے قاموس روزانہ پڑھا کرتے تھے۔

اِلٰھِیْ قَدْ تَلَاطَمَتْ اَمْوَاجُ قَامُوْسِ قُدْرَتِكَ فَظَهَرَ فِیْ كُلِّ مَقْدُوْرٍ غَرِیْبَةٌ اَثَارُ قُدْرَةٍ عَجِیْبَةٌ لَا یَبْلُغُ كُنْهَهَا عُقُوْلُ الْعُقَلَاءِ وَفُهُوْمُ الْعُلَمَاءِ وَاَوْهَامُ الْحُكَمَاءِ فَكُلُّ شَیْءٍ بِقَبْضَةٍ قُدْرَتِكَ اَسِیْرٌ اِنَّ ذَالِكَ عَلَیْكَ سَهْلٌ یَسِیْرٌ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ۔ یَاشَدِیْدَ الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَسْئَلُكَ

---

۲ وسائط العلوم خطی۔ شرافت۔

Marfat.com

مَدَدًا مِّنْ حِكْمَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مَدَدًا مِّنْ سُلْطَانِكَ وَاَسْئَلُكَ مَدَدًا مِّنْكَ
لِتَسْخِيْرِ كُلِّ مُتَمَرِّدٍ وَّتَلْيِيْنِ كُلِّ صَعْبٍ وَّاِذْلَالِ كُلِّ مَنِيْعٍ وَّقَهْرِ كُلِّ عَدُوٍّ
وَّمَحْقِ كُلِّ خَصْمٍ وَّاِذْهَاقِ كُلِّ مُنَافِقٍ ذِيْ شِقَاقٍ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْهَوَامِّ
فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِّنَ الْمَكْوَنَاتِ اِلَّا وَلَيَّنَ بِيَدِيْ عَزِيْمَتَهٗ وَكَسَرَتْ شَكِيْمَتَهٗ
شَكِيْمَتَهٗ وَفَرْطَ عُتُوِّهٖ وَتَفْزَعُ عِنَّتُهٗ بِعِزَّتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا مُعِزُّ
يَا مُذِلُّ يَا مُقَدِّمُ يَا مُؤَخِّرُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

دشمن کے واسطے دعائے قاموس کو جلالی وجمالی اشیاء کے ترک کے ساتھ منگلوار کے دن ایک سو بار پڑھے ۔ اس کے بعد ایک بار روزانہ پڑھا کرے ۔ اگر کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو سو بار پڑھے ۔ [۳]

مفتی اعظم ہونا ڈاکٹر محمد نواز قریشی فاروقی چشتی نظامی حافظ آبادی کتاب انساب قریش میں لکھتے ہیں ۔

" آپ عربی فارسی کے جید عالم فاضل اور بہترین خوشنویس تھے ۔ آپ رسول نگر میں مفتی اعظم تھے ۔ رسول نگر میں ہی فوت ہوئے ۔ " [۴]

حج کو جانا اگرچہ آپ کا حج کو تشریف لے جانا مشہور نہیں ۔ مگر آپ کی ایک بیاض میں یہ عبارت لکھی ہوئی پائی گئی ہے ۔

" این فقیر یکبار در جدہ تشریف دارد قدر قلتین وضو ساخت و تیمم نکرد اگرچہ حدیث مضطرب ست از خوف انکار حدیث یکبار عمل کردہ شد " [۵]

میں نے ایک مرتبہ جدہ تشریف میں قلتین کے مقدار پانی میں وضو کیا ۔ اور تیمم نہ کیا اگرچہ یہ حدیث مضطرب ہے ۔ مگر انکار حدیث کے ڈر سے ایک بار عمل کر لیا گیا ۔

---

[۳] بیاض شائق نمبر ۲ خطی ۔ [۴] انساب قریش ص ۹۸ [۵] بیاض شائق نمبر دوم ۔ شرافت

Marfat.com

اس سے ثابت ہوا کہ آپ حج کی سعادت سے مشرف ہوئے تھے۔

غیر شرعی عبارت پر تنقید | مولانا شائق کی بیاض نمبر ۲ میں شرح نصوص الحکم فصِ ہارونی میں ایمانِ فرعون کے متعلق یہ عبارت درج ہے۔

" وکان قرۃ عین لفرعون بالایمان الذی اعطاہ اللہ الذی عند الغرق فقبضہ طاھرا مطھرا لیس فیہ شیئ من الخبث کانہ قبضہ عن ایمانہ قبل ان یکسب شیئا من المعصیۃ والاسلام یحت ماقبلہ "

(حضرت موسےٰ علیہ السلام) فرعون کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے۔ اُس ایمان کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے غرق ہونے کے وقت اُس کو عطا کیا۔ اور اس کو پاک صاف دُنیا سے لے گیا۔ (اس حالیکہ اُس میں کوئی چیز خباثت والی نہ رہی۔ کیونکہ اللہ کریم نے اُس کو ایسی حالت میں قبض کیا کہ ایمان لانے کے بعد اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور اسلام جو ہے۔ پہلی سب معصیتوں کو مٹا دیتا ہے۔

مولانا صاحب اِس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

" این مسئلہ مخالف اہل سنت و جماعت ست یعنی اسلام فرعون "

فرعون کے اسلام کا مسئلہ اہل سنت وجماعت کے مسلک کے خلاف ہے۔

عملیات

خرید و فروخت میں برکت کے واسطے | یہ آیت شریف لکھ کر تجارت کے سامان میں رکھیں تو اللہ تعالیٰ اُس کی خرید و فروخت میں برکت کرے گا۔ یہ ہے

" وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا

Marfat.com

یا بس الا فی کتب مبین ۔ "

دفع بلیات کے واسطے | اگر کوئی مصیبت درپیش ہو یا وبا دافع ہو جائے تو یہ تعویذ لکھ کر اپنے مکان کے دروازہ پر چسپاں کر دے ۔

" بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ولی الوالی یا دافع البلاء و یا سامع الدعاء و یا کاشف الضر والبلاء بحق شرف النبی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ " [۶]

محبت زوجین کے واسطے | یہ آیت شریف لکھ کر اپنے پاس رکھے ۔

" ومن الانعام حمولۃ وفرشا ۔ کلوا مما رزقکم اللہ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین ۔ "

دفع صداع کے واسطے | اگر کسی کو مرگی ہو تو یہ اسم اعظم کا نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں ۔ ☆ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ھ و

تصنیفات

مولانا غلام قادر شائق کی متعدد تصانیف یادگار ہیں ۔

۱۔ شائق نامہ | یہ رسالہ آپ نے ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں بطرز محمود نامہ نظم کیا ہے ۔ ہر ایک حرف کے سات اشعار ہیں ۔ جس حرف سے شروع ہوتے ہیں ۔ اسی حرف پر ختم ہوتے ہیں ۔ حروف تہجی کے پورے اشعار بنائے ہیں پہلی غزل میاں درج کی جاتی ہے ۔ اس کے دو نسخے میری نظر سے گذرے ہیں ۔ دونوں مصنف کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں ۔ ایک تو کتب خانہ دانشگاہ پنجاب لاہور میں ہے ۔ اس میں سے نقل کیا جاتا ہے

---

[۶] بیاض شائق خطی نمبر ۲ ۔ شرافت

Marfat.com

غزل الف

بحر این غزل مفاعیل مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن،

اے خوں سرشتہ جامہ بزخم تو لالہ را — چشمت بقتل دم زدہ رم دہ غزالہ را

از شوقِ شمع سوزشِ پروانہ عین وصل — جزوے بمحو و ثبت نخواند ایں رسالہ را

اول قدم ز ہستیِ خود در گذر پس — از بہرِ سر بیاب تو جائے حوالہ را

آں یوسف از کنارِ پدر کے شدے بصر — نکشیدے ار زلیخا ازاں آہ و نالہ را

آمد خطِ سواد ببودِ بیاضِ رخ — کس در شبِ ایں ندید عجب ماہ و ہالہ را

آسان و خوشگوار نمودی چہ طعمِ عشق — اکنوں بحلق غصہ نمود ایں نوالہ را

آزردہ دل ز فرقت و در درد وصل شایقم
کس مے برد بیارِ من اینک حوالہ را

— اِس رسالہ کے خاتمہ پر اِن الفاظ میں دستخط نقل ہے۔

"الحمد للہ والمنۃ کہ باختتام رسید و با تمام انجامید رسالہ پُر ملالہ شائق نامہ از تالیف فقیر غلام قادر ساکن بلدہ رسول نگر متخلص بہ شائق ست و در سوز و گداز باطنی بر بلبل و پروانہ فائق۔ در بیان تجلیِ صورتِ محبتِ مجازی کہ عکسِ آئینہ حقیقت را عین کارسازی ست چنانچہ تازیانہ عشق زبانِ حال را بپیمانِ مقال انداختہ حتّٰے کہ ذکرِ ہجر و وصالِ محبوب غالباً در درج ساختہ۔ پس آثارِ ذاتِ محبوبِ حقیقی از آئینہ مجازِ او متجلی ست۔ و وجودِ شاہدِ معانی بزیورِ سخن نیازِ او متحلی۔ تسلہ

اللہ بسیف محبتہ وھواہ واوصلہ الی لقاء من یتمناہ اللھم
آمین یارب العالمین۔

Marfat.com

قطعۂ تاریخ تالیفِ این رسالہ از مولف عفی عنہ

سوز داغِ دل بہ سنجیدم بقرطاس اے رفیق — خوش بامیدِ وصال و ممتحن بادردِ غم
چونکہ ذکرِ ہجر نشتر ذکرِ وصلش مرہم ست — گفتہ ام تاریخ بہرِ نظمش ۔ نشتر و مرہم ۱۲۹۲ھ

فہرست مخطوطاتِ شیرانی ۔ مرتبہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین ادارۂ تحقیقاتِ پاکستان دانشگاہِ پنجاب لاہور کے جلدِ اول ص ۱۴۷ پر اس رسالہ کا تعارف اس طرح لکھا ہے۔

"نمبر ۸۱۰ ۔ شایق نامہ ۔ مصنفہ غلام قادر متخلص بہ شایق ساکن رسول نگر بجوابِ محمود نامہ مکتوبہ و مصنفہ بسال ۱۲۹۲ھ [۱۸۷۵ء] ۔ بخطِ مصنف [غزلے بہر ردیف مثلِ محمود نامہ دارد] برائے کلیاتِ اوورک ۔ اینٹھے ۲۹ ۱۷ سپرنگر ۵۶۹ " مگر اینتھے نے میر مقیم حسین شایق کے کلیات کا ذکر کیا ہے جو دوسرا شخص ہے عارف

دوسرا نسخہ شایق نامہ کا مولانا کے بیاض نمبر ۲ میں ہے ۔ دستخط بلفظہ وہی ہے ۔ جو پہلے نسخہ پر ہے ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تاریخیں زائد ہیں ۔ جو پہلے نسخہ میں نہیں ۔

نظمِ تاریخِ تالیفِ این رسالہ از مولوی صاحب

محبوب عالم ساکن سہاوہ سلمہ ربہ

کتاب آبِ معانی سے عقد گوہر ہے — شرابِ شوق سے سرشار ایک ساغر ہے
حروف اوس کے ہیں مہہائے عشق سے سیہ مست — نقوط اس کے بکاغذ سپیدِ اخگر ہے
سوادِ لوس کی غزالوں کے چشم سے بس شوخ — بیاض اوس کی عجب چول مہ منور ہے
مصنف اُس کا جو مولیٰ غلام قادر ہے — مجاز اُس کی حقیقت میں قند و شکر ہے
سخن کے ذوق سے عالم جو ہو رہے مدہوش — عسل سے میٹھا وہ بولا لو ۔ ایک ساغر ہے ۱۲۹۲ھ

ایضاً نظمِ تاریخ از مولوی صاحب موصوف

چوں بجوشش آمد بخارِ جنبشِ سودائے عشق — موج زد بیروں بساحل و رطہ دریائے عشق

Marfat.com

۹۲ ۱۲ھ
شد نمودار از دلِ پُر شورِ شائق این شرار داد عالم شعلۂ تاریخ ۔ شورِ تہائے عشق

قطعۂ تاریخ تالیف این رسالہ از جناب
پیر صاحب شاہ سردار گیلانی تخلص شائق
ایضاً ساکن انارکلی لاہور خلف الرشید
محمد شاہ جیو رحمہما اللہ تعالیٰ

شائقا ہست گفتۂ شائق بحرِ محمود نامۂ خوب جواب
ہر کہ او ساغرِ آدرد تا لب مئے تاریخ سازدش سیراب
۱۲۹۳
« ساغرِ لب »

۲ - بیاض نمبر ۱ | طول ۸ ۱/۲ انچ - عرض ۴ انچ - ورق ۲۵۹ - خوشخط.
بعض جگہ سے کرم خوردہ - جلد اُکھڑی ہوئی۔

۳ - بیاض نمبر ۲ | طول ۷ ۱/۲ انچ - عرض ۵ ۱/۲ انچ - ورق ۲۷۳ - خوشخط
جلد اُکھڑی ہوئی۔

۴ - بیاض نمبر ۳ | طول ۷ ۱/۲ انچ - عرض ۵ ۱/۲ انچ - ورق ۲۳۰ - خوشخط۔
جلد مقسوط۔

یہ تینوں بیاضیں مولانا شائق رسول نگری رح کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں ان میں کافی [illegible] سرمایہ جمع کیا ہے۔ تقریباً ایک سو ستر کتابوں سے زیادہ کا ان میں [illegible] درج کیا ہے۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف۔ طب۔ لغت۔ عروض۔ تاریخ تصحیف۔ صرف۔ نحو۔ منطق۔ ادب۔ معانی۔ مناظرہ اور مناقب وغیرہ کے مضامین [illegible] کیے ہیں۔

تینوں بیاضوں کا مختصر تعارف

تینوں بیاضیں [illegible] نے بہت [illegible] والد بزرگوار کا کلام جمع کیا ہے

Marfat.com

جن کا مختصر ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

جن شعراء کی غزلیں ہاشیوں میں آئی ہیں ان کے نام

۱ ابوالمعالی
۲ اسحاق
۳ بیدل
۴ جلال اسیر
۵ جنید
۶ حافظ
۷ حسن ملتانی۔ منشی
۸ حسین
۹ حمید الدین ناگوری
۱۰ خاقانی
۱۱ خسرو۔ امیر
۱۲ خضر کشمیری
۱۳ ربیع
۱۴ رونق
۱۵ سعید قریشی
۱۶ شادمان گکھڑ
۱۷ شائق رسول نگری
۱۸ شرف۔ شاہ
۱۹ شمس تبریزی
۲۰ شمس دین
۲۱ شوق۔ اللہ جوایا چک شاہ
۲۲ شوکت
۲۳ شہرت
۲۴ شہیدی
۲۵ صدیق حسن خاں
۲۶ صدیق مظفر احمد
۲۷ صفی
۲۸ ظفر
۲۹ عاصم
۳۰ عالمگیر۔ اورنگ زیب
۳۱ عباس۔ شاہ اصفہان
۳۲ عطاء اللہ۔ میر
۳۳ علی مرتضےٰ رمز۔ عربی
۳۴ غلام رسول عادل گڑھی
۳۵ فصاب
۳۶ کافی
۳۷ لطف اللہ نیشاپوری
۳۸ مادھو رام
۳۹ محبوب عالم سوہدیہ
۴۰ محسن
۴۱ مخلص کاشی
۴۲ مرتضےٰ سید
۴۳ مسکین
۴۴ نفیل کشمیری۔ پیر
۴۵ نادر۔ میر انوالیہ
۴۶ ناصر علی سرہندی
۴۷ نتھو رام۔ اردو غزل
۴۸ نظام
۴۹ نعمت خاں عالی
۵۰ نور اللہ کشمیری
۵۱ نیاز احمد بلوی
۵۲ واقف نور العین
۵۳ ہندی

Marfat.com

اُن شعراء کے نام جن کا کلام۔ نظم۔ رباعی۔
قطعہ یا دوہڑہ وغیرہ اِن بیاضوں میں آیا ہے

۱ اصغر علی نسیم دہلوی۔ مرزا
۲ اکبر بادشاہ۔ جلال الدین
۳ اوحدالدین
۴ جعفر زٹلی نارنولی۔ میر سید
۵ خلدی۔ عبدالرحمٰن مولانا۔ اردو کلام
۶ رحیم شاہ۔ دوہڑہ پنجابی
۷ رضائی
۸ رُوحی
۹ سُتھرا ہندی اشعار
۱۰ سراج الدین بوتمالیہ۔ مولوی
۱۱ سرخوش۔ محمد افضل
۱۲ سرمد۔ محمد سعید
۱۳ سکندر شاہ۔ دوہڑہ پنجابی
۱۴ صوفی صافی
۱۵ عبدالرحمٰن۔ علامہ
۱۶ عبدالعزیز دہلوی۔ مولانا شاہ
۱۷ عبداللہ انصاری۔ شیخ
۱۸ عطاء اللہ خانقاہی
۱۹ علی حیدر ناظم۔ پنجابی اشعار
۲۰ غلام قادر جلال پوری۔ مولوی
۲۱ غلام قادر بن فاضل شاہ بٹالوی
۲۲ غنیمت کنجاہی۔ محمد اکرم۔ مولانا
۲۳ فردوسی طوسی۔ ابوالقاسم
۲۴ فرید گنج شکر۔ مسعود چشتی۔ خواجہ
۲۵ فخرالدین رازی۔ امام
۲۶ قاآنی
۲۷ قاسم۔ مرزا۔ اردو اشعار
۲۸ قطب الدین بلہر شوالہ۔ مولوی
۲۹ کمال اسمٰعیل
۳۰ کمال حجندی۔ بابا
۳۱ مجدد الف ثانی۔ شیخ احمد سرہندی
۳۲ محتشم کاشی
۳۳ محمد حسین کاجر گولیہ۔ مولوی
۳۴ محمد یعقوب کھیالی والہ۔ مولوی
۳۵ محمد معصوم سرہندی۔ خواجہ
۳۶ میر حسین
۳۷ نعیم اللہ بہرائچی۔ مولانا
۳۸ نورجہاں بیگم۔ نواب

Marfat.com

۳۹ وارث ۔ میاں ۔ دوہڑے پنجابی ۴۰ وارث شاہ ۔ پیر ۔ دوہڑے پنجابی

اُن شعراء کے نام جن کے قصائد بیاضوں
میں درج ہیں۔

۱ قصیدہ ۔ حضرت حسان بن ثابت رض عربی ۔ در ثنا حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ از مواہب اللدنیہ ۔ ۳۵ اشعار۔

۲ قصیدہ ۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رح

۳ قصیدہ ۔ حضرت امیر خسرو دہلوی رح

۴ قصیدہ ۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح ۔ از اخبار الاخیار

۵ قصیدہ ۔ نواب زیب النسا بیگم مخفی تخلص ۔ در بیان تصوف

۶ قصیدہ ۔ ظہوری در مدح محمد یوسف حکیم ۔ از مقدمات ظہوری ۵۶ اشعار

۷ قصیدہ در نعت شاہ جہاں کا سحاب خاں ۱۰۶۶ھ

۸ قصیدہ ۔ حضرت سید حسن رسول نما دہلوی رح در ثنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

۹ قصیدہ ۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی م ۱۲۴۷ھ در ثنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
از تحاف النبلاء المتقین ۔ ۲۸ اشعار

اُن شعرا کے نام جن کی مناجاتیں بیاضوں
میں درج ہیں

۱ مناجات ۔ حضرت ابوبکر صدیق رض عربی ۔ بدرگاہ قاضی الحاجات ۔ ۱۱ اشعار

۲ مناجات حضرت امام محمد غزالی طوسی رح

۳ مناجات حضرت حکیم سنائی رح بدرگاہ الٰہی ۱۵ اشعار

۴ مناجات حضرت شیخ سعدی شیرازی رح ۸۰ اشعار

۵ مناجات حضرت شیخ عبداللہ رح عربی

Marfat.com

۶ مناجات شیخ نصیرالدین رح

۷ مناجات امیر سعداللہ کاشمیری رح بدرگاہِ الٰہی ۱۰۱ اشعار

۸ مناجات مولوی قطب الدین خاں۔ شاگرد مولوی محمد اسحاق مرحوم۔ اردو۔

۹ مناجاتِ فقیر۔ در شوقِ زیارتِ مدینہ منورہ۔ مسدس

اُن شعراء کے نام جن کی نعتیں بیاضوں میں درج ہیں۔

۱ حضرت امام زین العابدین۔ عربی ۹ مفتی غلام سرور

۲ مُلّا معین الدین الہروی رح ۱۰ مولوی بشیرالدین شاگرد مخلص۔ مسدس

۳ مولانا نظامی رح۔ مخمس ۱۱ مولوی حسان اللہ ممتاز

۴ مولانا عبدالرحمٰن جامی رح ۱۲ مولوی فائق

۵ مُلّا اوحدی رح ۱۳ محمد عالم

۶ نصیرا فاضل شاہی حلیہ نبوی ۱۴ نعت شریف بزبانِ ترکی

۷ بابا۔ شاگردِ مُلّا عطاء اللہ خانقاہی رح ۱۵ مرثیہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

۸ عبیداللہ کشمیری حلیہ نبوی ۴

اُن بزرگوں کے نام جن کے مکاتیب بیاضوں میں درج ہیں۔

۱ خواجہ محمد معصوم سرہندی رح بنام حافظ عبدالغفور رح

بنام مرزا عبیداللہ بیگ رح

بنام خواجہ محمد ابراہیم رح

بنام ایضاً

بنام مُلّا نعمت اللہ رح

Marfat.com

۲ فقیر مجددی - بنام قاضی قطب الدین رح

۳ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح بنام حافظ مصری رح

بنام ایضاً

بنام مولوی نور محمد رح

۴ عالم مدینہ منورہ۔

۵ مولوی عبداللہ غزنوی رح بنام پسر خود مولوی محمد رح

۶ مولوی سراج الدین گوجرانوالیہ بنام مولوی محمد حسین لاہوری رح

۷ مولانا غلام قادر شائق رسول نگری صاحب ہر شہ بیاض رح۔

بنام مولانا سید حافظ محمد احمد پاکپتن نوشاہی رح

بنام مولوی نور الدین بھیروی

۸ مولوی غلام رسول عادل گکھڑوی رح بنام محمد عیسیٰ صدر منصرم ۱۲۹۷ھ

مقالات وخطبات جو بیاضوں میں درج ہیں

۱ مکالمہ حضرت امام اعظم رح با ابو قتادہ رح در مسجد کوفہ

۲ مقالہ ۳۲ - از کتاب اطباق الذہب

۳ مقالہ ۳۴ " "

۴ مقالہ در تشریح فقیہ وعالم ومجتہد - از مولانا شائق۔

۵ خطبہ جمعہ اولیٰ وثانیہ - عربی دو عدد۔

۶ خطبہ جمعہ عربی منظوم - از مولانا شائق

۷ خطبہ جمعہ منظوم - از مولوی غلام رسول عادل گکھڑوی رح بسلسلہ مروج فارسی اور اردو میں مطبوع شائع ہے۔

۸ خطبہ نکاح عربی۔ ۱۰ عدد

Marfat.com

جن لوگوں کے ناموں کے معمّے بیاضوں میں درج ہیں

۱	احمد	۱۴ عدد	۱۵	جلال		۲۹	شیخ احمد	۴۳	محمد - ۳ عدد
۲	اختیار		۱۶	جنید - ۲ عدد		۳۰	عالم	۴۴	معین
۳	اشرف		۱۷	حاجی		۳۱	عطا	۴۵	منصور
۴	السلام علیکم		۱۸	حسام		۳۲	علا - ۲ عدد	۴۶	موسےٰ ۲ عدد
۵	اللہ		۱۹	حسن - ۴ عدد		۳۳	علی - ۶ عدد	۴۷	میر جان
۶	امین - ۲ عدد		۲۰	حسین		۳۴	عماد	۴۸	ناصر ۲ عدد
۷	ایاز		۲۱	حشرم - ۲ عدد		۳۵	عمر	۴۹	نجم ۲ عدد
۸	بابر - ۲ عدد		۲۲	خسرو		۳۶	فرید	۵۰	نعمت
۹	بایزید		۲۳	سراج		۳۷	قاسم	۵۱	نور
۱۰	بہادر		۲۴	سعدی		۳۸	کلانور	۵۲	واسع
۱۱	بہرام		۲۵	سلام		۳۹	لطیف	۵۳	ہاشم
۱۲	بہمن		۲۶	سلمان		۴۰	مالک	۵۴	یوسف
۱۳	تاج		۲۷	شجاع - ۲ عدد		۴۱	مبارک	۲ عدد	
۱۴	جان		۲۸	شعبان		۴۲	محسن	—	

اُن بزرگوں کے نام جن کی تاریخہائے وفات بیاضوں میں درج ہیں۔

ان تینوں بیاضوں میں تقریباً دو سو بزرگوں کے سنین وفات در قطعاتِ تاریخ درج ہیں۔ کچھ مولانا سائق کی اپنی طبع مبارک کا نتیجہ ہیں اور کچھ دوسرے شعراء کا۔ ہزار سال ہجری تک تو اکثر قطعات مخبر الواصلین سے لکھے ہیں۔ ان سب کا بیان تو موجب

Marfat.com

طوالت ہے۔ یہاں تیرھویں صدی ہجری کے سب سنین لکھے جاتے ہیں کہ وہ عموماً دوسری کتابوں سے نہیں ملتے۔ وہ یہ ہیں۔ وفیاتِ رجال

سنہ ۱۲۰۱ھ غلام داؤد ارزدلتشاد ماده تاریخ رضی اللہ عنہ

سنہ ۱۲۱۰ھ سید جمال علی بلگرامی ارز سید رحم رسول بالا۔ ع مرجع اقبال و ہمت عمدۂ کون و مکان

سنہ ۱۲۱۵ھ محمد فیض کہالی والہ ارز جمال اللہ کیلانی نعم الحضوری

سنہ ۱۲۱۶ھ دالدِ ناسخ ع بارسول حق شمی محشور باد

سنہ ۱۲۲۵ھ قلندر بخش جرأت ارز ناسخ ع ہائے ہندوستان کا شاعر مُوا

سنہ ۱۲۲۹ھ مرزا محمد علی بیگ 〃 رشکِ یاقوت صد حیف

سنہ ۱۲۳۲ھ مرزا محمد باقر ولد کاظم خاں 〃 ع حشر باد با امام المتقین

〃 مجتہد کربلائی 〃 ع رہبرِ دین شہ ارز دنیا برفت

〃 غسلِ صحت ناسخ 〃 ع الٰہی باد دائم تندرستی

سنہ ۱۲۳۳ھ نادر ارز میاں نور احمد منجر والہ نادر وفات یافت

〃 حسلہ وکیل بیہ بر مدینہ منورہ

سنہ ۱۲۳۴ھ مفتی غلام حضرت لکھنوی بود او خادمِ شرع

سنہ ۱۲۴۳ھ مولوی شیخ احمد فاروقی ارز سایق عالمِ فاضلِ فائق

سنہ ۱۲۴۷ھ مولوی اسمٰعیل شہید دہلوی

سنہ ۱۲۵۰ھ بابا اشرف دین ارز سایق ع فضلہ اللہ باکرامہ

سنہ ۱۲۵۳ھ کلام اللہ و تفسیر کردہ محمد خاں چٹھہ بحضرت گنج بخش در لاہور

ع وقف گشت کلام المجید بسم اللہ

سنہ ۱۲۵۵ھ (مطابق سنہ ۱۸۹۶) جھتڑ پنڈت کشتہ شد خنزیر

سنہ ۱۲۶۲ھ تعمیرِ حوض ع دُور ساز جنابت و حدثے

Marfat.com

۱۲۶۲ھ مولوی صاحب بگے والہ کلاں ۔ غلام محی الدین پشتی دین افتاد

۱۲۶۶ھ سید عباد اللہ شاہ مگھووالیہ ۔ از میاں محمد ۔ ع رخِ سادات ہم ۔ چراغِ نبی

〃 فضل احمد پسرِ سید احمد

〃 (اسم کرم خوردہ) از فرید الدین فرنگی ع بگو ۔ اوج شہاب الدین شمس الدین نور الدین

۱۲۶۸ھ میاں صاحب عبد الرحمٰن جوکالیاں والہ ع معدن و یمِ فضل و احسان بود

〃 سید محمد علی شاہ گکھڑ والہ از شایق ارئ الشمس کوثریت

〃 سلیمان صاحب سنگھڑ والہ ۔ ع صفر ۔

〃 میاں حاجی

۱۲۷۰ھ مولوی صاحب قصور والہ (غلام محی الدین) از مولوی صاحب جھانوریانوالہ خیریتِ کل

۱۲۷۱ھ غلام محمد بگے والہ عمر ۱۲۹ سال از شایق ھُوَ شیخٌ مُعَمَّرٌ

۱۲۷۷ھ ۔ ردشندل از شایق روشندل نقار وشن

۱۲۷۸ھ (اسم کرم خوردہ) ملوطیِ باغِ اِرَم

۱۲۸۱ھ ترتیب دیوانِ فقیر نور الدین منور ع گو منور شد زمین این سحیفہ نور دین

۱۲۸۳ھ مولوی حسن محمد دھریکیاں ۔ از شیخ عبد اللہ چک عمر تَمَّ بِالْخَیْرِ

〃 〃 دخل خُلْدًا بجدہٖ

〃 مولوی صاحب غلام رسول ٹھیکریاں والہ اُستاذِ عامی

〃 〃 از شایق ع ھُوَ شیخی مُعَلِّمُ الْعُلَمَا

〃 اعتبار شاہ جانشین سکندر شاہ دارا دار ۔ ع ہستیِ دُنیا بداں بے اعتبار

۱۲۸۶ھ سید حافظ فضل احمد نوشاہی ۔ از شایق ع وَہ وَہ منشرح و محقق

〃 مولوی صاحب اہ زالدین بگوی عمر ۸۰ سال از شایق ع مولوی کان سخا فی العلم

دیگر ذو شرف دیگر لا بد عمدہ فضلائے دہر

Marfat.com

۱۲۸۶ھ غوث محمد ساکن موضع تردڑیاں والہ ولد کریم بخش — فروغ

۱۲۸۸ھ شادی رانی بھوپال — شد مہ نو ہمقراں با آفتاب

۱۲۸۹ھ مولوی عبداللہ — از شایق — کان عبداللہ عجیبًا حافظًا

〃 میاں غلام رسول 〃 — حکیم نیفن رسانے

〃 اسمہ بی بی - ۱۵ ربیع ۱۹۲۵ء — وہ طوطی باغ ارم

۱۲۹۰ھ محمد بخش — آہی از محمد بخش نارا

〃 والد مولوی صاحب وگگے والہ قاضی حسن دین — کہ قاضی حسن دین فاز حقًا

〃 والدہ ماجدہ مولوی شیخ احمد صاحب عمر ۶۲ سال — بود ضعیفہ چہ مکرمہ

〃 تولد محمد عالم پسر محمد دین را مکے — چہانیرا عظم

۱۲۹۱ھ مولوی غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ والہ - از محمد عالم از غلام حسین - — اہل پیغامبر

افلت نجوم الاحترام

عین فیضان عمیق

〃 مسجد کوٹ بھوانی داس میہنہ احمد علی - از عبدالعزیز - قام مسجد کبیت العتیق -

〃 پیدائش ... اسم گرامی خوردہ — ماہ خورشید لقا

۱۲۹۲ھ شیخ شمس الدین از شایق — روح وے با صدر جنت شاد باد

〃 والدہ محمد دین و نور دین [یعنی اہلیہ مولانا غلام قادر شایق صاحب بانیہا] از شایق — دو حسرت بے زوال آید

〃 تصنیف سارقۃ الانوار غلام رسول عادل گڑھی از شایق — نو نسخہ معجزات

۱۲۹۳ھ تعمیر مسجد مفتی صاحب میانی والہ 〃 — زہے خانہ خدائے

ے حسرت کا لفظ دو بار شمار کر کے اس میں سے زوال کے اعداد نکال دیں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے شرافت

Marfat.com

۱۲۹۴ھ مولانا سید حافظ رُوح اللہ نوشاہی۔ از شائق ع گل زیبا ز باغ نوشہ افتاد[۵۸]

" عبدالرسول قصوری " غوث بلا ریب[۵۹]

۱۲۹۵ھ غلام محی الدین ولد غلام نبی بگے والہ ع شد فوت ولد بزہر مارے

۱۲۹۷ھ دوستِ محمد عالم. ع آں گلبدنے غنچہ دہاں بود

۱۲۹۸ھ تولد غلام رسول ولد مولوی محمد دین۔ از صوفی زادۂ نیک اختر

۱۲۹۹ھ گلاب شاہ فقیر رسول نگری از شائق زاہدًا فارغ

" قاضی حسن دین حکیم عمر ۵۸ سال ۸ جمادی الاولیٰ چہاوہ راست خو بود

" محمد یار درزی ع زدنیا شد محمد یار خیاط

" مولوی حکیم غلام احمد کوتاہ کاتب و شاعر۔ خمیس۔ ۱۸ ربیع الثانی۔

" ع برّد اللہ مضجعہ حقًا

ع عالمے فیاضِ عالم با کمالے بود

چہ بگویم بود فیاض زمان

" محمد اکبر ولد فضل کوکارہ از مولوی سراج الدین ع مسکنش باد بریاض جناں دخل الخلد۔

کتابوں کے خطبے تحریر کرنا۔

مولانا شائق کا طریقہ تھا کہ اپنی پسندیدہ علمی کتابوں کے خطبے یعنی دیباچے اپنی بیاضوں میں نقل کر لیتے تھے۔ چنانچہ کتب ذیل کے خطبے درج ہیں۔ طوالت کے خوف سے یہاں تحریر نہیں کئے گئے۔ صرف ان کے نام لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

---

۵۸ باغ نوشہ کے اعداد ۱۳۶۴ سے گل زیبا کے اعداد ۷۰ نکال دیں تو تاریخ وفات ظاہر ہوتی ہے۔

۵۹ غوث کے اعداد ۱۵۰۶ سے ریب کے ۲۱۲ تفریق کریں تو سال انتقال برآمد ہوتا ہے شرافت

Marfat.com

— بیاض نمبر ۱ میں کتب ذیل کے خطبے درج ہیں۔

۱ اثنا عشری رد روافض - از مولوی غلام علی امرتسری ،

۲ انشائے مرزا قتیل ؒ

۳ قصائد بدر چاچ

۴ حضرات القدس دفتر دوم از بدر الدین سرہندی

۵ دیوان مخفی - از نواب زیب النسا بیگم ؒ

۶ شرح شرعۃ الاسلام

۷ شرعۃ الاسلام - یہ دوسری بیاض میں بھی لکھا ہے -

۸ شرح مثنوی مولانا روم موسوم بہ مکاشفات رضوی از مرزا محمد رضا ؒ

۹ غیاث اللغات - از مولانا غیاث الدین رامپوری ؒ

۱۰ فصوص الحکم - از شیخ محی الدین ابن العربی - دوسری بیاض میں بھی لکھا ہے -

۱۱ قول الجمیل فی بیان سواء السبیل - از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ - یہ تیسری بیاض میں بھی ہے

۱۲ گلستان - شیخ سعدی شیرازی ؒ

۱۳ گلستان مسرت - (حدائق المعانی) از عبد الرحمن شاکر

۱۴ مقامات حریری ابو محمد قاسم بن علی الحریری

۱۵ مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندی ؒ

۱۶ نظم الدرر والمرجان فی تلخیص سیر سید الانس والجان از داؤد حمد الدین میرزا خاں ترکی جالندھری ؒ - اس کا خطبہ دوسری بیاض میں بھی ہے -

۱۷ مسلم فی علم المنطق - یہ دوسری بیاض میں بھی تحریر ہے

— بیاض نمبر ۲ میں مندرجہ ذیل کتابوں کے خطبے لکھے ہیں۔

۱۸ الطباق الذہب (اسنام کی ایک عربی کتاب شرف الدین عبد المؤمن بن ھبۃ اللہ المعروف بشقروہ اصفہانی کی تصنیف ہے - کشف الظنون : ۱۱۶ - عارف)

Marfat.com

۱۹ امام الکلام در عدمِ وجوبِ فاتحہ خلف الامام - از مولانا عبدالحی لکھنوی ؒ

۲۰ تاریخ الخلفا - از امام جلال الدین سیوطی ؒ

۲۱ تفسیر رُوح البیان - از شیخ اسمٰعیل حقی ؒ بحکم شیخ ابن عثمان نزیلِ قسطنطنیہ

۲۲ توقیعاتِ کسرٰے ۔ (از جلال الدین محمد طباطبائی ۔ عارف)

۲۳ دافعۃ البلوٰے - یہ رسالہ تقلیدِ مجتہدین کے اثبات میں ہے ۔ اِس پر علمائے ذیل کی مواہیر و تصدیقات درج ہیں ۔

محمد صدر الدین ۔ سید نور حسین علیم الدین حسین ۔ محمد قطب الدین
محمد اسد علی ۔ سید محمد ہاشم ۔ بلطفِ محمد کریم اللہ راست ۔ محمد شاہ
فقیر خواجہ ضیاء الدین ۔ خدا بخش ۔

۲۴ دُرّہ نادرہ ۔ (محمد مہدی استرابادی ۔ عارف)

۲۵ دیوانِ مظہر جانجاناں ؒ

۲۶ رسالہ در علم مناظرہ

۲۷ رسالہ منظوم بے نقط ۔ از ناجی ؒ

۲۸ رسالہ نخشبی ؒ

۲۹ زمرد فی علم الطب

۳۰ سنن الدارمی

۳۱ شبستانِ خیال (از فتاحی نیشاپوری ۔ عارف)

۳۲ کلیاتِ جامی ۔ از مولانا عبدالرحمٰن جامی ؒ

۳۳ لمعات در مسائلِ وحدت الوجود ۔ اس میں ۲۸ لمعے ہیں ۔ از فخر الدین عراقی

۳۴ معراج النبوت ۔ از مُلّا معین الدین الہروی ؒ

۳۵ میزان الافکار شرح معیار الاشعار (از قاضی محمد سعد اللہ مراد آبادی م ۱۱۲۹ھ)

Marfat.com

۳۶ نزہتہ الارواح امیر حسینی ہروی رح

۳۷ الوافیہ فی علم النحو - از محمد بن عمر بلخی رح

— بیاض نمبر ۳ میں ذیل کی کتابوں کے خطبے تحریر ہیں:

۳۸ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ الاحکام لمذہب ابی حنیفہ - از سید ابوالفیض محمد الشہیر بالمرتضیٰ الحسینی الزبیدی رح جلد اول صفحہ ۲۳۳ جلد دوم صفحہ ۲۳۳

۳۹ عین الفاجۃ فی کشف الفاتحۃ

۴۰ لوائح - از مولانا عبدالرحمٰن جامی رح

۴۱ نفخ الطیب من ذکر المنزل والحبیب - تقریر نواب مختص از صدیق بن حسن نواب ریاست بھوپال -

۴۲ نور الابصار (اس نام کی متعدد عربی اور فارسی کتابیں ہیں - عارف)

ان بیاضوں میں جو استفتا اور فتوے تحریر ہیں

بیاض ہائے ثلاثہ میں مسائل تو بہت زیادہ درج ہیں - لیکن یہاں اُن کی فہرست لکھی جاتی ہے جو بصورت استفتا تحریر ہیں - اور باحال قلمی صورت میں ہیں -

۱ استفتا متعلقہ تراویح -

۲ استفتا متعلقہ خریدنِ غلہ گندم

۳ استفتا متعلقہ احوالِ برزخ

۴ استفتا - علمائے ملکِ سوتر نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح کی خدمت میں بھیجا - اور ساتھ پانچ رسائل بھیجے - شاہ صاحب نے ان کے جواب دیئے ہیں ان پر ۱۷ علماء کی مواہیر و تصدیقات ہیں -

۵ فتوائے اثبات ایصالِ ثواب - اس پر چار علما کی مواہیر تصدیق ثبت ہیں -

۶ فتوائے جواز نکاحِ سیدہ زانیہ فاسقہ با شخصِ غیر سید - از مولوی محمد سراج الدین و عبدالقادر

Marfat.com

۷ فتوائے متعلقہ توحیدِ وجودی وشہودی - از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح

۸ فتوائے متعلقہ رہن

۹ فتوائے متعلقہ مسئلہ نسب - اس پر گیارہ علماء کی مواہیر ثبت ہیں

اشعار گوئی

مولانا شائق رسول نگری فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کے اشعار کے کچھ نمونے آپ کی بیاضوں سے نقل کئے جاتے ہیں۔

غزل مسبحع

اے مہوشِ نازک بدن در بر قبا میزیبدت — وے شوخ نرگس پرفتن چشم حیاے زیبدت

زلفِ تو در صد بند ہم رُوئے تو گُل مانند ہم — لعلِ تو شکر خند ہم ہر جا بجاے زیبدت

بر سر مرصع تاجِ زر در بر قبائے تنگ تر — با چابکی بستہ کمر اے خوش ادا ے زیبدت

بر چہرہ خالِ عنبریں رنگی پسر گلشن نشیں — چوں ماہ داغ اندر جبیں اے دلربا ے زیبدت

ساعد بسیم آمیختی بازو بہ تیغ آمیختی — از بسکہ خونہا ریختی در کف حنا ے زیبدت

بر درگہت زور او راں افگندہ سر چوں چاکراں — ہم تاج و تخت سروراں در زیرپا ے زیبدت

شائق بسے زاری کند از چشم خونباری کند
چندانکہ غمخواری کند بارے سخا ے زیبدت [۱]

نواب ٹونک کی آمد پر | ایک مرتبہ نواب محمد علی خاں دہلی یا سیف ٹونک لاہور آیا، تو آپ نے ایک دوست کی التماس پر یہ اشعار بنائے ؎

شجاعٌ مُطاعٌ بطبعٍ کریم — محمّد علی خان نوابُ مُلک

اتی مُلکَ فنجاب لِلسَّیرِ فیہ — علیٰ بحرِ مُلکٍ جَریٰ مثلَ فُلک

---

[۱] بیاضِ شائق رسول نگری قلمی نمبر ۱ - ص ۲۹۲ - شرافت

Marfat.com

درآمد بہ شتاب نوآب ٹونک — شجاع و دلیر و مبل پُر بداں
مظفر بدنیا معزز بدیں — بہادر یلے بے بہا دُر بداں [11]

رباعی دامن دار | یہ رباعی آپ نے خوشنویسوں کے لئے بنائی ہے۔ ہر مصرع میں آٹھ حرف گھیرے دار ہیں۔ اس کی مشق کرنے سے گھیرے پختہ ہو جاتے ہیں۔

بلبل مکن چندیں فغاں رو دَمی بیا بی وصلِ گُل — می باش خوش دل بد مکُن شاد لاں روی در بزمِ مُل
ہاں جاں فدائی یار کُن خوش باش در شوقِ وصال — می در قدح چوں کی خوری فارغ شوی از جزر و کُل [12]

رباعی لاہور میں بنائی | اس کے متعلق آپ نے اپنی بیاض نمبر ۲ میں لکھا ہے۔

"از فقیر غلام قادر عفی عنہ در انارکلی لاہور تالیف نمودہ است"

ایں کثرتِ نقطہ ہا ست در بینش یکے — کثرت ہمہ وحدت ست چوں یافت یکے
در دیدۂ احولاں ست کثرت ہمہ شرک — در چشمِ موحداں یکے نیست شکے

تاریخ گوئی | آپ مادہ تاریخ بنانے اور قطعات تاریخ نظم کرنے میں اُستاد کامل تھے۔ آپ کی قلمی بیاضوں میں بہت اکابر کے قطعات درج ہیں۔ یہاں بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ اور مادہ ہائے تاریخ اس سے پہلے لکھے جا چکے ہیں۔

خطبات

آپ کے متعدد عربی خطبے آپ کی بیاضوں میں موجود ہیں۔ یہاں ایک عربی منظوم خطبہ درج کیا جاتا ہے۔

---

[11] [12] بیاض شایق قلمی نمبر ۲ ۔ شرافت

Marfat.com

خطبہ جمعہ

ھذہ خطبہ جمعہ من تالیف فقیر غلام قادر عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد کل حین للہ ذی الجلال ۔۔۔ اعطی لکل خلق رزقا بلا سؤال

یھدی لمن یجاھد فی الدین مستقیما ۔۔۔ بالمال والجوارح والقلب والمقال

سبحانہ تعالی عن کل نوع شرک ۔۔۔ سبحانہ تقدس عن نقص والزوال

لا قوۃ لعقل لا ھمۃ لفکر ۔۔۔ ان یحمدا الھا ذا الحکمۃ الکمال

اختار کل رسل بالفضل والرسالہ ۔۔۔ حتی یبلغوھا ردا لا امتثال

فاختار ختم رسل من بنیھم حبیبا ۔۔۔ من اسمہ محمد ذو الحسن والجمال

من ذا الذی دعانا لطفا الی الالہ ۔۔۔ من ذی الذی نھانا عن منکر ضلال

من اسمہ شریف من جسمہ لطیف ۔۔۔ من ذاتہ عفیف عن عارض الخیال

یا ایھا البرایا صلوا علی محمد ۔۔۔ صلوا علی محمد یا طالبی الوصال

والال والصحابہ اعنی علی شفیق ۔۔۔ صدیقہ رفیق فی الغار ذی الملال

فاروق ذی العدل اللہ حامی لدین احمد ۔۔۔ عثمان ذی السخاوۃ ذا صاحب المنال

کرار ذی الشجاعۃ قتال اھل الکفر ۔۔۔ والستۃ البواقی فازوا بفوز عال

سبطین للرسول ببتہ لہ بتول ۔۔۔ عمیہ بالشمول ھما احسن الخصال

والتابعین کلا والمسلمین جملا ۔۔۔ فاغفر لا جمعیھم یا سامعا لتال

یا ایھا السکاری من لذۃ الملاھی ۔۔۔ یا ایھا الکسالی فی حکم ذی الجلال

توبوا الی رحیم بالعجز والتضرع ۔۔۔ فادعوہ کل یوم بدوام اللیال

واسعوا الی اذان صلوا صلوۃ جمعہ ۔۔۔ وامتثل الرسول ینجی من الوبال

Marfat.com

یا واهب العطایا یا غافر الخطایا — یا حافظ البرایا اسمع لقیل قالی

اذ نبت کل ذنب اقررت به ولکن — ارجوک یا الهی عفوًا بحسب حالی

فاغفر لنا بلطفک یا خیر من یکرم — وارحم بمحض فضلک یا خیر من نوالی

انت لنا بخیر واختم لنا بخیر — والطف بنا بخیر یا دائم النوالی

ے

اے دل بیا بشنو کہ تو کارے نکردۂ — کارے کہ کردنی ست تو بارے نکردۂ

مشہور گشت نام تو شہباز فی المثل — حیرانم از تو زانکہ شکارے نکردۂ

روحانیاں بہ بسملک گفتند عیب تو — تو عزت خلیفہ شمارے نکردۂ

رو در رہ شریعت نہ گام تیز رو — آیا مگر ہنوز گذارے نکردۂ

عمر عزیز تو کہ چو لعل ثمین بود — ارزاں فروختی و عیارے نکردۂ

چیزے کہ دادنی ست باخلاص دل بدوں — در راہ ذوالجلال نثارے نکردۂ

رو نفی خویش کن تو در اثبات ذات حق — توحید را مگر تو حصارے نکردۂ

بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالیٰ جواد کریم ملک قدیم بر رؤف رحیم۔ بنشینید۔

خطبہ ثانیہ

الحمد للہ الذی شرف یوم الجمعۃ علیٰ سائر اللیالی والایام وجعلہ مغفرۃ لذنوب المسلمین التائبین وکفارۃ للآثام وفرض علینا صلوٰتہ وخطبتہ لتقویۃ اساس الدین والاسلام والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمدن الذی جعل الجمعۃ حجًا للمساکین وعیدًا للخواص والعوام وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ الذین سعوا الی ذکر اللہ الملک العزیز العلام۔

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ الخ۔

Marfat.com

تقریر

مولانا شائق نے اپنی بیاض نمبر ۲ میں محدثین وفقہائے زمانہ کے متعلق فارسی میں اپنی ایک تقریر تحریر کی ہے۔ وہ بلفظہٖ یہاں درج کی جاتی ہے:

تقریر فقیر عبدالقادر عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ۔ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ باید دانست کہ عجب فسادِ زمان بظہور آمد۔ وزیبے اوان عناد سر برزد کہ باوجود التہاب شمع علم، واکتساب مایۂ حلم بعضے ملایانِ متعصب در حق مجتہدان فتنہ ہا انگیختند۔ وتیغ شکوہ ومذمت برسر ایشاں آمیختند۔ وبعضے در حق اہل حدیث اگرچہ حدیث مروی صحیح صریح غیر منسوخ باشد تہمت گمراہی مطلقاً مے بندند۔ واگر کسے شکوۂ اہل حدیث کند بااو یار شدہ گفتگوئے او بدل وجان پسندند۔ از اصغائے آں چنداں تحیر وتفکر روئے دہد کہ بمیدان تحریر نگنجد وبمیزان تقریر نسنجد۔ طریق مستقیم وراہِ راست این ست کہ تہمت تضلیل بر کسے از ائمہ حدیث وائمہ فقہ واہل تصوف کہ مشہور وموثوق بہم اند نباید نہاد۔ اگرچہ در مسائل فروع اختلاف واقع شود۔ بحدیث معاذ بن جبل قولہٗ علیہ السلام وقتے کہ معاذ را بسوئے یمن فرستادند یا معاذ بم تقضی قال بکتاب اللہ قال فان لم تجد [قال] فبسنۃ رسول اللہ قال فان لم تجد [قال] قال فاجتہد برائی قال اصبت فالزم۔ پس اگر حدیث صحیح باشد نسخ ومعارضہ وتاویل بقدرے کہ بدعت را مائل نباشد روا ست جایز ست۔ واگرچہ مسئلہ فقہ مجتہد فیہ بودہ باشد خطا وصواب در وے درست کہ المجتہد قد یخطی وقد یصیب۔ بعضے اگر در مسائل ترجیح مسئلہ مختلف افتادہ وبدقت نظر خود در وے بجانب [illegible] خلاف بعضے از روئے عناد واعتساف ست نجات او غیر مرجو۔ واگر از قصور علم ست معفو۔ اول باید فہمید کہ مجتہد گاہے مخطی وگاہے مصیب

Marfat.com

اگر مصیب ست دو اجر خواہد یافت ۔ واگر مخطی ست یک اجر ۔ پس شخصے کہ شکوہ و مذمتِ او سازد امید وارِ کدام ثواب ست ۔ بلکہ مستحق عتاب و عذاب، کہ مخالفِ نص ست ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ ۔ ومجتہد حدیث را ہمیں حال، وبنائے اعتقادِ او بر ظنِ عدالتِ رواۃ است وحال آنکہ در علمِ عقائد برہن ست کہ سوائے انبیا علیہم السلام کسے معصوم نیست پس بنائے علمِ حدیث بر ظنِ خیر ست بر رواۃ حدیث ۔ دیگر محدثاں، احادیث را چند قسم کردہ اند در نسخہ تا شصت و چہار ۶۴ مثلاً صحیح و حسن و مرفوع و مرسل و منقطع و موقوف و معضل وغیرہ ۔ و در زمانِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین و تابعین این اقسام نبودند ۔ پس اگر گویند کہ علم فقہ بدعت ست کہ در قرنِ ثالث پیدا شدہ ۔ پس اقسامِ حدیث را ہمیں حال ست کہ بعد قرونِ ثلاثہ حدیث ظاہر شد ۔ و صاحب صحیح بخاری و مسلم را اگرچہ ثقہ دانند ۔ اما حدیثے در شانِ ایشاں وارد نشدہ کہ نسخہ صحیح بخاری و صحیح مسلم صحیح و معمول بہا تالیف خواہد شد، و بر غیرِ ایں دو نسخہ اعتبارے نیست ۔ پس چوں سبب صحتِ شاں محض حسنِ ظن بکمال ست ۔ و حال آنکہ بعد انبیا کسے معصوم نیست ۔ خطا بر اجتہادِ دے ہم رواست ۔ ہم چنیں حسنِ ظن بر متونِ علمائے فقہ کہ باجتہادِ کامل خود از استنباط مسائل از نص و حدیث و آثارِ صحابہ و تابعین کردہ، و صحیح را از سقیم و ناسخ را از منسوخ جدا ساختہ اند ۔ بعضے ملقب بہ مفتی الثقلین و بعضے بہ تاج الشریعۃ موسوم شدند ۔ و بلا شک از علمائے ایں زماں در علوم تفسیر و حدیث و فقہ کامل تر بودہ اند ۔ حال اگر در نسخہ از نسخہ ہائے فقہ مسئلہ ضعیف واقع شود و حدیث صحیح مخالفِ او باشد عمل بر ان مسئلہ مثل حدیث نباید فہمید ۔ بلکہ تجنب ازاں باید گزید ۔ چرا کہ در اجتہاد خطا و صواب ہر دو باشند ۔ پس اگر کسے از روئے انصاف گوئد کہ دریں مسئلہ بر حدیث عمل باید کرد ۔ فقہائے متعصب بجاں برخیزند و بر دامنِ او تہمتِ وہابیہ بے تفتیشِ حالِ او مے بندند ۔ دیگر آنکہ ہر گاہ

Marfat.com

در بعضے احادیث ترمذی ونسائی وابوداؤد وابن ماجہ را مقابل صحیحین مجال مقال بودہ باشد۔ و در اصول حدیث اختلاف افتادہ باشد۔ پس در بعض مسائل ھدایہ چہ جائے شکوہ باشد۔ آناں را کہ گویند در وے مسائل ضعیف اند۔ ہمیں ست حق راستی کلام پیشیں علمائے ربانی صاحب مجد واحترام۔ اہل تفسیر در بسیار آیات متشابہات تاویل میکنند چنانچہ معلوم است ایشاں را۔ وہم چنیں حال ست کہ در احادیث متشابہات تاویل را ہم روا دارند۔ چنانچہ امام نووی در حدیث ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمٰن تقلب واحد یصرفھا کیف یشاء۔ پس این ہمہ شور وشغب در میان چیست؟ وخدا داند کہ حق دائر بجانب کیست؟ اما بقدر حوصلہ ہمہ کس دامن نص وحدیث گرفتہ۔ واگر بنظر ظاہر دریں ہر دو خلاف باشد دامن فقہائے متدین مجتہد باید گرفت واگر در فقہائے اختلاف رود بارجح قول رجوع باید کرد۔ والحاصل غلو در دین جائز نیست قولہ تعالیٰ۔ یا اھل الکتب لا تغلوا فی دینکم۔ خواہ محدث باشد خواہ مجتہد خواہ عامی۔ آنانکہ در حدیث غلو کردند اہل ظواہر مسمی شدند۔ اکثر ایشاں سوائے نص وحدیث، اجماع امت وقیاس را ہم منکرند۔ و بعضے فقط تابع رائے مجتہدین شدند خواہ سند او تا امام مجتہد رسد یا نرسد۔ پس ہمیں کلمہ موجب فساد گشت۔ واکثر در بعض مسائل عبادات مختلف اند "

مکتوبات

آپ کے مکاتیب و مراسلات تو بہت ہوں گے مگر مجھ کو صرف دو مکتوب دستیاب ہوئے ہیں۔ وہ یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مکتوب بنام پیر روشن ضمیر | یہ آپ نے اپنے مرشد ارشد حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکدات نوشاہ ثانی رح کے نام لکھا ہے۔ کسی مستورہ کے حق میں دعائے خیر کی التماس کی ہے۔

Marfat.com

ے

" ارباب حاجتیم زبان سوال نیست
در حضرت کریم تمنا چہ حاجت ست

بجناب ملائک مآب عمدۂ دودمان مصطفوی، خلاصۂ خاندان مرتضوی چہرہ پرداز عرائس مقامات، و سمہ نواز ابروئے کرامات، قدوۂ مسالک حقیقت و ارشاد، پیشوائے طریقت و سداد، معدن معارف ازلیہ انسیہ، مخزن لطائف قدسیہ، ثمرۃ البتول پروردۂ کنار جناب رسول مقبول، کہ رضائے خود در رضائے محبت اہل بیت خود بفحوائے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ مشارک و مساہم گردانید بعد از الوف الوف تسلیم و التکریم کہ پروردۂ آب و ہوائے اعتقاد، و نشو و نمائے یافتۂ محبت و انقیاد، کہ سالکان عرصہ چہار مصلائے شریعت احمدی را ازاں چارہ نیست۔ بموقف عرض باریافتگان حضور مطلع النور آنکہ یکے از عتبہ بوسان پرستاران مسند نشین مراد قاب عصمت، و نو یاوۂ گلبن عفت، کہ اسم شریفہ آں صاحبہ در سویدائے باطن ہدایت موالمن پوشیدہ و مخفی ست، میخواہد کہ پنجۂ عرض این ملتمس را بحنائے اجابت رنگین ساختہ۔ تیر دعا ہدف مراد برسانند۔ والسلام۔ ۱۳ھ

مہر [غلام قادر رم الحمد للہ ۱۲ ۷۰]

(۲)

مکتوب بنام مولوی نور الدین بھیروی | مولوی نور الدین بھیروی۔ مہاراجہ جموں کے طبیب تھے۔ مولانا غلام قادر شائق نے اپنے بڑے بیٹے مولوی محمد دین کو علم حدیث اور طب پڑھنے کے واسطے اُن کے پاس بھیجا۔ اور ساتھ ہی یہ مکتوب ارسال کیا۔

۱۳ھ وسائط العلوم خطی۔ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

« هدیه الرقیمة الشمیمة الی العلامة الفهامة المولوی

نورالدین البهریة الحال الوارد بقصبة جمّوں ۔ من الفقیر عبد القادر

الساکن قصبة رسول نگر ۔

الحمد لله الذی خصّ من جنس الحیوانات نوع الانسان ۔

بفضل المنطق الاجلی وحسن البیان ۔ وانتخبه من عموم المخلوقات

بخصوص اللقاء ودخول الجنان ۔ والصلوٰة والسلام علی من ارسله

بالحجج الواضحات واقوی البرهان ۔ وعلیٰ اله واصحابه الذین یحرزون

قصبات نتائج الحسنات والاحسان ۔ اما بعد فمن الفقیر عبد القادر بعد

السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم والاشتیاق الیٰ وصالکم والتمنّی الیٰ رؤیة

جمالکم یلوح ویبوح ما سیذکر علی بالکم ۔ واعلموا انّ هذا الفقیر

فی حال الشدّة والرخاء بشعار الحمد ملتبس وباستدعاء العافیة للوجود

فائض الجود من الله ملتمس ۔ لقد اخبرنی مخبرٌ صادقٌ ۔ ان العالم

النحریر الکامل فی التقریر والتحریر اعنی نورالدین سلمه الله عن الافات

والتدمیر بحسب القسمة اقام عند الامیر الشهیر براجه فی عهدة الطبابة

بالمشاهرة المعینة المسطورة بالکتابة المتضمنة لقوله تعالیٰ

اولئک لهم رزق معلوم ۔ وذالک فی اللوح المحفوظ مرقوم ۔ الحمد لله علیٰ

ارتفاع مدارجکم وانتصاب معارجکم ۔ وابن الفقیر المسمی بمحمد دین

صاحب الذهن الذهین لما سمع تشریف ایابکم الی جمّوں اشتاق

الیٰ لقائکم بقلب بالمحبة مشحون لیقتبس منکم نورًا من انوار العلم

ویستسقی منکم شربة من انهار الحلم ۔ لان هذا زمان قحط الرجال

واندراس بناء العلوم وقرب الی الزوال ۔ ووجودکم فیه مثل الکبریت الاحمر

Marfat.com

لینفع عوام الخلق وخواصته من الاسود والاسمر۔ بل ذاتکم کالمنادی
المفرد العلم۔ اذا نودی الی الارتفاع بالسلم السلم۔ فالحاصل الی
ذالك الطالب الصادق ان جاء لدیکم فاحسنوا الیه کما احسن الله الیکم
والمحسن عند الله ماجور وعند الناس مشکور۔ وانظروا الیه بعین الرحمة
والشفقة فعلموه نبذاً من علم الحدیث والطب والحکمة وهو فی الخط
الفارسی جید الرقم وفی العربی محدد القلم والاغلب ان یکون فی خدمتکم
مسترشداً متعلماً لاخائناً متالماً وعسی ان یسرکم ولا یضرکم ان شاء
الله تعالیٰ۔ تمت الرقعة۔"

اس کے بعد مولانا شائق خود بھی جموں پہنچے اور مولوی نورالدین سے ملاقات کی
آپ کو معلوم ہوا کہ وہ سخت غیر مقلد (وہابی) ہیں۔ آپ نے اُن سے تقلید کا مسئلہ
دریافت کیا۔ وہ کوئی جواب نہ دے سکے اور خاموش ہو گئے۔ آپ نے اس مکتوب کے اخیر
پر یہ واقعہ ان الفاظ میں لکھ دیا۔

"فاردت الذهاب الیه وقصدت لدیه افادنی بثلثة مسائل لکنی
رایته غیر مقلد الی غایة الدرجة فسالته عن مذهب المقلدین من زمان
المجتهدین الی وقتنا هذا (اعنی جمیع المفسرین والمحدثین اما شافعی او
حنفی او مالکی او حنبلی فما معنی تخصیصهم وتقلیدهم بمذهب معین
فان ضللت جمیعهم فخالفت حدیث لا یجتمع امتی علی الضلالة۔ وان
وجدتهم مهتدین فما معنی دعوی عدم التقلید منك ومنهم اهل
التقلید فماهذا الافرط قتاد۔ فلم یجبنی بل سکت ومن العجب هو معتقد اهل
التوحید الوجودیة وعنده فتوحات مکیة والفصوص بیده لعهما وغیرهما لیلاً ونهاراً و
ابن تیمیة وغیره لیسمول لهم بلاحدة وکفاراً۔ تمت بقیة الرقیمة"، [اس کے بیاض نبیرہ نے نقل

Marfat.com

تحریر کتب

مولانا سابق فارسی خط نستعلیق۔ اور عربی خط نسخ کے بہترین خوشنویس تھے۔ آپ کے قلم کی لکھی ہوئی متعدد کتابیں میری نظر سے گذری ہیں۔ ان میں سے کچھ رسائل کے خاتمول سے آپ کے دستخط یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط لوائح | "تمام شد رسالہ لوائح من تصنیف زبدۃ المحققین وعمدۃ المدققین نورالدین عبدالرحمن عارف جامی قدس سرہ العزیز من ید احقر العباد فقیر غلام قادر عفی عنہ ۱۲۹۷ھ روز پنجشنبہ اول رجب"

"الحاشیۃ العجیبۃ اللامعۃ فی حل بعض اللوائح۔ از شیخ محمد بن فضل اللہ"

(۲)

دستخط شواہد النبوۃ | "تمام شد منہاجات فقیر رحمہ اللہ ۱۲۹۷ھ"

(۳)

دستخط تحصیل التعرف | اس کے پہلے صفحہ پر لکھا ہے۔

"کتب فی ایام الصیام الفقیر عبد القادر عفی عنہ ۱۲۹۸ھ ہجریۃ"

آخری صفحہ پر یہ دستخط تحریر ہے۔

"قد تمت الرسالۃ العجیبۃ المبارکۃ المسماۃ تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف من الشیخ عبد الحق بن سیف الدین المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ من ید خطا حقر العباد الفقیر عبد القادر بن العالم الفاضل الشیخ احمد الساکن بلدۃ رسول نگر عفی عنہ ۱۲۹۸ھ ہم شوال روز چارشنبہ وقت الضحیٰ"

"کاتب ھذہ الرسالۃ عبد القادر عفی اللہ عنہ ورحمہ اللہ تعالیٰ بمحض فضلہ وکرمہ وغفر لوالدیہ واستاذہ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن قرأ وعمل بما فیہ واعتقد فانہ سواء السبیل۔ ۱۲۹۸ھ

Marfat.com

" از مسودات محرره حافظ نورالدین سلمه الله نقل برداشته شد. بس کتاب تحصیل تعرف قلمی ست "

" این عبارت از نسخه منقول عنها نوشته شد. در آخر نسخه منقول عنها بخط شیخ عبد الحق دہلوی رحمه الله صاحب کتاب بدست خود مرقوم بود "تمت کتابتها و مقابلتها صبیحة یوم السبت ثانی عشر رمضان سنة الف وخمسون" شیخ صاحب علیه الرحمة این نسخه برائے امیر ابراہیم جد میر احسن خان دیوان صوبه آلرآباد فرستاده بود "

(۴)

دستخط مرج البحرین | " تمام شد رساله مرج البحرین وجامع الطریقین اے طریقه فقه و تصوف از تصنیف محدث دہلوی شیخ عبد الحق رحمة الله علیه از دست فقیر غلام قادر بن شیخ احمد اللهما ارحمهما بیست و دوم ماه شوال ۱۲۹۸ھ صورت ختم پذیرفت "

(۵)

دستخط مقاله ہفتم | " مقاله ہفتم در اشارت بزیارت بیت الله، ۵

اے زگلت نازده سر جیب دل مانده ز جیب و طنت پا بگل

تمام شد بم جولائی ۱۸۸۱ع در لاہور مسجد موراں "

(۶)

دستخط سفر السفیرین | " تمت الرسالة المسماة بسفر السفرین ۱۲۹۸ھ من یل عبد القادر عفی عنه "

(۷)

دستخط قول الجمیل | " قد تم قول الجمیل، مع بعض ترجمه از دست فقیر عبد القادر ولد الفاضل العلامه شیخ احمد اللهما اغفرلهما. ۱۲۹۹ھ "

Marfat.com

(۸)

دستخط لمعات | "تمام شد رسالہ لمعات بعون اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ در علم تصوّف خصوصاً در مسئلہ وحدت وجود ۱۲۹۹ھ" [۱۵]

صنایع و بدایع شعری

مولانا بڑے صنعت پسند تھے۔ اکثر وہ اشعار بیاضوں میں تحریر کرتے جن میں کوئی نہ کوئی صنعت ہوتی اور خود بھی با صنعت اشعار بناتے۔

تضمین سورۂ اخلاص | آپ نے سورۂ اخلاص کی تضمین میں یہ قطعہ عربی بنایا،

طالب التوحید حقًا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ — لیس محتاجًا لعون الخلق اَللّٰهُ الصَّمَدْ
لَمْ یَلِدْ شخصًا وَلَمْ یُوْلَدْ وَلم یوجدہ شخص — لَمْ یَکُنْ ما کان اشباہ لَہٗ کُفُوًا اَحَدْ

شعر جامع الحروف | از لطیف اللہ نیشاپوری رح۔ اس ایک شعر میں سارے حروف تہجی آتے ہیں۔ [۱۶]

اثر وصف غم عشق خلت — ندہد حظ کسے جز بضلال

صنعت تجنیس | ارشادات حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۱ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔

۲ اَلْمَاءُ بِالْمَاءِ۔

۳ قول حضرت عائشہ صدیقہ رض یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَدْ فَقِدَ فَقِدِیْ۔ (یعنی ہار)

۴ ؎ اِنَّ فِیْ بُسْتَانِنَا نَارًا بَجَنَا — مَنْ جَنٰی نَارًا بَجَنَا نَارًا جَنَا [۱۷]

---

[۱۵] یہ سب رسائل بیاض شائق نمبر ۲ میں درج ہیں۔ [۱۶] [۱۷] بیاض شائق نمبر ۱۔ شرافت۔

Marfat.com

۵ - "هٰذا هٰذا هَذا هٰذا هٰذا

بیہودہ گفت فاعل مفعول مطلق (بیہودہ گفتن) مفعول بہ (این را) مفعول لہٗ (از بہر این)

هذا هذا هذا ؟"

مفعول فیہ (در حق این) منادی این بدل این

۶ - "اَبا حَنِیْ فَتًا السَّطْرَنْجَ وَهُوَ الشَّافِعِیّ" [یعنی بحنیس اَبا حَنِیْفَة]

۷ -

"اے شیر شیر شیر شتر سیر مخور اے پیک پیک پیک تنک تنگ مخور"

۸ - رقعہ: اے حکیم چکنم برُوم برَوم یا نَروم پدرم بدرم میکند۔ مادرم بما درم نمیدہد۔ برادرم برآذرم میفشاند۔ خواہرم جواہرم مے دُزدد۔ عمم عسلم نمیخورد۔ خالم حالم نمے پرسد۔ چکنم برَوم یا نَروم"

شعر عجیب

عَلَا صَبِیٌّ عَلٰی کُثَیِّبٍ یُجَعِّلُ الْبَدْرَ وَالْهِلَالَا

فَقُلْتُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ لَوْلُوٌ فَقُلْتُ لِیْ بِیْ فَقَالَ لَا لَا [۱۸]

نکتہ ہائے عجیبہ

۱ - "سَنَةُ الْوِصَالِ سَنَةٌ وَسَنَةُ الْفِرَاقِ سَنَةٌ" (سَنَة سال۔ سِنَة اونگھ)

۲ - "قَدِّمْ فِلَاكَ وَاِلَّا فَلَا لَكَ" (فِلَال جھگڑا)

۳ - "مَنْ مَنَّ وَمَنَّهٗ مُنَّ مَنَّهٗ" (مَنَّ احسان جتلانا۔ مُنَّ کاٹا گیا)

صنعت غیر منقوط بے نقطہ حروف استعمال ہوئے ہیں۔

۱ - "حمد للہ کہ عالم را کور و اکردہ کام آدم را

---

[۱۸] بیاض شنائق نمبر ۱۔ شرافت

Marfat.com

ہمدمِ لا الٰہ الّا اللہ — کرد ہر حال محرمِ دم را
رہروِ گرمِ ما رسول اللہ — سرد آورد دیوِ مسلم را
داورِ ما در ہلاکِ ہر اعدا — نیز ہم دودِ آہ ہر دم را
مدحِ احمد مدام گو ماہرؔ — کو دوا داد دردِ ہر دم را"

۲۔ خارشت

طلش و بطلس گرگ و دلدل اسکرا آمد عہو شار — سمسم تور و مرد در کاک آمد ار کار
عائل و اوس و عملس، مصبص و دلاش گرگ — اسود و عسود و طوط و ہل و ہم صدار مار
محصد و حصاد و مرم داس آمد و لو دول — صمصم و همه دلاور رحم مہر و سمط مار
اگمہ کور آمد اصم کر سالک آمد راہبرد — راس سر داد و الکہ اللہ رسم کردگار
مرد آمد حلاحل سر درد داد رحکم — عم آمد اود درد مولود کودک ارم مار مخدار
درد گل طود و علم کوہ آمدہ صلصال گل — سلسل و سلسال ما آب و بلاک آمد دمار
اک و طل در کاک آمد عائم سال و گل بمہ
حر مرا حر گرا و همه آہو رشم مار [۱۹]

صنعت منقوط | اس میں سب حروف نقطہ والے ہیں۔

۱۔ غزل منقوطۃ الحروف از سعید قریشی

بغزل چین بچین جبینش بین — زیب بخش جبینش چینش بین
زیب بخش جبینش زینش — ز تنش زینتے بزینش بین
پیش بختش ز پیش بینی بخت — بخشش بخت پیش بینش بین
تیغ تیزے بزن بزشت خبیث — تیزیِ تیغ تن نشینش بین

---

[۱۹] بیاض شایق نمبر ۲ شرافت

Marfat.com

فیض بخشی بجیش بلیش ز بلیش — جلیشِ فیفیش بہ بلیش ز بلیش بیں
بشب جشن تخت بخش بُتی — تخت بخشی بہ بت جبینش بیں
بہ پشیزے نہ بلیش پیشش چیں — پیش بخشش ز پیش ز بلیش بیں

۲ - از گوہر منظوم -

فیفٹ بخشش خبث زشتی زین زبیث — نفیح بختن خفق جنبش غیظ غیش
شیب شیخی قز خز بیں غیظ غرب خشم — شیش زشتی خشف جنبش خیش غیش

صنعت رقطا | اس میں ایک حرف منقوط - اور ایک حرف غیر منقوط بالترتیب آتا ہے .

بط غاق و زغ شعبہ جلب وخلق — قاز و زاغ وچورہ شاخ وباغ وخوی
غفلت وتوت و بوق و ثلج وقحبہ زجّ — شاخ وتوت ونای وبرف وشلف وشوی
بعض وشاب وبحث وخلب وثوب وجوف — بیخ وبرنا ناب وترب وتوش وتوی
غرب وبستاں مقر برق وشلخ ولبلع — رنگ وباغ وچرغ وبرخ ونطفہ خوی
رحل پائی وشتر بدی وزرق ریو — شغل لیث وشم شمیدن ریخ بوی [۲۰]

صنعت خیفا | اس میں ایک لفظ منقوط - اور ایک لفظ غیر منقوط بالترتیب آتا ہے .

بُت سادہ زنخ دلدار چینی — لطیفے دلبرے دلبر بینی
چنیں سادہ زنخ ماہ ختن وار — بچیں در روم و نخشب در نبینی
بزن رطل نبیذ لعل نغزش — کہ بے رطل نبیذ او چنینی
بچیں لالہ ز جیب او بشب در — ز جیب او بجز لالہ نچینی
بُتے دلدار چینی دارم و نغز — چنیں دارد بُت دلدار چینی

[۲۰] بیاض شایق نمبر ا شرافت .

Marfat.com

ے

فتح دام و شقن کم خفب سوشمار — ذیب گرگ و طبی آہو تخت گاہ
بمعنی شکاری

خشی شہم و فن کار و ثبت کد — قیط گر ماشین آہو شجن راہ

صنعت مقلوب مستوی | اس سے یہ مراد ہے کہ عبارت سیدھی اور اُلٹی پڑھی جائے۔

۱- از قاضی ارجانی

ے

مودتہ تدوم لکل ھول — وھل کل مود تہ تدوم

۲-

ے

شکر تبرا زدئے وزارت برکش — شو ہمرہ بلبل بلب ہر مہوش

۳-

ے

شکر دہنا نمے سواری — دیر آ دئے مغانہ در کش

۴- اشعار ذیل میں۔ پہلے اور تیسرے مصرعوں کے الفاظ مقلوب مستوی ہیں۔ اور چوتھے مصرع کے الفاظ میں صنعت قلب ہے۔

ے

تخشو نشن و قرق ذنیش و سوش و طوط — زیرو گندو بیخ و گول و مہک و مار
ہرن

ثاق کاک و ثعل و للل و شاش و چاچ — کئیل لیک و غثیم میغ و راس سار
خرچال پرندہ

صنعت منفصل الحروف | ان اشعار میں سب حروف الگ الگ لکھے گئے ہیں۔

از ہفت اختر نظم۔

ے

اے دل زرہ کرد در آور رہ دادار — وز درد رہ آور دِ درش آے درد آر
داد دوش آزاری و ز درد و دادش — آواز دل آرائی در آور ز دل زار
رخ زردی دل زاری و دارونی رخ و دل — رد رو دروان آر ز درد رہ دد کار
دوری ز در دلبر دل زار ازان روی — از رخ زدی آور در روزن داد دار
از رادی آزادی در راہ ارادت — آزاد رد زدد رده دور ز آزار

Marfat.com

صنعت چہار بحر | یہ غزل چار بحروں میں پڑھی جاتی ہے۔

(۱) رمل مسدس مقصور — فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

(۲) رمل مسدس مخبون مقصور — فاعلاتن فعلاتن فعلان

(۳) خفیف مسدس — فاعلاتن مفاعلن فعلات

(۴) سریع مطوی موقوف — مفتعلن مفتعلن فاعلات

— از رونق

اے رخ و ابروئے تو بدر و ہلال — شاہدِ خوبیِ تو حسن و جمال

طرۂ گیسوئے تو مشکِ ختن — نرگسِ جادوئے تو چشمِ غزال

مظہرِ نور تو در ابرِ مطیر — جلوۂ حُسنِ تو بر اوجِ کمال

شاہدِ خوبیِ تو گشتہ پدید — نیست برابر ئے تو ہندوئے خال

نیّرِ حُسنِ تو بر اوجِ فلک — مدحتِ روئے تو از امرِ محال

منفعل از خطِ تو سبزہ خطاں — رُخِ گل و خوش قدِ تو سروِ جمال

بستۂ گیسوئے تو جان و دلم — میکشم از سوئے تو رنج و ملال

زینتِ کوئے تو از اشکِ من ست — چشمہ دیدہ بہ از آبِ زلال

ساکنِ کوئے تو روز آنِ تمیز — رونقِ خستہ برامیدِ وصال

ذو معنی عبارت | "رَاَیْتُ کَافِرًا فِیْ کَافِرٍ عَلٰی کَافِرٍ لِیَقْتُلْ کَافِرًا"

یعنی میں نے دیکھا ایک سیاہ چہرہ والے کو بیچ اندھیری رات کے اوپر گھوڑے کے۔ تاکہ قتل کرے چور کو۔

قصیدہ تاریخیہ | سید جمال علی بلگرامی کی تاریخ وفات کے متعلق اُن کے فرزند سید رحم رسول بالاؔ نے یہ شولہ اشعار کا تاریخیہ قصیدہ لکھا، جس میں ذیل کی صنعتیں ملحوظ رکھی ہیں۔

۱۔ ہر ایک مصرع سے تاریخ یعنی ۱۲۳۲ھ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بتیس تاریخیں ہوئیں۔

Marfat.com

۲۔ ہر شعر کے حروفِ منقوطہ جمع کرنے سے تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ ۱۶ تاریخیں ہوئیں۔

۳۔ ہر شعر کے حروفِ غیر منقوطہ جمع کرنے سے تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ ۱۶ تاریخیں ہوئیں۔

۴۔ ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروفِ منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ ۱۶ تاریخیں ہوئیں۔

۵۔ ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروف منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف غیر منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ ۱۶ تاریخیں ہوئیں۔

۶۔ ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروفِ غیر منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف غیر منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ ۱۶ تاریخیں ہوئیں۔

۷۔ ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروفِ غیر منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف منقوطہ سے ختم کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ ۱۶ تاریخیں ہوئیں۔

۸۔ ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروفِ منقوطہ کو خواہ کسی شعر کے پہلے مصرع کے حروف منقوطہ سے ملائیں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ پندرہ ۱۵ تاریخیں ہوئیں۔

۹۔ ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروف منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے پہلے مصرع کے حروف غیر منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ پندرہ ۱۵ تاریخیں ہوئیں۔

۱۰۔ ہر شعر کے دوسرے مصرع کے حروفِ منقوطہ کو خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ پندرہ ۱۵ تاریخیں ہوئیں۔

۱۱۔ ہر شعر کے دوسرے مصرع کے حروف منقوطہ کو خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف غیر منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ پندرہ ۱۵ تاریخیں ہوئیں۔

یہ سب ایک سو اٹھاسی ۱۸۸ تاریخیں ہوئیں ؎

مرجع اقبال و ہمت عمدۂ کون و مکاں — اسوۂ ملکِ سعادت قبلۂ ہر انس و جاں

قدوۂ اقطابِ دہر و مجمعِ ارشادِ حق — دادرِ امجادِ ملت ناموارِ قابلاں

Marfat.com

صاحبِ علم و طریقت ہادیِ مجد و صفا — سرورِ اہلِ علم و عرفان و پیشوائے امجداں
امجدِ ملکِ صلاح و کعبۂ اہلِ خرد — رسیمِ اصحابِ صولت رونقِ اہلِ جہاں
دادرِ صدق و ثواب و امجدِ ملکِ علوم — محرمِ مجدد ملاذ باعثِ امن و اماں
اسعدِ اصحابِ جود و ہمدمِ ستّرِ خدا — عالمِ نقدِ صواب و سجدہ گاہِ راستاں
شاہِ اسلامِ جلال و صاحبِ رشد و کمال — عمدۂ مہر و علا مقبول دو جہاں عاشقاں
محسنِ والا مکاں مستوجبِ در و عطا — اجودِ اصحابِ نعمت کامگارِ عاقلاں
دلدرِ امجاد و رشد و کعبۂ شاہ و گدا — سرورِ اقطابِ والا اہلِ جاہ و امتناں
قطب و اہلِ احترام و اجودِ مال و قطار — اکملِ دہر امامت نورِ اقطابِ جہاں
مرشدِ اصحابِ کامل شاہِ اہلِ مجد و حلم — معدنِ مہر و صداقت اجودِ صاحب جلال
عارفِ حق پیشوائے اہلِ کام و جاہ و قدر — احسنِ اصحابِ صدق و تاجدارِ صالحاں
حامیِ آفاقِ رحمت موجبِ مہر و ہدیٰ — سرورِ ابدالِ جاہ و قدوۂ ہندوستاں
صادق و کامل و لائق و قدرت و صاحب جلال — عالمِ مقصودِ عرفاں پیشوائے امجداں
جاں بدلور داد اہلِ مکنت و آمال و قدر — صاحبِ علم ثناء نصلح ارجہاں

گفت بالا سالِ میرِ امجد و مولائے صدق
یافت سبحاں را امامِ دہر والیِ جہاں

صنعتِ چہار تاریخیہ | مولانا وحشی رح نے مثنوی ناظر و منظور کی تاریخ یہ مصرع لکھا ہے

ع دہی نظام دُرِ دُرج درس دُرجِ دُول

اس میں چار تاریخیں ہیں۔ ۱ حروفِ نقطہ دار سے۔ ۹۶۶ ھ
۲ حروفِ بے نقطہ سے۔ "
۳ حروفِ متصل سے۔ "
۴ حروفِ منفصل سے "

Marfat.com

صنعت بیتیہ

؎

الله بود یک الف و ہے و دو لام — حیراں شدہ در کنہ حروفش انام
از بیتیہ الف علی را بطلب — ز ہے و دو لام جو محمد را نام

ف حروف کے ملفوظی ناموں کے پہلے حروف کے اعداد کو شمار کرنے کو علم الزبر یا علم ابجد کہا جاتا ہے۔ اور اگر پہلے حروف کو چھوڑ دیا جائے۔ اور باقی کے اعداد گنے جائیں تو اس کو علم البینات کہتے ہیں۔ پس صنعت بیتیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ اس رباعی میں علی کے نام سے اعداد "ایمان" ظاہر ہوتے ہیں۔ اس طرح کہ عین ۷۰ - لام ۳۰ - یا ۱۰ - اور اسم محمد سے اعداد "اسلام" عیاں ہوتے ہیں۔ اس طرح کہ میم ۴۰ - حا ۸ - میم ۴۰ - دال ۴ -

صنعت مخلوط | اس میں عربی - فارسی - اردو اور پنجابی کے الفاظ مخلوط ہوتے ہیں۔ یہاں کچھ نمونے لکھے جاتے ہیں۔

۱ - سید جعفر زٹلی کے اشعار۔ بادشاہ کی مدح میں ؎

اے شہنشاہ مطلع الخیرات — نافع الخلق دافع الحاجات
اُٹھ در بیش ہمت مکڑی — فیل چوں بھیڈ اسپ چوں بکری
اشرفی در دپیہ چوں گوہر — مے نشانی چو کوڈی و کنکر
بر درِ دولت تو باد مدام — ڈنکۂ فیض و ڈھولسرا انعام
جز تو کس نیست در جہاں حالا — شوم کی گانڑ پھاڑنے والا [۲۱]

۲ -

نہوں شہندا ازدر زوراں مینوں گنسیندائی — فی النفس والطبیعت لاٹاں مریندائی
لیست دموع عینی فی الھجر بالعطل — شہندا غریب غم دی ندی کیڑ دا ویندائی

---

[۲۱] یہ مذکورہ صنعتیں بیاض شایق نمبر ا میں درج ہیں۔ شرافت

Marfat.com

آں شاہ علاء دُنیا و دیں بزرگ را — نورِ ظہور نیوں نیوں سجدے کریندائی
در کون و لامکاں دہل حُسن تو زندہ — ایہ تیرا عشق جگ وچ جھنبر گھتیندائی
اَلصَّبْرُ فِی الْبَلَایَا وَالشُّکْرُ فِی النِّعَمْ — تیرا ظہور مینوں باتاں دسیندائی
اَقْسَمْتُ بِالْحَدِیْثِ وَلَا یَنْطِقُ اللِّسَان — ایہ دل کباب وانگوں تڑ تڑ سڑیندائی

طالب زباں پنجابی و عربی و فارسی
دت عشق پیر مینوں تلقین کریندائی ۲۲

۳ - مولانا شائق اشعار ذیل کے متعلق لکھتے ہیں: "اشعار در ابتدائے جوانی گفتہ"

اگر موئہ نباشد بار یڑی — نیا پر آب گر صد بار گیڑی
اگر پانی رود یا خشک بودے — نہ ہلّد با ہزاراں زور بیڑی
اگر دُکان وچ آتش نہ بھوکند — نہ کھڑ سیدر با ہزاراں تپک کھیڑی
نباشد مُطلقاً تمکاں سوادی — اگر صد بار با قندش لوبڑی
تہی پا جانا ہیچ الے پُر از عقل — اگر موچی دہد جُتی سُر بڑی
مجاہ ہرگز بنزدِ نانوائی — چو روٹی مے دہد باسی کُر بڑی
اگر با اہلِ زر زور ت نہ چلّد — عجب باشد کہ با ایشاں کھہیڑی ۲۳

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ مولوی محمد الدین خوشنویس
۲ مولوی نور الدین خوشنویس

---

۲۲ بیاض شائق قلمی نمبر ۲۔
۲۳ بیاض شائق قلمی نمبر ۱۔ شروافت نوشاہی۔

Marfat.com

سالِ وفات | مولانا غلام قادر شائق فاروقی کی وفات ۱۳۰۰ھ انیسویں صدی ہجری مطابق ۱۸۸۳ء انیسویں صدی آٹھ سو تراسی عیسوی میں بعہدِ سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۲۶ سنہ چھبیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ یہ قصبہ دریائے چناب کے جنوبی کنارہ پر۔ ساہن پال شریف کے بالمقابل۔ پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

قطعہ تاریخ

مولانا شائق نے اپنی وفات سے ایک دن پہلے اپنی یہ تاریخ خود بنائی۔ اور دوسرے روز انتقال فرمایا۔

آلہی از کرم پیدا کنی خلق — تعطوا الرزق فضل غیر عدل
چو با فضلت شدم محتاج گفتم — کہ۔ یا اللہ کرمنا بفضل ۲۴

مادہ تاریخ ۱۳۰۰ھ

"صاحب عزت و توقیر"

۲۴ فیض محمد شاہی خطی جلد اول ص ۸۹۶۔ شرافت۔

Marfat.com

(۶۵)

غلام قادر

مولانا سید غلام قادر برخورداری ساہنیالوی

آپ سید عبداللہ ولد سید خیر اللہ نوشاہی برخورداری کے فرزند اکبر تھے۔ اپنے نانا حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ علم ظاہری و باطنی میں کامل اکمل تھے۔ آپ کے مفصل حالات کتاب تشریف التواریخ کی دوسری جلد حصہ سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب[1] سے آپکا ذکر لکھا جاتا ہے

۲۹۱۔ سید غلام قادر نوشاہی گجرانوالہ۔

"غلام قادر پسر سید عبداللہ نوشاہی بود در سال ۱۲۰۳ در دیہے موسوم بہ پانڈو کی در نزدیکی گوجرانوالہ متولد شد در بیشی پدر بزرگ خود تحصیل علم کرد بشغل معلمی در آمد و بلقب استاذ الکل ملقب گردید۔ در سال ۱۳۰۶ بسن یکصد و سہ سالگی رحلت کرد و در دیہ ساہن پال در گجرات مدفون گردید

اشعار خوبی میرود در دست۔

غلام قادر، سید عبداللہ نوشاہی کے بیٹے ۱۲۰۳ھ میں موضع پانڈو کی متصل گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے اپنے والد بزرگوار کے پاس علم حاصل کیا اور تدریس کا شغل جاری کیا اور استاذ الکل کے لقب سے ملقب ہوئے اور ایک سو تین سال کی عمر میں ۱۳۰۶ھ میں وفات پائی اور موضع ساہن پال گجرات میں دفن ہوئے۔ اشعار اچھے کہتے تھے۔

کاتب این غلام قادر داں — قادر او را بملک کرد عیاں
روز سہ شنبہ و بوقت سحر — من نوشتم اگر تو داری خبر

---

[1] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۲۶۳ شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی۔ شرافت

Marfat.com

(۶۶)

غلام محمد

سید حافظ غلام محمد برخورداری ڈھلؒ والے

فرزند یگانہ سید احمد بخش ولد سید اللہ دتہ بن سید فتح الدین نوشاہی برخورداری ساکن ڈھل شریف متصل سرائے عالمگیر ضلع گجرات۔

آپ کا تذکرہ شریف التواریخ کی دوسری جلد سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں کیا جا چکا ہے۔ یہاں آپ کا تعارف آپ کے دستخطوں سے کیا جاتا ہے۔

(۱)

دستخط | علم فقہ کی ایک پنجابی منظوم کتاب پر اس طرح دستخط کیا ہے۔

"بپاس خاطر حضرت میاں صاحب میاں شمس الدین[1] جیو مرقوم ساخت۔ تحریر بتاریخ نوزدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ از دست خط فقیر حقیر غلام محمد بوقت عصر صورت تمامیت یافت"

(۲)

ایک کتاب پر آپ نے اپنے قلم سے یہ شعر لکھا ہے ؎

"غلام محمد ست مالک کتاب بگوینڈ گی دیگرے را خراب"

سال وفات | سید حافظ غلام محمد کی وفات ۱۲۷۶ھ ایک ہزار دو سو چھتر ہجری بمطابق ۱۸۵۹ء ایک ہزار آٹھ سو اُنا سٹھ عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ وجلوسی تھا۔

مادہ تاریخ "غریب نواز" ۱۲۷۶ھ

---

[1] سید شمس الدین رح، سید غلام محمد کاتب ہذا کے حقیقی ماموں بزرگ تھے۔ شرافت۔

Marfat.com

(۶۷)

غلام محمد

میاں غلام محمد لوہار بکر لیانوالہ

یہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکدرت نوشاہ ثانی برخورداری ساہنسپالوی رح کا راسخ الاعتقاد مرید تھا۔ کسب آہنگری کیا کرتا۔ موضع کوٹ ٹاہلی والا۔ المعروف کر لیانوالہ۔ سکونت رکھتا۔ جو ساہن پال شریف سے دو میل بجانب مائب واقع ہے۔

اپنے پیر روشنضمیر کی خدمت دل وجان سے کیا کرتا حضرت نوشاہ ثانی رح کی اہلیہ محترمہ حضرت سیدہ حسن بی بی صاحبہ رح فرمایا کرتی تھیں۔ کہ

"غلام سچ مچ دا غلام ہے"

زمانہ وفات میاں غلام محمد لوہار کی وفات چودہویں صدی ہجری کے پہلے ربع میں ہوئی۔

Marfat.com

(۲۸)

غلام محی الدین

حیاں غلام محی الدین جتؔ ۶

یہ طائفہ جتؔات سے تھا۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکدات نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنیانوی رح کا مریدِ صادق الاعتقاد تھا۔ گاہ بگاہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا۔

یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ اُس نے اپنی قوم جتؔات میں سلسلہ نوشاہیہ کی کچھ اشاعت بھی کی ہے یا نہیں۔

Marfat.com

(۲۹)

غلام محی الدین

حکیم غلام محی الدین چک کپا والے رح

آپ کے والد ماجد کا نام مولوی سلطان محمد تھا۔ ابن مولانا فتح محمد بن مُلّا محمد وارث بن مُلّا عارف۔ قوم جنجوعہ راجپوت سے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد موضع چک کپا متصل بھولا ہوتے ضلع سیالکوٹ میں رہتے تھے اور طبابت پیشہ کرتے تھے اور امامتِ مسجد بھی انہیں کے متعلق تھی۔ [1]

ولادت و تعلیم آپ کی پیدائش ۱۲۵۵ھ / ۱۸۳۹ء ایکہزار دوسو پچپن ہجری میں ہوئی۔ آپ نے ظاہری علم ادب فارسی اور فقہ و طب کی کتابیں پڑھیں۔ طبیب کامل ہوئے۔ آپ بڑے ذہین و فطین، اہل دانش و فرہنگ تھے۔

بیعت طریقت تحصیلِ علم کے بعد آپ کو راہِ حق کا شوق پیدا ہوا۔ تو آپ موضع ساہن پال شریف پہنچے۔ اور حضرت مولانا سید حافظ قتل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ اور اشغالِ قادریہ نوشاہیہ کی اجازت پائی۔ آپ کے حال پر پیرِ روشن ضمیر کی کمال مہربانی تھی۔

اوراد و وظائف آپ شریعت کے پابند تھے۔ نماز پنجگانہ باجماعت۔ اور نوافلِ تہجد ادا کیا کرتے۔ رمضان شریف کے روزے پابندی سے رکھتے۔ تراویح بیس رکعت ادا کرتے۔ نماز کی جماعت خود کراتے۔ اپنے گاؤں میں امام مسجد تھے۔ جب تراویح پڑھتے تو

---

[1] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد سوم۔ ص ۱۸۲ بشرافت۔

Marfat.com

تاثیر قرآن سے روتے۔ روزانہ تہجد کے بعد سورۂ مزمل شریف گیارہ مرتبہ۔ اور قصیدہ غوثیہ اور سورۂ ملک پڑھا کرتے۔ نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین۔ اور دعائے حزب البحر اور درود مستغاث پڑھتے۔ اور شیخ فاضل الدین بشاوری رح کی یہ مناجات غوثیہ بھی پڑھا کرتے تھے۔

ے

جا صبا بغداد میں میری طرف سے عرض کر — بندۂ زار و خدا را بر من مسکیں نگر
گرچہ ہوں یا پیر خدمت میں معطر سر بسر — پر تمہارا نام رکھتا ہوں میں اپنے سر اُپر
یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر [۲] ے

تدریس | آپ کا حافظہ قوی تھا۔ جب شاگردوں کو سبق پڑھاتے تو سکندر نامہ نظامی اور بہار دانش اور علم طب فارسی کی کتابوں کی عبارتیں زبانی پڑھاتے جاتے۔

فیس طلب کرنا | آپ بیماروں کا علاج کرتے تو آپ کے دم مسیحائی سے مریض شفا پا جاتے ویسے کہا کرتے کہ اگر مجھ سے علاج کرانا ہو تو مجھے فیس دو۔ کیونکہ میں عیال دار ہوں اور مجھے خرچ کی ضرورت ہے۔ اور اگر مفت علاج کرانا ہو تو میرے بیٹے حکیم مولا داد سے کراؤ۔ کیونکہ وہ مجرد ہے۔

شعر خوانی | آپ کبھی کبھی یہ اشعار پڑھا کرتے ے

ہنگام تنگدستی در عیش کوش و مستی — کیں کیمیائے ہستی قارون کند گدا را

ے [۳]

علی کے نام کی تسبیح جو ورد ہے مَن کا — ہزار شکر کہ دانا امام پایا ہے

وفات کے بعد کرامات

ایک وظیفہ بتانا | آپ کے فرزند حکیم مولا داد صاحب بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک وظیفہ کے

---

[۲] ایضاً، جلد چہارم، ص ۲۴۸ [۳] ایضاً، جلد دوم، ص ۸۰۷، شرافت

Marfat.com

کچھ الفاظ فراموش ہو گئے ۔ آپ کی وفات ہو چکی تھی ایک رات خواب میں ملے اور بتایا کردہ الفاظ یہ ہیں۔ "وعلی اللہ قصد السبیل ۔" [1]

بیٹے کی تعریف کرنا | ایک مرتبہ آپ نتھو چوکیدار کو خواب میں ملے ۔ اور فرمایا بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں ۔ پوت ۔ کپوت ۔ سپوت ۔ میرا بیٹا سولاد ر پوت ہو گا ۔ [2]

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی دسترس تھی ۔ اپنے پیر و مخدوم سے آپ کو اجازتیں حاصل تھیں آپ کے بیاض میں سے چند عمل درج کئے جاتے ہیں۔

ہر قسم کے واسطے | "از حیاتی صاحب قبل احمد رحمۃ اللہ علیہ برائے درد دنداں و درد ریح و درد سر آیت شریف شش مرتبہ خواندہ بر محل درد دم کند ۔ انشاء اللہ شفا خواہد شد ۔ آیت کریمہ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ "۔ [3]

ہر ہم اور ذوق و شوق کے واسطے | "بندگی حضرت معروف کرخی رح فرمودہ اند ہر کرا ہیچے پیش آید در راہ دین ۔ اول و آخر درود شریف صد کرت و نہ کرت این دعا بخوانند شوق و ذوق حق تعالیٰ مزید گردد ۔ دعا مبارک این ست

"اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ" [4]

تمام مقاصد کے واسطے | یہ درود شریف پڑھے ۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَبْسُطُ عَلَيْنَا بِهَا مِنْ نِعَمِكَ وَرِزْقِكَ" [5]

چوہے کو دفع کرنے کے واسطے | اگر کسی کھیت کو چوہے لگتا تو آپ اس کے ارد گرد پھر کر سورہ یٰسین پڑھتے جب خَتَمْ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ پر پہنچتے تو چوہے کا خیال

---

[1] ایضاً جلد چہارم ص ۶۲۷ [2] ایضاً بحوالہ بیاض حکیم غلام محی الدین ۔ [3] ایضاً شرافت

Marfat.com

کرکے اُس پر مُہر لگاتے تو چوہے کھیت کو چھوڑ جاتا۔ ۵

اِن کے علاوہ حضرت نوشاہ ثانیؒ نے آپ کو کشائش امور دینی و دُنیادی اور فتح جنگ اور برکت ذخیرہ طعام۔ اور خلاصی دردِ زہ۔ اور کھب اور اِکھڑا۔ اور ہر مشکلات کے واسطے عملیات کی اجازت دی ہوئی تھی۔ جو آپ کے بیاضِ قلمی پر تحریر ہیں۔

مکتوب

آپ کا ایک مکتوب یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جو آپ نے اپنے مرشد صاحب کی طرف لکھا تھا۔

" حضرت قبلہ و جہانِ من۔

؎ اگر از خدمتت دُورم بدل شرمندگی دارم
ولے قمری صفت ہستم کہ طوقِ بندگی دارم

ذرّہ بے مقدار غلام محی الدین معروض خدمت عالیہ مے نماید۔ چند بار تردد فائز شدن بخدمت شدہ بودم۔ بموجب غفلت توقف در پیش آمد۔ انشاء اللہ بشرطِ خیریت مع عیال و اطفال عنقریب بزیارتِ روضہ مقدسہ نوشہ گنج بخش، و حصولِ خدمت مبارک دیدہ را روشنائی بخشد۔ بخدمت جملہ صاحبان از جملہ عیال و اطفال بندگی قبول باد "

ملفوظ | آپ فرماتے۔ دینی دُنیاوی مقاصد کے واسطے درود ہزارہ ایک ہزار ایکسو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہیئے۔ ۹

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند حکیم مولداد صاحب تھے جو سوہاگ شاہی خاندان میں بابا روڈے شاہ ساکن دُدالہ چیمہ متصل وزیر آباد کے مرید تھے اور طریق ملازمت رکھتے تھے۔ لاولد فوت ہوئے،

---

۹ بقیہ ایضاً من ۲۲۶ شرافت۔

Marfat.com

واقعہ وفات

حکیم صاحب حضرت غوث الاعظم رض کے حضوری تھے۔ چنانچہ جب آپ کا وقت وفات قریب ہوا تو بغداد شریف کی طرف اشارہ کیا کہ وہ آگئے۔ زیارت غوثیہ سے مشرف ہوئے۔ پھر اپنے بیٹے مولا داد صاحب کو الوداع کیا اور جان بحق تسلیم کی۔ [1]

تاریخ وفات | حکیم غلام محی الدین صاحب کی وفات بعمر ستر سال ذیروار تیسویں جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ ایکہزار تین سو پچیس ہجری [2] مطابق گیارہویں جولائی ۱۹۰۷ء ایکہزار نوسو سات عیسوی موافق اٹھائیسویں ۲۸ ہاڑ سمت ۱۹۶۴ ایکہزار نوسو چونسٹھ بکرمی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سدسات جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار چک کپتا۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

آیت شریف فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔

۱۳ ۲۵

ھ

---

[1] ایضاً [2] ایضاً ۔ دیگر جلد ششم ص ۲۱۷ ، شرافت

Marfat.com

(۷۰)

غلام محی الدین

سید غلام محی الدین نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح

آپ سید عبداللہ ولد سید خیراللہ برخورداری کے دوسرے بیٹے تھے۔ آپ کا ذکر اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۲۶ سے آپ کا ذکر درج کیا جاتا ہے

۳۶۶۔ محی الدین، سید غلام محی الدین نوشاہی۔ ساہن پال"

"سید غلام محی الدین پسر سید عبداللہ بن سید خیراللہ نوشاہی مرد صاحب علم وفضل بود وخط نستعلیق بسیار خوب مے نوشت در سال ۱۲۹۰ ہجری بعالم بالا رہسپار گردید۔ و در دہ ساہن پال مدفون گردید علاقہ بسیار شدیدے را نسبت بادبیات فارسی داشت اشعار زیر را او سرودہ است۔

روز آدینہ دو بوقت زوال
نوشہ حاجی بگور تو نام
تو زبان مرا چو سیف بساز
بخت بیدار کن بنام خدا

سید غلام محی الدین، سید عبداللہ بن سید خیراللہ نوشاہی کے بیٹے ہیں، صاحب علم وفضل تھے۔ نستعلیق خط بہت اچھا لکھتے تھے ۱۲۹۰ھ [۱۸۷۳ء] میں عالم علوی کو سدھار گئے۔ اور ساہن پال کے گاؤں میں مدفون ہوئے ادبیات فارسی سے بہت شغف رکھتے تھے۔ اشعار ذیل آپ کے ہوئے ہیں۔

دلکش ماہست چک ساہن پال
از سر لطف بسگری حالم
دشمن ما ز بیخ برانداز
دوق و شوقم بدہ بنام خدا"

Marfat.com

(۷۱)

غلام نبی

مولانا حاجی سید غلام نبی حسینی بھاکھری رح

آپ بھاکھری سادات سے تھے۔ اپنے والد ماجد مولانا سید وارث علی شاہ صاحب کے مرید و خلیفہ تھے۔ علوم شریعت و طریقت کے عالم۔ اور مشرب توحید و تصوف کے عارف تھے۔ کمالات ظاہری و باطنی آپ کو حاصل تھے۔

نماز تہجد آپ نماز پنجگانہ اور نوافل تہجد کے پابند تھے۔ آپ شرح انوار العاشقین میں اس کا طریقہ اس طرح لکھتے ہیں۔

"جب طالب تزکیہ نفس کر چکا تو اب اس قابل ہو گیا کہ ذکر جہر میں مشغول ہو۔ تو چاہیے کہ نماز تہجد کی عادت کرے۔ آدھی رات کے بعد یا دو ثلث رات کے بعد طہارت کامل کرے۔ اور نماز تہجد کی بارہ رکعتیں ہیں۔ ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ قل ہو اللہ تین تین بار پڑھے۔ بعض قل ہو اللہ ایک بار۔ اور دوسری رکعت میں دو بار۔ تیسری رکعت میں تین بار۔ علیٰ ہذا القیاس۔ ہر رکعت میں عروج کرے کہ بارہویں رکعت میں بارہ دفعہ ہو جاوے۔ اور بعض بطریق نزول پڑھتے ہیں کہ اول میں بارہ بار پڑھے۔ دوسری میں گیارہ بار۔ علیٰ ہذا القیاس نزول کرتا رہے۔ بعض ایک رات میں عروج اور دوسری رات میں نزول پڑھتے ہیں۔ اور بارہ رکعت سے کم بھی پڑھتے ہیں۔" [1]

---

[1] شرح انوار العاشقین۔ ص ۱۴ شرافت۔

Marfat.com

اذکار جلالی وجمالی | آپ لکھتے ہیں۔

"بہت اذکار جلالی وجمالی ہیں کہ جن کے ثمرات سالک کے دل پر بہت طاری ہوتے ہیں، بعض ذکر جلالی جب سالک کرتا ہے تو انوار تجلیات جلالی نازل ہوتے ہیں کہ سالک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ اس طرح پر کہ سر جدا اور تن جدا۔ یہاں تک کہ سات ٹکڑے ہو جاتے ہیں، بلکہ حضرت دادا شیخ فرماتے ہیں۔

بیت

ہفت پارہ چہ کہ بل پارہ ہزار ۔۔۔ گر شود ازدے ازدو بادر بدار"[۲]

تصنیفات

آپ کی تصنیف سے دو کتابیں موجود ہیں

(۱)

شرح انوار العاشقین | - یہ انوار العاشقین کی اردو میں شرح لکھی ہے۔ جو آپ کے والد سید وارث علی شاہ کی تصنیف ہے مسئلہ وحدت الوجود میں ایک مختصر فارسی مثنوی ہے اس شرح کا آغاز اس طرح پر ہے۔

"الحمد للہ الذی مظہر نورہ الکائنات ولمع نورہ من الموجودات کلمع السراج فی المشکوۃ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد مظہر ایاتہ من الجلال والجمال والہ مراۃ الکرامات واصحابہ مصدر الزبر والبینات۔

امابعد ثنائے کبریا ونعت مصطفےٰ عرض پرداز ہے فقیر غلام نبی حسینی قادری نوشاہی کہ ایک رسالہ مختصر تصنیف شریف حضرت مرشدی ومولائی ووالدی

---

[۲] شرح انوار العاشقین۔ ص ۵۰۔ شرافت

Marfat.com

دلجائی عارف باللہ حقائق آگاہ حضرت سید وارث علی شاہ نوشاہی قادری جالندہریؒ
کا عنداتِ متفرق سے نعمتِ غیر متر قبہ کی طرح فقیر کو دستیاب ہوا۔ اور اس سے پہلے علم ہی
نہیں تھا کہ آپ نے کب تصنیف فرمایا۔ چونکہ سالکانِ طریقت کو اس کا یاد رکھنا فردی
ہے اس لئے بعض احباب نے استدعا کی کہ اس کی شرح زبان اردو میں کی جاوے کہ
آجکل رواج اسی زبان کا زیادہ فہم ہے۔ پر آئینہ سالکانِ مسلکِ خدا دانی کے لئے مفید ہو
اور طبع پسند اہلِ تجرید ہو۔ اگرچہ مردانِ خدا کے رموز وہی لوگ جانتے ہیں۔ اور ہم
گروہ بے بضاعت کو اس کی تشریح سے کچھ نسبت نہیں۔ لیکن امداد روحی مرنہیں
حضرات سے توقع کر کے تحریر میں لاتا ہوں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔"

حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے ایک شعر کی تشریح شرح انوار العاشقین میں حضرت نوشہ صاحبؒ
کے ایک شعر کی تشریح اس طرح کی ہے۔

"شغلِ کثیر الاسرار۔ حضرت پیر و مرشد دین و دنیا حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
اپنی گنج الاسرار میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ؎

تیئیسو کلمہ چودہ حرف جیوں سورج پگلاوے برف

چودہ حرف یہ ہیں۔ ت ش ح ع ن ظ ك ک ح ق ق ر
س س ب ب ع ع ج ج س س ب ب ب ب باقی
یہ چودہ حرف ہوئے۔ باقی رہے تیئیس کلمہ وہ یہ ہیں کہ پندرہ اسم صفاتی اللہ جل شانہ
کے دہرانے سے تیئیس ہوتے ہیں۔ حافر۔ ناظر۔ شاہد۔ قدوس۔ ودود۔ حی۔ قیوم۔
ظاہر۔ باطن۔ غفور۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی۔ طریق اس کا یہ ہے کہ
سالک متخلی بالطبع بیٹھے اور سر کو زانوؤں میں لے۔ اور دماغ میں ایک لطیفہ کا خیال
کرے۔ بشکل آفتاب۔ اور سمجھے کہ یہ نور تجلی ربانی ہے۔ پھر حبس دم کے ساتھ زبان
خیال سے کہے کہ این ست اللہ کہ شاہد ست۔ شاہدے کہ حافر ست۔ حافرے کہ ناظر ست

Marfat.com

ناظرے کہ شاہد ست۔ شاہدے کہ قدوس ست۔ قدوسے کہ ودود ست۔ ودودے کہ حی ست۔ حیّے کہ قیوم ست۔ قیومے کہ ظاہر ست۔ ظاہرے کہ باطن ست۔ باطنے کہ غفور ست۔ غفورے کہ رؤف ست۔ رؤفے کہ نور ست۔ نورے کہ ہادی ست۔ ہادیٔ کہ بدیع ست۔ بدیعے کہ باقی ست۔ زبان کو کام کے ساتھ چسپاں رکھے۔ جب ایک دورہ پورا ہو جاوے تو دوسرے حرف سے دورہ شروع کرے۔ اسی طرح مشق کرتے کرتے چودہ دورہ ایک دم میں کرے۔ دیکھے جو دیکھے۔ اس کے بعد حضرت فرماتے ہیں۔

اَللّٰہ اَللّٰہ ایسا کہے آپ بیچ میں جاتا رہے

اسم ذات کا مراقبہ کرے۔ فنائے کلی حاصل ہو جاوے گی۔ بشریت کا نام نہ رہے گا۔ اِس دائرہ سے دَور کی حقیقت معلوم کرے۔"

— شرح انوار العاشقین کو اس طرح ختم کیا ہے۔

"واللہ الموفق بالصواب والیہ مرجع المآب۔ ختم کیا اللہ تعالےٰ نے اس رسالہ کو میرے ہاتھ سے کہ اس کا نام فتح انوار العاشقین ہے۔ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ تیرہ سو پندرہ ہجری [اپریل ۱۸۹۸ء] میں۔ اور اللہ مسلمانوں کو اس سے مستفیض کرے۔ اور فقیر کو بطفیل اپنے بندگان مقرب کے بخشش دے۔" [۳]

(۲)

مثنوی اسرار وارثی یہ اردو میں نظم کی ہے۔ اس کے متعلق آپ خود لکھتے ہیں۔

"اِس فقیر نے ایک کتاب مسمی بہ اسرارِ وارثی لکھی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی خالی از فوائد نہیں۔"

---

[۳] شرح انوار العاشقین مطبوعہ ہے۔ اس کے کل صفحات ۶۹ سطوری صفحہ ۲۲ ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com

شعر گوئی آپ صرف نثر نگار ہی نہیں تھے بلکہ اُردو کے بہترین شاعر بھی تھے۔ آپ کی یہ غزل انوار العاشقین کے عنوان کے طور پر لکھی ہوئی ہے۔ اپنا تخلص حسینی کرتے تھے۔

غزل

واہ واہ کیا ہے ستایا یار نے — دل کو لے کر منہ چھپایا یار نے
خود کہاں ہیں ہوں قریب از جاں مگر — ہم کو دُنیا میں پھرایا یار نے
جُست جو میں خوں ہوا اپنا جگر — منہ نہیں اب تک دِکھایا یار نے
واعظا ہم سے نہ کر یہ چھیڑ چھاڑ — ہم کو ہے جو کچھ پلایا یار نے
آستانے پر بٹھا کر شوخ نے — پھر نہیں پردہ اُٹھایا یار نے
زلف و رخسارے کے اپنے شوق میں — کفر و ایماں سے چھڑایا یار نے
جان و دل ایمان و دیں تقوا و زُہد — ہم سے مستی میں چُھڑایا یار نے
ہم میں کچھ باقی نہیں ہوش و خرد — کیا کہیں کیا کچھ دکھایا یار نے
لَنْ تَرَانِی کہہ کے پھر چمکا جمال — کوہِ جاں کو ہے جلایا یار نے
حُسنِ بیچوں میں ہزاروں شان میں — دمبدم جلوہ دِکھایا یار نے
ہر مکاں سے ہو کے فارغ شوخ نے — دل میں اپنے گھر بنایا یار نے
آپ ہی عشق و جنوں میں کر کے قید — اپنے در پر ہے بٹھایا یار نے
پردۂ پندار کو میرے جلا — اپنے گھونگٹ کو اُٹھایا یار نے
جب تلک ہم تھے نہیں آتا تھا وہ — ہم نہیں تو منہ دکھایا یار نے

اے حسینی ہستی و وہم و گماں
ایک جلوہ میں بُھلایا یار نے [۴]

---

[۴] بیاض سفینہ شرافت خطی ص ۲۳۱۔ شرافت

Marfat.com

واقعۂ وفات

مولانا حکیم غلام قادر اثر انصاری برقندازی جالندھری رح نے اپنی کتاب انوار الفقر المتلقب بہ ریاض النوشاہیہ میں لکھا ہے کہ سید غلام نبی حسینی بھاکھری رح حج کو گئے اور زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً سے مشرف ہو کر واپس آ رہے تھے کہ بحر ہند میں جہاز پر ہی وفات پا گئے۔

شجرہ فقرائے سید غلام نبی حسینی بھاکھری

سائیں احمد علی شاہ ارائیں متوفی ۳ صفر ۱۳۲۷ھ جنیٹھ سمت
آبائی وطن موضع چونالہ تحصیل دوسوہہ
ضلع ہوشیارپور تھا۔
مدفون چک ۳۷۵ بستی کدھالہ ضلع لائل پور

سائیں نظام الدین ارائیں۔ ساکن فیروز چک ۳۸۲۔
تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائل پور
یہ شخص سنہ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں مجھ کو ملا تھا۔
شریف نقشبندی

Marfat.com

ف

(۲۷)

فتح الدین

مولوی فتح الدین سرانوالیہ

والد کا نام مولوی شیخ احمد قوم کھوکھر تھا۔ آباد اجداد۔ موضع سرانوالی۔ علاقہ وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ کے امام مسجد چلے آتے تھے۔ آپ وہیں ۱۲۲۹ھ ایکہزار دو سو انتیس ہجری میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۱۴ء ایکہزار آٹھ سو چودہ عیسوی تھا۔

سرانوالی کی وجہ تسمیہ اس کی وجہ تسمیہ کے متعلق دو روایتیں منقول ہیں۔

۱۔ یہاں کسی پرانے وقت میں قوم سُراء زمیندار آباد تھے۔ اُن کی وجہ سے اس گاؤں کا نام دراصل سُراداں والی تھا۔ جو بعد میں کثرت استعمال سے سرانوالی رہ گیا۔ لیکن اب قوم سُراء کا یہاں کوئی متنفس آباد نہیں۔

۲۔ اس گاؤں کے گرد کسی زمانہ میں چار دیواری تھی۔ اور اُس کے دروازہ پر شیروں کی تصویریں تھیں۔ اس کو بنام شیراں والی کہتے تھے۔ جو بعد میں بنام سرانوالی مشہور ہو گیا۔

میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہ دوسری روایت کو صحیح فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نے بچپن میں سیالکوٹ کے ایک سید صاحب کو دیکھا ہے وہ اس گاؤں کا نام اپنی تحریرات میں شیرانوالی لکھا کرتے تھے۔

بیعت طریقت و تکمیل آپ کی بیعت طریقت حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکدامت نوشاہی ثانی برخورداری ساہنپالوی رح سے تھی۔ اور اوراد و وظائف کی اجازت اُن سے

Marfat.com

حاصل کی ۔ ابھی آپ کا سلوک نامکمل تھا کہ اُن کا وصال ہو گیا۔ تو اُن کے بعد اُن کے پوتے حضرت سید حافظ رُوح اللہ بن سید محمد امین صاحب مختار السالکین رح سے اسباقِ طریقت حاصل کئے ۔ آٹھ سال کے بعد وہ بھی وفات پا گئے ۔ تو آپ غم و الم سے بہت رویا کرتے ۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ حافظ صاحب تشریف لائے ہیں ۔ اور اپنے چھوٹے بھائی حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر رح کو دستار بندی کی ہے ۔ اور اپنا سجادہ نشین بنایا ہے ۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کی تسلی ہو گئی ۔ اور حضرت شاہ صاحب رح کی طرف رجوع کیا ۔ اور اُن سے تربیت و تکمیل پا کر خلافت پر فائز ہوئے ۔

اخلاق و عادات | آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرتے ۔ شریر لوگوں کو سختی سے پیش آتے ۔ مسجد کی امامت آپ کے متعلق تھی ۔ شریعت و طریقت کے جامع تھے ۔

آدابِ شیخ | آپ کو اپنے پیر و مُنعم سے کمال محبت تھی ۔ اُن کی اولاد کے بھی خادم رہے ۔ آپ فرماتے تھے کہ ہم نے اپنے پیر صاحب کی تین پشتوں کے پیچھے نماز ادا کی ہے ۔ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی رح اور اُن کے بیٹے حضرت مولانا سید محمد امین صاحب مختار السالکین ۔ اور اُن کے فرزند حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر رح ۔ ان تینوں بزرگوں کے اقتدا میں نمازیں پڑھی ہیں ۔

جب کبھی حضرت شاہ صاحب رح سرانوالی میں تشریف لے جاتے تو جب مسجد سے نماز پڑھ کر نکلتے تو آپ اُن کی جوتیاں اپنے ہاتھ سے سیدھی کر کے رکھتے ۔

کمالات | آپ عالم ۔ عارف ۔ حکیم ۔ طبیب ۔ کاتب تھے ۔ نسخ اور نستعلیق خطوں کے خوشنویس تھے ۔ کئی قرآن مجید قلمی لکھے ۔ تدریس بھی کرتے ۔ کاشتکاری کا شغل بھی رکھتے ۔ مادہ تاریخ نکالنے کا بھی ملکہ تھا ۔ دیوانِ حافظ کے اشعار پڑھ کر آپ کو تاثیر ہو جایا کرتی ۔ اور رویا کرتے آپ سادہ طبیعت ۔ دردمند ۔ سوز و گداز ۔ صابر اور شاکر تھے ۔ کئی کئی روز فاقہ پیش آجاتا مگر آپ صبر سے وقت گذارتے ۔ آپ کے دم درود اور دعا سے اکثر لوگ فیض اٹھاتے تھے ۔

Marfat.com

کرامات

بیٹے پر ناراضگی | آپ کا ایک بیٹا میاں محمد الدین ایکمرتبہ کسی بات میں آپ سے جھگڑا تو آپ سخت ناراض ہوئے اور بددعا دی کہ تیری نسل منقطع ہو گی۔ چنانچہ وہ دنیا سے بے اولاد فوت ہوا۔

کشف واقعہ | ایک مرتبہ آپ نے از راہ کشف حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب رح کو کہا کہ آپ کا فیض باطنی حضرت سید محمد علی[1] شاہ صاحب قادری گیلانی رح اولاد حضرت شیخ داؤد گیلانی[2] قادری شیر گڑھی رح کی توجہ سے کھلا ہے چنانچہ یہ ایسا ہی تھا۔

وفات کے بعد کرامات

بیٹے کو تنبیہ کرنا | ایک مرتبہ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر رح سرانوالی میں تشریف لے گئے۔ آپ کا بیٹا میاں شہاب الدین جو وہابی مذہب اختیار کر چکا تھا۔ کسی مسئلہ میں اُن کے ہمیشہ جھگڑتا رہا۔ رات کو جب سویا تو آپ نے خواب میں مل کر اُس کو بہت ڈانٹا کہ تو بڑا بے ادب ہے کہ ہمارے پیر و مُنعم کے پوتا سے جھگڑتا ہے۔ جا اُن سے معافی لے۔ چنانچہ صبح بیدار ہو کر وہ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور خواب سُنایا۔ اور معافی لی۔ اور نذرانہ بھی دیا۔

قبر کا فیض | آپ کے مزار سے تا حال لوگ مریضوں کے واسطے خاک لے جاتے ہیں۔ اور اُن کو کھلاتے ہیں تو شفا ہو جاتی ہے چنانچہ موضع رڈالہ کے لوگوں کو اس پر بہت اعتقاد ہے۔

---

[1] سید محمد علی شاہ متوفی ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء کے والد کا نام سید غلام محی الدین تھا۔ ان کی قبر موضع بیگووال میں ہے۔ "دو جسم اند و یک جان محمد علی" موضع اگرو یہ ضلع گجرات میں آباد کرنے حضرت شاہ صاحب ہی کو بہت محبت تھی۔ ان کے دو بیٹے فاضل شاہ اور احمد علی شاہ نام تھے۔ [2] شیخ داؤد گیلانی لاہوری متوفی ۹۸۲ھ / ۱۵۰۴ء مخدوم سید حامد گنج بخش گیلانی اوچی المعروف مخدوم جلال کے خلیفہ تھے۔ شیر گڑھ ضلع ملتان میں مزار شریف ہے۔

Marfat.com

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد الدین۔

۲ میاں امام الدین۔

۳ میاں شہاب الدین۔

۴ میاں خیر الدین حکیم۔

یہ چاروں مذہب وہابیہ نجدیہ کے پیرو ہو گئے تھے۔

تاریخ وفات | مولوی فتح الدین صاحب کی وفات بعمر نوے[۹۰] سال ہفتہ کے دن پچیسویں[۲۵] جمادی الاولیٰ ۱۳۱۹ھ اکیسر (۲۱) تین سو انیس ہجری مطابق تیئیسویں[۲۳] اگست ۱۹۰۱ء اکیسر (۲۱) نو سو ایک عیسوی۔ موافق پندرہویں[۱۵] بھادوں سمت ۱۹۵۸ اکیسر (۲۱) نو سو اٹھاون بکرمی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ نیکم جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر سرانوالی متصل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔[۳]

مادۂ تاریخ

"زبدہ قضات" ۱۳۱۹ھ

---

[۳] یہ سارے حالات فیض محمد شاہی خطی جلد چہارم۔ ص ۶۸۰ سے لکھے گئے ہیں۔
۔ شرافت۔

Marfat.com

(۷۳)

فتح الدین

سائیں فتح الدین سیالکوٹی

بعض شجروں میں فتح محمد تحریر ہے۔ آپ کا آبائی وطن موضع گھوئیں کے ضلع سیالکوٹ تھا۔ قوم بافندہ سے تھے۔

واقعہ بیعت آپ کی عمر بیس سال ہوئی تو آپ کو راہِ حق کا شوق پیدا ہوا اور بزرگوں کی تلاش میں نکلے۔ دربار بابا گلو شاہ۔ اور دربار شاہ حبیب دانا۔ اور دربار حضرت سچیار پیر نوشہرہ شریف۔ اور دربار حضرت امام علی شاہ مکان شریف رتڑ چھتر پر حاضریاں دیں مگر تسکین خاطر کہیں سے نہ ہوئی۔ واپس آ گئے اور غمگین حالت میں پندرہ روز تک کسی سے کلام نہ کیا۔ آپ کی والدہ نے کہا۔ بیٹا تم سیالکوٹ میں حضرت امام علی الحق رح کے روضہ پر جاؤ۔ وہاں سے جو حکم ہو اُس پر عمل کرنا۔ چنانچہ آپ وہاں جا کر چالیس روز روضہ کے دروازہ پر بیٹھے رہے۔ جب چالیسواں روز ہوا تو غلہ منڈی کی طرف سے ایک روشنیوں کی جماعت ظاہر ہوئی اور امام صاحب کے روضہ کے اندر داخل ہوئے۔ اُن کا جو سرگروہ تھا۔ اُس نے آپ کو ایک گٹھڑی پکڑائی۔ جب باہر نکلے تو آپ نے وہ امانت واپس کی۔ اُس بزرگ نے فرمایا۔ میرا نام نوشہ گنج بخش ہے۔ اور یہ تمہاری ہی چیز ہے۔ تم بھڑی شاہ رحمان میں جاؤ۔ جو شخص حضرت پاک صاحب رح کے روضہ کے اندر بیٹھا ہوگا اُس کا مرید ہو جانا۔ چنانچہ اِس بشارت سے بہت خوش ہوئے۔ اور پیدل سفر کرتے ہوئے بھڑی شریف پہنچے۔ اُس وقت روضہ شریف کے اندر سائیں مستان شاہ رح ساکن کلیر والا بیٹھے تھے۔ چنانچہ اُن کے ہاتھ پر بیعت کی۔

Marfat.com

متعدد چلے کرنا | پیر صاحب نے آپ کو حکم دیا کہ چند چلے کرو۔ چنانچہ

۱۔ پہلا چلہ آپ نے دریائے چناب پر کیا۔ چالیس روز پانی میں کھڑے رہ کر عبادت کی۔ رانوں کا گوشت مچھلیاں کھا گئیں۔

۲۔ دوسرا چلہ آپ نے نالہ اَیک میں کیا۔ اتفاقاً اُن دنوں میں بڑا سیلاب آیا۔ چودہ فٹ پانی چڑھ گیا۔ اور آس پاس بھی تین تین میل تک پانی پھیل گیا۔ جب پانی اُترا تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے پاس پانچ مرلہ کے قریب زمین بالکل خشک تھی۔ اور سانپ بچھو پانی سے بچنے کے لئے آپ کے پاس جمع تھے۔

۳۔ تیسرا چلہ آپ نے موضع گھوئیں کے میں کیا۔ زمین کے تہہ خانہ میں چالیس روز رہے۔ روزانہ ایک دانہ جَو۔ اور ایک گھونٹ پانی سے افطار کرتے۔

۴۔ چوتھا چلہ موضع کیاں پور سیکھاں متصل نارووال میں کیا۔ وہاں بھوتوں کا مقام تھا۔ آپ نے اُن کو کہا کہ میں حضرت غوث الاعظم رح کا درویش ہوں۔ چنانچہ جنات وہاں سے جگہ چھوڑ کر چلے گئے۔

۵۔ پانچواں چلہ آپ نے موضع سہارن تتلیاں ضلع سیالکوٹ میں کیا۔ وہاں کے لوگ رات کو آپ کے پاس آگ کے شعلے نکلتے دیکھتے۔ صبح کو جب جا کر دیکھتے تو آپ کو صحیح سلامت پاتے۔

۶۔ ایکبار آپ بھڑی شریف جا رہے تھے۔ راستہ میں زمیندار کماد پیل رہے تھے۔ نفس نے گنا مانگا۔ آپ نے اُس کھیت کے پاس بستر ڈال دیا۔ اور چالیس روز عبادت الٰہی کرتے رہے اتنے عرصہ میں زمینداروں نے کماد پیل کر اُس کی پتری بھی جلا دی تو آپ نے نفس کو مخاطب ہو کر کہا۔ دیکھ لیا۔ خدا نے تجھے گنا دینا پسند نہیں کیا۔

۷۔ ایک بار آپ نے راستہ میں چلتے ہوئے نعرہ لگایا۔ ایک جاٹ کہنے لگا کہ ایسے فقیروں نے نعرے مار مار کر زمین کو جلا دیا ہے۔ آسمان سے بارش نہیں برستی۔ آپ اُسی جگہ بیٹھ گئے

Marfat.com

رات کو اسقدر بارش ہوئی کہ مکانات بھی گرنے لگے۔ آپ چالیس روز کے بعد وہاں سے اُٹھے۔

الغرض آپ نے مختلف جگہوں پر اکیس چلے کھنے۔ اُن میں سے تین مقامات پر آپ کی یادگار میں عُرس بھی ہوا کرتا ہے۔

اخلاق آپ صابر و شاکر تھے۔ آپ کے گھر میں چھ چھ ماہ تک فاقے رہتے۔ مگر آپ صبر کیا کرتے۔ کسی کو کچھ سوال نہ کرتے۔ شریعت کے پابند تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت بہت کرتے کبھی ایک دن میں پورا ختم شریف ہی کر دیتے۔

کرامات

آپ سیف اللسان تھے۔ جو کچھ منہ سے کہتے پورا ہو جاتا۔ کشف قلوب بھی حاصل تھا۔ کئی مرتبہ سائل کا مطلب خود ہی بیان کر دیتے۔

کشف قلوب ایک مرتبہ ایک زمیندار خدمت میں آیا اور ایک ناچن عورت کے متعلق خیال کیا کہ وہ میرے ساتھ نکاح کرلے۔ آپ نے خود بخود اُس کے ضمیر سے آگاہ ہو کر فرمایا بھائی! وہ کمینی ذات ہے۔ تمہارا کہنا مان جائے گی۔

بارش سے نہ بھیگنا آپ کے مرید سائیں مہرالدین چھٹہ نوئیں والیہ سے منقول ہے کہ ایکدن آپ بھڑی شریف میں ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ بارش شروع ہو گئی۔ آپ کے مصلا پر کوئی قطرہ نہ پڑتا۔ آپ کے کپڑے بالکل خشک رہے۔ عہ

عہ بارش میں نہ بھیگنا بعض اولیاء اللہ کی کرامات میں منقول ہے چنانچہ۔

۱۔ شاہ اعلیٰ چشتی جا رہے تھے۔ راستہ میں بارش شروع ہو گئی۔ مگر اُن سے دو قدم کے فاصلے پر ہوتی۔ وہ خشک رہے۔ [تذکرہ اولیائے ہند ج ۲ ص ۹۰] ۲۔ مرزا مظہر جانجاناں رح جا رہے تھے۔ بارش ہوئی اُنہوں نے دعا مانگی میرے پاس نہ بھیگیں چنانچہ وہ خشک رہے۔ [تذکرہ ج ۲ ص ۱۱۸] شریف

Marfat.com

نعرہ کی تاثیر | سائیں مہرالدین موصوف کہتے تھے کہ میں آپ کے ساتھ کئی مرتبہ سفر میں ہمرکاب ہوتا تھا۔ جب بتیس پچیس کوس منزل کرکے تھک جاتا تو آپ اُس وقت نعرہ لگاتے۔ میرا جسم ایسا ہلکا ہو جاتا کہ تھکاوٹ کا نام نہ رہتا۔

شعر خوانی | آپ کبھی کبھی یہ شعر پڑھا کرتے ؎

کھاد اپیا عاشقاں نل دل کیتا بھوگ نیکی بدی نہ عاشقاں جو ہونا سو ہوگ [1]

اولاد | آپ کے دو بیٹے ہوئے۔

۱ سائیں محمد حسین مرحوم

۲ میاں اللہ دتا۔ یہ بغداد شریف میں ملازمت کرتے تھے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	حاجی الحرمین سائیں مہرالدین چیٹھہ زائر بغداد و کربلا و نجف اشرف	لوئیں والہ۔ گوجرانوالہ
۲	سائیں محمد حسین فرزند اکبر	حاجی پورہ سیالکوٹ
۳	میاں اللہ دتا فرزند اصغر	〃 〃
۴	سائیں نعامت علی	〃 〃
۵	چودھری نواب الدین	〃 〃
۶	سائیں اللہ دتا	〃 〃
۷	سائیں نظام الدین ولد نتھا چھینکے والہ	〃 〃
۸	سائیں نظام الدین ولد نبی بخش پنوار	بدوچیمہ 〃
۹	سائیں خان محمد ولد جواہر پنوار	〃 〃
۱۰	سائیں دین محمد ولد جیون پنوار	〃 〃

---

[1] سائیں فتح الدین سیالکوٹی کے سب حالات مکتوب سائیں مہرالدین چیٹھہ سے لئے گئے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

۱۱	سائیں نظام الدین ہلوان	بدوچیدہ	سیالکوٹ
۱۲	سائیں نواب شاہ قریشی	〃	〃
۱۳	سائیں حسین شاہ قریشی	〃	〃
۱۴	کرم دین ولد عیدا موچی	〃	〃
۱۵	فضل دین ولد عیدا موچی	〃	〃
۱۶	سائیں مولا بخش	ڈھینئ آسواں	•
۱۷	سید محمد شاہ	کوٹلی سید رفقہ اللہ	〃
۱۸	سائیں شاہ میر		〃
۱۹	سائیں اللہ دتا		〃
۲۰	منشی سہارن	شکر گڑھ	〃
۲۱	سائیں تاج الدین م ۹ رشوال ۱۳۸۹ھ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۹ء مدفون چک ۳۲ ضلع لائل پور		〃
۲۲	میاں نور ماہی		〃

واقعہ وفات

جب آپ کی عمر کا آخری دور آیا تو آپ اپنے پیر خانہ کلیر والہ میں گئے۔ وہاں سے بھڑی شریف درگاہ حضرت پاک صاحب رح پر سلام کیا۔ پھر واپس سیالکوٹ پہنچ کر پانچویں محرم کو حضرات اماہین رضی اللہ عنہما کا ختم شریف کرایا۔ اور پھر اپنے تمام محلہ حاجی پورہ کے لوگوں کو بلا کر ان کو ضیافت کیا اور کہا کہ اب ہم سفر آخرت کرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا قرآن مجید ہمارے ساتھ قبر میں دفن کرنا۔ رات کو آپ نے ذکر نفی اثبات شروع کیا۔ اور اسی شغل میں جان بحق تسلیم کی۔ بلکہ بعد وفات بھی آپ کے جسم سے ذکر اسم ذات دیر تک مسموع ہوتا رہا۔

تاریخ وفات | سائیں فتح الدین رح کی وفات اتوار ستائیسویں محرم ۱۳۲۹ھ ایکبار

Marfat.com

تین سو انتیس ہجری بمطابق انتیسویں ۲۹ جنوری ۱۹۱۱ء انیکیزار نو سو گیارہ عیسوی، موافق ستارہویں ماہ ہنگ سمت ۱۹۶۷ انیکیزار نو سو ستاسٹھ بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ یکم جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر شہر سیالکوٹ۔ محلہ حاجی پورہ میں کوٹھی ساون مل کے قریب ہے۔ قبر پر پہلے پالکی بنی ہوئی تھی۔ ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء میں سائیں مہرالدین چیمہ نے اُس پر گنبد بنوا دیا ہے پاس مسجد پختہ اور فقیروں کے لئے ڈیرہ بنا ہوا ہے۔ آجکل ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں سائیں مراد علی درویش جاروب کش ہے۔ ہر سال گیارہویں جیٹھ کو وہاں عُرس ہوتا ہے۔

مادۂ تاریخ

"غریقِ ھُدے" ۱۳۲۹ھ

Marfat.com

(۷۴)

فتح محمد

قاضی بابا فتح محمد برقندازی کھیرد والے

آپ بابا سید ے شاہ برقندازی پٹیالوی کے مرید تھے۔ وہ مرید حافظ شیر محمد پٹیالوی کے۔ وہ مرید بابا سید جعفر شاہ پٹیالوی کے۔ جن کا ذکر مآثر الاحبار میں گذر چکا ہے۔

خدمات مرشد آپ نے بارہ ۱۲ سال تک اپنے مرشد بابا سید ے شاہ کا ہل جیلد یا۔ بارہ ۱۲ سال کے بعد اُنہوں نے اٹھارہ ۱۸ روپے آپ کو دیئے کہ کہیں سے بیج خرید کر لاؤ۔ آپ اپنے گاؤں موضع کھیرد میں گئے۔ اپنے اقارب واحباب کو کہا۔ اُنہوں نے بیج اکٹھا کر کے آپ کو مفت دے دیا۔ آپ پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیج پیش کیا۔ اور مبلغات بھی واپس دے دیئے۔ بابا سید ے شاہ بڑے مہربان ہوئے اور سینے سے لگا کر فیض باطنی سے مالا مال کر دیا اور خلافت دے کر رخصت کیا۔ آپ اپنے وطن پہنچے۔ آپ کی برکات سے آپ کا گاؤں بنام کھیرد شریف مشہور ہوا۔ آپ اپنے گاؤں میں امام مسجد بھی تھے۔ اس لئے قاضی کہے جاتے تھے۔

بیٹے کو جرم کی سزا دلانا شہر لدھیانہ میں ایک کنجری آپ کی مریدہ تھی۔ آپ کا بیٹا اُس کے پاس گیا۔ وہ بہت خوش ہوئی۔ اُس نے اپنا قیمتی زیور اور مبلغات اُس کے سامنے سوٹ کیس میں رکھے۔ وہ لڑکا بازار سے دُودھ خرید کر لایا اور اُس میں زہر ملا کر کنجری کو پلا دیا۔ وہ بیہوش ہو گئی۔ وہ لڑکا سارا زیور اور روپے چرا کر بھاگ گیا۔ کنجری کو قے ہو گئی اور ذرا ہوش سنبھالی تو تھانہ میں رپٹ درج کرائی پولیس نے ریلوے سٹیشن لدھیانہ سے (۱۰) لڑکے کو پکڑ لیا اُس پر شبہ نہ چلا۔ عدالت سے

Marfat.com

اُس کو تین مہینہ کی سزا ہوئی ۔ جب بابا فتح محمد نے سنا تو فرمایا ۔ کہ تین مہینے کی سزا سے کیا بنتا ہے ۔ اُس کو تین سال قید سخت ہونی چاہیے تھی ۔ چنانچہ کنجری نے نگرانی کرادی تو عدالتِ اعلےٰ سے اُس لڑکے کو تین سال سزا کا حکم ہو گیا ۔

وفات کے بعد کرامت

مثالی صورت میں ملنا | آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ کے مرید بابا امر علی شاہ نے عرض کیا کہ اگر آج آپ کا صاحبزادہ موجود ہوتا تو ہم دونو بھائی آپس میں یکجہتی سے کام کاج کرتے ۔ آپ نے فرمایا آجائے گا ۔ چنانچہ آپ وفات پا گئے ۔ اور کھیرو شریف میں دفن ہوئے ۔ اُدھر آپ اپنے لڑکے کے پاس پہنچے اور اُس کو قید سے رہا کرا کر اپنے ساتھ لائے ۔ اور شہر دُھوری تک آئے ۔ اور فرمایا تم کھیرو چلے جاؤ ۔ میں پیچھے سے آؤں گا ۔ چنانچہ جب وہ لڑکا گھر آیا تو معلوم ہوا کہ آپ تین روز کے وفات پا چکے ہیں ۔

یادِ طریقت | آپ کے ایک درویش بابا امر علی شاہ ۔ موضع مہدیس ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے ۔ قبر کھیرو شریف میں ہے ۔

بابا فتح محمد کا عرس ہر سال چودھویں جیٹھ کو ہوتا ہے ۔

Marfat.com

(۷۵)

فرزند علی شاہ

میاں فرزند علی شاہ فتحپوری والے؟

آپ حضرت میاں نواب علی ولد میاں غلام حمید رسندر پوری رح کے اکابر خلیفوں میں سے تھے۔ آپ کے آباو اجداد پیشہ تجارتی کرتے تھے۔

مسند ارشاد آپ نے اپنے گاؤں فتحپوری مضافات مریدکے میں رہ کر سلسلہ ارشاد جاری رکھا۔ اہل عبادت و ریاضت تھے۔ صائم الدہر قائم اللیل رہتے۔ آپ کے مریدوں کی جماعت بھی پارسا و متقی تھی۔ آپ دنیا سے بے اولاد فوت ہوئے۔

یاران طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	سائیں شہاب الدین موچی	بھیانوالہ خورد	شیخوپورہ
۲	چودھری عمر الدین راجپوت	بھیانوالہ کلاں	〃
۳	سائیں اللہ دتا گلگو	ٹپیالہ دوست محمد	〃
۴	سید کریم شاہ	جھگیاں دینداراں شاہدرہ	〃
۵	سائیں کرم شاہ	بڈھن کے	〃
۶	سائیں کالا	قلعہ مسینا	〃
۷	سائیں مسکین علی	شیر پور	〃
۸	سائیں فضل الدین	ننگل	〃
۹	سائیں فتح الدین	بیداد پور	〃
۱۰	سائیں علم الدین	〃	〃

Marfat.com

۱۱	سائیں نبی بخش	خان پور کلہ	شیخوپورہ
۱۲	سائیں حور بخش	〃	〃
۱۳	سائیں چھب شاہ	〃	〃
۱۴	سائیں غلام نبی	منج	〃
۱۵	سائیں غلام محمد	〃	〃
۱۶	سائیں غلام محمد	لاگر	〃
۱۷	سائیں اللہ بخش گوجر امرتسری		گوجرانوالہ
۱۸	سائیں نتھا	محلہ بکھتے والہ	〃
۱۹	سائیں شرف الدین بھٹی	گڑھ نذرا	〃
۲۰	سائیں اللہ بخش مستری	کوٹلی جنت رائے	〃
۲۱	سائیں فتح الدین	ملکہ	〃
۲۲	سائیں فضل شاہ	اُپل اچھی کے	〃
۲۳	سائیں علم الدین	قلعہ سُکھا سنگھ چیلیانوالہ	〃
۲۴	سائیں ہاشم علی	ڈھلانوالی	〃
۲۵	سائیں محمد حسین		سیالکوٹ
۲۶	سید لال شاہ		〃
۲۷	سائیں الہ دین چنگڑ	کھمبرانوالہ	〃
۲۸	سائیں سراج الدین	کوپرہ	〃
۲۹	سائیں حسن الدین	کھیارہ گنھاں	〃
۳۰	سید طالب حسین	چاہڑ باجویاں	〃
۳۱	سائیں اسمٰعیل	سوہدرہ متصل چوہنڈہ	〃

Marfat.com

۳۲	سائیں محمد الدین	سہجوکے	سیالکوٹ
۳۳	سائیں منظور حسین مہاجر	شکرگڑھ	〃
۳۴	سائیں عزیز الدین	شادیوال	گجرات
۳۵	سائیں فضل حسین (فضلے دین)	چک نمبر ۹۶ جنوبی	سرگودھا
۳۶	سائیں خیرا مجذوب		لاہور
۳۷	سائیں محمد الدین لوہار	بھاٹی دروازہ	〃
۳۸	سائیں عمر شاہ مہاجر سرسوں والا	کاہنا کاچھا	〃
۳۹	سائیں جمال الدین	تلونڈی ناہریاں	امرتسر
۴۰	سائیں دت شاہ اعوان	جسرا ڈور	〃
۴۱	سائیں دیوانہ قوال		جالندھر
۴۲	سائیں مسکین شاہ مہاجر بٹالوی		لائل پور
۴۳	مولوی گل محمد		〃
۴۴	سائیں دین محمد	چک نمبر ۷۹	〃
۴۵	سائیں غلام محمد	چک نمبر ۱۲ چانگوالی	〃
۴۶	سائیں محمد صدیق کشمیری	ملکھانوالہ	〃
۴۷	سائیں ملنگ شاہ سیرانی درویش		
۴۸	سائیں تسلیم شاہ سیرانی درویش		

مستورات میں سے

۴۹	مائی حیات بی بی	فتحپوری	شیخوپورہ
۵۰	مائی رام بی بی حاجن زوجہ حاجی کریم بخش راجپوت	بھیانوالہ کلاں	〃
۵۱	مائی رابعہ بی بی رنگریز		گوجرانوالہ

Marfat.com

تاریخ وفات | میاں فرزند علی شاہ کی وفات ہفتہ کے دن تیئیسویں ۲۳ ذیقعد ۱۳۵۵ھ ایکزار تین سو پچپن ہجری۔ مطابق چھٹی ۷ فروری ۱۹۳۷ء ایکزار نو سو سینتیس عیسوی۔ موافق پچیسویں ۲۵ ماہسنگ ۱۹۹۳ء ایکزار نو سو ترانوے بکرمی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سنہ ۲ دجلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع نتھیوری متصل مرید کے منڈی۔ ضلع شیخوپورہ میں گاؤں سے مشرقی طرف ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں روضہ گنبد والا تعمیر ہوا ہے۔

مادۂ تاریخ

«شجاعت شعار بادب» ۱۳۵۵ھ

شجرۂ نقرائے میاں فرزند علی شاہ

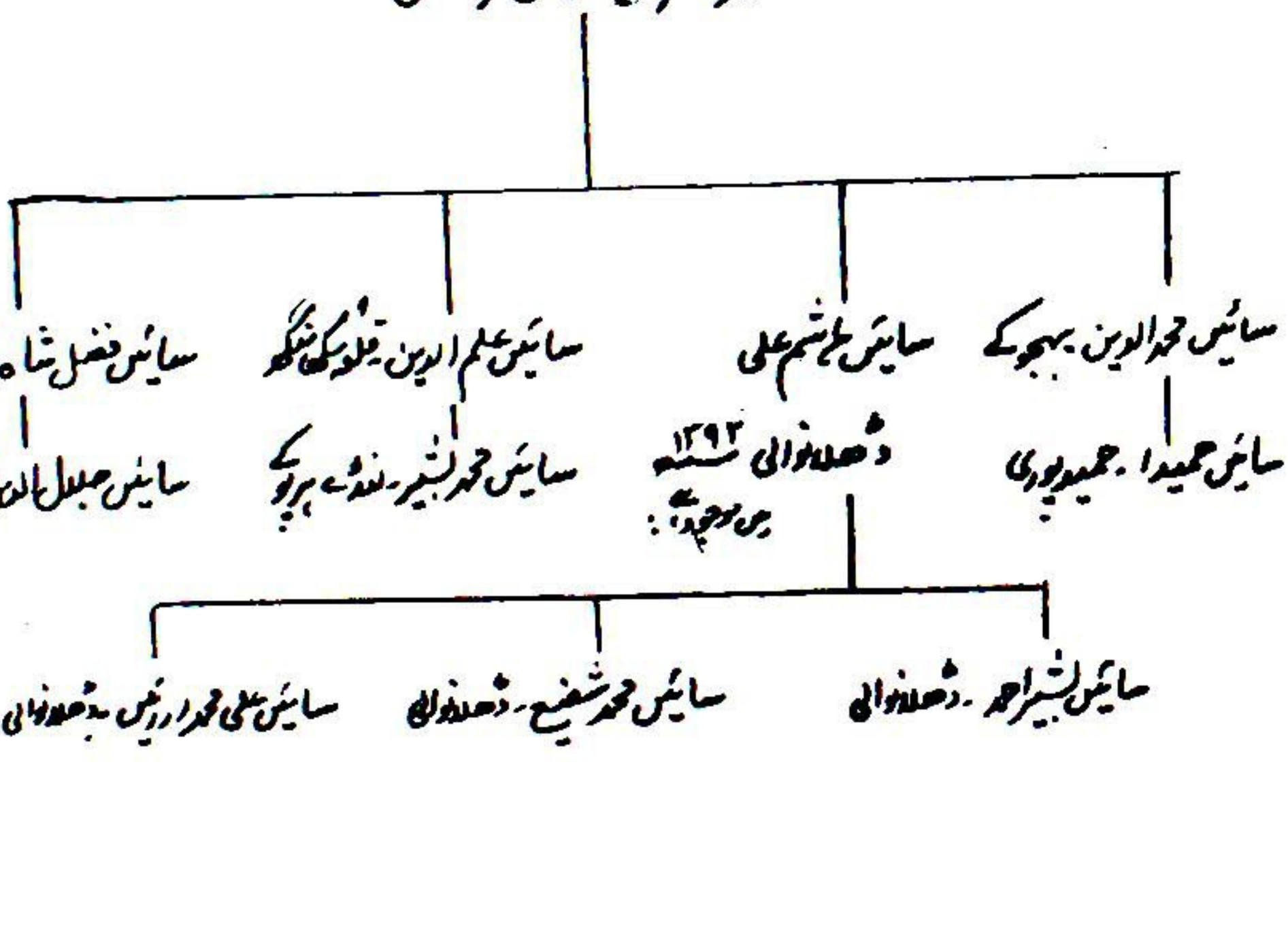

Marfat.com

(۷۲)

فضل شاہ

سید فضل شاہ بخاری کوٹلی والے[1]

آپ کا آبائی وطن کشمیر تھا۔ سادات بخاری سے تھے۔ شیخ نورالدین کی اولاد امجاد سے تھے۔ وطن سے نکل کر پنجاب آئے۔ یہاں کوٹلی نواب سعداللہ خاں ضلع گوجرانوالہ میں آکر بابا پیر شاہ رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔ اور یہیں سکونت اختیار کی۔ آپ کا فیض بیعت جاری ہوا۔ بابا پیر شاہ مرید خواجہ اختیار شاہ چنیناں والے کے تھے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ الکوثاہیہ کے پانچویں حصہ عوارف الانوار میں لکھا جا چکا ہے۔

آپ کے متعلق میاں محمد صالح ولد میاں غلام شاہ ساکن کوٹ بھے سنگھ۔ ضلع گوجرانوالہ نے اپنی کتاب شمس القصص میں لکھا ہے۔

ہے

کوٹلی نواب سعداللہ خاں دی اوتھے خاص ہے ڈیرا — پیر فضل شاہ صاحب جیہڑا دا دا پیر ہے میرا
پاک جناب سچی تھیں جس نے عالی رتبہ پایا — حکم حضوروں ہویا ناں پھر ایس ملک وچ آیا
پیر شاہ صاحب دے اگے ہیسی سیس نوایا — ملک کشمیروں آ کے یار دا اتھے آسن لایا
شیخ نوردین دی نسلوں خاں صاحب دا پوتا — ذکر جنہیں وچ جس نے یار دل اپنے نوں دھوتا
سید خاص بخاری ہے اوہ عالی شان اُجالا — عالی درجہ پاک جنابوں دتا رب تعالیٰ
نسل اُسدی دَدو سکے بھائی گدی اُتے جیہڑے — سردار شاہ عنایت شاہ دَدو دے پیارے میرے

---

[1] شمس القصص کا خطی نسخہ چوہدری خورشید احمد پوری کے پاس بتعاقب شیر گڑھ متصل کوٹلی ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔ شریف

Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	شیخ حاجی ولی محمد ولد شیخ حاجی شمس الدین سلیمانی	چاوہ شریف	سرگودھا
۲	بابا غلام محمد المعروف غلام شاہ	کوٹ جے سنگھ	گوجرانوالہ
۳	بابا ممون شاہ بافندہ	مرزا جان	〃
۴	بابا محکم شاہ ولد ممون شاہ بافندہ	〃	〃
۵	بابا پھگو شاہ	〃	〃
۶	بابا فتح دین سِدھو	دِھنگ والی	〃
۷	بابا چونحلے شاہ المعروف کوئلے شاہ درویش سیرانی		

مدفن | سید فضل شاہ کا مزار اپنے پیر بابا پیر شاہ کے پاس موضع کوٹلی نواب سعد اسد خاں متصل امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

چاردیواری بنی ہوئی ہے۔ ہر سال پانچویں ہاڑ کو میلہ ہوتا ہے اور چودھویں پھاگن کو ختم شریف ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۷۷)

فقیر اللہ

حاجی فقیر اللہ ہندوستانی رح

آپ قوم زمیندار گکھڑ سے تھے۔ موضع سرام۔ علاقہ وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذرت نوشاہی ثانی برخوردار ری ساہنیالوی رح کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

حج کی سعادت اور ملک ہندوستان کی اقامت | آپ بعمر شباب وطن کو خیرباد کہہ کر حج کو چلے گئے۔ اور زیارات حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً سے مستفیض ہو کر واپس ہوتے ہوئے ملک ہندوستان گجرات کاٹھیاواڑ کے شہر ایلیشہ میں ٹھہر گئے۔ اور وہاں سکونت اختیار کی۔ خانقاہ پیر نوجن شاہ رح کے متولی ہو گئے۔ اور مدت العمر وہیں رہے۔

مکتوب | آپ نے کچھ عرصہ بعد اپنے پیر و مصنفیر کی طرف یہ خط بھیجا۔

"ہادی صاحب مرشد راہ نما حضرت قل احمد جیو صاحب سلامت باشند

بعد ادائے آداب کے عرض ہے کہ یہاں خیریت ہے۔ آپ کی خیریت درگاہ کبھی سے ہمیشہ چاہتا ہوں۔ بندہ حج بیت اللہ شریف کا رکے ملک کاٹھیاواڑ شہر ایلیشہ میں وارد ہے۔ اور بوجہ ناطاقتی پیری عمر کے حاضر خدمت ہو نہیں سکتا۔ برائے مہربانی اللہ و اسطے میرے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ جل شانہ مجھ پر رحم فرماوے۔ اور عالی درگاہ خانقاہ عالی جاہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری حنفی رح پر جا کر میرے لئے دعائے خیر مانگیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ اور ہزارہ درود شریف پڑھنے کی ترکیب۔ اور ذکر نفی اثبات اور اسم ذات کا طریقہ تحریر فرماویں والسلام۔ الراقم حاجی فقیر اللہ از ملک کاٹھیاواڑ شہر ایلیشہ"

Marfat.com

آپ کا یہ مکتوب ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء میں ساہن پال تشریف لیجا۔ اُس وقت حضرت نوشاہ ثانی رح کو دُنیا سے انتقال کئے پچیس سال گذر چکے تھے۔ اِس خط کا جواب اُن کے پوتے حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر رح نے آپ کو لکھا۔ اور حضرت نوشاہ ثانی کی وفات کی بھی اطلاع دی۔ اور ذکر و شغل کے طریقے لکھ کر آپ کو بھیجے۔ اور بذریعہ مکاتیب آپ کی تربیت و تکمیل کی۔ اور اجازت تلقین و ارشاد عطا فرمائی۔ آپ نے بصلے ایک سو روپیہ نقد اور ایک بذریعہ ڈاک نذرانہ میں بھیجا۔ [1]

کشف حالات | ایکر تبہ حضرت نوشاہ ثانی رح کے پوتے سید فاضل شاہ بن سید محمد امین مختار السالکین رح بمعہ اپنے صاحبزادہ سید کرم الٰہی کے آپ کے پاس گئے۔ جب اسٹیشن ریوے سٹیشن پر اُترے تو خیال ہوا کہ اب ہم کیسے حاجی صاحب کی جگہ تلاش کریں گے۔ دیکھا تو پلیٹ فارم پر ایک درویش سیاہ پوش نظر آیا۔ وہ پوچھنے لگا کہ پنجاب سے کون بزرگ آئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم آئے ہیں۔ اُس درویش نے کہا کہ مجھ کو حاجی فقیر اللہ صاحب نے آپ کے لئے بھیجا ہے۔ چنانچہ وُہ ڈیرہ پر پہنچے۔ آپ نے استقبال کیا اور کہا کہ آج مجھ کو حضرت نوشاہ ثانی رح خواب میں ملے تھے۔ اور فرمایا کہ ہمارے پوتے تمہارے پاس آرہے ہیں۔ میں نے درویش کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا [2]

ذکر و فکر | آپ ہر وقت ذکر و فکر و عبادت میں رہتے۔ فقر میں عالی مرتبہ پر پہنچے۔ سید کرم الٰہی کہتے تھے۔ گو آپ کا چہرہ بڑا سنورتھا متین اور متشرع درویش تھے۔ بوجہ کبر سن کے بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے اور مجھ کو پانچوں نمازوں کے بعد پانچ سورتیں یعنی پنج گنج پڑھنے کی اجازت دی۔ [3]

یاران طریقت | ہندوستان میں آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت جاری ہوا۔ بڑے بڑے سیٹھ اور تاجر آپ کے مرید تھے۔ ایک درویش خدمت میدان آپ کا خادم حاضر باش تھا۔

سال وفات | حاجی فقیر اللہ کی وفات تقریباً ۱۳۱۸ھ ایکہزار تین سو اٹھارہ ہجری مطابق ۱۹۰۰ء ایکہزار نو سو عیسوی میں بعہد حکومت لارڈ کرزن وائسرائے ہوئی سنہ تینتالیس جلوسی تھا۔ مزار ابلیٹہ۔ کاٹھیاواڑ گجرات رکن بنی۔ مادہ تاریخ

« فقیر اللہ شمس جہانتاب »

---

[1] تاریخ مشن محمد شاہی حصہ دوم جلد پنجم۔ صفحہ ۲۶۷ شرافت۔

Marfat.com

(۷۸)

فیض رسول

حکیم میاں فیض رسول فاروقی لاہوریؒ

آپ کے والد کا نام مولوی غلام النبی ولد میاں شرف الدین بن میاں قوام الدین فاروقی تھا۔ مولانا حکیم کرم الٰہی بیگو والیہ کے چھوٹے بھائی تھے اور انہیں کے ساتھ ہو کر حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری صاحبنیالوی رح کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔ اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

تعلیم | آپ نے دینی علم کی تعلیم پائی۔ طب میں بھی خاصی دسترس حاصل کی۔ خوشنویسی میں بھی خاص مہارت تھی۔ علم ظاہر و باطن کے جامع تھے۔

مرشد سے عقیدت مندی | آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے عاشق و شیدا تھے۔ جب حضرت صاحب کو سانپ ڈس گیا اور اُن کا انتقال ہو گیا تو آپ زخم سے خون چوسنے لگے۔ کہ میں بھی اپنے مرشد کے ساتھ ہی دُنیا سے سفر کر جاؤں۔ مگر آپ کو اسہال شروع ہو گئے۔ اور بچ گئے۔ [1]

عبادات | آپ شریعت کے پابند تھے۔ نماز پنجگانہ۔ اور روزہ ہائے رمضان پر مواظبت تلاوت کلام اللہ شریف۔ اسماء الحسنیٰ۔ اسماء نبوی۔ دعائے کبیر۔ اسبوع شریف۔ درود مستغاث۔ درود اکسیر اعظم اور دلائل الخیرات وغیرہ کا وظائف کرتے۔ روزانہ گیارہ سپارہ کے قریب منزل ہو جاتی تھی۔ دائم الذکر والفکر تھے۔ [سائیں اللہ رکھا کو حجرہ والا بروریت سید عظیم شاہ] [2]

اخلاق و عادات | آپ مہذب الاخلاق۔ قوی الجذبہ تھے۔ لاتکلف جلالی طبیعت والے تھے۔

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد اول ص ۱۱۸ء [2] ایضاً ص ۲۹۶ء شرافت

Marfat.com

سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کا خوف نہ رکھتے۔ صاحب ترک و تجرید تھے۔ ایک دن اہلیہ نے کہا کہ آپ کچھ کماتے نہیں۔ آپ نے اُس کو طلاق دے دی۔ اور اُس کے فراق سے سبکدوشی حاصل کی۔ کچھ عرصہ مجذوب ہو گئے۔ پھر سالک ہوئے۔ [۳]

لاہور کی باطنی صوبہ داری | ایک مرتبہ حضرت شاہ ثانی رح آپ پر کمال مہربان ہوئے۔ اور فرمایا جس نے تم کو دیکھا اُس نے ہم کو دیکھا۔ پھر فرمایا کہ تم لاہور چلے جاؤ۔ کہ تم ہماری طرف سے لاہور کے صوبہ دار ہو۔ چنانچہ آپ اپنے گاؤں لدھے والہ چیمیاں سے چل کر لاہور تشریف لے گئے۔ صوبہ دار سے مراد لاہور کی قطبیت ہے۔ [۴]

امر بالمعروف | آپ کے ایام وُرُودِ لاہور میں نواب عبدالمجید خاں قزلباش فوت ہو گیا۔ لاہور کے کثیر التعداد لوگ اُس کے جنازہ پر جمع ہوئے۔ بہت سے علما و فضلا بھی موجود تھے۔ اُس کی نعش پر ریشمی دوشالہ پڑا تھا۔ کسی مولوی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ ریشمی دوشالہ ڈالنے سے منع کرے جب صفیں قائم ہو گئیں تو آپ نے آگے بڑھ کر بلند آواز سے کہا کہ اس کی نعش سے ریشمی دوشالہ اُتار دو تاکہ جنازہ جائز ہو۔ ایک شخص نے کان میں چپکے سے کہ چُپ رہو۔ یہ نواب صاحب ہیں اور شہر کے رئیس اعظم ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب نوابی کو پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ چنانچہ آپ کے ارشاد پر دوشالہ اُتارا گیا۔ اور نماز جنازہ پڑھی گئی۔

وجد و حال | سید واصل حق لاہوری سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ ہمارے والد صاحب سید پیر مکھن شاہ رح کے ساتھ اُن کے مرید سائیں عبداللہ کے پاس گڑھی شاہو میں گئے۔ سائیں عبداللہ نے یہ گیت گایا۔

سورے نت نت نئے سوہاگ لال سورے آئے — میں تے چھنکوں گی عطر گلاب لال سورے کے
اس برہوں نے کھایا ماس بدن بھیا کو کلا — اس حال تھیں کت وِل جاؤں لال سورے آئے
شوہ مالی دین ایمان لال سورے آئے

---

[۳] فیض محمد رشاہی حنفی جلالوی۔ ص ۳۵۵ ؛ [۴] ایضاً ص ۳۵۲ ؛ شرافت

Marfat.com

یہ اشعار سن کر آپ کو وجد ہو گیا، یہاں تک کہ قریب الموت ہو گئے۔ دیر کے بعد افاقہ ہوا۔ [۵]

ذوقی حالت | ایک مرتبہ آپ مسجد میں نماز مغرب کی جماعت کرا رہے تھے۔ کہ آپ پر ایک ایسی ذوقی حالت طاری ہو گئی کہ بے ساختہ نماز میں یہ شعر پڑھنے لگ گئے۔

ہ مُنڈیا چھلیاں والیا وے تیرے چھلیاں تے کالیاں بندیاں نی
اینہاں بندیاں نے بند بند بدھا ل پا پریم دیاں تندیاں نی
اساں عشق اللہ کولوں منگ لیا کر کے منتاں تے ٹھڈ کیاں ذندیاں نی
ایتھے جنگیاں دیکھ نہ بھل جیدڑ، اینہاں جنگیاں دے گل پھندیاں نی [۶]

حلیہ۔ لباس اور خوراک | آپ شاہ قد۔ تنومند۔ زور آور۔ خوبصورت۔ پاک سیرت تھے۔ لباس سادہ کھدر کا رکھتے۔ ہر روز سم الفار خام چھ ماشہ کھاتے۔ اور گاہ بگاہ ایک سیر حلوا۔ اور ایک سیر گوشت خوراک کھایا کرتے۔ اور باوجود اسقدر خوراک کے پانچوں نمازیں ایک وضو سے پڑھ لیا کرتے۔

ایکمرتبہ بانا پہلوان سے دست پنجہ لیا تو اُس کی انگلیوں سے خون نکلنے کے قریب ہو گیا۔ [۷]

کرامات

بارش کا تھم جانا | سید کرم الٰہی ولد سید فاضل شاہ برخورداری ساہنپالوی رح سے روایت ہے کہ حضرت سید مکھن شاہ لاہوری رح فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم مجمع میاں فیض رسول کے ایک سماع کی مجلس میں اکٹھے تھے۔ وجد و ذوق ہو رہا تھا کہ بادل جھک آیا اور ایک موٹا قطرہ زمین پر گرا۔ تو آپ نے جوش سے اوپر دیکھ کر بلند آواز سے کہا۔

---

[۵] فیض محمد شاہی خطی جلد اول۔ ص ۴۳۱ = [۶] ایضاً ص ۸۸۲ = [۷] ایضاً جلد دوم ص ۱۲۰۔ شرافت

Marfat.com

"خبردار۔ نیچے فطرہ نہ گرے صاحب کا نام ہی لے رہے ہیں"

اُسی وقت مینہ بند ہو گیا، دیر تک مجلس ہوتی رہی۔ سماع ختم ہونے کے بعد زور سے بارش ہوئی۔[۵]

تاثیرِ نگاہ | سید مکھن شاہ برخورداری، ساہنپال شریف سے بحکم حضرت سخوشحہ صاحبؒ لاہور میں وارد ہوئے تو میاں فیض رسول، لاہور میں رہتے تھے۔ آپ نے لاہور کے درویشوں سے ان کا تعارف کرایا۔ ایک دن ایک شخص اُن کی خدمت میں وجد کے لئے حاضر ہوا۔ انہوں نے اُس کو گُڑ دم کر کے کھلایا، لیکن اُس کو وجد نہ ہوا۔ اُسی طرح سنگدل بیٹھا رہا۔ آپ کو بڑی غیرت آئی اور اُس کو کہا کہ تو منحوس النسب ہے۔ ورنہ حضرت غوث شاہ عالیجاہ رح کے پوتے کی توجہ سے تجھے ضرور اثر ہو جاتا۔ پھر آپ نے اُس پر توجہ کی۔ تو اُسی وقت وہ تڑپنے لگا، اور بیہوش ہو گیا۔ آپ اُس کو اُسی حالت میں چھوڑ کر امرتسر چلے گئے۔ بعد میں اُس کی حالت زیادہ نازک ہو گئی۔ سید مکھن شاہ رح نے بھی ہاتھ پھیرا۔ دوسرے فقیروں نے بھی توجہات کیں۔ اُس کو اٹھا کر دربارِ حضرت شاہ محمد غوثؒ اور دربار حضرت داتا گنج بخش رح پر بھی لے گئے۔ مگر اُس کو ہوش نہ آئی۔ آخر تین روز کے بعد آپ امرتسر سے واپس آئے۔ اور اُس کو گلے لگایا، تب اُسے ہوش آئی۔ اُس نے اُٹھ کر پڑھا، لا الٰہ الا اللہ فیض رسول رسول اللہ۔ آپ نے اُس کا منہ بند کر دیا، اور فرمایا میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں، محمد رسول اللہ پڑھو۔ اُس نے کہا میں نے دیکھا جو دیکھا۔[۶]

ایک شخص کے مرنے کی اطلاع دینا | ایک مرتبہ آپ کے مرشد کے صاحبزادہ سید محمد امین مختار السالکین برخورداری ساہنپالوی رح نے اپنا ایک مرید تربیت کے لئے آپ کے پاس بھیجا آپ نے اُس کو چلہ بٹھایا۔ جب چلہ پورا کر کے نکلا تو اُس نے دنیا کا مال متاع مانگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ تو تجھ کو مل جائے گا مگر تو جلدی ہی مر جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

---

[۵] فیض محمد شاہی خطی جلد اول، ص ۱۳۰ء [۶] ایضاً ص ۲۵۵ء شرافت

Marfat.com

بچہ پیدا ہونے کی دعا | مسمات سیدبی بی زوجہ سائیں صدرالدین جوگی کہتی تھی کہ ایک دفعہ آپ ہمارے پاس نوریور چابلاں میں تشریف لائے۔ میرا ایک بچہ فوت ہوگیا تھا۔ میں غمگین بیٹھی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ تیرے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کی ران پر داغ ہوگا۔ وہ حیاتی والا ہوگا۔ چنانچہ بعد ازاں میرے ہاں لدھا پیدا ہوا۔ [10]

مفقود الخبر کا واپس آنا | ایک مرتبہ لدھے والہ چیمیاں میں رکن الدین لوہار کی والدہ نے آپ کے سامنے عرض کیا کہ میرا لڑکا مفقود الخبر ہوگیا ہے۔ دعا کرو کہ جلدی آجاوے۔ آپ نے فرمایا تم سیویاں پکاؤ ہم کھا کر دعا کریں گے۔ اُس نے سیویاں پکائیں۔ آپ کھانے بیٹھے تو ہاتھ سے اشارہ کرکے تین بار فرمایا۔ آجا۔ آجا۔ آجا۔ آپ کھا کر مسجد میں پہنچے تو وہ لڑکا گھر آگیا۔ [11]

یارانِ طریقت | آپ کی صلبی اولاد تو نہیں تھی۔ البتہ روحانی فرزند تھے۔ جو حسب یہ ہیں۔

۱	سید عظیم شاہ	کوٹ مومن	سرگودھا
۲	سائیں صدرالدین ولد الہدین بافندہ	گاکھڑہ کلاں	گجرات

تاریخِ وفات | میاں فیض رسول کی وفات ہفتہ کے دن پچیسویں رجب ۱۲۹۷ھ ایکہزار دوسو ستانوے ہجری مطابق تیسری جولائی ۱۸۸۰ء ایکہزار آٹھ سو اسی عیسوی۔ موافق بیسویں ہاڑ سمت ۱۹۳۷ ایکہزار نو سو سینتیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۲۳ تئیس جلوسی تھا۔ [12]

مدفن | آپ کی قبر موضع لدھے والہ چیمیاں متصل احمد نگر۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"رحمتِ ابد" ۱۲۹۷ھ

---

[10] فیض محمد شاہی ہاتھی۔ جلد اول۔ ص ۹۷ = [11] ایضاً۔ ص ۸۸۲ =

[12] ایضاً = مکتوب حاجی محمد شریف فاروقی نوشاہی لدھے والہ، شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

ق

(۷۹)

قادر بخش

میاں قادر بخش فقیر ہریئے والے رح

آپ موضع ہریئے والہ مضافاتِ گجرات کے رہنے والے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکوات نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح کے سعادتمند یاروں سے تھے۔ صاحب درد و شوق تھے۔

پیر صاحب کی زیارت جب حضرت نوشاہِ ثانی رح کا انتقال ہوا تو ان کے چالیسواں کے ختم شریف پر آپ بھی ساہن پال شریف حاضر ہوئے۔ جب ختم شریف کا کاروبار پورا کر کے آپ باہر نکلے تو حضرت صاحب مثالی صورت میں زندہ آپ کو ملے۔ اور فرمایا۔

"تو بھی آیا ہوا ہے" یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ حضرت پیر روشن ضمیر بعد از وفات آپ کو زندہ ملے۔

Marfat.com

(۸۰)

قطب الدین

مولوی قطب الدین حسنی الیہ

آپ کا آبائی وطن موضع حسن والی ضلع گوجرانوالہ تھا۔ آپ کے آباواجداد وہیں کے امام مسجد چلے آتے تھے۔ آپ حضرت مولانا سید حافظ قتل احمد پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری صاحبزادہ لوئی کے خاص یاروں میں سے تھے۔ صاحب ارشاد وہدایت تھے۔ پیر روشن ضمیر کے دل وجان سے فرمانبردار وخادم تھے۔ آپ نے موضع حسن والی کی مسجد میں ایک چلہ بھی کیا تھا۔

طریق ملامتیہ کی روش | آپ مثنوی مولانا روم کا حلقہ رکھتے۔ رفیق القلب تھے۔ پڑھ کر رویا کرتے۔ نفس کشی کے واسطے طریق ملامتیہ کی روش پر کاربند رہتے۔ کبھی ایک مونچھ منڈا دیتے۔ کبھی نصف داڑھی۔ کبھی ساری داڑھی منڈا دیتے۔ کبھی لمبی داڑھی رکھ لیتے۔ اور لڑکوں کو کہتے کہ مجھے ڈنڈے مارو۔[1]

اولاد | آپ کا ایک ہی لڑکا میاں فتح خاں نام تھا۔ جو موضع ڈوگرانوالہ متصل حیبہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ میں جا بسا گیا۔

سلسلہ ارشاد | آپ سے اکثر لوگ مستفیض ہوئے۔ بڑے بڑے افسر اور سرکاری ملازم اور کئی عابد نشین لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں آئے۔

سال وفات | مولوی قطب الدین کی وفات ۱۳۲۳ھ[2] ایکہزار تین سو تیئیس ہجری مطابق ۱۹۰۵ء ایکہزار نو سو پانچ عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ شہ پانچ جلوسی تھا۔

دفن | آپ کی قبر موضع گھنوکے ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ مادہ تاریخ "نظیر الاسلام" ۱۳۲۳ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد سوم ص ۵۲ ۔ [2] ایضاً ص ۵۲ ۔ شرافت۔

Marfat.com

قمرالدین

فقیر سید قمرالدین بخاری برقندازی لاہوری ؒ

آپ فقیر سید نورالدین حضور ولد فقیر سید غلام محی الدین بخاری برقندازی لاہوری ؒ کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔ شہر لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔ ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۷ء میں پیدا ہوئے۔ آخر عمر تک مجرد رہے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ فقیر سید جلال الدین۔

۲ فقیر سید ظفر الدین۔ کتاب رؤسائے پنجاب ص ۱۴۲ میں مظفر الدین تحریر ہے۔ متولد ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۱ء

۔ فقیر سید جلال الدین کے چار بیٹے ہوئے۔ فقیر سید معین الدین۔ فقیر سید معز الدین۔ فقیر سید علیم الدین اور فقیر سید صلاح الدین

۔ فقیر سید معین الدین المتوفی ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور اپنے بزرگوں کے متولی اور فقیر خانہ کے مختار کار ہیں۔ نادر کتب خانہ۔ اور ذاتی عجائب گھر ان کے قبضہ میں ہے۔ مجھ کو (شرافت کو) بڑے ادب اور احترام سے پیش آئے۔ صاحب اولاد ہیں۔

۔ فقیر سید ظفر الدین ولد فقیر سید قمرالدین کے تین بیٹے ہوئے۔ فقیر سید حسن الدین۔ فقیر سید فخر الدین اور فقیر سید حسین الدین۔ [1]

---

[1] یہ تفصیل حیات مراتب ص ۲۳۵ مصنفہ ڈاکٹر محمد عبداللطیف ایم اے پی ایچ ڈی ۱۹۶۳ء سے لکھی گئی ہے۔ شرافت

Marfat.com

ك

(۸۲)

کرم الٰہی

مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی بیگووالیہ رح

آپ کے والد کا نام مولوی غلام النبی تھا۔ بن میاں شرف الدین بن میاں قوام الدین۔ بن میاں معصوم بن میاں علم الدین بن میاں شاہ رخ بن میاں شاہ داد بن میاں فتح محمد بن میاں باز بید بن میاں محمد فاروق رح۔

یہ شجرہ نسب بیاض خاندان فاروقیہ خطی میں اسی طرح ہے۔ مولوی کرم الٰہی فاروقی نے اپنے قلم سے یہی شجرہ نسب لکھا ہے۔ کتاب فیض محمد شاہی جلد اول۔ ص ۸۸۹ میں بھی یہی شجرہ درج ہے۔

مگر ڈاکٹر محمد نواز فاروقی حافظ آبادی رح نے کتاب انساب قریش میں میاں علم الدین سے اوپر شجرہ الٹ پلٹ کر اس طرح لکھا ہے۔ علم الدین بن محمد فاروق بن شاہداد بن شاہ فیروز عرف شاہ رخ بن فتح دین بن بایزید بن نعر اللہ بن شیخ فرید الدین گنج شکر رح

ڈاکٹر صاحب نے اس پر کوئی حوالہ نہیں دیا۔ میرے خیال میں پہلا شجرہ صحیح ہے۔ اور بابا فرید شکر گنج رح سے یہ انتساب درست نہیں۔ کیونکہ بابا صاحب تک سات سو سال کا زمانہ ہے جس میں کم از کم اکیس (۲۱) پشتوں کا وقفہ ہے۔ اور یہاں صرف تیرہ (۱۳) پشتیں لکھی ہیں۔

تربیت و تعلیم | آپ کے آباؤ اجداد پہلے پانڈوکے۔ پھر منجر چیمہ۔ پھر موضع لدھے والہ چیمیاں میں رہے۔ آپ کی ولادت اسی گاؤں میں ہوئی اور یہیں پرورش پائی۔ باپ دادا سے عالم و فاضل و طبیب ہوتے چلے آئے۔ آپ نے بھی علم ادب فارسی اور طبابت کو کمال تک پہنچایا۔ فن خوشنویسی بھی اچھی طرح سیکھا۔ کتابیں لکھ کر فروخت کرکے گھر کا گذارہ کرتے۔

Marfat.com

واقعہ بیعت | ایک روز آپ مسجد میں بیٹھ کر کتابت کر رہے تھے۔ اتفاقاً حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکذات نوشاہ ثانی ابن سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق برخورداری سانبیانوی دہلی تشریف لائے۔ نماز عصر ادا کی اور مسجد میں چلنے پھرنے لگے۔ اور نرم نرم آواز سے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

بے ادب را بسماوات بقا نزلتے نیست　　لاجرم شیوہ مردان سخنداں ادب ست

چند بار اس کو تکرار فرمایا تو مولانا کرم الٰہی رح کے دل میں اس شعر سے ایسی تاثیر ہوئی کہ اسی وقت لکھنا چھوڑ دیا اور اٹھ کر حضرت نوشاہ ثانی رح کی تعظیم کی اور عرض کیا کہ مجھے غلامی میں قبول کیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحب کی بیعت ہو کر داخل سلسلہ نوشاہی ہوئے۔

روزینہ غیب | پیر روشن ضمیر نے آپ کو فرمایا کہ تم کتابت کا کام چھوڑ دو۔ یہ تکلیف دہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تم کو پانچ روپے روزانہ پہنچا دیا کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مدت العمر آپ کو یہ روزینہ بلتاریخ۔

پھر ایک مرتبہ حضرت نوشاہ ثانی رح نے اپنے خاص وقت میں آپ کو دعا دی کہ "میاں کرم الٰہی دیغ تیغ تمہاری چلتی رہے گی" اور قیامت کے روز ہمارے فقر کا جھنڈا تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔

عبادت | آپ شریعت اور طریقت کے پابند۔ نماز پنجگانہ۔ اور نوافل تہجد پر مواظبت رکھتے۔ اور اداری نوشاہی کو پورا کرتے۔ پاس انفاس[1] بھی ہر وقت جاری تھا۔ کثیر العبادت قوی النسبت تھے۔ اپنے پیر روشن ضمیر کی محبت میں سرشار رہتے۔ خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے جسمانی اور روحانی بیمار آپ کے دم مسیحائی سے شفا پاتے تھے۔

خوش طبعیاں

آپ نہایت خوش طبع اور شیریں زبان تھے۔ لطیفہ گو بذلہ سنج۔ بعض اوقات مسخری بھی کرتے جو پر لطف اور نتیجہ خیز ہوتی۔

---

[1] نبض، محمد شاہی خطی جلد اول۔ ص ۲۹۷ بروایت سائیں اللہ رکھا اولاد اکبر خود میاں جیو صاحبزادہ۔ شرافت

Marfat.com

ہندوؤں اور مسلمانوں کا سلام | ایک دفعہ آپ کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں کسی جگہ ہندو اور مسلمان اکٹھے بیٹھے تھے۔ آپ نے ہندوؤں کو پہلے سلام دیا۔ "صاحب سلامت" پھر مسلمانوں کو کہا "السلام علیکم" اس بات پر ہندو لوگ مسلمانوں پر فخر کرنے لگے کہ حکیم صاحب نے ہم کو پہلے سلام دیا ہے۔ لہٰذا ہمارا مذہب بہتر ہے۔ آپ نے برجستہ جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارے مذہب میں استنجا پہلے کیا جاتا ہے۔ اور وضو بعد میں کیا جاتا ہے۔ اس جواب پر ہندو شرمسار ہوئے[۲]

مہر کن سے بات چیت | ایک دفعہ آپ نے مہر کن کو کہا کہ میری انگشتری کے نگین پر میرا نام "کرم الٰہی" کندہ کردو۔ اُس نے ازراہِ خوش طبعی کہا کہ بجائے "کرم" کے "کریم" لکھا گیا ہے آپ نے فرمایا۔ تو پھر آگے "گیر" لکھ دو۔ وہ شرمسار ہوا۔[۳]

بالمنی دستار بندی | آپ کے چھوٹے بیٹے حکیم محبوب عالم بیان کرتے تھے کہ جب آپ کے والد مولوی غلام النبی رح کی وفات ہوئی تو حضرت نوشاہِ ثانی رح فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لائے جب واپس چلے گئے تو آپ کو خیال آیا کہ حسبِ دستورِ فقرا جناب مرشد صاحب نے مجھے دستار بندی نہیں کرائی۔ رات کو جب سوئے تو خواب میں دیکھا کہ حضرت پاکھپ جھڑیوالہ کے ہاتھ میں کئی دستاریں ہیں۔ حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح ان کو فرماتے ہیں کہ میاں عبدالرحمٰن فلاں دستار میاں کرم الٰہی کو پہنا دو۔[۴] چنانچہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آپ کے سر پر دستار باندھی۔[۵]

مکتوبات

آپ کے تین عدد مکاتیب یہاں درج کئے جاتے ہیں جو آپ نے اپنے پیر و مرشد کے نام تحریر کئے۔

---

[۲] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد نہم ص ۲۴۴۔ [۳] ایضاً۔ جلد ششم۔ ص ۳۱۴۔
[۴] ایضاً۔ جلد اول۔ ص ۳۸۶ [۵] یہ ایسا ہی ہے جیسا پیر بہاؤالحق ملتانی کو سرکار دو عالم نے خرقہ بنایا (تذکرہ ج ۲ صفحہ ۱۲۶ شرر نشت)

Marfat.com

مکتوب اوّل | " مقتدائے محمدیاں ۔ پیشوائے آلہیاں ۔ سلامت ۔

بندۂ کرم الٰہی بعد ادائے آداب تسلیمات معروض مے رساند ۔

یوسف رُخے درآید شاید بدیدۂ من ۔۔۔ مانند چاہِ کنعاں دارم براہ چشمے

وسلامتیِ ذاتِ تلکی صفات از جنابِ مجیب الدعوات دایماً طلبگار ۔ حسب الارشاد واجب الانقیاد در موضع ملھکے رسیدہ یک تھان پارچہ خامہ بقدرِ سیزدہ[۱۳] درعہ از بوٹا ملھکا گرفتہ آمدہ وچیزہائے خود از سیالکوٹ خریدکردہ بخدمت ارسال داشتہ ۔ امید کہ خواہد رسید ۔ وبخدمت جمیع صاحبان بوٹا شاہ ومکھن شاہ ومحمد امین ومحمد شفیع وحافظ روح اللہ واکبر علی وفاضل شاہ وجمیع پاکدامنان ومائی صاحبہ بندگی بعد انکسار پذیرا فرمائیند ۔

ایں قالبِ فرسودہ گر از کوئے تو دور است ۔۔۔ القلب علیٰ بابک لیلاً ونہاراً

آں کسے را کہ حالِ من پرسد ۔۔۔ یک بیک را سلامِ من برساں "

مُہر ذکرم الٰہی ؛

مکتوب دوم[۲] | " ع مشکل بتوجہ تو آساں

برداشتہ از خاک ونواختہ لطف فقیر کرم الٰہی ابرازِ لوازمِ تواضع باتخاضع را ذریعہ افتخار دارین پنداشتہ مبرہن رائے عالی میگرداند کہ از شنیدنِ خبر فرحت اثر زبانی فقیر بخشا خاطرم گل گل بشگفت ۔ حالم برایں منوال کہ عرصہ بیست[۲۰] وشش روز میگذرد کہ بعارضہ تپ علیل ماندم ۔ ودشمنانِ عبد الحکیم ہم والدہ وے ہمیں علت کسلمندی ماندہ اند ۔ الحال بفضلِ الٰہی قدرے رعایت ست ۔ انشاء اللہ ہرگاہ مزاج بصحت کشیدہ بدارد دیدہ نورے حاصل کنم واز قدمبوسی مشرف شوم ۔ ودیگر میمن غلام محمد نبیرہ را نہایت عداوت دارد ودر مسجد

Marfat.com

حافظ نشانده - توقع واثق کہ توجہ برحالِ این مضطرب یاد نمودہ بیخ کنی یعنی استیصالِ دشمن نامبردہ نمائیند - کہ این خار بجانم میخلد - خدارا این خار دفع نمائیند - و بخدمتِ مائی صاحب جیو و صاحبان محمد امین صاحب و محمد شفیع صاحب و بوٹا شاہ صاحب بندگی بعد دیگر نیاز قبول فرمائیند ۔"

مکتوبِ سوم | بندہ کرم الٰہی لوازم سجدات معتقدانہ و مراسم تسلیمات فدویانہ بجا آوردہ معروض بحضور پرفور السرور سراپا نور حضرت میانصاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ میرساند - للہ الحمد کہ فیمابین ابواب خیریت و فرحت مفتوح - تکیہ گاہ - حسب الامر قدر توام کتاب طلا کار یعنی کلمات طیبات موسلے از میان محمد آوردہ مقابلہ نمودہ بود - بجائے شک اول تخمیناً بقدر شانزدہ[16] و بشک دوم ہفدہ[17] ورق ناقص بظہور انجامیدہ میخواست کہ باین چنین خط ناقص کتابت نمایم ولیکن چون نیک نگریستم و خوض کردم دانستم کہ از عدم خوشخطی ازین ترک ترک بہتر - و این شک لایق شق میگردد - ولہذا بخدمت آنحضرت معروض داشتہ - امید کہ اگر فراغت افتد تا چند روز قبل از عاشورہ رونق افزائے کلبۂ احزان این بے جان و نورافزائے چشمان نگران باشند - و بخدمت مائی صاحبہ معہ مستورات محترمات و جمیع صاحبزادگان صاحب بوٹا شاہ و مکھن شاہ و محمد امین و محمد شفیع و حافظ روح اللہ و علی اکبر و فاضل شاہ بندگی بعد نیاز پذیرا افتد - اگر مرضی مبارک تشریف آوردن باین صوب باشد تا عین شفقت والا نہ قلمی فرمائیند کہ باین زشت خطی ناقص را کامل کند - ؎

جو سگ ہودے دربار دا گل ہیں پیشہ اقرار دا
خاوند نہیں وگدا کار دا ایہ چال ہے مینسار دی[18] ؎

"کرم الٰہی"

---

[16] یہ تینوں مکاتیب اصل خطی مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی - میرے کتبخانہ میں موجود ہیں - شرافت

Marfat.com

تصنیفات

آپ نے اکثر کتب صوفیائے کرام کے مطالعہ سے چودہ ۱۴ سال کے عرصہ میں تین ۳ عدد کلاں ۵۶ شجرے مرتب کئے۔ جن میں سے دو ۲ عدد کپڑے پر ہیں۔ اور تیسرا کاغذ پر ہے۔ اس کے نیچے کپڑا لگایا ہے۔ ان میں صوفیوں کے سب سلسلوں کے شجرے۔ اور بعض کے نسب نامے اور تاریخہائے وفات۔ اور بعض کے مختصر حالات اور کوائف بھی درج کئے ہیں۔ یہ شجرے ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں مکمل ہوئے۔ بطورِ گلزار بنائے گئے۔ جدولیں اور دائرے بنا کر ان میں نام لکھے ہیں۔

یہ شجرے ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں میں نے [شرافت نے] مضمون کے لحاظ سے دوکتابیں مرتب کردی ہیں۔

۱۔ گلزارِ آدم | اس میں شجرہ جات مذکورہ میں سے نسب نامے یکجا کر دئیے ہیں۔

۲۔ گلزارِ فقرا | اس میں محض طریقت کے شجرے اکٹھے کر دئیے ہیں۔

اعترافِ کمال

مولانا مفتی غلام سرور لاہوری رح نے ۱۲۸۰ھ میں کتاب خزینۃ الاصفیا تالیف کی نوشاہی خاندان کے بزرگوں کے حالات حضرت سید مکھن شاہ لاہوری رح سے طلب کئے۔ انہوں نے مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی صاحبِ ذکر ہذا کو کہا۔ آپ نے چند صفحات مسجع و مقفّٰی عبارت میں لکھ کر ان کو دئیے۔ انہوں نے مفتی صاحب کو پیش کئے۔ مفتی صاحب نے پڑھ کر کہا کہ مولوی لوگ عبارت بنانے میں اپنی علمیت جتاتے ہیں۔ سید مکھن شاہ نے فرمایا۔ کہ مفتی صاحب! اگر تمہارے جیسا ایک سو غلام سرور اکٹھے ہو تو مولوی کرم الٰہی کی ایک خنصر انگلی جیسا نہیں ہو سکتا۔

---

۵۶ پہلے دو نو شجرے جو کپڑے پر ہیں۔ یہ آجکل ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں مولانا کرم الٰہی کے پوتے حکیم محمد حسن ولد حکیم محبوب عالم فاروقی کے دولتخانہ میں بمقام بیگووال ضلع سیالکوٹ موجود ہیں۔ اور تیسرا شجرہ جو کاغذ پر مرقوم ہے۔ وہ آپ نے اپنے مرشد کی اولاد کو نذرانہ میں دیا تھا۔ وہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ شرافت

Marfat.com

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں عبدالحکیم ؒ

۲ حکیم محبوب عالم ؒ

- دونو آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

تاریخ وفات | مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی کی وفات۔ اتوار۔ بارہویں ذیقعد ۱۳۲۱ھ ایکہزار تین سو اکیس ہجری۔ مطابق اکتیسویں جنوری ۱۹۰۴ء ایکہزار نوسو چار عیسوی موافق انیسویں ہاہنگ سنہ ۱۹۶ ایکہزار نوسو ساٹھ بکرمی[1] میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ چار جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع بیگووالہ۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادہ ہائے تاریخ

۱ "اغفرلی" ۱۳۲۱ھ

۲ "غمگسار" ۱۳۲۱ھ

---

[1] مکتوب مولوی عبدالحکیم بیگووالیہ، فیض محمد شاہی خطی۔ جلد اول۔ ص ۵۲۷ شرافت

Marfat.com

کرم بخش

صوفی کرم بخش فاضل شاہی لاہوری رح

آپ مرید و خلیفہ بابا گلاب شاہ لاہوری رح کے تھے۔ وہ مرید بابا علی اکبر شاہ کے۔ وہ مرید شیخ عادل شاہ لاہوری کے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے چوتھے حصہ موسوم بہ "مآثر الاحبار" میں لکھا جا چکا ہے۔

آپ چند عرصہ درگاہ حضرت داتا فاضل شاہ قلندر نوشاہی لاہوری رح کے متولی بھی رہے۔ صاحب علم درویش تھے۔ پیشہ کفشہ دزی کیا کرتے۔ فارسی اور اردو میں شعر بھی کہتے تھے۔

تصنیفات

آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک خطی بیاض میں ایک شجرہ شریف۔ اور ایک نظم بیچ شیخ فاضل شاہ لاہوری رح آپ کی تصنیف سے ملی ہیں۔ وہ یہاں درج کی جاتی ہیں۔

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی

یہ شجرہ آپ نے فارسی میں نظم کیا۔ تاریخ تمام ۲۰ شعبان المبارک ۱۲۹۹ھ مطابق ۷ جولائی ۱۸۸۲ء ؎

یا الٰہی از طفیل خواجۂ بر دوسرا — خاتم پیغمبراں یعنی محمد مصطفےٰ

یا الٰہی از طفیل حیدرِ مشکل کشا — گوہرِ بحرِ ولایت ہادیِ راہِ ہدا

از طفیلِ رونقِ شرعِ نبی عالی مقام — افسرِ شاہانِ افلاک درگہ حسن بصری بنام

از طفیلِ حضرتِ عالی گہر پاک و نجیب — آں شہنشاہے کہ بر فلکِ عجم زاہد حبیب

Marfat.com

از طفیلِ آں گُلِ گلزارِ دینِ مصطفٰے — حضرتِ داؤد ثانی سایۂ لطفِ خدا

از طفیلِ آں گُلِ گلدستۂ باغِ جناں — حضرتِ معروف فکرِ خیر پیشوائے انس و جاں

آں سَری سقطی کرامت را جہاں والا گہر — شمعِ بزمِ مستمانِ شرعِ سیّدِ خیر البشر

دستگیرِ ہمکساں آں سرمۂ چشمِ امید — شیرِ میدانِ شجاعت حضرتِ شاہِ جنید

یا الٰہی دہ مرا در ہر دو کون نقدِ مراد — از طفیلِ حضرتِ بوبکر شبلی پاک زاد

از طفیلِ لعلِ کانِ دانش و والا مقام — طالبِ حق عبدِ واحد آں عزیزِ خاص و عام

از طفیلِ آں مہِ لطفِ خدائے ذوالجلال — فرخِ فرطوسی محیطِ علم و خورشیدِ کمال

از طفیلِ آں جنابِ مریمِ دلہائے ریش — بوالحسن ہمنامِ شاہِ مرتضٰی جانِ قریش

از طفیلِ عاشقِ حق خندۂ صبحِ امید — شاہ شاہاں حضرتِ مخدومِ عالم بوسعید

از طفیلِ آں بہارِ گلشنِ صدق و صفا — راحتِ جانِ محمد نورِ چشمِ مرتضٰے

دستگیرِ ہمکساں شامِ ولایت روز — غوثِ اعظم قطبِ عالم رہبرِ جن و بشر

از طفیلِ آفتابِ نورِ حق در زیرِ دلق — حضرتِ سلطان احمد[1] سیدی محمودِ خلق

از طفیلِ اخترِ برجِ صفا عالی جناب — خواجۂ ہر خواجگاں آں سیفِ دیں عبدالوہاب

از طفیلِ آں نہالِ بوستانِ مصطفٰے — چرخِ عظمت سیّدِ بولفرد[2] دیں کانِ حیا

از طفیلِ آفتابِ آسمانِ اعتلا — سیّدِ صوفی صفا را صبح و صبحِ اصطفا

از طفیلِ آں شہِ بحرِ ولایت را گہر — سیّد احمد احمدِ مختار را لختِ جگر

اخترِ برجِ سعادت سایۂ لطفِ الٰہ — سیّدِ مسعود عرفِ معرفت صبح و مسا

از طفیلِ عاشقِ حق مجمعِ ناز و نیاز — از کرم ہائے علی سیّد علی آں سرفراز

---

[1] یہ اسم شجرہ میں نہیں۔ فاضلو درج ہو گیا ہے۔

[2] یہ نام اور شعر زائد ہے۔ شجرہ میں داخل نہیں۔ شرافت

Marfat.com

از طفیلِ میرِ بزمِ سروری والا لقب — سیّد شاہ میر شاہِ خسروانِ عالی نسب
از طفیلِ نورِ چشمِ شافعِ روزِ جزا — سیّدِ پاکاں جنابِ شمس دیں صبحِ صفا
از طفیلِ سرفرازِ لطفِ ربِّ ذوالجلال — حضرتِ سیّد محمد غوثِ آلِ صاحبِ کمال
از طفیلِ آں شہِ ہر دردِ دلہا را دوا — حضرتِ سیّد مبارک گوہرِ تاجِ سخا
از طفیلِ اقتدارِ اوجِ مسندِ برتری — حضرتِ معروف چشتی صدرِ بزمِ سروری
از طفیلِ آں نگینِ خاتمِ دستِ سخا — حضرتِ شاہِ سلیماں گوہرِ لطف و عطا
از طفیلِ آں جنابِ فیضِ بخشِ انس و جاں — بے نوا را گنج بخشِ آں نوشتہ شاہِ شہاں
از طفیلِ آنکہ از الطافِ او زرگشت خاک — پاک رحماں کیمیائے رحمتِ رحمانِ پاک
از طفیلِ آنکہ باشد در عبادت چوں ملک — عبدِ رحماں پیشِ او شد سرنگوں چرخِ فلک
از طفیلِ مستِ جامِ معرفت نورِ صفا — شاہِ فاضل آں قلندر مشربِ رندِ آشنا
از طفیلِ دافعِ جور و جفا عالی جناب — شاہِ عادل آنکہ عادل شاہ شد او را خطاب
از طفیلِ آں جہانگیرِ ولایت ذوالکرام — شاہِ اکبر اکبرِ شاہِ شہاں والا مقام
از طفیلِ بلبلِ باغِ امیدِ خاص و عام — رنگ و بوئے معرفت شاہِ گلاب دارستہ نام
تا نبی شامِ نبوت راست شمعِ تابدار — تا علی بر شمعِ آں قرباں شدہ پروانہ وار
چشمِ ما تا اشک ریزاں ست در دردِ حسین — آں حسین ابنِ علی آں مصطفےٰ را نورِ عین

تا قیامت دار روشن شمعِ ایمانِ مرا
از پئے عزّ و کرم بخشائے خدا جانِ مرا

منقبت شاہ فاضل قلندر لاہوری رح

گشت از داغِ غمِ تو سینۂ من لالہ زار — اے گلِ گلزارِ عرفاں را تو ئی ابرِ بہار
در درِ نامت ہمچو بلبل میکنم لیل و نہار — خوانمش در اشتیاقت این غزل را بار بار
مہرِ تو در سینہ ام پنہاں چو مستی در شراب — شوقِ تو در خاطرم مضمر چو سوزاندر شرار

Marfat.com

بسکہ میگیرم بشوقِ حضرتت لیل و نہار
قلزمِ چشمِ ترم دارد گہر را در کنار

سوئے من اے ساقیِ میخانۂ وحدت نگر
مے رہائید نشۂ نامِ تو اندوہِ خمار

صورِ بزمِ سروریٰ ذاتت اے عالی جناب
فاضلی و نامِ تو فاضل منت یک پیشکار

سر ز جیبِ ذرۂ خاکم زند خورشید حشر
آسماں گردد اگر از تربتم خیزد غبار

خلعتِ عرفاں کرم بخشش گدا را کن عطا
تا کفد از خویش یکسو این قبائے مستعار

بتاریخ ۲۸ ماہ صفر ۱۲۹۹ ہجری

رباعی در مدحِ شاہ فاضلؒ

بیا بہ سلسلۂ خاندانِ نوشاہی
کنی بہ کشورِ عرفاں امیری و شاہی

بدوجہاں چہ نہی بارِ منتم بردوش
بسوئے حضرتِ فاضل شدہ آہِ من راہی

اولاد آپ کا ایک ہی بیٹا سائیں محمد دین تھا۔ جو آپ کا ہی مرید و خلیفہ تھا۔

سالِ وفات صوفی کرم بخش کا انتقال ۱۳۱۷ھ ایکہزار تین سو سترہ ہجری۔ مطابق ۱۸۹۹ء ایکہزار آٹھ سو ننانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۴۲ سالہ بیالیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار لاہور متصل ریلوے سٹیشن تکیہ داتا فاضل شاہ قلندر میں ہے۔[1]

مادۂ تاریخ

«ذی رتبہ» ۱۳۱۷ھ

---

[1] صوفی کرم بخش لاہوری کے حالات میرے ایک عزیز میاں محمد اشرف نوشاہی لاہوری نے اپنے ایک مکتوب میں مجھے ارسال کئے۔ جس کا پتہ یہ ہے۔ حوالہ فقایلس فضل الرحمٰن اینڈ کمپنی ۳۷ جی ٹی روڈ لاہور۔ شرافت۔

Marfat.com

(۸۴)

کرم شاہ

شیخ کرم شاہ حسن والیہ رح

آپ کے آباواجداد قوم برہمن سے تھے۔ اور ہندو مذہب رکھتے تھے۔ آپ کا نام کرم چند تھا۔ موضع حسن والی ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

اسلام قبول کرنا ایک مرتبہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرت نوشاہی ثانی برخورداری ساہنپالوی رح موضع حسن والی میں تشریف لے گئے۔ آپ نے اُن کے انوار ولایت کو دیکھا تو معہ اہل وعیال کے اُن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، آپ کا اسلامی نام کرم شاہ رکھا گیا۔

بیعت طریقت آپ حضرت نوشاہ ثانی رح کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور سلوک قادریہ نوشاہیہ پورا کر کے خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔ آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے نہایت منظور نظر تھے۔ اُنہوں نے دعا فرمائی تھی کہ کھانا اور لباس تم کو عمدہ اور نفیس ملا کرے گا۔ چنانچہ آپ کا باطن فقیرانہ۔ اور ظاہر امیرانہ تھا۔ آپ پاکباز عارف باللہ تھے۔ بہت لوگ آپ سے بہرہ یاب ہوئے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔ میاں امام الدین اور میاں جمعہ۔ دونوں آپ کے ہی مرید تھے۔

Marfat.com

(۸۵)

کوڈی شاہ

بابا کوڈی شاہ مجذوب رح

یہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہِ ثانی ساہنیالوی رح کا مرید و درویش مجذوب الطوار تھا۔

مجذوبانہ کلام | ایکمرتبہ یہ درویش حضرت نوشاہِ ثانی رح کے ہمراہ سفر میں تھا۔ ایک گاؤں میں کمہاروں کے گھر ڈیرہ تھا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ رات کو لپسار کے اندر سوئے تھے۔ کوڈی شاہ کو حاجت ہوئی تو اُٹھ کر لپسار میں پیشاب کر دیا۔ کمہاری صاحب خانہ نے جھڑکا کہ باہر جا کر پیشاب کرو تو ناراض ہو کر اُس کو کہا کہ ٹکے ٹکے کے گدھے اندر پیشاب کریں اور کوڈی شاہ سردی میں باہر جاوے۔ [1]

---

[1] نفیس محمد شاہی خطی جلد اول ص ۵۰۰۔ بروایت سائیں اللہ رکھا ولد میاں جیوں گوجر جنڈ والا شرافت

Marfat.com

گ

(۸۲)

گلاب شاہ

بابا گلاب شاہ کوٹلی والے رح

آپ قوم باقندہ سے تھے۔ موضع کوٹلی بال گوبند المعروف کوٹلی ریت والی بضلع فیروزپور سنگھ میں سکونت رکھتے تھے۔

شجرۂ بیعت آپ مرید و خلیفہ بابا رمضان شاہ۔ ساکن جوڑا سیاناں۔ ضلع گوجرانوالہ کے وہ مرید بابا عظیم شاہ کوٹلی والے کے۔ وہ مرید میاں غلام رسول ولد میاں خدا بخش رحمانی بھڑی والے کے۔ وہ مرید میاں بختاور ولد میاں شکر علی رحمانی بھڑی والے کے تھے۔ [1]

درگاہِ سلیمانیہ میں حضوری آپ چند عرصہ اپنے دادا پیر بابا عظیم شاہ کوٹلی والے کے مزار پر جاروب کش رہے۔ وہاں سے آواز آئی۔ تمہارا فیض حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح کے پاس ہے۔ چنانچہ آپ اُن کے مزار پر بمقام بھلوال تشریف حاضر ہوئے۔ وہاں رات کو مراقبہ کیا۔ آپ پر منکشف ہوا کہ آپ کے گرد ایک دیوار بن گئی ہے۔ ایک نور کا شعلہ آسمان سے اُتر کر اُس چاردیواری میں نازل ہوا۔ پھر ایک سانپ کی شبیہ نظر آئی اس کے بعد شیر نمودار ہوا۔ وہ صورتیں غائب ہوگئیں اور آواز آئی تم کو گلاب شاہ کردیا ہے۔ تم کوٹلی میں چلے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے کوٹلی بال گوبند میں ڈیرہ لگا دیا۔

کرامات

بچہ پیدا ہونے کی دُعا منقول ہے کہ آپ کا جسم بھاری اور پیٹ بڑا تھا۔ ایک دن کوٹلی میں

---

[1] میاں بختاور رحمانی بھڑی والہ کا ذکر تاریخ التواریخ کی دوسری جلد طبقات النوشاہیہ کے پانچویں طبقہ میں بھی بعجائے شرافت

Marfat.com

چکر لگا رہے تھے کہ ایک زمیندار عورت نے کہا بابا جی! آپ حاملہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تم بھی حاملہ ہو، چنانچہ اس کو حمل نمودار ہو گیا، جب پیدائش کا وقت ہوا تو اُس کو بچہ پیدا نہ ہوتا تھا، آپ پھر اُس کوچہ میں چلے گئے تو اُس عورت نے کہا بابا جی! کیا آپ کو بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ اب تو ہلکے ہو۔ آپ نے فرمایا تم کو بھی بچہ پیدا ہو گیا ہے چنانچہ خدا کے ارم سے اُس کو لڑکا پیدا ہوا۔

تولید فرزند کی دُعا ایک مرتبہ آپ لاہور گئے۔ وہاں ایک عورت نعامت کشمیرن نے عرض کی کہ میرے ہاں اولاد نہیں۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ اُس کو حمل کے آثار ظاہر ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ پھر لاہور وارد ہوئے۔ اُس کو پوچھا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا کہ آپ سے تو کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ البتہ فلاں مولوی صاحب سے میں نے تعویذ لئے تو کچھ امید لگ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر مولوی صاحب کی دُعا کا اثر ہے تو نو مہینے کے بعد بچہ پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر ہماری دعا کا اثر ہے تو پیدا نہ ہوگا۔ چنانچہ ساڑھے گیارہ[1] ماہ گذر گئے کچھ پیدا نہ ہوا۔ آخر اُس عورت کو پالکی میں اُٹھا کر کوٹلی میں آپ کی خدمت میں لائے تو اُسی وقت لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد اس عورت کو دس بچے پیدا ہوئے۔[2]

نماز کی جماعت کرانا ایک مرتبہ آپ کے دوست سائیں امیر شاہ چشتی ساکن چک اگو ضلع گوجرانوالہ آپ کے پاس کوٹلی میں آئے۔ نماز ظہر کا وقت ہوا تو دونو صاحب وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ دونو ایکدوسرے کو کہتے کہ آپ امام بنیں۔ آخر بابا گلاب شاہ مصلّہ پر کھڑے ہو گئے۔ جب فرض ادا کر کے سلام پھیرا۔ تو سائیں امیر شاہ نے دیکھا کہ پچاس شخص صف میں دائیں طرف اور پینتالیس[3] شخص بائیں طرف کھڑے ہیں۔ پھر وہ اشخاص غائب ہو گئے۔ تو سائیں امیر شاہ آپ کے کمالات کا معترف ہوا۔

---

[1] مکتوب میاں نیک محمد ولد شیر محمد کشمیری ساکن مدن چک ضلع گوجرانوالہ بروایت سائیں حمید علی فقیر نوشاہی ساکن ٹھیڑی گلاں ضلع گوجرانوالہ۔ [2] مکتوب سائیں نور الدین درویش ساکن چک منڈیالاں ضلع گوجرانوالہ شرافت

Marfat.com

یاران طریقت آپ نے تمام عمر شادی نہیں کی۔ مجرد رہے۔ آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	میاں امام شاہ ولد میاں پیر بخش رحمانی	بھڑی شریف	گوجرانوالہ
۲	میاں خدا بخش ولد میاں پیر بخش رحمانی	〃	〃
۳	میاں محمد الدین ولد میاں عمر شاہ رحمانی	〃	〃
۴	بابا بودھائے شاہ ارائیں	کوٹلی بال گوبند	〃
۵	بابا امام شاہ ارائیں	〃	〃
۶	سائیں پراں دتہ ارائیں	〃	〃
۷	بابا توکل شاہ کمہار	چتبہ سندھواں	〃
۸	بابا چوغطے شاہ بافندہ	〃	〃
۹	سائیں دتے شاہ موچی	سادد گورایہ	〃
۱۰	سائیں کوڈے شاہ کمہار	بڈھا گورایہ	〃
۱۱	سائیں فتح الدین بافندہ	لوتالہ	〃
۱۲	سائیں دتے شاہ کمہار	پھلوکے	〃
۱۳	سائیں مہر علی جٹ	کھتے کے	〃
۱۴	سائیں لال دین جٹ	چک گورداس	〃
۱۵	بابا جوانے شاہ چوہڑا	ساگو بھاگو	〃

زمانہ وفات بابا گلاب شاہ کی وفات تیرہویں صدی ہجری کے آخری ربع میں ہوئی۔

مدفن آپ کا صندوق سات سال تک امانت کے طور پر دفن رہا۔ سات سال کے بعد ٹکا لگا گیا۔ تو جسم امن دا۔ ن تھا۔ دوبارہ وہیں کوٹلی بال گوبند۔ ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہوئے۔ ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۳ء میں سائیں حیدر علی درویش ساتنزلدرویہ کی لاگت سے مزار پر گنبد

Marfat.com

بنوایا ہے۔ اور پانسو روپیہ خرچ کرکے پاس مسجد تعمیر کرائی ہے۔ سالانہ میلہ ماہِ جیٹھ کی چھٹی تاریخ کو ہوتا ہے۔ ؎

شجرہ فقرائے بابا گلاب شاہ کوٹلی وڑائچ

- سائیں پیراں دتہ ارائیں۔ ساکن کوٹلی بال گوبند۔ اس کا میلہ ۱۳ جیٹھ کو ہوتا ہے
  - اللہ دتہ ارائیں میرالی والہ
  - نتھو ارائیں میرالی والہ
- سائیں دتے شاہ کمہار چھتوکے۔ گوجرانوالہ
  - اللہ جوایا کمہار چھتوکے
- بابا چوغطے شاہ بافندہ ساکن چیمہ سندھواں۔ اس کا میلہ ۱۱ جیٹھ کو ہوتا ہے
  - رمضان ارائیں سجادہ نشین چیمہ سندھواں
  - فتح دین ارائیں چیمہ سندھواں
- سائیں فتح الدین بافندہ توتالہ۔ ضلع گوجرانوالہ
  - لدھا بافندہ توتالہ
  - لبھا بافندہ توتالہ
- سائیں دتے شاہ موچی ساکن سادھوکے ضلع گوجرانوالہ اپنے گاؤں میں ایک میلہ بھی کیا۔ اس کا میلہ ۷ رمضان کو ہوتا ہے۔
  - سائیں وزیر شاہ لوہار۔ ساکن رنجائی متصل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
    - سائیں خیر علی جٹ قلعہ دیدار سنگھ
      - سائیں رمضان فقیر۔ بھٹہ۔ ضلع گوجرانوالہ
    - سائیں کرم دین موچی۔ ساکن اوڈھو ضلع گوجرانوالہ۔ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں اپنے دلدار پیر سائیں دتے شاہ کی قبر پر مجاور تھا۔
- بابا جوائے شاہ جوہڑا۔ ساگو بھاگو ضلع گوجرانوالہ
  - سائیں بھوپو شاہ جوہڑا چیمہ سندھواں
    - سائیں بدھو شاہ جوہڑا چیمہ سندھواں
  - سائیں اردو شاہ جوہڑا ساگو بھاگو۔

؎ مکتوب سائیں نور الدین درویش مراسی چیمہ سندھواں ۔ سائیں جیو علی بافندہ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں جو ضلع ٹھیڑی گلہ ضلع گوجرانوالہ میں بابا متی شاہ کی خانقاہ پر رہتا تھا۔ یہ مرید سائیں امام شاہ کا ۔ وہ مرید سائیں باغ علی کا۔ وہ مرید سائیں وزیر شاہ کا۔ وہ مرید بابا توکل شاہ کا۔ وہ مرید بابا گلاب شاہ کوٹلی والا کا۔ شرافت

Marfat.com

(۸۷)

گوہر

میاں گوہر حجام پیر کوٹی رح

یہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری سابنپالوی رح کا راسخ الاعتقاد مرید تھا۔ اس کی سکونت موضع پیر کوٹ میں تھی۔ جو قصبہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ سے شمال کی طرف ایک گاؤں ہے۔

اِس کے مرشد صاحب حضرت نوشاہ ثانی رح بمعہ اپنے پوتے سید حافظ رُوح اللہ رح خلف اکبر مولانا سید محمد امین مختار السالکین رح کے اِس کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ رات کو تہجد کی نماز کے واسطے اُٹھے۔ تو اُن کو سانپ ڈس گیا۔ اور انتقال فرما گئے پہیں سے اُن کا جسد اطہر سابن پال شریف لے جاکر گورستانِ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح میں روضہ مبارک سے مغرب کی طرف دفن کیا گیا۔

یہ سنہ ۱۲۸۶ھ ایکہزار دوسو چھیاسی ہجری کا درقعہ ہے۔ اُسوقت میاں گوہر حجام بقید حیات تھا۔ اور پیر کوٹ میں موجود تھا۔

Marfat.com

(۸۸)

گھڑی ساز

گھڑی ساز مجذوب لاہوریؒ

یہ سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری کا مرید مخلص تھا۔ کتاب اسرار التصوف حصہ دوم میں اس کے حالات اس طرح لکھے ہیں۔

"ایک گھڑی ساز جس کا نام یاد نہیں۔ نہایت ہی راسخ الاعتقاد اور صادق الیقین تھا۔ ہر روز علی الصباح نہایت لذیذ اور نفیس کھانے پکا کر [سید فضل شاہ مجذوب کی خدمت میں] لاتا اس کی دلی آرزو یہ ہوتی کہ آپ نوش فرما دیں۔ مگر آپ کہدیا کرتے کہ یہ محتاج کھانا ہے۔ کبھی ایک آدھ لقمہ تناول کر لیتے۔ تو وہ ایسا خوش ہو جاتا کہ گویا تخت سلطنت مل گیا۔ مدت مدید کے بعد ایک روز کہنے لگا۔ مجھے آپ کی خدمت کرتے ہوئے مدت مدید گذر گئی ہے کچھ دلوائیے۔ آپ نے ایک پیسہ نکال کر دے دیا۔ وہ تو آگ بگولا ہو گیا۔ اور غضب آلودہ ہو کر کہنے لگا۔ میری اسقدر مدت کی خدمت کا بس یہی ثمرہ ہے۔ اور کٹارے کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا۔ بڑی مشکل سے لوگوں نے آپ کو (سید فضل شاہ کو) اس کے ہاتھ سے بچایا۔ خانقاہ سے نکلتے ہی کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اور تادم مرگ یہی کہتا رہا کہ "دے دے گا سو لے گا۔ نہ دے گا نہ لے گا" آخر کار مقبول خلائق ہوا۔"

Marfat.com

(۸۹)

گہنا

میاں گہنا عادل گڑھی رح

اس کے والد کا نام سکندر۔ قوم دھاڑیوال پیشہ حجامت تھا۔ عادل گڑھ چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ میں سکونت تھی۔ حضرت مولانا سید حافظ قتل احمد پاکزات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح کا مخلص مرید تھا۔

اخلاق وعادات | نماز، روزہ کا پابند تھا۔ نماز فجر سے پہلے کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد کیا کرتا۔ درویشوں کی خدمت بجا لاتا۔ فقرا سے محبت رکھتا۔ نیک نیت سلیم تھا۔ نیک کلام کیا کرتا۔ اخیر عمر میں زیادہ تر مسجد میں وقت گذارتا۔ کھانا وہیں منگاتا ہر سال بائیسویں ساون کو اپنے مرشد صاحب حضرت نوشاہ ثانی رح کا ختم شریف کیا کرتا

نصائح | اپنی اولاد کو نصیحت کیا کرتا۔ بیٹا نیک کلام کیا کرو۔ برے کاموں سے بچتے رہا کرو۔ اپنے باپ دادا کی عزت کو داغ نہ لگانا۔

اولاد | اس کے دو بیٹے اللہ دتا اور اللہ لوک ہوئے۔ اور ایک لڑکی راج بی بی نام تھی۔

تاریخ وفات | میاں گہنا کی وفات بعمر نوے ۹۰ سال پندرہویں ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ ایکہزار تین سو تینتیس ہجری۔ مطابق اٹھائیسویں ۲۸ جولائی ۱۹۱۵ء ایکہزار نو سو پندرہ عیسوی بس بعہد سلطنت جارج پنجم دلد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ چھ جلوسی تھا۔

مدفن | حافظ عبداللہ چشتی تلامی امام مسجد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر عادل گڑھ چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادہ تاریخ "چراغ صلح" = ۱۳۳۳

سلہ فیض محمد شاہی خطی جلد پنجم ص ۲۰۶ شرافت

Marfat.com

(۹۰)

گھوڑے شاہؒ

بابا گھوڑے شاہ گیلانیؒ

آپ کا نام سید عباس علی تھا گیلانی خاندان سے تھے۔ بابا لال شاہ گوجرانوالہ کے مرید تھے۔ چونکہ آپ اپنے مرشد صاحب کو کاندھے پر اٹھا کر سیر و سیاحت کرایا کرتے تھے اس لئے گھوڑے شاہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔

ایک درویش پر توجہ مولوی مقبول محمد جلالوی نے سبیل سلسبیل ص ۷۰ میں لکھا ہے کہ "آپ کی روحانی طاقت اور توجہ زبردست تھی۔ ایک درویش مبتدی زاہد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کی منازل کا حال دریافت کیا۔ درویش نے کچھ بیان کیا تو فرمایا ہوا کہ آج رات ہمارے ہاں رہو۔ بعد نماز عشا عباس علی صاحب نے درویش کو اپنے پڑوس کی مسجد میں مراقب بٹھا دیا۔ بعد نماز فجر وہ درویش باہر آیا۔ برادرانِ طریقت سے وہ درویش متکلم ہوا کہ الحمدللہ شاہ صاحب کی توجہ باطنی نے ایک رات میں میرا سالہا کا سفر طے کرا دیا۔"

دوستوں پر شفقت مولوی مقبول محمد کے ساتھ آپ کی بہت محبت تھی۔ چنانچہ لکھتے ہیں "اس خاکسار پر حضور اس حد تک مہربان شفیق رہے کہ بحالتِ علالت عبشکل سوار ہو کر خود میرے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میری عمر کا اب اخیر قریب ہے اور چند باتیں باقی ہیں۔ یہ فرمان پاکر بندہ مشکور ہوا۔" [1]

---

[1] سبیل سلسبیل ص ۷۰۔ شرافت

Marfat.com

ل

(۹۱)

لال شاہ

بابا لال شاہ کشمیری کابلی رح

یہ سید فضل شاہ مجذوبی گردیزی لاہوری رح کا مرید و خلیفہ تھا۔ حکیم احمد علی خاں لاہوری نے اسرار التصوف حصہ دوم میں اس کے متعلق لکھا ہے۔

"لال شاہ۔ یہ کشمیری تھا۔ تاجران کشمیر کے قافلہ کے ساتھ حضرت کی خانقاہ میں اترا تھا۔ قافلہ کو چھوڑ کر حضرت [سید فضل شاہ] کی خدمت اختیار کی۔ اور رات دن خدمت میں حاضر رہنے لگا۔ مرض الموت میں آپ نے قے کی۔ اس نے چاٹ لی جب حضرت کی سوم ہو چکی تو یہ کابل کو چلا گیا۔ اور مرجع خلائق ہوا۔ بی بی مرواریہ بیگم امیر افضل خاں اس کی معتقد تھیں۔ انہوں نے حضرت کی خانقاہ کے نقشہ پر اس کے لئے کابل میں خانقاہ بنوادی۔ سنہ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء میں لاہور آیا۔ اور حضرت کا عرس اور مزار پر چلہ کیا۔ اس کے ساتھ ایک کابلی خادم تھا۔ یہ ایسا باادب تھا کہ ہر وقت دست بستہ کھڑا رہتا۔ اور اشارہ کا منتظر رہتا۔ اس کا کتا بھی نہایت ہی مودب تھا۔ پھر لال شاہ کشمیر کو چلا گیا۔ اور سنہ ۱۳۰۵ھ میں وہیں فوت ہو گیا۔ اس کا مزار متبرک سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ شکر غالب رہتا اس لئے بیعت لیتا تھا۔ چنانچہ کابل و کشمیر میں اس کے مرید بکثرت موجود ہیں۔ اور کبھی کبھی حضرت کے مزار کی زیارت کے واسطے لاہور آتے ہیں۔"

سال وفات | بابا لال شاہ کی وفات سنہ ۱۳۰۵ھ ایکہزار تین سو پانچ ہجری مطابق سنہ ۱۸۸۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاسی عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی، سنہ ۳۱ اکتیس جلوسی تھا۔ مادہ تاریخ "ذات مقدس" ۱۳۰۵ھ

Marfat.com

ہ

(۹۲)

محبوب علی

میاں محبوب علی[1] جھنگی والے

آپ میاں شاہ چراغ ولد عبدالغفور۔ جھنگی ماہی شاہ والے کے چھوٹے بیٹے تھے بیعت طریقت اپنے بھتیجے میاں غلام محمد ولد محمد بخش سے تھی۔

عبادات صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

"آپ کامل بزرگ پابند شرع تھے۔ اور کئی چلے بھی آپ نے کئے۔ اور رجوعات خلائق بہت تھی۔ اور عام خلق میں مشہور تھے۔"

اولاد آپ کا ایک بیٹا میاں فقیر محمد عرف بابا موجود ہے۔

یار طریقت آپ کے مرید دل سے آپ کے بھتیجے صاحبزادہ پیر میر احمد مولوی فاضل ولد میاں احمد شاہ تھے۔ جو رسالہ تذکرۃ المشائخ کے مصنف تھے۔

واقعہ وفات

مولوی پیر میر احمد لکھتے ہیں کہ

"جب آپ کی فوتیدگی کا وقت قریب آیا تو بندہ اُس وقت علاقہ نار ضلع لائل پور میں متعمل اسٹیشن گوجرہ، بہرام گڑھ میں تھا۔ تو رات میں بندہ کو خواب میں آپ نے فرمایا کہ ہمارا آخری وقت قریب ہے۔ تم فوراً سفر سے واپس چلے آؤ۔

---

[1] سلیم التواریخ میں آپ کا نام محمود علی لکھا ہے لیکن صحیح محبوب علی ہے۔ شرافت

Marfat.com

اور یہ خواب بوقتِ تہجد ہم کو آئی تھی۔ بندہ فوراً خواب سے اُٹھ کھڑا ہوا اور دل میں بہت تدبیریں سوچیں۔ آخر کار خواب کو سچ سمجھا۔ جب دوسری رات ہوئی تو پھر وہی خواب سخت رنجیدگی سے ظہور میں آئی۔ اور بندہ نے رائچہ علم نجوم کھینچا تو معلوم ہوا کہ یہ خواب واقعی درست ہے۔ فوراً اسٹیشن جانی وال سے ریل پر سوار ہو کر یکریل اسٹیشن سے اُتر کر جھنگی شریف میں آئے تو وہی حالت تھی جو خواب میں دیکھی تھی۔ اور آپ نے ہم کو روحانی تعلیم سے سرفراز فرمایا۔ اور چلہ عملیات کی اجازت دی۔ اور آپ کی وفات ہمارے آنے سے تیسرے روز بعد ہوئی »[۲]

زمانہ وفات | اگرچہ صاحب تذکرۃ المشایخ نے آپ کا سالِ وفات نہیں لکھا۔ مگر یہ بات صحیح ثابت ہے کہ آپ تشکیلِ پاکستان یعنی ۱۳۶۶ھ ایکہزار تین سو چھیاسٹھ ہجری۔ اور ۱۹۴۷ء ایکہزار نو سو سینتالیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

مدفن | صاحب تذکرۃ المشایخ نے لکھا ہے۔

« آپ کی مزار دربار حضرت ماہی شاہ کے اندر پختہ فرش میں خام مٹی سے پہلے بنائی تھی۔ اور بعد سوا ماہ کے پختہ بنوائی تو کسی کے جسم مبارک کو عام خلائق نے دیکھا تو اُسی طرح بدستور تھا۔ جیسا کہ حالت خوابیدگی میں تھا۔ یہ آپ کی خاص کرامت ولایت تھی۔ جو حالت غنودگی میں ظہور پذیر ہوئی ۔ »

آپ کا مزار جھنگی ماہی شاہ۔ ضلع ہوشیارپور۔ مشرقی پنجاب میں ہے۔

---

[۲] تذکرۃ المشایخ خطی۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔ شرافت۔

Marfat.com

(۹۳)

محمد اعظم

بابا جی مولانا محمد اعظم برقندازی میرووالیؒ

آپ کا اسم گرامی محمد اعظم۔ لقب سامی حضرت باباجی صاحب۔ آپ پنجاب کے جلیل القدر علمائے کرام اور فضلائے عظام سے تھے۔ فضیلتِ علم اور مشیخت آپ کے خاندان میں موروثی چلی آتی تھی۔

نسب نامہ آپ قوم تارو راجپوت کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام مولانا محمد یار تھا۔ بن کرم شاہ بن غلام محمد بن شاہ عبدالملک بن زکریا محمود بن حاجی یار محمد بن شیخ جوعم بن راجہ ہنس۔ رئیس دان گلی۔ توابع کشمیر۔

خاندانی حالات آپ کے اجداد میں سے سب سے پہلے شیخ جوعم حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اُن کے فرزند حاجی یار محمد، قادریہ سلسلہ میں حضرت سید عبدالرزاق لاہوری رح کے مرید ہوئے۔ ولایت میں مرتبہ کمال پایا۔ مضافاتِ ایمن آباد میں موضع شیرگڑھ میں جلے آئے یہیں ۱۱۱۸ھ/۱۷۰۶ء میں وفات پائی۔ اور شیرگڑھ میں مدفون ہوئے۔ آجتک ان کا مزار زیارتگاہ خلائق ہے۔ ان کی تاریخ اس مصرع سے ظاہر ہوتی ہے۔ "بادشاہے اولیا رفت از جہاں" قاضی نبی بخش ساکن سادوکورلے ضلع گوجرانوالہ نے ان کا قصہ وحالات پنجابی میں نظم کیا ہے۔

اِن کی اولاد میں مولانا محمد یار بن کرم شاہ۔ جید عالم دو تنویس تھے کبھی میرووال اور کبھی شیرگڑھ میں سکونت رکھتے۔ یہ نقشبندیہ سلسلہ میں خواجہ خان عالم بادلی شریف ضلع گجرات والے کے مرید اور خلیفہ مجاز تھے۔ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خطی قرآن مجید۔ گیارہ سطور فی صفحہ۔ مترجم نثر فارسی اِن کے پڑوتے مولوی مظفر حسین ولد مولوی اقبال حسین کے کتب خانہ میں بمقام میرووال

Marfat.com

موجود ہے۔ اُس پر ان الفاظ میں دستخط تحریر ہے۔

"کتب ھذا القرآن من ید الضعیف المذنب والعاصی محمد یار عفی عنہ ساکن میرووال متوطن شیر گھڑ فی التاریخ عشرین شھر محرم الحرام یوم الجمعۃ سنۃ سبعین بعد الالف والمأتین ۱۲۷۰ھ"۔ [۲۳ اکتوبر ۱۸۵۳ء]

اِن کی مہر کا سجع یہ تھا۔ "چہ غم دارم محمد یار دارم"

مولانا محمد یار کی وفات ہفتہ ۱۹ شوال ۱۳۰۵ھ ۳۰ جون ۱۸۸۸ء میں ہوئی۔ قبر شیر گڑھ کلاں متصل امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ یہ شعر تاریخی ہے۔

گفت تاریخ بمن محمد یار — دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلُطْفِ اللّٰہ

اِن کے پوتے مولوی اقبال حسین بن مولانا محمد اعظم میرووالی رح نے اِس آیت شریف سے تاریخ استخراج کی۔ "سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی"

سالِ ولادت | مولانا محمد یار کے ہاں اُن کے فرزند مولانا محمد اعظم ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی آثارِ رشد آپ کے چہرہ پر درخشاں تھے۔

تحصیل علوم | آپ نے قرآن مجید اور علم حدیث و فقہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار مولانا محمد یار سے پائی۔ اور فارسی ادب کی کتابیں مولانا شہباز خاں دہلوی مصنف وقائع کنول ساکن بدو دہلی ضلع سیالکوٹ سے پڑھیں۔ اعلیٰ تعلیم کے واسطے قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور۔ اور امرتسر کے مدارس میں بھی کچھ عرصہ تحصیل علم کی۔ مولوی دوست محمد قریشی ہاشمی فتح گڑھی سے علم طب میں کمال حاصل کیا۔ اپنے زمانہ میں بلند پایہ مفسر محدث فقیہ طبیب اور صوفی تھے۔

میرووال میں سکونت | آپ نے اپنی سکونت مستقل طور پر قصبہ میرووال میں رکھی۔ اِس کے متعلق مفتی غلام سرور لاہوری رح کتاب مخزنِ پنجاب صفحہ ۲۹۷ میں لکھتے ہیں۔

"میرووال۔ رچنا دوآب میں یہ ایک قصبہ موروثی راجپوتوں کا ہے۔ قصبے کی عمارت

Marfat.com

کچی پکی ملی ہوئی ہے۔ ایک ہزار گھر۔ اسی دکانیں ہیں۔"

بیعت و خلافت | آپ نے بیعت طریقت حضرت سید فقیر اللہ شاہ ولد سید احمد شاہ رضوی مشہدی نوشاہی برقندازی بدر دہلی والا رح کے ہاتھ پر کی۔ اور چند عرصہ کے بعد خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔ مرشد کامل کے فیضانِ نظر سے آپ کو معرفتِ الٰہی میں کمال حاصل ہو گیا۔

عشقِ شیخ | آپ کو اپنے پیر صاحب سے کمال عشق تھا۔ اکثر اوقات موضع بدر دہلی میں اُن کی خدمت میں گذارتے۔ مثنوی مولانا روم اور دیگر کتب تصوف اُن کو پڑھ کر سنایا کرتے۔ وہ آپ پر بہت خوش تھے۔ اپنے پیر کی جناب میں آپ کو درجہ مُراد حاصل تھا۔

سرکاری ملازمت | چونکہ آپ ابتدا میں سکول میں بھی پانچ جماعت پڑھے ہوئے تھے۔ مزید برآں مروجہ علوم سے فارغ التحصیل تھے۔ اس لیے تلاشِ معاش میں کچھ عرصہ آپ نے لدھیانہ میں محکمہ مال میں ملازمت بھی کی۔ لیکن پھر چھوڑ دی۔

معمولات

آپ بڑے زاہد۔ عابد۔ تھے۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے۔ مسجد میر دال کی امامت آپ کے متعلق تھی۔ نماز جمعہ خود پڑھایا کرتے۔ آپ کی تقریر علمی اور پُر تاثیر ہوتی تھی۔ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

رات کو ازیحے بیدار ہو کر نماز تہجد ادا کر کے اوراد و وظائف خاندان قادری نوشاہی میں مشغول ہو جاتے۔ تلاوتِ قرآن مجید۔ صلوٰۃ غوثیہ۔ درود کبریت احمر۔ درود تاج اور مسبعاتِ عشر بھی روزانہ پڑھا کرتے۔ رمضان شریف میں آپ روزانہ بائیس ۲۲ پارے قرآن کریم کی منزل کیا کرتے۔ ختم غوثیہ پڑھنے کا بھی معمول تھا۔

تفسیر۔ حدیث۔ فقہ اور تصوف کی کتابوں کا مطالعہ رکھتے۔ اہل بیت کرام رض سے آپ کو سخت محبت تھی۔ جو غلو تک پہنچی ہوئی تھی۔

Marfat.com

اخلاق وعادات

آپ کے اخلاق وعادات سلف صالحین سے ملتے جلتے تھے۔ جود وسخاوت میں آپ اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ علما۔ فقرا اور سادات سے محبت رکھتے۔ اگر کوئی مولوی آجاتا خواہ تھوڑے علم والا ہو تو اُسی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دیتے اور اس کے اقتدا میں نماز ادا کرتے۔ بعد میں اُس کی خدمت بھی کرتے۔ مذہب اہل سنت والجماعت حنفی کے پیرو تھے۔ خوش مزاج اور خوش کلام تھے۔ آپ کی مجلس میں جو شخص بیٹھتا وہ خوش ہو کر جاتا۔ بذلہ سنجی لطیفہ گوئی آپ کے کلام کا جزو تھا۔

خوش طبعیاں | آپ اپنے دوستوں سے خوش طبعی بھی کیا کرتے۔ مثلاً

۱۔ آپ کا ایک شاگرد تھا جس کا نام بدرالدین تھا۔ ایک روز آپ نے اُس کو فرمایا۔ اپنے نام کا جوڑ کر کے سناؤ۔ اُس نے کہا "بے زیر دال بد"۔ آپ نے فرمایا کہ بس یہیں تک رہنے دو۔ آگے جوڑ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۔ ایک مرتبہ آپ موضع چھان میں صوفی اسمٰعیل کے پاس گئے۔ اُس کے گھر سے پتہ چلا کہ وہ اپنے فصل مکئی کی حفاظت کے لئے باہر کھیت میں گئے ہوئے ہیں۔ جب اُن کو پتہ ملا تو وہ گھر آئے۔ مولانا نے فی البدیہہ یہ شعر بنایا ؎

روز محشر کہ پئی لئی بود　　اولیں پرسشِ مکئی بود

۳۔ ایک عورت نے آپ کو سلام کیا۔ اُس کے ساتھ اُس کا لڑکا تھا۔ آپ نے پوچھا مائی! یہ بیٹا تیرا ہے؟ اُس نے از راہِ انکسار کہا نہیں جی۔ میرا کیا ہے۔ اللہ کا ہی بیٹا ہے۔ آپ متبسم ہوئے۔ اور فرمایا۔ اچھا ہوا اُس کی بھی جوڑی رل گئی۔

۴۔ ایک مرتبہ آپ کسی گاؤں میں گئے۔ ایک شخص آپ کو مٹھیں بھرنے لگا۔ آپ سے پوچھا۔ کہ بابا جی! میں توہانوں کتھوں گھٹاں؟ آپ نے فرمایا۔ بیٹا اِک گل نہ گھٹیں تے اِک نل نہ گھٹیں۔ یعنی خلق اور خصلتین کو بچانا۔ باقی جہاں چاہے گھٹ

Marfat.com

کرامات

آپ صاحب کشف وکرامات تھے۔

ایک واقعہ کی خود بخود اطلاع دینا ایکمرتبہ پیر علی سالک ساکن ہونگنانوالہ گھوڑے پر سوار ہوکر آپ کے پاس آرہے تھے۔ راستہ میں گھوڑا سیخ پا ہوگیا، پیر صاحب گر پڑے لیکن چوٹ آنے سے بچ گئے۔ جب میرودال آپ کی خدمت میں پہنچے تو مولانا نے خود بخود دریافت فرمایا کہ پیر صاحب۔ گھوڑے سے گرنے پر کہیں چوٹ تو نہیں آئی؟ اُنہوں نے عرض کیا۔ آپ کی مہربانی سے بچ گیا ہوں۔

ایک بیمار کا شفا پانا مولوی محمد لطیف صاحب زار ساکن بریار بیان کرتے ہیں۔ کہ ایکمرتبہ آدھی رات کا وقت تھا کہ میری اہلیہ کو سخت درد شروع ہوگیا، اور شدت درد سے تڑپنے لگی۔ میں گھوڑی پر سوار ہوکر اُسی وقت میرودال آپ کی خدمت میں پہنچا۔ ڈیڑھ بجے کا وقت تھا۔ آپ مسجد میں مشغولِ ذکر وفکر تھے۔ میں نے جاکر حقیقت بیان کی۔ آپ نے فرمایا سوجاؤ صبح جائیں گے۔ جب صبح بریار میں پہنچے تو میرے گھر والوں نے بتایا۔ کہ جب تم باباجی صاحب کے پاس پہنچے۔ اُسی وقت سے درد کا آرام آگیا تھا۔

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی خاصی دسترس حاصل تھی۔ چند عملیات لکھے جاتے ہیں۔

مطلوب کو مسخر کرنے کے واسطے (۱)

"عَطَفْتُ قَلْبَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ عَلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ

۱۲۳۱۱ × × ۵۱۱۶۲۲۵۴۶۲۳۶۵۴۶۲۳۶۵۶۷۲۸

مَحْوکَاسٌ لٰہٗ ھٰذَہٖ حٰمٰہٖ لَحًا"

(۲)

"اَحْرِقْ قَلْبَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ عَلٰی مَحَبَّةِ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ وَالْقِ بَیْنَہُمْ

Marfat.com

المحبة والمودة بحق هذه الاسماء خان ق ۱ ۲ محل به خط مه
سماعه ۹۸ ق ۳

(۳)

" احرق قلب فلان بن فلانة احذ نه وجذبه الى محبة فلان بن
فلانة وحرقه بالنار كما تحرق هذه الاسماء وتوكلوا ياخدام هذه
الاسماء بما امركم به هبا العجل الوحا الساعة بحق هذه الاسماء يا ملك
قه ۹ ق ۹ ل ۲ ۸ ۱۲ لم "

(۴)

" توكلوا ياخدام هذه الاسماء لعلفطريات بالقاء المحبة و
المودة في قلب فلان بن فلانية وحركوا روحانيته الى محبة فلان
بن فلانة لا يفارقه ليلا ولا نهارا ولا يعصى له امرا ولا قولا ولا يخالف
له امرا بحق هذه الاسماء وحرمتها عليكم ۹۷۹۱۱۱۱۱۳ ع ق ه و
۱۱۱۱ ۴۱۶۲۱ ۱۶۱۲ ۱۱۶۶۹۵۶ ۱۹۶۳ لسط توكلوا ياخدام هذه الاسماء بحق
ملك الموكل عليكم الطايبين امره بحصلعليا بل هطيل كال ل باعيل
هلحل مهميل كان "

(۵)

" توكلوا ياخدام هذه الاسماء بجلب وجذب قلب فلان بن فلانة
الى محبة فلان بن فلانة والقوا بينهم الالفة والمودة بحق هذه
الاسماء ۱۳ ۶۱۲۱ ۲۱۴۹۳ ۲۶۱۷۲۴۹
ع ع لسلكمه ق ل ه
سحاقله "

لہ اگر عورت ہو تو لا یعاشقہا کہے ۔ شرافت

Marfat.com

" تَوَكَّلُوا يَا خُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْمُبَارَكَةِ وَحَرِّرُوا بِرُوحَانِيَّةِ الْمَحَبَّةِ وَالْمَوَدَّةِ وَالْاُلْفَةِ بَيْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ بِالْمَوَدَّةِ التَّامَّةِ الْاَئِمَّةِ بِمَحَبَّةِ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ عَلَيْكُمْ طَاعَتُهَا لَدَيْكُمْ

ما ما ما ح عجیج و ل ُ و و ح محلیہ ملح

سع مہ م کرح لح وہ ہ کمثل قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِیْ

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۔ ۱۲ ۳

چہل کاف آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چہل کاف اس طرح دستیاب ہوئے ہیں، جو شخص ان کو پڑھے، کامیابی اس کے نصیب ہوتی ہے۔

ے

كَفَاكَ رَبُّكَ كُلَّ يَكْفِيكَ وَاكِفَةٌ ... كِفَاكَهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلَلٍ

تُكَرْكِرًا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبِدِيْ ... تُحَكِّيْ مُشَكْشَكَةً كَلْكَالُكَ الْكَلِلَا

كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاهُ الْكَافُ كُرْبَتَهُ ... يَا كَوْكَبًا كَانَ يُحْكِيْ كَوْكَبَ الْعَلَلِ

درود شریف اعظمیہ درود شریف ذیل آپ کی زبان سے ہیں۔ ان میں آپ کا پورا نام آتا ہے اور اس سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْظَمَ دَرَجَاتِ عِنْدَكَ

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْظَمَ دَرَجَةً وَّاَرْفَعَ مَنْزِلَةً ۔ ۱۲ ۳

۳ اگر عورت ہو تو یہاں بجائے فلانۃ سے کیا جائے گا۔ ۱۲ ۳ یہ عملیات اور درود شریف حضور سید عالم محمد اعظم کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ملے ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com

شعرخوانی | آپ کبھی کبھی یہ اشعار پڑھا کرتے۔ آپ کی تحریر دستخطی میں اس طرح لکھے ہیں۔

ے

از معصومہ زینب بنت فاطمہ سلام اللہ علیہا بخاب نبوی و قعہ کربلا

یاجدی من حولی یناغی واخوتی	بالذل قد سلبوا القناع وجرّدوا
یاجد من تکلی وطول مصیبتی	لما اعائنا قوم روا قعد
یاجد لو ابصرتنی ورأیتنی	یاجدتا نحر الحسین ومورد
یا خالقی انت الرقیب علیهم	فی فعلهم ظلمًا وانت الشاهد
یا والدی الساقی علی المرتضی	مال العدو بنا قد مهدوا
یا امی الزهری قومی عددی	وجمیع املاک السماء الشاهد وا
هذا حبیبک بالحدید مقطع	ومخضب بدمائه منشهد
والطیبون بنوک حولی قتله	فوق الصعید مقرح ومجرّد
هذا المصائب ما اصیب بمثله	بشر من المخلوق لا واجد

شاعری

فن شعرگوئی میں بھی آپ کمال تھے۔ عربی۔ فارسی اور اردو میں آپ بہترین اشعار کہتے تھے۔ آپ کا نمونہ کلام یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

عربی کلام

سباعی تضمین بر رباعی شیخ سعدی ے

فی لیلۃ اسری بھا	بمحمد خیر الوری
حتی علی اعلی العلا	ما کان احد ھھنا
الا الاله والمصطفی	قالت ملائکۃ السما

بلغ العلی بکمالہ

Marfat.com

وجه النبی شمس الضحیٰ — بدن النبی بدر الدجیٰ
ذات النبی نور الهدیٰ — لا مثل لحسن المصطفیٰ
فی الارض ولا فی السما — هو اجمل الکل کما
کشف اللہ جمی بجمالہٖ

فی وصفہٖ نزل النبا — یٰسٓ طٰہٰ والضحیٰ
خیر البریۃ مجتبیٰ — اختارہ اللہ واصطفیٰ
اعطاہ خیرًا کلها — لا ریب ان شفیعنا
حسنت جمیع خصالہٖ

یا ایها الموضی بما — لا یبرء الا باللقا
وجه الحبیب المصطفیٰ — ولئن تریدون الشفا
فاتون اتیکم دوا — یبرء لکم من کل دا
صلوا علیہ وآلہٖ

فصل الشفا بحیالہٖ — وصل الاسیٰ بوصالہٖ
عذبت عیون مقالہٖ — عظمت شیون جلالہٖ
نصبت لواء نوالہٖ — حمدت جمیع فعالہٖ
شرف الثریٰ بظلالہٖ — سمک السما بنعالہٖ
بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

تحفہ اخوان الصفا ثمرانت

Marfat.com

پادریوں کے متعلق | آپ نصیحت کرنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔ کتاب بے مثل بشر کے مقدمہ میں آپ نے ہر قسم کے لوگوں کو ملتزاً اُن کے حال سے آگاہ کیا ہے۔ اور صحیح طریقہ پر چلنے کی تلقین کی ہے چنانچہ پادریوں کو کہتے ہیں ؎

الا یا ایھا القسیسون توبوا — الیٰ من بدأکم مما تقولون
فلن تجدوا شفیعًا غیر احمد — ولو ان تجھدوا وامن تحت قولون[۶]

خود پسند مغرور مولویوں کے متعلق۔ قصیدہ فخریہ

؎

انا الاستاذ کل الناس خدامی — فمن یعدل بحالی فی جلال
انا الصدر العلوم فاین مثلی — ولی فیہ الکمال علی الکمال
انا العلامۃ الدھر الشھیر — واعلمکم فمن منکم مثال
فمثل محمدٍ یمکن یقینًا — ومثلی فی الوجود من المحال[۵]

ہوس پرست پیروں کے متعلق قصیدہ نعمانیہ

؎

مریدی اتنا فی کل وقتٍ — بنقدٍ او بجنسٍ او بمال
وان کانت ببیتک خیط ابرہ — مجئتناھا ولا تخش الضلال
الطعن ما امرتک یا مریدی — والا انت فی اھل الضلال

قصیدہ نسائیہ

؎

فتأتی ادخلی فی خلوتی — الفتک کما لک فی خیال
اطیعی واحفظی سری جمیعًا — تکونی خاصۃ عند المنیٰ لی
فایۃ لسوءۃ مست بجلدی — بحت من نار سقر والو بال[۵]

---

[۶] بے مثل بشر ص۸ [۵] ایضًا ص۱۹ [۵] ایضًا ص۱۲ تراشت۔

Marfat.com

گیارہویں پرست لوگوں کے متعلق ؎

فضینا عمرنا فی الغافلین ... عن القرآن عمداً معرضین
ترکنا الحق معترضاً علیه ... عن الطرق الهدایة هاربین
یقیناً لا نصوم ولا نصلی ... ولا نرعی حقوق الناس فینا
عصینا فی الاوامر والنواهی ... نسینا الله ربّ العالمین
ترکنا کل حسناتٍ ولکن ... نودّی کل شهرٍ یارهوین[۹]

دہابیوں کے متعلق۔ رباعی ؎

الٰهی ثبّت من کلّ الوهابی ... رجاءً للبجات من العذاب[۱۰]
اغثنی یاغیاث المستغیثین ... بفضلك یوم یُبعث للحساب

فارسی کلام

کانگرسی مولویوں کے متعلق ؎

غلامِ تو ام ایّها الکانگرس ... چو من بیکسے را تو نئی دارد رس
اگر در غلامیت کردم خطا ... خطا درگذار و ز رویم مپوش
مرا از مسلمانیم سود چیست ... مرا بائیدم سیم و زر بهر نیست
من از ذکر و قرآں چه اندوختم ... چرا در رخِ گاندهی نیاموختم[۱۱]

انگریز پرستوں کے متعلق ؎

میازار انگریز روزی رساں ... که او را سزد تاج هند و ستاں
هر آنکس که رنجاند انگریز را ... کجا یابد او کرسی و میز را[۱۲]

---

[۹] بے شک بشر ص۱۵ [۱۰] ایضاً ص۱۱
[۱۱] ریمنگ ص۱۳ [۱۲] شرافت نشانی۔

Marfat.com

دیوبندی مولویوں کے متعلق

غزل

الا دیوبند یا جامے ز شربت شکر و گز ہا — کہ دل پر زآتش تجدی نیارامد ز سر و سر ہا
دماغِ دیوبندی را گرفتہ بوے بد تجدی — فرد آرد بہ شکنش تا دہد آواز گز و گز ہا
نہ معلوم ست کانیساں را بہ پیغمبر چہ پرخاش ست — کہ از مدح و ثنائے او بدل دارند گز گز ہا
چو بغضِ مصطفےٰ در دل چہ ایمانے چہ اسلامے — چہ شک فرد انبار افتند باہم جملہ جز و جز ہا
نہ باز آیند بے شرماں بدل خوفِ خدا دارند — کہ حرفِ بے حیائی بر زباں آرند مز و مز ہا
اگر ز انیساں کنی کس را بسے شرمندہ و نادم — ندارد شرم و زیر لب کند بسیار بز و بز ہا
چو بینش اہلِ حق آیند تاب گفتگو دارند — گریزاں میروند از پس نہند از دور دز ہا

۱۳۵۸ھ
۱۹۳۹ء

مولوی محمود الحسن دیوبندی کو لکھا

ے

گر تو میخواہی ز دنیا برخوری — قادری شو قادری شو قادری

میاں سید عالم خوشنویس کے متعلق

ے

فضلِ حق بر سید عالم خوشنویس — خلق خوش دارد مسافر را نویس

مولوی اقبال حسین کے متعلق

ے

از محمد اعظم اقبال حسین — نورِ علم و معرفت در قلب و عین

نبی و علی کے متعلق

ے

محمد محمد محمد نبی — علی حق علی حق علی حق ولی

علاماتِ اولیاء اللہ کے متعلق

ے

اقبالِ حسین اخلاقِ حسن، اخلاصِ علی، انوارِ نبی
ہم مہرِ بتول ایں جملہ صفت بعنایتِ حق ز آثارِ ولی

Marfat.com

اُردو کلام

مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق

ے

اے پیٹ تیرے واسطے ہم کیا کیا بنے — مہدی بنے مسیح بنے مقتدا بنے
بے شرم تو بھر انہیں گو ہم خیال میں — نانک بنے کرشن بنے اور خدا بنے ۱۲

پیر مراتب علی کاتب کے متعلق

ے

کتابت کے میدان کا ہے یہ علی — فدائے محمد مراتب علی
ہوں سب مشکلیں اس کی حل اے خدا — کھُلے اِس کی امید کی بھی کلی

تاریخ گوئی

آپ مادہ تاریخ بنانے میں زکی الطبع تھے۔ آپ کے چند مادہ ہائے تاریخ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضؓ کی ولادت اور وفات کے متعلق تبرکاً لکھے جاتے ہیں۔

- ولادت ۸۰ھ۔ مادہ ہائے تاریخ ۱۔ نیک ۲ حی حمید ۔ ۳ حسیب ۴ زکی جلی۔
۵ حبیب حبیب آکر ۔ ۶ حبیب محبوب ۷ جاء طاباً مطیبا ۔ ۸ یل اللہ ۹ وجہ اللہ

- وفات ۱۵۰ھ۔ مادہ ہائے تاریخ ۔ ۱ معلّی ۔ ۲ لہ دی مکمل ۔ ۳ حلیم حمید۔
۴ بھی الایمان ۔ ۵ جیّد الایمان ۔ ۶ وھو الایمان ۔ ۷ انہ عویر
۸ موید المھدی ۔ ۹ جاء الی اللہ زکیّا ۔ ۱۰ لہ دی دین اللہ ۱۱ علیم
۱۲ پاک دل و پاک دین ۔ ۱۳ حسیب الکمال ۔ ۱۴ حبیب نبی اللہ ۔ ۱۵ قیّم
۱۶ قن ۔ ۱۷ یا ولی الحمید ۱۸ امام الاول ۱۹ امام المھدی حی
۲۰ قلب حی ۔ ۲۱ قبول ہوا ۔ ۲۲ اسلم وجہہٗ ۲۳ مہدی مکمل ۲۴ ولی بلغ پایہ۔
۔ عمر ستر سال ۔ مادہ ہائے عمر ۔ ۱ یسّر ۲ لہ دی مکمل ۳ اہل حل ۴ ھادی المھدی
۵ حامد زاہد ۔ ۶ بادم پاک ۔ ۷ ولی وجیہ۔

---

۱۲ ؎ بے مثل بشر ص ۱۱ شرافت

Marfat.com

قطعہ تاریخ

امامِ پاک حضرت بوحنیفہ — کہ بردم نامِ حق بودش وظیفہ
چو از دنیا برفت آں حق مجسم — ھوالحق۔ سال رحلت دان لطیفہ

نیز آپ نے بسم اللہ شریف کے اعداد کے ساتھ امام صاحب کے نام کے اعداد اس طرح مطابق کئے ہیں۔
"بسم اللہ الرحمان الرحیم" اور "الامام الھمام ابو حنیفۃ" کے اعداد آپس میں برابر ہیں۔ یعنی سات سو ستاسی۔

تصنیفات

مولانا محمد عظم رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف تھے۔ آپ نے کئی علوم میں کتابیں لکھی ہیں۔ اُن کا یہاں مختصر تعارف کرایا جاتا ہے۔

۱۔ غایۃ الغایۃ فی برء الساعۃ | یہ حکیم زکریا رازی کے رسالہ برء الساعۃ کا اردو ترجمہ ہے مولانا نے ۱۳۰۳ھ میں اس کو اردو میں کیا، اور ۲۰×۳۰/۱۶ سائز کے ۶۴ صفحات میں اسکو مطبع خادم التعلیم گوجرانوالہ سے چھپوایا۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل کی ساری عبارت نقل کی جاتی ہے۔

"غایۃ الغایۃ فی برء الساعۃ۔ بندہ محمد عظم۔ ساکن میر دوال تحصیل ظفر وال ضلع سیالکوٹ نے واسطے عام کے۔ زیر سایہ ہمایہ۔ حضرت عالی مقام مرجع انام۔ محصل فیوض ظاہری و باطنی مجمع امور جزوی و کلی۔ حبیب زمان بایزید ثانی۔ حاتم دوران نوریزدانی۔ زبدۂ آل نبی۔ قدوۂ اولادِ علی۔ معارف و حقائق آگاہ سید فقیر اللہ شاہ صاحب رضوی مشہدی ادام اللہ ظلہٗ علی رؤس المومنین الی یوم الدین۔ ۱۳۰۳ھ ہجری میں ترجمہ کیا۔ ۱۸۸۷ء مطبع خادم التعلیم پنجاب گوجرانوالہ واقع فیروز والہ میں چھپا"

یہ رسالہ علم طب میں ہے۔ اس کا دیباچہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

"مداح ہشت و چہار محمد عظم ابن محمد یار خدمت میں ادلی الابصار کے عرض کرتا ہے۔ کہ

Marfat.com

اتفاق سے ایک رسالہ بنام بروالساعۃ کمترین کو دستیاب ہوا۔"
میاں اللہ رکھا میرووالی نے اس رسالہ کی تاریخ طباعت یہ لکھی۔

نتیجہ سے خوش طبع مردِ لبیب — کہ عربی کو اردو ہوا اب نصیب
پرو رشتہ اردو میں دُرِ عدن — رکھے میں اسے گل میں ڈالیں طبیب
خریدیں اسے دے کے وہ لعل جاں — کہیں اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَیْبٌ
پڑی سوچ جب مجھ کو تاریخ کی — تو ہاتف نے بولا۔ لفرح قریب
میرے گوش میں ہو یہ آ کر کہا — تو سالِ طبع لکھ۔ عجیب و غریب

۱۳۰۳ھ

دیگر

رسالہ ہوا طب کا جب سنطبع — ہوئے شائق اس کے صغیر و کبیر
جو میں اس کی تاریخ لکھنے کو تھا — رسالِ تفکر بہ سعیِ کثیر
تو اتنے میں لے تف مجھ سے پکار — کہا سال لکھ دو۔ لقائے نظیر

۱۳۰۳ھ

۲- مصباح نورانی در حالات خواجہ محکم الدین سیرانی | اس کتاب میں خواجہ محکم الدین صاحب السیر کے حالات لکھے ہیں جو سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور مشائخ سے تھے۔ جن کا مزار خانقاہ شریف۔ متصل سمہ سٹہ۔ ریاست بہاول پور میں ہے۔ اس میں آپ حضرت پیچیار صاحب کی زیارت کا واقعہ بھی لکھتے ہیں۔ جو آپ نے بوقتِ اخراجِ صندوق کی۔ لکھتے ہیں۔

"سنہ ۱۳۱۰ھ ہجری ماہ ساون و بھادوں میں دریائے چناب کے سیلاب و طغیانی کے سبب سے جبکہ سید الاولیا حضرت پیر محمد پچیار قدس سرہٗ کا صندوق اُن کے مزار پُر انوار سے بمقام نوشہرہ شریف تحصیل گجرات پنجاب۔ جو بر لب آب چناب واقع ہے نکالا گیا تھا تو خادم الفقرا بھی حسن کر وہاں پہنچا۔ اور صندوق کو کھلا کر بچشم خود

Marfat.com

زیارت سے مشرف ہوا ۔ دیکھا کہ آپ کے کسی عضو میں ایک ذرہ بھر بھی فرق نہیں ۔ آنکھ ۔ کان ۔ ناک ۔ ہونٹ ۔ دانت ۔ بال ۔ خال بدستور ہیں ۔ بے شک آپ کے وجود مقدس کی یہ عزت آپ کے اتباعِ سنت کی برکت تھی ۔ " [۱۳]

۳ ۔ لوامع الاعلام لسواطع الالہام | علامہ فیضی بن شیخ مبارک نے قرآن مجید کی بے نقط تفسیر لکھی تھی ۔ جس کا نام سواطع الالہام ہے ۔ مولانا محمد اعظم ؒ نے بنقط الفاظ کی یہ فرہنگ تیار کی ۔ جو تیسری محرم ۱۳۲۵ھ کو مکمل ہوئی ۔ اُس دوران میں امیر حبیب اللہ خان بادشاہ افغانستان ۔ لاہور آیا ۔ آپ نے یہ کتاب تصنیف کر کے اُس کے پیش کی ۔ اور موردِ مراحم خسروانہ ہوئے ۔ اس کا دیباچہ جو آپ نے لکھا وہ تبرکاً یہاں نقل کیا جاتا ہے ۔ آپ نے تو اپنے قلم سے لکھے ہوئے مخطوطہ میں یہ صنعت رکھی ہے کہ اُس کی ہر ایک سطر لفظ " مبارک " سے شروع ہوتی ہے ۔ مگر میں یہاں درج کرنے میں اس صنعت کو ملحوظ نہیں رکھ سکا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبارک ست بنامِ تو افتتاحِ کلام

مبارک اسمک یا ذا الجلال والاکرام

مبارک صحیفہ کہ مملو و مشحون حمد و ثنائے مالک الملک لاشریک لہٗ باشد عزّ اسمہٗ وجلّ ذکرہٗ و آغاز مبارک و بطالع ہمایونی و ترقی اقبال روز افزون مرموز و للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ ۔ مبارک وجودِ فیض آمود خلاصہ موجودات ست کہ ذاتِ بابرکاتِ وے زمانے کہ خلعتِ ہستی در بر کرد تاج مبارک لولاک لما خلقت الافلاک بر سر نہادہ سکہ و خطبہ و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

---

[۱۳] مصباح رضوی ص ۱۳۴ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

بنامِ مبارک خود کرفت۔ باانتظامِ عدل و داد بحسبِ قرار داد کتاب جامع الاحکام بمقتضیٰ
ما فرّطنا فی الکتب من شیئٍ کارِ عالم مبارک آمد۔ و بمنشائے قانونِ قدرت مجموعۂ
جوامع الکلم بسلیم ازی بحیثیتِ کتاب انزلناہ الیک مبارک لیتدبروا فی
آیاتہٖ ولیتذکر اولوا الالباب مسطور و منبوت ست۔ ہر متنفس مکلف راہ
مبارک گرفت۔

ے

محمد کازل تا ابد ہرچہ ہست ز نورِ وجودش ہمہ نقش بست

سلام اللہ علیہ۔ و صلوٰۃ مبارک ہم بر آلِ پاکش باد و اصحاب کہ مظہرِ ازرحس
دمبرا از رکس ایفائے عہود و سیمائے بجود داشتند۔ مبارک وقتے کہ عالم عالم
خورمی گرفتہ۔ و غنچۂ دلہا از نسیمِ بہجتِ نوروزی گل گل شگفتہ۔ مبارک قدومے کہ
بتقریبِ ہمایونش دعائے ابدال تاجِ اجابت پوشیدہ۔ و تمنائے اہلِ امل بر سریرِ
صداقت نشستہ۔ مبارک مبارک خیر خواہانِ دولت ست کہ دیدم در ترصدِ ایں وقتِ
حمید و ترقبِ ساعتِ سعید بودند الحمد للہ بحمدِ مبارکِ۔ امروز روزے ست
کہ بر مائدہ عطیاتِ شاہی ہر مائدہ خوارے دست فراز۔ و ہر امیدوارے دامن
دراز۔ مبارک باد مبارک باد صدائے نفوسِ عسل اللھم زد فزد۔ غوغائے
تہنیتِ انفاسِ اہلِ دل مبارک شگفتگی گلہائے امید نوائے عنادلِ فرخندگی نوید
جاوید۔ ہر متمول و مستہل زمرۂ خاص و عام زبانِ مبارک کشودہ و ایں چنیں
مبارک شاہی را بہ ثنائے مبارک ستودہ۔ مہر بعید مہر نظرِ مبارکِ خود را بہر پست
و بالا انداختہ۔ و ماہ بہزار راہ بر ہر شیب فراز انداختہ۔

ے

مبارک باد تاج و تختِ شاہی ترا اے سایۂ فضلِ الٰہی

مبارک کیشانِ ہنر پرور کہ ہر یک در شعارِ خاص حاضرِ دربارِ دُر بار آمدہ خیر باد یاں

Marfat.com

دست بر سر کہ از ہر دیار بلیاس مبارک باعتضار آمدہ کسے نیست کہ بے نیل مرام و بے حصول کام باز گردد و چرا؟ امروز روز مبارک قدوم میمنت لزوم زینت بخش افسر و دیہیم۔ زیب افزائے چہرۂ اقلیم۔ کریم ابن الکریم ابن الکریم مبارک طالع، صالح وجود۔ امین حسین، عزیز منظر، فرخ سیر، کابل جود، ملک عادل، مبارک دم، کریم النفس، فیض مجسم، داد رس، دارا شکوہ، سکندر اقبال، رشید اجلال، پاک گوہر۔ مبارک قدم، فرخندہ فال، مالک خدم وحشم، رعایا پرور، داد گستر، فیروز عساکر۔ مبارک نظر، مبارک فکر، ناصر الاسلام، معین المسلمین۔ جناب فلک رکاب، عمدۃ الملوک، قدوۃ السلاطین، مبارک نژاد، ضیاء الملت والدین، منبع جود و احسان، مخزن نور و ایمان۔ جی سی ایم جی سلطان محمد حبیب اللہ خان مبارک نشان، والی دولت خداداد افغانستان۔ دام دولتہ وعم برکتہ۔ امین

ے

مبارک توئی شاہ فیروز بخت — مبارک ترا باد این تاج و تخت

مبارک روزی کہ من بندۂ کمترین دعا گوئے دولتم از بے ہنری خویش شرم دارم کہ در زمرۂ مبارک نامان دعا گران در آیم چہ دارم۔ و بمجرد شنیدکہ مہر سپہر اجلال جہانداری دام اقبالہ چون ماہ در نعیم مبارک جلوس فرمودہ باشد بہانہ التفات و حیلۂ توجہات چہ پیش آرم کہ نتوانم۔ اما خورشید را نظرے ست مبارک کہ سنگ خارا را لولوئے لالا بخشد۔ و شجرۂ مبارکہ را اثرے ست کہ حوالی اشجار را خوشبو دہد۔ مبارک کیش! امید دارم کہ اگرچہ در مجمع اہل تفضل و کمال پارائے آن ندارم کہ این چنین بضاعت مزجات بنظر مبارک گذارم تاہم بوساطت حسین سعادت، مختص باخلاص تربیت یافتہ الطاف شاہی، عالی ہمت، مبارک نفس، فاضل دور فہم، نکتہ رس نشان شرافت و نجابت، ذی شان۔ چوہدری سلطان محمد خان مبارک نفیس بیرسٹرایٹ لاء

Marfat.com

این چند اوراق که اگر شرف التفات بعین عنایت یابد ورق نقره و طلاست، عمد مبارک وچه عجب که در چنین قبول افتد که شاهان را نظر بر فضل خود ست۔ دستور معظم ابوالفیض فیضی بن مبارک کہ تفسیر سواطع الالہام را بے نقط نوشتہ بحضور سلطان وقت گذرانیدہ۔ اگر من ہیچمدان ہیچ ہیچ ابن مبارک نیم۔ آنا تو سلطان وقتی و مالک تاج و تختی۔ این چند حروف کہ در فرہنگ آن کتاب مبارک مسمی بہ لوامع الاعلام بسواطع الالہام کہ در نفس ارام کتابے ست جامع لغات بے نقاط اگر بیادگار مبارک قدوم در بلدۂ لاہور کہ از نقطۂ زدود خالی ست پذیرائے خدمت عاگان عالی درآید شایان شان خسروی ست۔

ے

مبارک آن نفس پاک و دعا رزم بیار فضل و عطا بندہ وار تا کرزم

دعاگوئے دولت۔ خاکسار محمد اعظم بن محمد یار حنفی قادری امام جامع میرو دلال تحصیل و ضلع سیالکوٹ

۳ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ [۱۲ فروری ۱۹۰۷ء]

۴۔ رحمت الرحمان شرح قصیدۃ النعمان | یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کے اس قصیدہ مبارکہ کی شرح ہے۔ جو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہا تھا۔ جس کا مطلع یہ ہے۔ ے

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا اَرْجُوْا بِرَضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَا

یہ شرح اردو زبان میں نہایت عمدہ رجا بجا آیات و احادیث سے مزین ہے۔ یہ پہلی بار مطبع مجتبائی دہلی میں۔ مالک مطبع حافظ محمد عبدالاحد کے اہتمام سے ۱۳۲۴ھ میں چھپی۔ دوسری مرتبہ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ میں ایورگرین پریس لاہور سے چھپی۔ اور مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس کے ایک سو بارہ (۱۱۲) صفحات ہیں۔ سائز ۲۰ × ۳۰/۱۲۔

Marfat.com

یہ شرح اس طرح حمد باری تعالیٰ سے شروع ہوتی ہے ؎

" معراج ہے چشم حوصلہ کی　　رؤیت ہے ہلال بسملہ کی
دل شکر خدا کا معترف ہے　　نالہ الحمد کا الف ہے
ہر موئے بدن اگر زباں ہو　　ممکن نہیں حمد کا بیاں ہو
قاصر میں سب اصل مدعا سے　　پوچھو یہ زبان مصطفےٰ سے "

مولانا عبدالاحد نے جب پہلی مرتبہ اس کو چھپوایا تو اس کی مدح میں یہ نظم لکھی۔

؎

اعجوبۂ روزگار ہے یہ　　گلگونۂ نوبہار ہے یہ
اک غنچہ ہے دل لبھانے والا　　گلزار ہے گل کھلانے والا
دل لوٹتے ہوں یہ اگر چٹک جائے　　مدہوش ہوں یہ اگر مہک جائے
اے شائقو طالبو ادھر آؤ　　ارزاں میں یہ پھول لوٹ لیجاؤ
یہ نسخۂ گلشن فصاحت　　معدود ہیں دیکھ لو بعجلت
لینا ہے تو آؤ جلد آؤ　　ایسا نہ ہو ہاتھ ملتے رہ جاؤ

۵۔ ہدایت المریدین | یہ رسالہ آپ نے جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ میں تصنیف کر کے چھپوایا۔ اس میں طالبان حق کے واسطے چوبیس[۲۴] ہدایات کی ہیں۔ اس کے بعد اسماء الحسنیٰ اور مسجعات عشر لکھی ہیں۔ اب دوسری دفعہ مولوی محمد لطیف زار نوشاہی برتندارزی نے ربیع الاول ۱۳۹۲ھ میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کا آغاز اس طرح پر ہے۔

(حمد و نعت) اما بعد ان دوستوں کے لئے جو خاکسار سے للہ محبت رکھتے ہیں۔ اور بذریعہ احقر سلسلہ عالیہ قادریہ اور طریقہ انیقہ نوشاہیہ (رحمہم اللہ من تسلسل بھا دسلک فیھما) میں داخل ہیں۔ اور ان صاحبوں کے لئے جو دیگر سلاسل حقہ اور

[۲۴] کتاب رحمۃ الرحمان کا ذکر سال تصنیف کے لحاظ سے لوامع الاعلام سے پہلے آنا چاہیے تھا۔ ظرافت

Marfat.com

طرقِ صحیحہ میں داخل ہیں۔ اور عام اہلِ اسلام کے لئے بھی یہ چند دعا یا تحریر کی جاتی ہیں۔ طالب حق کو چاہیے کہ ان کو گوشِ جان سے سُنے۔ اور صدق دل سے عمل کرے۔ واللہ ولی التوفیق۔" اس رسالہ کے سولہ صفحات ہیں۔

۶۔ سوانحعمری سید فقیر اللہ شاہؒ | یہ مسودہ آپ نے ۱۳۳۰ھ میں لکھا۔ کتاب نذر ہونے کے پہلے صفحہ پر اس کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔

"مدت سے مجھ کو اپنے بزرگانِ سلسلہ درویشی کے حالات و مقالات۔ عادات و صفات کے لکھنے کا شوق تھا۔ خصوصاً یہ تو ہر وقت مرکوزِ خاطر رہتا تھا کہ اور کچھ ہو نہ ہو (ہو تو بہتر) مگر اپنے پیر و مرشد قبلہ اہلِ حق زبدۃ الواصلین عمدۃ الکاملین مقربِ بارگاہِ احدیت۔ قائم مقامِ حقیقت۔ عارفِ معارفِ نور و ایمان۔ عاکفِ معاکفِ شہود و احسان۔ واقفِ مواقفِ خلوص و ایقان جناب افاضت مآب حق آگاہ حضرت سید فقیر اللہ شاہ مشہدی رضوی قادری نوشاہی کے حالات از ولادت تا وفات۔ اور آپ کے یمن و برکات و ذکر بعضے از کرامات زہد و ریاضات بصفحہ قلمبند کئے جاویں۔ تاکہ مریدانِ مخلص کے لئے اُسوۂ حسنہ اور حسبِ مقولہ مقبولہ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ باعث نزولِ رحمتِ الٰہی ہو لیکن بباعث پیش آمد بعض موانعات یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔ اور کئی دفعہ قلم اُٹھا اُٹھا کر رکھ دیا۔ چونکہ وہ ارادہ منظورِ حق تھا لیکن اس کے ظہور کا وقت علمِ الٰہی میں آگے تھا۔ اس لئے میں نے اس ارادہ کو اپنی بے علمی کے سبب ایک جی سے تو چھوڑ دیا۔ اور دوسرے جی سے کچھ خیال کرتا رہا۔ یہاں تک کردہ وقت جو علمِ الٰہی میں تھا آپہنچا۔ اور اس کام کے فرد فرد انجام دینے کو میرے لئے برادرِ طریق و یارِ رفیق۔ کانِ صدق تقدس و سعادت۔ درویشِ ارادت کیش۔ حق جوئے و حق گزین۔ منشی فتح الدین ساکن بمبڑیال کو آمادۂ اظہارِ ارادہ فرمایا۔ اور چونکہ یہ کام ہونا ہی تھا برادرِ موصوف نے چند مدت تک بذریعہ قلم و زبان بار بار بلکہ بے شمار اصرار کیا۔ چنانچہ

Marfat.com

میں نے اپنے وقت وقت کے ان خیالات کو جو بتائید غیبی میرے دل میں آتے رہے۔ بطور متفرقات لکھنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ کہ چند عرصہ میں وہ مطالب مطلوبہ درج ادراق ہو گئے۔ اور اتنے عرصہ میں تفسیر و حدیث و لغت و کتب قوم کا کافی ذخیرہ بھی حتی الوسع میرے پاس جمع ہو گیا، جن کو بطور شہادت پیش کرنا تھا۔ لیکن جب مسودہ مذکور کو مرتب و مبیض کرنے کی نوبت پہنچی۔ تو دو ایک کتابوں کی خاص ایک ہی بات دریافت کرنے کے لئے سخت ضرورت محسوس ہوئی، جن کو تجارتی کتب خانوں سے تلاش کرتے پھر دیر ہو گئی؟ یہ مسودہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

۷۔ نذر ہوئے | اس کے متعلق آپ عرش پر لکھتے ہیں۔

چونکہ خاکسار کو نسبتاً سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ۔ اور ارادتاً تمام اہل اللہ سے نیاز ہے۔ لہذا اس کا نام تحفۃ الفقراء[۱۳] رکھا گیا تھا۔ اور یہ اس وقت کا تاریخی نام ہے جب کہ میں نے اس کو بتقریب گوشہ نشینی ایک دوست کے لکھا تھا۔ اب کہ بحسب ضرورت اسکی اشاعت منظور حق ہوئی۔ اور تحقیق مطالب و اسانید میں اضافہ مناسب ہو گیا۔ اور یہ محض رضائے حق کے لئے ہی لکھا گیا، تو نام اس کا نذر ہوئے ہوا۔"

یہ رسالہ مولانا نے شعار فقراء کے دلائل و اثبات میں لکھا ہے۔ مثلاً بیعت ہونا۔ شجرۂ طریقت پڑھنا۔ نوافل بکثرت پڑھنا۔ دائمی روزہ رکھنا۔ چلہ بیٹھنا۔ کسی بزرگ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا۔ مجلس ذکر میں حلقہ بنا کر بیٹھنا۔ صوف کے یعنی اونی کپڑے پہننا۔ پیر کے حضور میں ننگے پاؤں رہنا۔ بزرگوں کی قدمبوسی کرنا۔ سر پر لمبے گیسو رکھنا۔ رنگین کپڑے پہننا۔ اپنے پیر کی کوئی چیز تبرکاً اپنے پاس رکھنا۔ سب کے دلائل منقح بیان اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے دیئے ہیں۔

یہ رسالہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

"کمترین ارادت کیشاں و خاکپائے دردیشاں عاجز گنہگار خدا کی رحمت کا امیدوار بندہ محمد عظیم بن محمد یار بخدمت ارباب ہدایت و رشد شعار ..... عرض رساں ہے"

Marfat.com

یہ رسالہ آپ نے منشی فتح الدین قادری نوشاہی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ محرر جوڈیشل مجسٹریٹی دسکہ کی حسب استدعا تصنیف کیا۔ بدھوار ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ کو ختم ہوا۔ اور اسی سال میں منشی محمد حکیم سائن جنڈیالہ خلسیاں۔ کلرک ایگزیمز آفس ایس ٹی سیکشن لاہور۔ نے اپنے مکان پر اپنی سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا۔

اس رسالہ کے اخیر میں سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے بعض اوراد و وظائف تحریر کئے ہیں۔ آپ نے اس کی تاریخ ضمن آخری صفحہ پر اس طرح لکھی ہے۔

ہے

جستم از منشی اسد اللہ امیر کاتباں
کرد تحریرے چہ خوش خوش باد با اخلاص جاں

گوئے بُرد از ابن مقلہ در صفائی حروف
حُسن خط دارد چو حُسن خط جاناں در جہاں

نقش کلکش مے نماید دیدۂ انصاف را
چوں لآلی بر حریر و یا کواکب آسماں

یا چو خال روئے شاہد با سواد نور خیز
یا چو ماہ چاردہ یا مثل گل در گلستاں

حرف او را حرف نے کاتب فلک با صد ادب
دست بوسش میکند وقت کتابت بیگماں

نقطۂ قلمش بگیرد نقطۂ دل را بخود
دائرہ دور قمر سرکشش او را کشش جاں

باد از شور حوادث روز و شب ایمن گار
کاتب و ساعی مولف مہتمم انور اماں

فکر کردم از پئے تاریخ او گفتا سروش
استعن باللہ صد تائب و ھو المستعان

این کتاب از عون حق آمد چناں میخواستل
۳۳ ۱۳ ۱۳۳۳ھ
رافع اعلام سنت قالع اعداء آں

ا... رسالہ کے ۶۲ صفحات ہیں

۸ الھد... سفیہ لقاری القصیدۃ العوثیہ | یہ شرح قصیدہ
غوثیہ آپ نے ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء میں تصنیف کی حضرت غوث اعظم رح کے دعادی کو حرف بحرف
۵ سے ثابت ... ہیں شوق کم ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com

احادیث نبویہ کے مطابق کرکے دکھایا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ اس قصیدہ کا کوئی فقرہ بالفظ حدیث کے خلاف اور قابلِ اعتراض نہیں۔ اس لحاظ سے یہ شرح تمام شروح قصیدہ سے امتیازی شان رکھتی ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے۔

"آج تک سنتے آئے ہیں کہ قصیدہ غوثیہ فضلائے حاجات کے لئے بہت بڑا اثر رکھتا ہے خیر یہ تو ہوگا یا نہ۔ اتنا تو ہے کہ اگر اس کی اصطلاحوں کی واقفیت ہو جائے تو اس کے معانی کی سمجھ پانے سے خدا کی محبت کا ایک ایسا سبق حاصل ہوتا ہے کہ کبھی بھولتا نہیں۔ پتہ لگ جاتا ہے کہ محبت الٰہی کیا ہے؟ اور اس کا نتیجہ کیا؟"

اس کی کتابت محمد عالم گھوڑیاوی نے کی۔ اور کریمی پریس لاہور میں طبع ہوئی۔ اس کے ۱۱۳ صفحات ہیں۔ اس کی طباعت کی آپ نے یہ تاریخیں لکھیں۔

۱- "ونصلی علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد ابدًا ابدًا اباد ابہ وعلیٰ آلہ الطاہرین واصحابہ واحبابہ اجمعین۔" ۱۲ھ

قطعہ تاریخ

۲-

شرح قصیدہ غوثیہ جسکی نہیں کچھ نظیر — ختم ہوئی الہام کی میرے ایک انیس
۴۲ ۱۲
ایک ہزار اور تین سو گیارہ نو بائیس — ۱۳۴۳ھ

۹- اسم اعظم | یہ رسالہ آپ نے باری تعالیٰ کے اسم اعظم کی تحقیق میں ۱۳۴۳ھ میں تصنیف کیا۔ اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ دنیا کی بعض زبانوں۔ عربی۔ عبرانی۔ فارسی سنسکرت اور انگریزی وغیرہ میں اسم اعظم کیا ہے۔ اور اس کی خاصیت کیا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے اسم اعظم کی جو تحریری صورت دکھائی ہے۔ اس کا فلسفہ بھی مرقوم ہے اخیر پر دعائے حفظ کاعون۔ چہل قاف قرآنی۔ اور توحید کے متعلق ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔ یہ رسالہ گیلانی پریس لاہور میں چھپا۔ اس کے ۴۸ صفحات ہیں۔

۱۶ھ تاریخ ۔ ۔ ۔ محکم ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

۱۰۔ بے مثل بشر | یہ کتاب آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ میں
سنہ ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۱ء میں تصنیف کی۔ اس میں احادیث نبویہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضور
کا حسب حلیہ مبارک۔ چہرہ کے خدوخال۔ اور حالات واخلاق۔ ہر لحاظ سے بے مثل
تھے۔ گویا یہ کتاب حدیث اَیُّکُمْ مِثْلِیْ۔ اور اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ کی توضیح ہے۔
کتاب کے اخیر پر حضور کی شان میں ایک قصیدہ حنفیہ درج کیا ہے۔ یہ کتاب مولانا کے بیٹے
مولوی اقبال حسین نے کتابت کی۔ اور گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں چھپی۔ مولوی
اقبال حسین نے آیت شریف ذیل سے تاریخ نکالی۔

" وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین " ۱۳۵۰

اور یہ قطعہ تاریخ بنایا۔

نکھی ہے یہ کتاب علی الرغم دشمناں — ظاہر ہے جس سے یہ کہ بشر تھا وہ بے مثال
حاسد کے سر کو کاٹ کے تاریخ یہ لکھی — اللہ بھی بے مثال محمد بھی بے مثال

اس میں سے آٹھ عدد تفریق کریں تو تاریخ ظاہر ہوتی ہے اس کا حجم ۲۰۰ صفحات ہیں۔

مکتوب تقریظیہ | مولانا عبدالکریم حنفی خطیب جامع مسجد قلعہ دار ضلع گجرات نے
مکتوب ذیل بنام مولانا محمد اعظم پیرووالی بھیجا۔ جس میں کتاب بے مثل بشر کی تعریف کی ہے
وہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

" بسم اللہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

اما بعد ففی خدمۃ العالم اللوذعی والفاضل الیلمعی۔ حاوی المعقول
والمنقول۔ ماہر الفروع والاصول۔ ابن بجدتہ العلوم کلہا۔ ماہر
الفنون باسرہا المعظم المکرم مولوی محمد اعظم صانہ اللہ تعالیٰ
عن مخافۃ العصبی ورعاتہ ومتع اللہ المسلمین بطول حیاتہ۔ بعد
اقراء السلام الذی ھو سنۃ الانام المرویۃ من سید الرسل العظام

Marfat.com

انی کنت قائم للوعظ فی المسجد الجنوبی ببلدۃ لاھور صانہ اللہ

عن الجور بعد الکور وکان موضوع کلامی وعین مرامی بیان کمالات

الحضور لا مع النور صاحب الحور والقصور صلی اللہ علیہ وسلم

الف الف مرۃ واسمعت الارھاصات العظیمۃ والمعجزات الفخیمۃ

للحضار من الصغار والکبار والصلحاء والابرار اذا رجل کریم المحضر

حسن المنظر جاء الی بکتاب وقال فی الخطاب اکتب رایک مایکون لک

بعد المطالعۃ بلا قیل وقال الی مولفہ فی میرووال فاذا الطالعۃ

فذ قت منہ الحذوبۃ احلی من العسل والذ من الوصل ودعوت اللہ

لک متوافرۃ متکاثرۃ وقلت مسرورا بخ بخ لک ایھا الفاضل الجلیل

والعالم النبیل للہ درک وعلی اللہ اجرک۔

ے

کتاب کل حرف منہ دُرّ ثمین مثل اجناس اللآلی

کتاب لا نظیر لہ بدھر بحلیۃ صاحب الفضل الکمال

کتاب کل ما محوا ہ نور علی نور لمصباح اللیالی

لقد انفعت فی الاحوال طرّا لعمری قلت حقّا فی المقال

وقد رأیت کتابک کتب من الاصحاب وجمّا غفیرا من الاحباب ومالکان

سبیل منھم الا اشتیاق بمطالعتہ واستھام قلبہ لقرأتہ واراد کل

احد ان یغصب منی الا انی ما اعطیتہ

ے

ومعشوقی من نابہ وھل ابصرت محشوقا یعار

کبا اللہ تعالی وفقہ ایاک علی نظم ھذہ الدرر والان المسؤل

Marfat.com

عنك تفضل بارسال نسخةٍ واحدة الى مولوى محمد عالم القرشى الحنفى
الخطيب الجامع القلعدار وليس ببعيد من افضالك العامة وانعامك التامة
ان تفضل علىّ من تاليفاتك المفيدة وتصنيفاتك السرنغية لنسخة
واحدة واجيبها ذخيرة العقبى وان اجرك الا على رب العلمين وها انا
ارسل عليك على سبيل الوداد كتابًا موسومًا بروح العباد فى ذكر الميلاد
ان وقعهٗ فى حوض القبول فهوا لمامول والله شهيد علىٰ ما اقول" ۱۲ھ

محمد عبد الكريم۔

۱۱۔ تحفۃ الصالحین | یہ رسالہ آپ نے ۱۳۵۰ھ میں تصنیف کیا، اس میں علمائے ربانی اور مشائخ کی تعظیم کے لئے اُٹھ کر کھڑا ہونا۔ اور ان کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کرنا۔ اور بزرگوں کے ہاتھ، پاؤں کو بوسہ دینا۔ احادیث نبویہ سے جایز ثابت کیا ہے۔ کریمی پریس لاہور میں طبع ہوا۔ ۳۲ صفحات ہیں۔

مولانا نے اس رسالہ کے صفحہ پر ایک نظم درج کی ہے۔ جو یہاں لکھی جاتی ہے۔

خطاب بہ منکر

دل میں لا منکر ذرا خوفِ خدا — اور رسولِ حق سے بھی کچھ کر حیا
فعلِ نبوی سے تجھے ہے کیا عناد — قولِ احمد سے ہے کیوں دل میں فساد
جانتا ہے کیوں فقیروں کو بُرا — کام ان کا ہے مخالف کون سا
ہے قدم بوسی محبوب آ کہ — ثابت از فعلِ صحابہ بے شبہ

۱۲ھ مکتوب خطی مولانا عبد الکریم قلعہ دارزی م متوفی جمعرات ۲۴ صفر ۱۳۷۷ھ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۷ء
بہ اریج سمت ۲۰۱۴ بمطابق جبہ دیوان الکریم۔ مرقوم از خزائن العلوم۔ مترجمہ مولانا احمد حسین احمد قریشی

Marfat.com

اور اجازت دی ہے اس کی آپ نے — جس کا جی چاہے قدمبوسی کرے

پھر تجھے انکار ہے کیوں اے شقی — ناپسند آتا ہے کیوں فعل نبی

غور سے پڑھ اس رسالہ کو تمام — جو لکھا اس میں صحیح ہے لاکلام

ہو چکا ہو جو نبی کے روبرو — اس میں پھر باقی رہی کیا گفتگو

جو صحابہ نے کیا ہو کوئی کام — سامنے حضرت کے ہو اُن پر سلام

اور کیا ہو آپ نے اُس کو پسند — پھر کیا شک اس میں ہے اے ہوشمند

مان لے ورنہ قیامت کو ضرور — رحمتِ حق سے تو ہو گا دُور دُور

جو کسی صالح کی پابوسی کرے — ہے کہاں لکھا بتا یہ شرک ہے

وہ کہاں سجدہ یہ پابوسی کہاں — فرق ہے اس میں زمین و آسمان

ایھا النجدی لنظر فی الکتاب — وایھا الحنفی مالک للجواب

قولِ احمد را اگر داری پسند — ہاں بیا چہ خواندۂ در دیوبند

فعلِ پیغمبر کو گر نہیں مانتا — پھر بتا دہلی میں کیا تو نے پڑھا

اور رد پڑھیں کیا ماری ہے جھک — رہ کے واں تو نے پڑھا کیا آجتک

ایھا الطالب کونوا صادقین — اخلصوا فتعلموا علم الیقین

حق اگر چاہو تو لو فقرا سے تم — نور اگر چاہو تو لو فقرا سے تم

حق پرستی کی اگر نیت نہیں — اور دل میں ترکِ ضد یت نہیں

پھر تری یہ مولویت ہے کیا — مر رہو کس کام کا جینا ترا

ہے فقیری میں بھرا نورِ خدا — مولویت میں بھلا ہے کیا دھرا

علم اک دولت ہے دولت لازوال — لیک گر ہو پاک از ضد و ملال

پاک دل مخزن ہے اس دولت کا تام — ہے چراغِ صدق یاں روشن مدام

گرچہ سب علموں میں سب سے تو بڑھا — لیک گر مطلب نہ پایا کیا پڑھا

Marfat.com

حرف اخلاص ایک ہی کافی ہے بس — کر یقیں اللہ بس باقی ہوس

گر ہوئیں لاکھوں حدیثیں تجھ کو یاد — گر نہیں اُن پر عمل اور اعتقاد

اس سے تو بہتر یہی تھا اے خبیث — اک بھی تجھ کو یاد نہ ہوتی حدیث

عزتِ فقرا ہے قرآن و حدیث — جو نہیں ہے جانتا وہ ہے خبیث

ہے قرآں عزت فقیروں کے لئے — ہے حدیث اک فخر پیروں کے لئے

اور نبی نے ان کی کیا عزت ہے کی — کیوں نہیں پھر مانتا قولِ نبی

جب کہ فقرا کی کرے عزت خدا — اور نہیں اچھا کہیں خود مصطفےٰ

پھر فقیروں سے تجھے کیا ہے عناد — ما تجیب اللہ فی یوم التناد

چھوڑ دے ان کی عداوت کا خیال — حشر میں ہوگی یہی تجھ پر وبال

چھوڑ کر ان کی عداوت۔ اور دل — صاف کر کے صدق سے آ ان کو مل

اشعۂ انوارِ ربانی کو دیکھ — لمعۂ برکاتِ سبحانی کو دیکھ

درجۂ فقر اچھلا جائے تو کیا — تُو تو ہے شیطاں کے دھوکے میں بھلا

یہ رسالہ تحفۃ العالمین اسطرح شروع ہوتا ہے۔ "درویشی مخالفوں کے لئے کچھ ایسی دلریشی ہے۔ کہ درویش نظر پڑا اور ان کی جان گئی رہ"

۱۲۔ شجرۂ قادریہ وہابیہ نوشاہیہ | یہ شجرہ شریف آپ نے ۱۳۵۰ھ میں نظم کیا۔ اس کے چند اشعار آپ کے مرشد ارشد حضرت سید فقیر اللہ شاہ مسندی رضوی بدولہی والے نے بنائے تھے۔ بعد میں مولانا محمد اعظم رح نے اس شجرہ کو پورا کیا۔ مطبع کریمی لاہور میں چھپا۔ آٹھ صفحات ہیں۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے نام کا شعر اس طرح بنایا ہے۔

ہ

پیر محمد نوشاہ حاجی — بحر ضلالت وچوں ناجی

طالب حق جو بن کر آوے — نظر عنایت تاری دا

Marfat.com

۱۳۔ ترجمہ کبریت احمر | درود شریف کبریت احمر تصنیف مبارک حضرت غوث الاعظم رح کا یہ ترجمہ آپ نے ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں کیا۔ اس کا تاریخی نام ہے "امر اسم اعظم"

۱۴۔ ترجمہ درود تاج | درود تاج کا یہ اردو ترجمہ آپ نے جمادی الاخریٰ ۱۳۵۳ھ میں کیا۔ (یعنی ستمبر ۱۹۳۴ء میں) ۔ بابو فیض رسول متعلم ایف اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور نے کریمی پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

۱۵۔ رسالہ فیضیہ معہ ختم غوثیہ | یہ ایک مختصر رسالہ بتاریخ مذکور ہی کا لکھا ہوا ہے۔ اور ترجمہ درود تاج کے ساتھ ہی چھپا ہے۔ چونکہ طالبان حق کے لئے مفید ہے اس لئے پورا نقل کیا جاتا ہے

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ احاد۔ عشرات۔ مآت۔ الوف (اکائیوں۔ دہائیوں۔ سینکڑوں۔ لاکھوں) میں ہم نے ایک ایسے عدد کی تلاش کی جو اللہ کے نام کی صورت پر ہو۔ اور اس کے خواص میں یہ ہو کہ جب اس کو اس کی کسی مثل میں ضرب دی جائے تو وہ اپنی صورت اور نام کو قائم رکھے۔ سو وہ ۵ ہے۔ یہ ۵ وتر یعنی طاق ہے۔ اور وتر ہی اس کی مثل ہے۔ اس میں دو شفعے ہیں۔ اور آپ وتر ہے۔ حدیث میں ہے۔ ان اللہ وتر۔ اللہ وتر یعنی ایک ہے۔ قرآن میں قسم ہے شفع اور وتر کی۔ والشفع والوتر۔

۵ کی صورت درحقیقت یہ ۵ ہے۔ جو کثرت استعمال اور کتابت سے ۵ ہو گیا۔ اس کو غور سے دیکھو۔ اللہ کی صورت ہے طغرائی خطوں میں دیکھو۔

امام غزالی رح نے پنجدریہ تعویذ کی بنا ۵ پر ہی رکھی ہے۔ اور مخمس کو مثلث کی شکل میں لا کر فرمایا ہے کہ جس کام کے لئے اس کو عمل میں لایا جائے تو فائدہ ہو۔ خاوند کو بچہ، مال کے لئے یہ نکالا کسی چیز پر لکھ کر سامنے کیا جائے۔ یہ تعویذ شفعوں اور وتروں سے بنایا گیا ہے۔ اس کو کسی طرف سے پھرا دو درمیان وتر ہوگا

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

Marfat.com

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں بامعنی پانچ کلمے ہیں۔ ب۔ اسم۔ اللہ۔ رحمٰن رحیم۔

۲۔ کلمہ طیبہ میں پانچ فقرے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ فقرہ نفی۔ اور اِلَّا اللہ فقرہ اثباتی۔ اور محمد تجلّی ذاتی۔ رسول تجلّی صفاتی۔ اَللہ جامع اسماء صفات معنی کُل الکل۔

۳۔ درود شریف حضوری میں بامعنی فقرے پانچ ہیں۔ صلی۔ اللہ۔ علیہ وآلہ۔ وسلم

۴۔ سورۂ فاتحہ میں اللہ کے پانچ نام ہیں۔ اللہ۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مَلِک

۵۔ باری تعالیٰ کے صفات وجوبیہ پانچ ہیں۔ سمع۔ بصر۔ علم۔ قدرت۔ ارادہ۔

۶۔ اللہ کے پانچ حرف ہیں۔ ا۔ ل۔ ل۔ ا۔ ہ

۷۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ حرف ہیں۔ م۔ ح۔ م۔ م۔ د۔ [محمد]

۸۔ اولوالعزم رسل پانچ ہیں۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسےٰ۔ عیسےٰ۔ محمد علیہم السلام۔

۹۔ ارکانِ شریعت پانچ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔

۱۰۔ ارکانِ طریقت پانچ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ علی۔ مقداد۔ سلمان۔ ابوذر رضی اللہ عنہم

۱۱۔ ارکانِ حقیقت و جامعیت پانچ ہیں۔ محمد۔ علی۔ فاطمہ۔ حسن۔ حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام

۱۲۔ مقامِ نبوت پانچ ہیں۔ مقامِ وجود۔ مقامِ محمود۔ مقامِ خلود۔ مقامِ مشہود۔ مقامِ قاب قوسین۔

۱۳ مقامِ ولایت پانچ ہیں۔ مقامِ خوف۔ مقامِ رجا۔ مقامِ تسلیم رضا۔ مقامِ فنا۔ مقامِ بقاء۔

۱۴ اس درود تاج میں آپ کے نام پانچ ہیں۔ مرفوع۔ مشفوع۔ مکتوب۔ محبوب۔ مطلوب

۱۵ ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ کلمہ طیبہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔

۱۶ اعدادِ نماز پانچ ہیں۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔

۱۷ ارکانِ نماز پانچ ہیں۔ قیام۔ قعود۔ رکوع۔ سجدہ اُولیٰ۔ سجدہ اُخریٰ۔

۱۸ مراتبِ عبادت وحصولِ قرب پانچ ہیں۔ مجاہدہ۔ مراقبہ۔ مکاشفہ۔ مشاہدہ۔ مخاطبہ۔

۱۹ حواسِ ظاہری پانچ ہیں۔ شامہ۔ ذائقہ۔ باصرہ۔ سامعہ۔ لامسہ۔

Marfat.com

۲۰ - حواسِ باطنی بھی بدستور پانچ ہیں۔ مخیلہ، واہمہ، حافظہ، متصرفہ، حسِ مشترک

۲۱ عقل پانچ ہیں۔ عقلِ معاش، عقلِ معاد، عقلِ فعال، عقلِ اول، عقلِ کل۔

۲۲ نفس بھی پانچ ہیں۔ نفسِ امارہ، نفسِ لوامہ، نفسِ ملہمہ، نفسِ مطمئنہ، نفسِ راضیہ مرضیہ۔

۲۳ پیر بھی پانچ ہیں۔ پیر امام علی مرتضےٰ رض، پیر امام حسن، پیر امام حسین، پیر عبدالقادر جیلانی پیر سید فقیر اللہ شاہ قدس سرہٗ۔

۱۶۔ بارہویں | یہ رسالہ آپ نے ۱۳۵۲ھ میں تالیف کیا۔ اس میں آپ نے گیارھویں شریف کے جشتم شریف کا جواز ثابت کیا ہے۔ اور اس کے تین شق قائم کئے ہیں۔ اطعام طعام بتاریخ تعیین تاریخ۔ تسمیہ للغیر۔ اور ہر ایک شق کو بدلائل شرعیہ ثابت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ میں گیارہویں کے تین ٹکڑے کر کے تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ جو ٹکڑا ان میں سے تم کو حرام ثابت ہو۔ وہ پھینک دو۔ اگر تینوں ٹکڑے جائز و حلال ثابت ہوں۔ تو ان کا مجموعہ گیارہویں کھالیا کرو۔ اس کے کل صفحات ۴۸ ہیں۔

۱۷۔ اثر مسند امام علی رضا | اس میں وہ حدیثیں درج ہیں۔ جو حضرت امام علی رضا رض نے اپنے آبا و اجداد کی سند سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ یہ کل ۱۹۶ حدیثیں ہیں۔ اس میں دس باب ہیں۔ ۱ کلمہ توحید میں۔ ۲ اذان میں ۳ نماز پنجگانہ اور جنازہ میں۔ ۴ اہل بیت کے فضائل میں۔ ۵ مومن حسن خلق۔ احمد محمد اسماء کی فضیلت میں۔ ۶ کھانوں پھلوں۔ پینے والی چیزوں کے بیان میں۔ ۷ خوف والدین اور صلہ رحم میں۔ ۸ فسق غیبت نمیمت سے بچانے میں۔ ۹ غزا و جہاد کی فضیلت میں ۱۰ احادیث متفرقہ۔

مولانا محمد اعظم رح نے اس کا ترجمہ سلیس اردو میں کیا ہے۔ اس پر چھبیس ۲۶ صفحات کا مقدمہ لکھا ہے۔ اور اس کو ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء میں تصنیف کیا ہے۔

یہ حجازی پریس لاہور میں چھپا۔ سب صفحات ۹۶ ہیں۔

Marfat.com

۱۸۔ حلیۃ النبیؐ بروایت علی رضؓ | اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلیہ بیان کیا ہے۔ جو امیرالمؤمنین حضرت امام علی المرتضٰے رضؓ کی روایت سے ہے۔

۱۹۔ تحفہ اخوان الصفا فی جواز السماع والغنا | اس رسالہ میں آپ نے صوفیوں کے سماع اور وجد کے دلائل احادیث و آثار۔ اور اقوال صوفیہ سے دیئے ہیں۔

۲۰۔ مناقب اہل البیت | اس میں آپ نے حضرت علی المرتضٰے رضؓ حضرت فاطمۃ الزہراء۔ حضرت امام حسن رضؓ۔ حضرت امام حسین رضؓ کے فضائل میں ہر ایک کے ذکر میں چالیس حدیثیں جمع کی ہیں۔ یہ نسخہ ابھی آپ کے ہاتھ کا قلمی ہے۔ طبع نہیں ہوا۔

۲۱۔ راہِ وصول در مدحِ رسول | یہ ایک درود شریف عربی میں تصنیف کیا ہے۔ جو سارا الف نقطہ غیر منقوط ہے۔ کوئی نقطہ والا حرف استعمال نہیں کیا۔ یہ اسطرح شروع ہوتا ہے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَالِكِ الْمُلْكِ مَلِكِ الْمُلُوْكِ الْعَلَّامِ۔" اس کے ۳۲ صفحات ہیں۔ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں چھپکر شائع ہوا۔ سائز جیبی ہے۔

۲۲۔ مکتوباتِ اعظمیہ | یہ آپ کے مکاتیب کا مجموعہ ہے۔ جو آپ نے اپنے احباب کے نام وقتاً فوقتاً لکھے۔ یہ میں نے [تراشت نے] اسی سال یعنی ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں جمع کر کے مرتب کئے ہیں۔

مکتوبات

آپ کے تین عدد مکاتیب یہاں بطور یادگار تحریر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکتوب بنام مولانا قاضی ظفرالدین احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"الی الفاضل اللبیب البلیغ الاریب الحبر المدقق والعلامۃ المحقق۔ الادیب الماہر النظام۔ اوحد علماء العظام۔ الارشد الامجد مولانا القاضی ظفرالدین احمد اوصلہ اللہ الی ما قصد۔

Marfat.com

بعد اهداء تحیۃ الاسلام واداء هدیۃ السلام۔ انی مرسل الیکم
اللطیفۃ المنیفۃ المشتملۃ علی النصیحۃ بعبارۃ فصیحۃ تلیق ان تدرج
فی صحیفتکم العربیۃ وجریدتکم الادبیۃ رأیتہا الآن اذ مضت عشر
ساعات من یوم السبت فی کتاب الامام طلحۃ بن طلحۃ الشافعی المسمّٰی
بمطالب السئول فی مناقب آل الرسول فاردت ان لا استلذ بہا واحدًا بل کلّ
من کان قائمًا او قاعدًا وہی ہٰذہٖ حضر عند علی کرم اللہ وجہہ انسان
فقال یا امیر المؤمنین اسئلک ان تخبرنی عن واجب واوجب وتحجب
وانجب۔ وصعب واصعب۔ وقریب واقرب۔ فما انجبس بیانہ بکلمانہ ولا
خلس لسانہٗ فی ہوانہٖ حتّٰی اجابہٗ علیہ السلام بابیاتہٖ۔

شعر

توب الوری واجب علیہم	وترکہم للذنوب اوجب
والدہر فی صرفہ عجیب	وغفلۃ الناس عنہ اعجب
والصدق فی الناس ثبات صعب	لکن فوت الثواب اصعب
وکلما ہو آت قریب	والموت من کل ذلک اقرب

کتبہ العاصی الاحقر المسلم عبد محمد اعظم الساکن ببلدۃ میرو دال
صانہا اللہ عن التقلب والزوال بحصیل رہیہ ضلع سیالکوٹ۔ فہذا
ماہو صحیح۔ وایصال الخبر بموضع بدوملہی وکونی مدرسًا فیہ غلط صریح۔[۱۸]

۲ مکتوب بنام سید عبد الخالق گیلانی | آپ کے ہمشیرہ زادہ سید عبد الخالق گیلانی مدرسہ دیوبند

---

[۱۸] یہ مکتوب اخبار نسیم الصبا عربی۔ السنۃ الثانیۃ عدد ۳۔ ۶ رمضان ۱۳۱۱ھ ۱۵ مارچ ۱۸۹۴ء صفحہ ۷۔ کالم ۱/۲ سے نقل کیا گیا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

صلع سہارنپور میں تحصیل علم کر رہے تھے۔ مولانا نے مکتوب ذیل فارسی نظم میں اُن کو بھیجا۔ اور مذاہب باطلہ سے بچنے کی نصیحت فرمائی اسمعوا دعوا

تا توانی ایں دو خُلقِ بی در گریز — بر سرِ چنگر اوی ہم خاک ریز

در دہانِ خارجی بگذار و گوز — رافضی را نیز در آتش بسوز

نزد نجدی زے پسر ہرگز مرو — کیں ترا خواہد نمود از حق جُدا

شیخ نجدی را بداں از خویشتن — تا نیندازد ترا اندر فتن

نجدی و ابلیس ہر دو ہَبْجَی — انہ فی ابطہ مثل الصبی

کاتفاقِ اہلِ حق بودہ بریں — انہ لک یا فتی بلس القرین

گرچہ پیش آید رہِ دیگر برو — نیست شیطان دو خلی بی ہیچ دو

روئے آں ملعون را از بول شو — گرچہ پیش آید تو ہمہ لاحول گو

الحذر بہرِ خدا کل الحذر — از دو خلی بی دراز کلامش پُر خطر

پائے بوسِ اہلِ حق شو اے پسر — الوہابی یجرک فی السقر

خاصہ آں خارج کہ او حنفی نماست — صحبتش بگزیں کہ او از حق جُداست

یخدعون الناس فی الباسہم — اضرب الفعل علی ارواسہم

گر تو خواہی تا تو باشی حق شنو — ہیچگہ نزدِ دو خلی بی تو مرو

اتباعِ حضرتِ نعماں گزیں — تا شوی بہرہ ور از دُنیا و دیں

گر تو ہستی صاحبِ صدق و یقیں — از دل و جاں مذہب نعماں گزیں

قولِ او قالِ رسول اللہ بود — و اندایں را کو ز حق آگاہ بود

اجتہادش شرح قولِ مصطفےٰ ست — فکر او در دشمن زانوار خدا ست

مسلکِ او مسلکِ حق بے گماں — از کتاب و سنت احمد عیاں

بادت از فیضِ ازل بہرہ دری — قادری شو قادری شو قادری

Marfat.com

۳۔ مکتوب بنام مولانا سید غلام مصطفٰے نوشاہی برخورداری ساہنیالوی

"السلام علیکم

میں نے کوئی کتاب نوشاہی بزرگوں کے حالات میں نہیں لکھی۔ ورنہ مجھے بھیجنے میں کوئی دریغ نہ تھا۔ — طالب دعا فقیر محمد اعظم قادری وکیلی[19] از میرووال ۲۰ رمضان ۱۳۴۹ھ

[۹ر فروری ۱۹۳۱ء]

تحریرات

آپ کے ہاتھ کی کئی تحریریں آپ کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ یہاں آپ کے دو دستخط نقل کئے جاتے ہیں۔

دستخط بر فرہنگ سکندر نامہ | فرہنگ سکندر نامہ مطبوعہ کے حاشیہ پر مولانا نے اپنے قلم سے لکھا ہے

"پئے علم کردم چو آہنگ را — گرفتم بہ آہنگ فرہنگ را
کسے گر کند عیبش از دروغ — چراغ امیدش نیابد فروغ
شود کاذب و خوار و بے اختیار — نیاید بہ بر راستاں نیز بار

قلت بفمی وکتبت بقلمی انا اضعف عباد اللہ الاکرم غلام محمد اعظم بن محمد یار۔ بعثھما اللہ فی زمرۃ الابرار۔ حنفی مذہبًا۔ والقادری مشربًا۔ ۲۰ر ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ [۳ر اکتوبر ۱۸۸۲ء]

دستخط کتاب | الحمد للہ رب العٰلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین کہ ایں کتاب مستطاب در برکات جناب رسالت مآب علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام بتاریخ چہارم ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ہجری بروز چہار شنبہ۔ از قلم شکستہ رقم بندہ محمد اعظم در جامع مسجد

---

[19] وکیلی سے مراد سید محمد نوح ساہیلوی سے نسبت ہے جو حضرت غوث اعظم رح کے فرزند اکبر تھے۔ اشرافت۔

Marfat.com

میرووال بوقت چاشت باتمام رسید۔ وارجوا ان یکون کتابی ھذا ازاجل الاخرتی
ولابنی اقبال حسین بعدی ولابنہ مظفرحسین وغیرہ بعدہ وکذالک
الی یوم القیمۃ برحمۃ اللہ تعالیٰ ولطفہ وصلی اللہ علی ھادینا ومولانا
وشفیعنا سیّد الانبیاء والمرسلین وآلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ
اھل الصدق والیقین آمین۔

اس کتاب کا حجم ۵۸۰ صفحات۔ سطور فی صفحہ ۸۔ بہت خوشخط ہے۔

صحیح مُہر آپ کی اکثر کتابوں پر یہ مُہر ثبت ہے۔ ۱۔ "از ہمہ شان محمد اعظم ست"

۲ آپ کے صحیح والد یہ شعر بھی لکھا ہوا دیکھا گیا ہے۔

۵ "انبیاؤ اولیا را ہست بس شانِ عظیم
لیکن از انہاں ہمہ شانِ محمد اعظم ست"

۳۔ کتاب تحفۃ الاحرار جامی پر آپ کی مُہر اس عبارت سے ثبت ہے۔ یہ مُہر ربڑ سے بنی ہوئی تھی۔

"افقر الفقیر الی اللہ الکریم الستار محمد اعظم بن محمد یار"

مولانا محمد اعظم معاصرین کی نظر میں

آپ کے معاصرین آپ کی علمیت اور بزرگی کے معتقد تھے۔

(۱)

انسائیکلوپیڈیا کی رائے کتاب انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن ۱۹۶۸ء صفحہ ۱۲۷۹ میں ہے

"محمد اعظم مولانا۔ (۱۸۴۵ء[۲۰] تا ۱۹۵۶ء[۲۱]) بمقام میرووال ضلع شیخوپورہ مولانا یار محمد نقشبندی کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے پائی تیرہ[۲۲] برس کی عمر میں یتیم ہو گئے۔

---

[۲۰] صحیح تاریخ ولادت ۱۸۶۱ء ہے۔ [۲۱] صحیح نام محمد یار ہے۔ [۲۲] والد کی وفات کے وقت مولانا کی عمر ۲۷ برس تھی۔ شریف

Marfat.com

شاہ فقیر اللہ نوشاہی کے مرید ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ عثمان گنج لاہور میں عظیمیہ سٹریٹ آپ ہی کے نام سے موسوم ہے۔ آپ نے بہت سی قابل قدر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔ بر مثل بتیر۔ اسم اعظم۔ نذر حوتے۔ العقیدۃ الیوسفیہ شرح قصیدہ غوثیہ۔ تحفۃ الصالحین۔ کبریت احمر۔ رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان۔ مولانا ۲ جون ۱۹۵۲ء کو فوت ہو کر جامع مسجد عظیمیہ میرووال ضلع شیخوپورہ میں دفن ہوئے۔"

(۲)

صوفی محمد اسمٰعیل کا خواب | صوفی محمد اسمٰعیل صاحب۔ جو ضلع جھنان تحصیل اجنالہ۔ ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ اب جو ضلع ورن ضلع شیخوپورہ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تعلیمی ڈائری خلاصہ تیاری صفائین میں آخری صفحہ پر اپنا یہ خواب درج کیا ہے۔

"آج بتاریخ یکم شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء بروز سنگل علی صبح (بوقت ۵ بجے) قبلہ باباجی (مولانا محمد عظیم) میرووالی قدس سرہ العالی کی زیارت ہوئی۔ آپ سفید لباس میں ملبوس ہیں۔ سرخ رنگ چہرہ چمک رہا ہے۔ لوگ فرداً فرداً ملاقات کر رہے ہیں، جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ میں نے بغل گیر ہونا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ اس وقت بھائی صاحب (صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی اقبال حسین قدس سرہ) پاس ہیں۔ جو جب میں آپ سے چمٹ گیا اور رو رو کر کہا کہ میں نے زندگی کا ایک حصہ آپ کے زیر سایہ گذارا ہے آپ نے مجھے بچوں کی طرح رکھا تھا۔ میں کس قدر مصائب و آلام میں ہوں۔ میرا ہر کوئی دشمن ہے کچھ پڑھنے کے لئے فرمائیے۔ تحفہ ہی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ پڑھا کرو۔ هَلَكَ قَوْمُ عَادٍ میں نے عرض کیا کہ آپ قبر مبارک میں کب تشریف لے جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کل۔ لیکن اب منظور کے گھر روٹی کھانے جا رہے ہوں۔ تمہارے لئے بھی سیویاں بھیجوں گا۔"

(۳)

چوہدری عبدعلی سلمٰن جاند متصل میرووال کہتا ہے۔ کہ مولوی محمد عظیم صاحب قطب زمان تھے۔

Marfat.com

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند مولانا اقبال حسین تھے۔

شاگردان رشید ظاہری علوم میں کثیر التعداد اشخاص آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں چنانچہ کچھ اسمائے گرامی لکھے جاتے ہیں۔

۱	مولانا مولوی اقبال حسین فرزند آنجناب	میردوال	شیخوپورہ
۲	مولوی مظفر حسین ولد اقبال حسین ۔ بیرہ آنجناب	〃	〃
۳	مولوی محمد حسین مرحوم	〃	〃
۴	مولوی مہتاب دین ولد گوہر دین	〃	〃
۵	چوہدری سردار خان ذیلدار و رئیس اعظم	〃	〃
۶	چوہدری مبارک علی خان و مدد نصف خان	〃	〃
۷	منشی وزیر علی خان و مدد عنایت اللہ خان راجپوت	〃	〃
۸	چوہدری ارشاد رحیم خان ایم اے انگریزی۔ گولڈ میڈلسٹ۔ ایم اے عربی۔ ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی	〃	〃
۹	سید اقبال حسین شاہ گیلانی	〃	〃
۱۰	شیخ محمد عبداللہ	〃	〃
۱۱	محمد حسین کمبوہ	نواں کوٹ ۔ شمولہ 〃	〃
۱۲	صاحبزادہ عمر عظیم ولد بابو محمد یوسف	مردانہ	〃
۱۳	منشی قائم علی خان ریٹائرڈ محکمہ تعلیم	〃	〃
۱۴	سید فضل حسین شاہ	چاند	〃
۱۵	سید عباس علی شاہ ولد فضل حسین شاہ	〃	〃
۱۶	سید شیر علی شاہ ولد فضل حسین شاہ	〃	〃

Marfat.com

۱۷	سید قاسم علی شاہ	چاند	شیخوپورہ
۱۸	میاں محمد شفیع	بریار کلہنہ	〃
۱۹	مولوی حاجی محمد شریف ولد مولوی حاجی حسین بخش مرحوم	بریار	〃
۲۰	مولانا محمد لطیف زار بی۔ اے۔ اکاؤنٹس افسیر لاہور کارپوریشن	〃	〃
۲۱	مولوی محمد حکیم	جنڈیالہ کلھاں	〃
۲۲	منشی اللہ رکھا کمبوہ	شتاب گڑھ	〃
۲۳	سید مراتب علی شاہ	اکریو بسوراں	〃
۲۴	منشی رحمت علی سکول ماسٹر گورنمنٹ سکول	نارنگ مغلاں	〃
۲۵	سید مظہر علی شاہ	موہنگنا والہ	〃
۲۶	صوفی محمد اسمٰعیل ملازم محکمہ تعلیم	ورن	〃
۲۷	حکیم خادم علی خان ملک پوری	بدوملہی	سیالکوٹ

یاران طریقت آپ کے ارادتمندوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ آپ کے بعض خواص مریدوں کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

۱	مولوی اقبال حسین فرزند آنجناب	میرووال	ضلع شیخوپورہ
۲	سید اقبال حسین ولد سید سردار شاہ گیلانی پنشنر محکمہ انہار امام مسجد دیلاں	〃	〃
۳	شیخ برکت علی ولد لبھایا	〃	〃
۴	شیخ اللہ دتا ولد لبھایا	〃	〃
۵	شیخ اللہ بخش ولد [illegible]	〃	〃
۶	شیخ اللہ دتا ولد نتھو بخش	〃	〃
۷	حاجی شیخ خدا بخش	〃	〃

Marfat.com

۸	شیخ فتح محمد		میرودال	شیخوپورہ
۹	شیخ غلام محمد		〃	〃
۱۰	شیخ غلام حیدر		〃	〃
۱۱	حسن دین ولد رنگ علی کمبوہ		〃	〃
۱۲	محمد دین ولد رنگ علی کمبوہ		〃	〃
۱۳	مستری الٰہی بخش ترکھان		〃	〃
۱۴	اللہ رکھا بافندہ		〃	〃
۱۵	چوہدری میر خاں راجپوت کھوکھر		چک علی متصل	〃
۱۶	چوہدری مراد رحیم خاں		〃	〃
۱۷	چوہدری مراد علی خاں		〃	〃
۱۸	مستری محمد بوٹا ولد خدا بخش		〃	〃
۱۹	غلام محمد کمہار		〃	〃
۲۰	مولوی عبدالعزیز کنبوہ		نواں کوٹ متصل	〃
۲۱	ابرہیم ولد الٰہی بخش کنبوہ		ظفروال	〃
۲۲	سید فضل حسین شاہ بخاری		چاند	〃
۲۳	اللہ رکھا کنبوہ		شتاب گڑھ	〃
۲۴	اللہ دتا کنبوہ		〃	〃
۲۵	مستری اکرم دین ترکھان		〃	〃
۲۶	صوفی محمد اسمٰعیل ارائیں		برج ارایاں	〃
۲۷	چوہدری قائم علی خاں راجپوت کھوکھر نمبردار سابقہ سفید پوش مردانہ			〃
۲۸	حاجی منشی قائم علی راجپوت		〃	〃

Marfat.com

۲۹	مولوی حاجی بابو محمد یوسف ولد حافظ کرم الٰہی	خطیب جامع مردانہ	شیخوپورہ
۳۰	حکیم نذیر حسین ولد حکیم محمد اعظم	〃	〃
۳۱	حکیم غلام جیلانی ولد حکیم نذیر حسین	〃	〃
۳۲	مستری الہ دین لوہار	〃	〃
۳۳	مستری میراں بخش لوہار	〃	〃
۳۴	مولوی حاجی حسین بخش ولد اللہ دتا ترکھان	خطیب جامع مسجد بریار	〃
۳۵	مولوی حاجی علی محمد ولد اللہ دتا ترکھان	〃	〃
۳۶	مولوی فقیر اللہ ولد میاں اللہ رکھا	امام مسجد	〃
۳۷	چوہدری فتح دین بریار	〃	〃
۳۸	چوہدری محمد حسین ولد فتح دین بریار	〃	〃
۳۹	چوہدری محمد دین ولد فتح دین بریار	〃	〃
۴۰	چوہدری مہاوالدین ولد فتح دین بریار	〃	〃
۴۱	عالم دین ولد علی گوہر بریار	〃	〃
۴۲	برکت علی بریار	〃	〃
۴۳	میاں اللہ رکھا بافندہ	امام مسجد	〃
۴۴	منشی رحمت علی ولد جلال دین کمہار	〃	〃
۴۵	بڈھا تیلی	〃	〃
۴۶	رمضان ولد بڈھا تیلی	〃	〃
۴۷	الہ بخش ولد بڈھا تیلی	〃	〃
۴۸	فتح دین حجام	〃	〃
۴۹	رمضان عرف جانی ماچھی	〃	〃

Marfat.com

۵۰	چوہدری خدا بخش بریار	بریار کہنہ	شیخوپورہ
۵۱	بہاوالدین بریار	〃	〃
۵۲	مستری عبدالرحیم	کوٹ بھیراں	〃
۵۳	چوہدری نصراللہ خاں سفید پوش	ماڑی خورد	〃
۵۴	نذیر حسین جٹ	〃	〃
۵۵	میاں فقیر بخش ولد بابو محمد یوسف مردانوی	لاہور یا نوالہ	〃
۵۶	بابو محمد حکیم	جنڈیالہ کلسیاں	〃
۵۷	ڈاکٹر محمد عظیم	〃	〃
۵۸	مستری حبیب اللہ ولد رمضان مغل	نارنگ منڈی	〃
۵۹	محمد شفیع المعروف بدرالدین ترکھان	〃	〃
۶۰	مولوی فضل دین گاذر امام مسجد	رستم پور	〃
۶۱	غلام محمد ستیگر ترکھان	کچلے	〃
۶۲	پیر سید محمد گیلانی	کوٹ سیداں	〃
۶۳	پیر عبدالرحیم شاہ ولد سید محمد	〃	〃
۶۴	پیر محمد شریف ولد سید محمد	〃	〃
۶۵	سید محمد مالک گیلانی	موہنگیانوالہ	〃
۶۶	ڈاکٹر عبدالغنی ولد ڈاکٹر محمد عظیم	مریدکے	〃
۶۷	میاں فضل الٰہی ولد مفتی برکت علی	〃	〃
۶۸	مستری اسمٰعیل ولد خدا بخش ترکھان	〃	〃
۶۹	الہ دین کمہار کوزہ فروش	〃	〃
۷۰	چوہدری برکت علی ولد نور الٰہی	کوٹ پنڈی داس	〃

Marfat.com

۷۱	چوہدری برکت علی راجپوت	چوڑا راجپوتاں	شیخوپورہ
۷۲	مستری عبدالغنی ترکھان	دھریانوالہ	گوجرانوالہ
۷۳	خلیفہ سلطان احمد سیال	محلہ سخی اعتبار شاہ	سیالکوٹ
۷۴	فقیر اللہ ولد سلطان احمد سیال	〃	〃
۷۵	صوفی فتح الدین شاہ خطیب جامع مسجد غوثیہ	بدوملہی	〃
۷۶	حاجی شیخ علی محمد قریشی	〃	〃
۷۷	حاجی شیخ ولی محمد قریشی	〃	〃
۷۸	حاجی محمد ابراہیم زرگر	〃	〃
۷۹	ماسٹر محمد شفیع ہزاز	〃	〃
۸۰	نور محمد نوسلم	〃	〃
۸۱	مستری محمد شریف لوہار	رنسیندوال	〃
۸۲	پیر سید رحمت علی شاہ	نونار	〃
۸۳	خوشی محمد جٹ	گیگے والی	〃
۸۴	ماسٹر حاجی حسن الدین درزی امام مسجد	ٹبہ ککے زئیاں	〃
۸۵	ماسٹر محمد الدین درزی	〃	〃
۸۶	ماسٹر محمد الدین درزی	پورہ پیراں	〃
۸۷	ماسٹر غلام حسین ولد محمد الدین درزی	〃	〃
۸۸	بابو محمد ابراہیم	〃	〃
۸۹	منشی فتح الدین سمرایوی جوڈیشل محرر	ڈسکہ	〃
۹۰	پیر فضل کریم قریشی	درگانوالی	〃
۹۱	بابو جہتاب دین ٹکٹ کلکٹر لکڑ منڈی	وزیرآباد	گوجرانوالہ

Marfat.com

۹۲	چوہدری محمد شفیع ولد نور الٰہی	بھاٹی دروازہ	لاہور
۹۳	بابو محمد شفیع	اعظمیہ سٹریٹ۔ عثمان گنج	〃
۹۴	بابو چراغ دین	〃 〃	〃
۹۵	چوہدری حاجی فیروز دین ذیلدار	قصور پورہ	〃
۹۶	بابو حنیف محمد خزانچی	پیسہ اخبار سٹریٹ	〃
۹۷	صوفی محمد اسمٰعیل ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جی پی او رحمان پورہ۔ اچھرہ		〃
۹۸	مستری محمد اسمٰعیل ولد نتھو	باغبان پورہ	〃
۹۹	سید عطاء الرحمٰن ولد سید عبدالخالق گیلانی۔ ستاریاں۔ حسینی سٹریٹ نیو شالامار ٹاؤن		〃
۱۰۰	صوفی غلام رسول	کرڑہ جیمل سنگھ	امرت سر
۱۰۱	سید عبدالخالق ولد سید غلام محمد گیلانی	رام داس	〃
۱۰۲	دارے خاں ملاح قوم جھٹہ	لاہور۔	〃
۱۰۳	محمد عبداللہ شال مرحیٹ	کرڑہ بھائی سنت سنگھ	گورداس پور
۱۰۴	پیر ملک علی شاہ قریشی ہاشمی ریٹائرڈ محکمہ تعلیم	فتح گڑھ چوڑیاں	〃
۱۰۵	پیر محمد ایوب ولد ملک علی شاہ قریشی ہاشمی	〃	〃
۱۰۶	پیر محمد یعقوب ولد ملک علی شاہ قریشی ہاشمی	〃	〃
۱۰۷	پیر خورشید عالم ولد دوست محمد قریشی ہاشمی پنشنر پولیس	〃	〃
۱۰۸	بابو حنیف رسول ولد بابو محمد حکیم خٹڑیالوی ستارہ خدمت ڈائرکٹر شپنگ کارپوریشن کراچی		
۱۰۹	مستری عالم دین۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ سندھ۔		
۱۱۰	میاں عبدالحق قریشی۔ باغبانپورہ۔ لاہور		
۱۱۱	میاں عبدالحق کھوکھر۔ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ		

یہ سب لوگ اپنے پیر صاحب کے عاشق اور فرمانبردار تھے جو ان میں سے وفات پا چکے ہیں۔ اللہ کریم ان کی مغفرت کرے۔ اور جو حیات ہیں ان کو سلامت رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

تاریخ وفات مولانا محمد اعظمؒ کی وفات بعمر اٹھانوے ۹۸ سال ہفتہ ۔ بائیسویں ۲۲ شوال ۱۳۷۵ھ ایکہزار تین سو پچھتر ہجری مطابق دو ۲ جنوری جون ۱۹۵۶ء ایکہزار نو سو چھپن عیسوی موافق بیسویں ۲۰ جیٹھ سمت ۲۰۱۳ دو ہزار تیرہ بکرمی میں بعہد سلطنت گورنر جنرل خواجہ غلام محمد ہوئی ۔ سنہ چھ جلوسی تھا ۔

مدفن آپ کا مزار مبارک موضع میرووال تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں جامع مسجد کے صحن کے شمال مشرقی کونہ میں درختِ کھجور کے نیچے پختہ بنا ہوا ہے ۔ یوم وفات شمسی تاریخ کے مطابق ہر سال عرس ہوتا ہے ۔ آپ کے پوتے مولوی مظفر حسین صاحب بڑے اہتمام سے کرتے ہیں ۔ وعظ اور نعت خوانیاں ہوتی ہیں ۔

مادۂ تاریخ

آپ کے صاحبزادہ مولوی اقبال حسینؒ نے آیت شریف سے یہ تاریخ نکالی ۔

لھم من اللہ فضلاً کبیرًا پارہ ۲۲ ع ۳ ۔

۷۵ ۱۳۹۳ھ

اعظم نام جسدا اوہ ہے پیر اعظم غوث پاک دا نظر منظور رہے جے
لہندے چڑھدے ہے دم جہان اندر کوٹ کوٹ دیوچ مشہور رہے جے
اوہدے دواریوں خیر فقیر لیندے اوتھے حرص ہوا سب دور رہے جے
میرووال دے بابے تے کرم رہدا زار نوشہی کیے ضرور رہے جے[1]

شجرۂ فقرائے مولانا محمد اعظم میرووالیؒ

سید اقبال حسین ولد سید سردار شاہ گیلانی
پہلے محکمہ انہار میں ملازم رہے ۔ اب میرووال میں مسجد ذیلداراں کے امام ہیں ۔ اپنے مرشد صاحب کا سالانہ ختم شریف کیا کرتے ہیں ۔ اب ۱۳۹۳ھ میں موجود ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ ۔

منشی قائم علی صاحب رجیوٹ ۔ موضع مرداں میں سکونت رکھتے ہیں شریعت کے پابند شریف اخلاق والے ہیں ۔ ان کی گفتگو پند و نصائح سے مملو ہوتی ہے ۔ ضعیف العمر ہیں ۔ ابوقت موجود ہیں ۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

---

[1] محمد لطیف زار نوشاہی

Marfat.com

شجرۂ فقرائے مولانا محمد اعظم میرووالی

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب۔ ڈاکٹر محمد اعظم جنڈیالہ کلیاں والے کے بیٹے ہیں پہلے ڈسپنسری رہے۔ اب ریٹائر ہو کر اپنا دواخانہ کھولا ہے۔ سچیاری شریف۔ نوشہرہ بازار۔ پیراں مشدی مریدکے ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے ہیں میرے (شرافت کے) ساتھ بھی ارادت رکھتے ہیں۔

بابو فضل الٰہی۔ یہ منشی برکت علی ولد الٰہی بخش پنڈی داس والے کے بیٹے ہیں لاہور میں ملازمت کرتے ہیں شریف الطبع نیک انسان ہیں یہ بھی مشدی مریدکے میں رہائش پذیر ہیں۔ اور میرے (شرافت کے) ساتھ بھی عقیدت رکھتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

مولوی فقیر اللہ ولد میاں اللہ دتہ موضع برمار متصل میروال میں سکونت رکھتے ہیں۔ اپنے گاؤں میں امام مسجد ہیں۔ بڑے فراخدل اور اہل سخاوت ہیں۔ میری تصنیف درود پاک ۲۵۰ شریف الصلوات کی طباعت میں دو سو پچاس روپے مدد کی۔ اور مسجد نوشاہی کی عمارت میں ایک سو روپیہ دیا۔ اس وقت موجود ہیں۔

پیر محمد سالک گیلانی۔ موضع نگانوالہ ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ اس علاقہ میں ان کے دم درود۔ تعویذ دھاگے کا بڑا شہرہ ہے۔

صوفی فتح الدین اس وقت جامع مسجد غوثیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے خطیب ہیں۔ مولوی محمد اعظم رح ان کو شاہ صاحب کہا کرتے تھے۔

مولوی پیر سید فضل کریم صاحب موضع درگا نوالی ضلع سیالکوٹ میں رہتے ہیں سادات گیلانی سے ہیں۔ والد کا نام محمد الدین بن رحیم بخش بن بڈھے شاہ بن حفیظ اللہ شاہ بن عبدالرسول بن لعمان شاہ بن فیروز دین بن امیر العسکر ابوالحسن شاہ بدیع الدین آغا گیلانی شہید ۹۰۳ھ ہے مفتون کہونہ متصل سکرگڑھ۔ ۲۱ شوال ۱۳۱۳ھ کو پیدا ہوئے تحصیل علم کے بعد منگلوار یکم صفر ۱۳۴۰ھ نماز ظہر کے بعد مولانا کی مسجد میں مولانا محمد اعظم سے بیعت کی۔ قصیدہ غوثیہ کی اجازت حاصل ہوئی۔ مولانا صاحب کی ان کے نام خط و کتابت ہے۔ یہ صاحبین درگت ہیں۔ ۱۳۹۲ھ میں موجود ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

(۹۴)

محمد امین

مولوی محمد امین شاعر[1]

آپ حضرت میاں سلطان مست ولد میاں سلطان ملک سپہیاری نوشہروی رح کے خورد مریدوں میں سے تھے۔ علوم صرف۔ نحو۔ منطق۔ فقہ۔ حدیث۔ اور تصوف میں کافی ملکہ رکھتے تھے۔ عروض میں بھی خاصی مہارت تھی۔ آپ کا مشرب وحدت الوجود تھا۔ خط نسخ و نستعلیق میں اُستادِ کامل تھے۔

مثنوی مولانا روم کی کتابت آپ نے اپنے پیر صاحب کے لئے مثنوی مولانا روم قلمی تحریر کی اور ہر ایک دفتر کے اختتام پر اپنا دستخط کیا۔ اور موحدانہ اشعار نظم کئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی طبع میں روانی بہت تھی۔ چنانچہ ناظرین اہلِ ذوق کے واسطے سب دفتروں کے اخیر سے آپ کے دستخط نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

المحرّرہ فی البدیہہ طبع ناقص در جوش بود لیکن دم نزد۔ ھو المتمم منہ للبداء والیہ المآب۔ بپاسخاطر صاحب سلطان مست ارقام یافت۔

دفترِ اول ازیں دریائے سوز — شُد بانجام و کجا انجامِ سوز
سوزِ حق را نیست پایان و کنار — عمر خضر آرد اگر اندر شمار
آبِ حیوان ست ایں بحرِ عمیق — عمر دائم یافت غرقہ ایں غریق

---

[1] میاں سلطان مست کے حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد طبقات الفوشاہیہ کے چھٹے طبقہ میں گذر چکے ہیں شرافت

Marfat.com

غرق مے شو اندریں دریائے درد — تا شوی از صحت و امراض فرد
از برائے مستی ایں جام ھُو — خم کدہ مے جو و میکن جستجو
ہر کہ او سرمست شد از جام ھُو — ہر دو عالم مست شد از جام او

(۲)

ھو المتمم باتمام رسید دفتر ثانی مثنوی المعنوی حضرت جلال الدین رومی قدس سرہٗ بتاریخ بیست و دویم شہر رمضان المبارک مطابق ۱۲۶۷ ہجری۔

دفتر ثانی ازیں دریائے سوز — شد بانجام اے چراغ افروز روز
آتش جوشش تجلی بخش روز — آب و خاکش مایۂ سودا و سوز
آب و خاکش ہیئت اشکال شگرف — زیر ہر حرفش نہاں دریائے ژرف
در صدفہائے حروفش دُرِّ راز — ہر یکے چوں آفتاب اوج ساز
آفتاب شرق زد یک ذرّہ — آب دریا از آب او یک قطرہ
ہفت دریائے فلک یک موج او — عرش بر دوشش گرفتہ اوج او
موج عشق ست ایں عمیق جاں گداز — جاں گداز جاں نواز بے نیاز
ناز او مر عاشقاں را ہم چو جاں — جان باقی یافتہ ز و انس و جاں
روشنی جانم از اسرار اوست — جان من گشتہ فدائے نام ھُو ست
جوش طبعم ہم ز فیض جوش اوست — ہوش ظاہر رفتہ و ایں جوش اوست
خواستے طبعم کہ چند ابیات جوش — در رقم آوردے خوں آب جوش
لیک گستاخی ست دم افراشتن — پیش شاہاں حال فقر انداختن
ظاہرا تمّ الکلام آمد نکو — فی الضمیر آں سرّ را باز جو
بہر شاہِ مست سرمست ازل — راز دارِ رازہائے کُنْ فَیَکُوْن
وصف او را خواستم تا سر کنم — نام با معنیش ما را بر کنم

Marfat.com

فرصتے نایافتہ ختم الکلام — میکنم اے رازداں خوش کلام
طبع ناقص داشت جوش از فضل ھُو — تا بگویم چند حرف از جوش ھُو
از ہمہ چیزم پسند آمد سکوت — خامشی بہتر ز رازِ لایموت

فی البدیہہ بہزار تشنج خاطر چند ابیات ایراد یافت۔ واللہ اعلم۔

(۳)

صورتِ انجام یافت دفتر ثالث مثنوی معنوی حضرت مولوی معنوی قدوۃ السالکین قدس سرہٗ

دفترِ ثالث بعونِ کردگار — خاتمہ پذرفت اے زیبا نگار
در نگارش آمد ایں رنگیں نگار — چوں نگارستاں شدہ زد روزگار
روزگارِ اہلِ دل ہم اہلِ دیں — زد گرفتہ روشنی صدق و یقیں
اہلِ دنیا را ازو صد الضرار — اہلِ دیں را دیں ازو شد برقرار

(۴)

بانجام رسید دفتر چہارم بعون الملک العلام۔ لمحررہٖ فی البدیہہ

دفترِ چہارم بصورت شد تمام — لیک در معنی کجا باشد تمام
داستانِ عشق را پایاں مدار — قصۂ محبوب را مطلوب دار
در طلب کاہل مشو کاہل مشو — در کلامِ عشقِ حق ساہل مشو
سہل مشمار ایں بیانِ سوز را — ایں شمارِ عشق دل افروز را
آتشِ از عشقِ حق در جاں فگن — خارِ وحشت را ازو آتش بزن
تا شود خارِ تو گلزارِ خلیل — گل کند گلزار از امرِ جلیل
گشتہ پنہاں زیرِ ہر گل گلستاں — گلستاں در گلستاں در گلستاں
گلستاں و خار را بیروں فگن — خارِ آتش خوار را آتش فگن

Marfat.com

تا کہ خارت گُل شود گُل آب رد — آب رد از ابر رحمت یاب او
آب رحمت ساقیِ باغت شود — نرگست گلزارِ مازاغت شود
چون شوی مازاغ ابصار خرد — نورِ ابصارت ترا نورِ خرد
تا شود پُر نورِ اطرافِ جبال — ز آفتابِ رحمتِ خلّاقِ جلال
ہر طرف بینی ز انوارِ حبیب — بر شعاع گردیده تن داران وجیب
جیبِ جانت مطلعِ انوارِ ھُو — گردد اے وابستۂ اطوارِ ھُو
ھُو ہویدا باشد از ہر موئے تو — موئے تو باشد کلیم اللہ خو
جانِ تو چون طور باشد نور جو — نورِ او در ہر رگت مستور جو

(۵)

تم تمام شد الدفتر الخامس من مثنوی مولوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ۔

دفترِ پنجم ز اکرامات ھو — در رقم آمد ز انعامات ھُو
مخزنِ خاصِ ز اسرارات حق — معدنِ پُر گوہرِ کلماتِ حق
زیرِ کلماتش معانی بس شگرف — نورِ حق جوشیده از حرفش بحرف
حرف حرفش ہم چو دُرہائے ثمین — پُر نمودہ گوشِ ہر صاحب یقین
از یقیں گر بشنوی این مثنوی — منبعِ انوارِ نورِ حق شوی
نورِ حق جوشد ز ہر بُن موئے تو — ہم چو مہ باشد درخشان روئے تو
از برائے شاہ ست ستر خاص — فیضیاب از فیضہائے ستر خاص
باد سرسبز از عنایت ہائے ھُو — جانِ او رخشان شود از نورِ ھُو

(۶)

تمام شد مثنوی مولوی دفتر سادس۔ خاتمہ بالخیر۔

شکر ایزد را و ہم حمد و ثنا — کہ معلّے ذاتش از وصف و ثنا

Marfat.com

برتر و بالاتر از وہم جہاں — کے بوصفش در رسند اہلِ زباں

ہم زمین و آسماں حیرانِ او — کرسی و عرشش ست سرگردانِ او

عرشش بر کرسی زدہ صافانِ اوست — با ہزاراں عز سرگردانِ اوست

بے سر و پا میروند ہفت آسماں — با ہمہ اختر شدہ حیرانِ آں

اختران و چرخ حیرانِ وے اند — ہم ملائک سرنگوں شانِ وے اند

مے نگنجد ذاتش اندر حد و عد — حد و عد را خود کہ ذاتش کے خرد

ذاتِ او در لامکان و در مکان — ہست سائر ہم چو اندر جسم جاں

جانِ عالم رشحۂ از نورِ اوست — نورِ او رخشاں شدہ از نورِ اوست

نورِ او را برنتابد ارض و کوہ — جملگی افلاک ہم گشتہ ستوہ

عرشش را یارائے انوارش نبود — با ہمہ عظمت فتاد اندر سجود

در را با افتادہ ہم ملک و ملک — گشتہ سرگرداں چو در دریا فلک

کہ فلک افتادہ اندر ولولہ — ہم زمیں تا قاف اندر زلزلہ

کہ نداریم ایں قدر در خود توان — کہ برآریم از کمالاتش زباں

چونکہ عجزِ ایں و آں مفہوم شد — شانِ ہر واحد با و معدوم شد

نوبتِ حکمتش با نسیاں در رسید — نور بارفعت بجانش در دمید

گشت انساں حاملِ نورِ قدیم — نورِ حق گردیدہ در جانش ندیم

ہم ندیم و ہم ندم در پیشِ او — گشتہ لرزاں جانِ دور اندیشِ او

حرفِ دوری گشتہ محو از صفحہ اش — نقش شد حرفِ یکے بر صفحہ اش

زاں سبب فرمانِ رب العالمین — ہست وارد در حقِ انساں ہمیں

کہ نگنجم من بعرش و آسماں — لیک گنجم در درونِ مومناں

مومناں را نورِ او رہبر شدہ — از عنایاتش ہر سو سر زدہ

Marfat.com

سرزدہ نورش ز جانہائے ما
پرتو افگندہ ز خورشید قدم

جملہ ذرات جہاں در رقص زو
رو نما گردیدہ از خورشید ہو

ہو ہویدا گشتہ از ہر موئے او
جان ہا را راح و ہو از سوئے او

ظالم و جاہل شد او مرحوم ہم
گشتہ پابند نفس شوم ہم

شومیش پیدا ز فرمان بلیس
زانکہ از راہ حقش برد آں خسیس

لیک از رہ رفتنش از سہو بود
نہ چو او اندر تکبر محو بود

چوں عنایاتش مبدل شد بہ یار
ہم ببالا رفت از راہ سجود

گشت او مسجد و افتاد در شمال او
شد مسجل باکرم فرمان او

از رہ لطف و کرم مغفور شد
دیو ملعون راندہ و مہجور شد

مقطع و پایاں ندارد ایں کلام
چند باشد بستہ او ہم عام

خواستے طبعم کہ از جوش دروں
افگند جوش دردنی را بروں

زانکہ از فیضان ایں بحر قدم
با طنم گردیدہ جویائے قدم

از قدم افگندہ موج در بروں
ایں محیط جود بر اہل فنوں

اہل فن داں آنکہ شد جویائے او
باشد تش گویائے از گویائے او

گفتگو اہل مجازے حق گریں
کے رسد دو گفتگوئے اہل دیں

اہل دیں را برگزیں از ہر دیار
تا شنوی ہم داستان ستر یار

ستر یار از داستان عشق جو
داستان عشق را پایاں مجو

ہست بے پایاں چو ایں دریائے خوں
عقل از موجش گریزاں گشتہ چوں

باز گرد اے طالب اسرار یار
گفتگو ہا ظاہری آمد غبار

بر حقایق ہائے معنی اے امیں
گفتگو آمد حجاب اے خوش حسیں

سہ مثنوی کا یہ خطی نسخہ صاحبزادہ محمد امین ولد میاں محمد فاضل نوشہروی کے کتبخانہ میں موجود ہے شرافت

Marfat.com

(۹۵)

محمد امین

حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین برخوردار ی ساہنپالوی رح

آپ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکزات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالویؒ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ صاحب علم و حلم و فضل و کمالات تھے خوارق و کرامات کا ظہور آپ سے ہوتا تھا۔

تاریخ ولادت آپ کی ولادت ہفتہ کے دن۔ پچیسویں ذیقعدہ ۱۲۴۱ھ ایکہزار دو اکتالیس ہجری مطابق یکم جولائی ۱۸۲۶ء میں ہوئی۔ [1]

آپ عبادت و ریاضت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے حالات و مقامات میں میں نے [شرافت] ایک مستقل کتاب بنام مرآۃ الدین لکھی ہے۔ نیز آپ کے حالات کا کچھ حصہ کتاب تشریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں تحریر کیا جا چکا ہے۔ اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

تصنیفات

آپ کی ایک تالیف بنام وظیفہ امینیہ موجود ہے۔ جس میں آپ نے درود مستغاث بعربی منظوم ترجمہ کے لکھا ہے۔ اس کو میں نے شعبان ۱۳۹۱ھ میں مرتب کیا ہے۔ اس میں آپ کا ایک مکتوب بھی درج ہے۔ [2]

---

[1] ثمرات الافکار خطی۔ از مولانا سید حافظ قل احمد پاکزات نوشاہ ثانی رح۔

[2] اس رسالہ کا ذکر مولانا محمد اقبال مجددی لاہوری نے احوال و آثار سید شرافت نوشاہی کے صفحہ ۵۵ پر کیا ہے۔ شرافت

Marfat.com

اولاد آپ کے تین فرزند ارجمند تھے۔

۱۔ حضرت مولانا سید حافظ روح اللہ رح المتوفی ۱۲ر صفر ۱۲۹۴ھ۔

۲۔ حضرت سید پیر فاضل شاہ رح المتوفی ۹ر صفر ۱۳۳۷ھ۔

۳۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ رح المتوفی ۲۲ر محرم ۱۳۳۷ھ

مدحیات

آپ کی توصیف میں میں نے ایک رسالہ بنام ارمغان امینیہ نظم کیا ہے جو ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء میں حمایت اسلام پریس لاہور سے طبع کرا کے شائع کیا۔ اس میں مناقب فارسی ایک۔ قصیدہ فارسی ایک۔ غزلیات فارسی پانچ۔ مناجات فارسی ایک۔ غزلیات اردو پانچ۔ مناجات بحضور فرائض اردو ایک۔ حقایق رسم امین نثر۔ مناسبت اسم شریف وامین۔ آیات امان۔ دعائے شرافت۔ اور شجرہ طیبہ قادریہ نوشاہیہ فارسی منظوم لکھے ہیں۔ ایک چھوٹی سی غزل یہاں لکھی جاتی ہے۔

غزل

عمدۂ اخیار محمد امین — واقف اسرار الٰہی یقین

زیب دہ مسند آبائے خود — چک سہن پال مقامش ببین

خاص مقرب بحضور سنی — عالم عرفان شہ محی دین

خاک کف پائے سنی بردار — خادم نوشاہ شرافت قرین ۵

تاریخ وفات مولانا سید محمد امین مختار السالکین رح کی وفات اتوار کی رات اٹھارہویں ۱۸ ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۱۰ھ ایکہزار تین سو دس ہجری مطابق آٹھویں جنوری ۱۸۹۳ء ایکہزار آٹھ سو ترانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سن ۳۶ چھتیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار موضع ساہن پال شریف ضلع گجرات۔ گورستان نوشاہیہ میں اپنے والد ماجد حضرت نوشاہ ثانی کے قدموں میں ہے۔ مادہ تاریخ "مختار دو جہان" ۱۳۱۰ھ

---

۵ ارمغان امینیہ ص ۱۷ ۵ تا بالموئہ خطی ۱۰ از سید حافظ محمد شاہ نوشاہی برخوردار ۱۰ شرافت

Marfat.com

محمد بخش

میاں محمد بخش رسول پوری

آپ میاں شاہ محمد ولد میاں سلطان احمد رسول پوری رح کے بڑے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کی سکونت رسول پور جیٹھہ میں تھی۔ جو قصبہ علی پور جیٹھہ اور قصبہ رسول نگر کے درمیان ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

تصنیفات

آپ صاحب علم تھے اور پنجابی زبان میں شعر بھی کہا کرتے۔ یہ چند چیزیں آپ کی آپ کی یادگار ہیں۔

۱۔ وفات نامہ میاں صاحب | اس میں اپنے والد میاں شاہ محمد کی وفات کا حال لکھا ہے۔ بطرز پوڑی نادر شاہ بنایا ہے۔ چند اشعار یہ ہیں۔

ایہ کھلدی ہٹ بازار سدا ہے سوت دا
سب کوچلتن ہار جو آیا دُنی تے
ہُن کرنا ہاں گفتار میں اپنے باپ دی
شاہ محمد سچیار اونہاں دا رسم ہے
وطن بھڑی گھر بار رسول پور ے وچ
عبدالرحمٰن بھی اونہاں دا خدمتگار تو شاہی قادری
پڑھ فقر دیدار کریندے بندگی
ہر دم شب بیدار

Marfat.com

۲۔ قصہ محکم و معانی | خانقاہ کے نام کچھ زمین معافی تھی۔ اُس کا قصہ بنایا ہے۔

اس کے سبب تالیف کے چند اشعار یہ ہیں۔ ؎

اِک دن شوق دے وچ آیا ذوق فقیراں سنڈا — جائے کجھ فضیلت پائے ایہو کم پسندا
نال سحر دے وقت فجر نے گئے رسول نگر دے — پاس قصر دے گھر دگر دے ڈٹھے لوک تہر دے
فقر فخر دیاں گلاں کر دے دُنیا دُنیا دار اں — مُڑ محکمے والیاں باتاں کر دے آپے وچ وچار اں
جنن شاہ اولاد سنجی دی صدقی شاہ دا جایا — کر مہربانی کہیا زبانی اونہاں ایہ فرمایا
محکمے معانی والی حقیقت سچی آکھ سُنایہو — کر تصنیف زبان اپنی تھیں سانوں لکھ پنجایہو
جیکجھ اونہاں کہیا زبانی سر تے چایا بھارا — جیکجھ حال اُتھائیں ڈٹھا آکھ سُنایا سارا

۳۔ قصہ ڈہیمول | اِس کے چند اشعار یہ ہیں۔ ؎

اِکدن یار دوست سویلے — بیٹھے مسجد وچ اکیلے
ڈہیمول ڈٹھے کر دے ہیلے — شیر جویں بھبکاری دا
اوہ دائم وچ مسیتی رہندے — آپے وچ ہمیشہ کہندے
اکدو جے نال شور مچاندے — کر دے کم خواری دا
اول آون تھوڑے تھوڑے — دِسن آپے وچ اجوڑے
ہرگز مُڑن نہ موڑے موڑے — جیوں جن ساندل باری دا
جان وت ہوون وقت دیہاں — ڈہیمول آون لکھ ہزاراں
اگے پچھے بنھ قطاراں — جیوں گھن تہہ اڈاری دا

۴۔ احوال زمانہ | اس کا شروع اس طرح پر ہے۔ ؎

جو کجھ کرے سو کرے خالق رب قدیر — اوہ پل وچ کر دا بادشاہ پل وچ کرے فقیر
اوہ پل وچ خوشی دکھاوندا پل وچ کرے ظہیر — مُڑے نہ ہرگز موڑیاں جو لکھیا تقدیر
بے پرواہی رب دی بت نویں دکھائے کھیڈ — رنگو رنگ پیدا ایتھاں اُس نوں اِکو جیڈ

Marfat.com

اُس نوں سب برابری کیڑی ہا تھی بھیڈ اوہ بود کرے نا بود تھیں اُسنوں قدرت ایڈ

دوہڑہ

الف ایس زمانے دی سار دیکھو اک آوندیاں تے اِک جاندیاں نی
اِک کھلڑے کیس بریگناں نی اک ہار سنگار بناوندیاں نی
اِکناں سُتیاں رین وہا وندی اے اک روندیاں تے کُرلاوندیاں نی
اک خوش بخوش محمد بخشا اک تیرے وانگوں بچھوں تاوندیاں نی

تحریرات | آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی مندرجہ ذیل چیزیں آپ کے وارثوں کے پاس موجود ہیں۔ میں نے (شرافت نے) خود دیکھی ہیں۔

۱	قصیدہ روحی۔	۱۳	وفات نامہ حیا نقد صاحب
۲	دعائے سریانی	۱۴	ابیاتِ منصور
۳	مناجاتِ امیر علی	۱۵	قصہ محکمہ دعائی
۴	ساعت نامہ	۱۶	قصہ ڈیہول
۵	فالنامہ	۱۷	کافی بہلیے شاہ
۶	دیو نامہ	۱۸	ابیاتِ فقیر
۷	حسابِ ضمیر	۱۹	ابیاتِ محکمہ اول
۸	شناختن ساعت روز و شب	۲۰	ریختہ شاہ مراد
۹	احکام الصلوٰۃ	۲۱	ریختہ وارث شاہ
۱۰	قہر نامہ	۲۲	ابیاتِ محمد حسین
۱۱	شجرۂ نوشاہی	۲۳	چوربیلی وارث شاہ
۱۲	میجرنی اشرف	۲۴	زکی نامہ۔

یہ سب چیزیں رسول پور چھہ میں ہیں۔

Marfat.com

دستخط زکی نامہ سے آپ کا دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

"تمت تمام شد نسخہ زکی نامہ و فرمودہ پیغمبر علیہ السلام تاریخ رمضان المبارک ۱ روز پنجشنبہ وقت پیشی اول۔ ماہ کاتک ۱۵ سمت ۱۹۳۲ بہ بدستخط محمد بخش ولد میاں شاہ محمد فقیر نوشاہی قادری ساکن خوجیانوالہ تمام شد"

آپ کی اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ آپ کے بھائی کی اولاد باقی ہے۔

سال وفات میاں محمد بخش کی وفات ۱۲۹۳ھ یکہزار دو سو ترانوے ہجری مطابق ۱۸۷۶ء یکہزار آٹھ سو چھہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ انیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع رسول پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

قطعہ تاریخ

آپ کے دوست نے بنایا تھا۔ یہ ہے

افسوس کاں محمد بخش اہل علم حلم — از دار فانی آہ بآخر کشید رخت
یارے کہ بود واقف احوال و صنف آں — گفتا بسال رحلت او۔ یار نیک بخت

۱۲۹۳

مادہ تاریخ

"نیک اختر بود" ۱۲۹۳ھ

Marfat.com

(۹۴)

محمد حنیف

مولوی محمد حنیف جلالوی رح

آپ موضع جلالہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ اور مولوی محمد جمیل جلالوی رح کے مرید سعادتمند تھے۔

عشق نبوی آپ کے بھتیجے مولوی مقبول محمد جلالوی رح نے آپ کے حالات اپنے رسالہ سبیل سلسبیل کے ص ۵۹ پر لکھے ہیں۔ اُنہیں کی عبارت میں لکھے جاتے ہیں۔

"میرے حقیقی چچا اور ہمارے مادی کے ارادتمند جناب محمد حنیف پر رحمت ہو۔ آپ کو تلاوتِ قرآن شریف کا از حد شوق تھا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق رہے۔ ایک مردِ صالح نے میرے ساتھ ذکر کیا کہ آپ ہم پر مہربانی فرماتے رہے۔ اور آپ نے مجھے چاہِ ضلالت میں گرنے کو اپنی با اثر توجہ سے بفضل خدا بچایا ہے میں ان کا شکور ہوں۔ خداوند کریم ان کو اپنی رحمت میں بہت قرین جگہ دے یہی ایک میرے پیارے چچا مرض الموت میں عرصہ بیمار رہے تو استغفار بکثرت پڑھتے رہے۔ اور لیل و نہار عجز سے بدرگاہِ غفور رحیم دعائے مغفرت کرتے۔ اور آنسو جاری رہتے جس طرح ممکن ہوتا نماز وقت پر ادا کرتے رہتے۔ مرض تو دن بدن بڑھ رہا تھا۔ اور گریہ وزاری بہت کم ہوگئی۔ مجھے خیال گذرا کہ میرے چچا جی اب کچھ تسکین خاطر معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک روز علی الصباح میں اسی حالت میں تھا۔ کہ دو شخص نورانی صورتیں جن سے میں ناواقف تھا۔ میرے دائیں بائیں نمودار ہوئے۔ ان کو مہمان خیال کیا۔ ان میں باہمی تکرار شروع ہوگیا۔ وہ یہ کہ ایک کہتا تھا کہ ایمان خوف

Marfat.com

خدا میں ہے۔ اور دوسرا کہتا کہ ایمان ہے بخشش خدا کے بھروسہ میں۔ اُن مقدسوں کی جسیم طبع دیکھ کر مجھے بھی جرأت ہوئی۔ تو میں نے کہا کہ الایمان بین الخوف والرّجاء یعنی ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ پھر تو وہ الحق کہتے غائب ہو گئے۔ اور قدرتاً میری طبیعت کو بخشش الٰہی کی امید قوی ہوئی۔ اب دل کچھ مطمئن ہے۔ بعدہٗ تھوڑے روز آپ زندہ رہ کر فوت ہوئے۔"

سالِ وفات | آپ کی وفات ۱۳۰۲ھ اکیزار تین سو دو ہجری مطابق ۱۸۸۵ء[1] اکیزار اٹھ سو پچاسی عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۲۸ھ اٹھائیس برسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر جلالہ۔ ضلع گورداسپور میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"لعل بے نظیر" ۱۳۰۲ھ

[1] سبیل سلسبیل ص۵۹ شرافت۔

Marfat.com

(۹۸)

محمد دین

مولوی حکیم محمد دین فاروقی لدھے والے؟

آپ کے والد کا نام مولوی غلام نبی ولد میاں شرف الدین بن میاں قوام الدین بن میاں معصوم فاروقی تھا۔

آپ کی بیعت طریقت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی سے برخورداری ساہسنیالوی سے تھی۔ خلافت و اجازت سے مشرف تھے۔ صاحب علم و فقر تھے۔ علم طب میں کافی مہارت تھی۔ لدھے والہ چیمیاں ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

مولوی محمد دین فاروقی کی اولاد کی تفصیل

- مولوی محمد دین کے دو بیٹے تھے۔ مولوی عبدالحمید۔ مولوی مظفر الدین۔
- مولوی عبدالحمید خوشنویس ہیں۔ لدھیوالہ سے گوجرانوالہ چلے گئے ہیں۔ ان کے دو بیٹے محمد اختر اور محمد انور موجود ہیں۔
- محمد اختر کے چار بیٹے اختر مسعود۔ اختر اصف مقصود۔ محمد فاروق سہیل اختر مسعود موجود ہیں۔
- محمد انور ولد مولوی عبدالحمید کا ایک لڑکا شہزاد انور موجود ہے۔
- مولوی مظفر الدین ولد مولوی محمد دین کے دو بیٹے محمد اسلم اور محمد اصغر موجود ہیں۔
- محمد اسلم کے دو لڑکے جاوید اسلم اور پرویز اسلم اس سال ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہیں۔

انتباہ

- مولوی محمد دین فاروقی رح کی اولاد کی یہ تفصیل کتاب انا مبتر ہیں ص ۹۶ مصنفہ ڈاکٹر محمد نواز فاروقی حافظ آبادی سے لکھی گئی ہے۔

Marfat.com

(۹۹)

محمد علی:

سائیں محمد علی کشمیری راولپنڈی والے

آپ کے والد کا نام ملک عمر بخش ولد ملک رحیم بخش بن ملک غوث تھا۔ (مدفون شبیہان نواح کشمیر)

سال ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۷۹ھ ایکہزار دوسو اُناسی ہجری مطابق ۱۸۶۱ء ایکہزار آٹھ سو اکاسٹھ عیسوی میں ہوئی۔

بیعت طریقت | آپ کا طریقت میں انتساب حضرت سید اکبر علی شاہ ولد سید حیدر شاہ ہاشمی سنگھوئی والے سے تھا۔ خلافت و اجازت پائی۔

فیضان | آپ شہر راولپنڈی میں سکونت رکھتے تھے۔ اُس علاقہ میں آپ کا فیضان عام ہے۔ آپ کے حالات میں آپ کے خلیفہ سائیں فتح خاں نے ایک کتاب بنام تذکرۃ التسیخ لکھی ہے جس میں آپ کے مفصل احوال درج ہیں۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱۔ سائیں سیف علی ۔ ۲۔ سائیں مدد علی ۳۔ سائیں عبدالرحمٰن ۴۔ سائیں منظور احمد

یار طریقت | آپ کے ایک درویش سائیں فتح علی خاں المعروف فتح خاں قلندر۔ راولپنڈی میں رہتے تھے۔

تاریخ وفات | آپ کی وفات بعمر اٹھتالیس ۴۸ سال دیر دار۔ اٹھائیسویں ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ ایکہزار تین سو چونتیس ہجری مطابق چھبیسویں ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۶ء ایکہزار نو سو سولہ عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم وقت دیدار درد ہفتم ہوئی۔ عمر سات جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار محلہ جن نگر۔ حال سوسوم ہوتا ہی محلہ۔ راولپنڈی میں ہے۔

Marfat.com

زیارتِ مزار | میں نے (شرافت نے) مزار کی زیارت کی۔ اُس دن کی تحریر یہ ہے۔

"آج بروز دوشنبہ صبح ۷ بجے ۸ مئی سنہ ۱۹۲۷ء ۲۷ محرم سنہ ۱۳۸۷ھ کو میں نے شہر راولپنڈی۔ محلہ ارجن نگر حال موسوم بہ نوشاہی محلہ میں سائیں محمد علی فقیر نوشاہی کے مزار کی زیارت کی۔ محمد شفیع نوشاہی برقنداز پاناں والہ ساکن موسن پورہ میرے ہمراہ ہے۔ مزار پر روضہ گنبد دار تعمیر ہے۔ اس میں تین قبریں ہیں۔ درمیانی قبر سائیں محمد علی کی۔ مغربی قبر اُن کے بیٹے سائیں سیف علی کی۔ اور مشرقی قبر دوسرے بیٹے سائیں مدد علی کی ہے۔

روضہ کے اندر سرہانے کی طرف دروازہ پر لکھا ہے "حق نوشہ گنج بخش" مشرقی اور مغربی دونو دیواروں پر لکھا ہے "یا غوث الاعظم دستگیر ما نوشہ" روضہ کا دروازہ جنوبی طرف یعنی پاؤں کی طرف ہے۔ دروازہ پر سنگِ مرمر کا کتبہ نصب ہے جس میں چار سطریں کندہ ہیں

"وصال جناب حضرت سائیں محمد علی صاحب طریقہ قادری بروز جمعرات مطابق ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

وصال جناب صاحبزادہ سائیں سیف علی صاحب بروز منگل مطابق ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء

تاریخ وصال صاحبزادہ مدد علی صاحب بروز اتوار مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۵ء

دختر جناب حضرت سائیں محمد علی صاحب کی اس روضہ مبارک پر اپنے پاس سے خرچ کیا۔"

روضہ کے دروازہ سے باہر اوپر اور آس پاس یہ اشعار دیوار پر لکھے ہیں۔

سہ سگِ دربارِ پیراں تو چو خواہی قربِ ربانی — کہ بر شیراں شرف دارد سگِ بارِ جیلانی

سہ بیا اے طالبِ حق کر نوش بادہ رحمت — بچھایا قادری نشتر میں مولا خوانِ نوشاہی

سہ ہمہ محتاج تو حاجت روا — المدد یا غوث الاعظم پیرِ ما

سہ بس غریبم مستمندم بے سر و سامان حقیر — یا محمد حاجی نوشہ خدارا دستگیر

یا اللہ۔ یا محمد۔ یا علی۔ یا غوث الاعظم دستگیر ما۔ نوشہ۔ نوشہ۔

روضہ سے باہر مغربی جانب دو قبریں سائیں محمد علی کے بیٹوں عبدالرحمٰن اور منظور احمد کی ہیں۔ اور اُن کے قدموں میں دو قبریں ہیں مشرقی سائیں فتح خاں کی۔ اور مغربی اُن کی اہلیہ کی۔ مادہ تاریخ "مغفور بادا" ۱۳۳۴ھ

Marfat.com

(۱۰۰)

محمد علی شاہ

سید محمد علی شاہ کیلوی رح

آپ حضرت پیر قطب شاہ[1] ڈھڈہ والے کے مرید و خلیفہ تھے۔ وہ مرید سید نوبہار شاہ پٹی والے رح کے۔ وہ مرید اپنے والد سید صدرالدین پٹی والے کے۔ وہ مرید سید شاہ کمال پٹی والے کے۔ وہ مرید سید شاہ جمال پٹی والے کے۔

---

[1] پیر قطب شاہ۔ ڈھڈہ ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ مرشد صاحب نے فرمایا تھا، تمہارا سوا للکھ مرید ہوگا۔ چنانچہ پنجاب کے اکثر علاقوں میں ان کا فقر پایا جاتا ہے۔ موضع دھاڑیوال کے قریب موضع کیلے میں ایک جگہ نشست فرمائی، وہ جگہ آجتک ان کی یادگار موجود ہے۔ لوگ وہاں منتیں مانتے اور کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کا عرس بیسویں جیٹھ کو ہوتا ہے۔ ان کے کچھ فقرائے سلسلہ کی تفصیل تذکرہ نوشاہیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں حضرت شاہ جمال پٹی والے رح کے فقرا میں لکھی جا چکی ہے جو اس میں نہیں لکھے جا سکے وہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

سید پیر قطب شاہ رح

بابا فتے شاہ	بابا آہی شاہ بہمانگھ	باباچوگتے شاہ بٹی	شیر شاہ۔ وانیاں والی
بابا بگے شاہ	منصلے امرتسر	متصل کاہنوال	متصل دھاڑیوال
بابا اکبر شاہ	بابا فضل شاہ	نتھو شاہ	بابا دتے شاہ رح

یہ شاعر ہیں۔ ایک شجرہ مخلوط نوشاہی نظم کیا، یہ شعر اس کا ہے۔ ؎

اکبر شاہ تے کرم کمایا - نام پیراں دا آکھ سنایا - جو درگاہ آہی اوہدے - عجز نیاز پکاریں دا

Marfat.com

آپ کی طبیعت بڑی جلالی تھی۔ سیف زبان تھے۔ باوجودیکہ آپ کے گاؤں کیلے میں سکھوں کی آبادی تھی۔ مگر وہ لوگ آپ کے بہت معتقد تھے۔ چند بیگھے زمین اُنہوں نے نذرانہ میں دی تھی۔ آپ کا رعب و اقبال عروج پر تھا۔ آپ نے اُس زمین میں باغ لگایا تھا جو ابھی تک موجود ہے۔ [1]

کرامت

ایک مرید کی خانہ آبادی | ایک مرتبہ آپ بمعہ اپنے خادم بابا جیوے شاہ کے موضع پنسیال میں اپنے مرید امام الدین ماشکی کے ہاں گئے۔ وہ سنہا مجرد تھا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ تم موضع سکیانوالی ضلع گورداسپور میں چلے جاؤ تمہارا خانہ آباد ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ راستہ پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں جاتے ہی ایک شریف عورت سے نکاح ہو گیا۔ اور وہ بمعہ اہلیہ کے واپس گھر آ گیا۔ [2]

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	سید رحمت علی شاہ سجادہ نشین	کیلے ضلع گورداسپور
۲	بابا جیوے شاہ	راگھووال ہوشیارپور
۳	امام الدین ماشکی	پنسیال "

مدفن | آپ کا مزار موضع کیلے متصل دھاڑیوال، ضلع گورداسپور میں۔ پیر قطب شاہ کی نشستگاہ میں واقع ہے۔

شجرۂ نسب سید محمد علی شاہ کیلوی

سید رحمت علی شاہ

سید وزیر علی شاہ — سید فقیر علی شاہ

---

[1] حالات بزرگان عظام سلسلہ نوشاہی قادری قلمی بمصنفہ صوفی نذر محمد امین ایجاد شفاخانہ حیوانات نگلہ بل شرقیت

Marfat.com

(۱۰۱)

محمد فاضل

حاجی الحرمین میاں محمد فاضل سندرپوری رح

آپ حضرت میاں نواب علی ولد میاں غلام حیدر سندرپوری رح کے چھوٹے صاحبزادہ اور مرید و خلیفہ تھے۔ فرشتہ صورت نیک سیرت تھے۔ صائم الدہر۔ قائم اللیل تھے۔ میں نے بھی ایک مرتبہ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش رح میں آپ کی زیارت کی ہے۔

عبادات | حاجی الحرمین میاں نواب علی ولد میاں میراں بخش سجادہ نشین نوشہروی رح نے کتاب رذکار الابرار میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"زیارت حرمین الشریفین کر چکے ہیں۔ صورت و سیرت میں اپنے والد ماجد کے قدم بقدم ہیں۔ رات دن یاد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے ہیں شریعت و طریقت کے پورے پورے پابند ہیں۔ اکثر تمام کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے ہیں"[1]

پیر جماعت علی شاہ ثانی علیپوری سے ملاقات | ایک مرتبہ آپ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں تشریف لے گئے اور سید پیر جماعت علی شاہ ثانی نقشبندی مجددی رح سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا تذکرہ سید چراغ علی شاہ مجددی مراڑہ والے نے جو ثانی صاحب موصوف کے خلیفہ ہیں کتاب تنویر الثانی میں اس طرح کیا ہے۔

"ہر سلاسل اہل اللہ کی قدر و منزلت آپ کو (ثانی صاحب کو) مدنظر تھی حضرت میاں محمد فاضل صاحب سجادہ نشین درگاہ سائیں نواب علی شاہ صاحب سندرپوری رح

---

[1] اذکار الابرار صفحہ ۱۴۷ شرافت

Marfat.com

ضلع سیالکوٹ والے ایکدن حضور قبلۂ عالم (ثانی صاحب) کی خدمت عالیہ میں علی پور شریف حاضر ہوئے۔ آپس میں مل کر مراقب بیٹھے۔ اِدھر حضور قبلہ عالم فرماتے کہ جناب میاں صاحب بہت فیاض ہیں۔ اُدھر میاں صاحب فرماتے جناب قبلہ عالم مجھ جیسے ناقص الحال کو بھی نگاہِ کرم سے مالا مال فرما دیتے ہیں۔ اللہ والوں کی مجلس ایسی ہی بابرکت ہوتی ہے۔ کسی نے سچ فرمایا ہے ؎

آسماں سجدہ کند سوئے زمینے کہ برد ۔۔۔ یکدو کس یکدو نفس بہرِ خدا بنشینند [۲]

آدابِ شناسی | آپ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی اولادِ کرام کا از حد ادب کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سائیں غلام مصطفےٰ جوگی فقیر نوشاہی کے عُرس پر مقام راجہ بھلا ضلع گوجرانوالہ مؤلف (شرافت) کے جدِ بزرگوار حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین نوشاہی برخورداری سجادہ نشین ساہنی پال شریف تشریف لے گئے۔ آپ بھی وہاں عُرس پر آئے تھے۔ اتفاقیہ آپ کو (میاں صاحب کو) قولنج کا دَورہ شروع ہوا۔ علاج میں بہت دیر ہوئی۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر میرے دادا صاحب کو کہا کہ اگر حضور میرے سینہ پر قدم رکھیں تو میں شفا پا جاؤں گا۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنا قدم مبارک آپ کے سینہ پر رکھا۔ تو آپ ٹھیک ہو گئے۔ [۳]

مکتوب | ایک مرتبہ میرے (شرافت کے) والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہٗ نے اثنائے سفر سے آپ کے نام ایک مراسلہ بھیجا۔ کہ آپ کے پاس اگر نوشاہی خاندان کے متعلق کوئی کتاب ہو تو آگاہ کریں۔ آپ اُسوقت گکھڑ میں تھے۔ وہاں سے جواباً یہ لکھا۔

"حضرت جناب صاحبزادہ صاحب جی مدظلہٗ۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط مل گیا"

---

[۲] تنویر الثانی ص۲۵۔ [۳] فیضِ محمد شاہی خلفی

Marfat.com

مجھے تو تاریخی کتب کا علم نہیں۔ اور نہ میرے پاس موجود ہیں۔ آپ نوشہرہ شریف سے یہ سنگوالیویں۔ یا آپ حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ کے دربار سے پورے پورے حالات کی کتابیں معلوم کر سکتے ہیں۔ باقی خیریت ہے۔

بندہ محمد فاضل گدی نشین سندر پوری حال
گمٹالہ ضلع گورداسپور، پنجاب۔" ؎
(۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء - ۲۳ شوال ۱۳۴۹ھ)

یارانِ طریقت آپ کی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ آپ کے چند خواص مرید یہ تھے۔

۱	میاں محمد صالح	سندر پور	ضلع سیالکوٹ
۲	مولوی حامد شاہ	مدیر رسالہ القادر نوشاہی گمٹالہ	گورداسپور
۳	مولوی خورشید احمد مسافر	نائب مدیر رسالہ مذکور	"

مدحیات

آپ کی مدح و توصیف میں دیوان مست عمر ساکن کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ نے اپنی کتاب قادری بوستان میں کچھ نظمیں لکھی ہیں۔ اُن میں سے کچھ یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

۵

ہن کجھ حال صاحبزادے ادبوں بول سُناواں — جایا پیر نواب علی دا صدقے صدقے جاواں
محمد فاضل ہے ولی کامل رہبر وچ زمانے — نور ربانی چمکاں مارے منہ دے اوس نگانے
نظر جدھی وچ اج تاثیراں پاک خدا نے پایاں — کافر دیکھ پکارن کلمہ دھن اسنوں وڈیایاں
ولیاں منصف اخیر زمانے ایس بشر وچ ڈتھی — دل دردی دا کھوج ہیجر وچ پڑھے وحدت دی چٹھی
قد سرو بر وچ عبادت دا نگ کمان جھلارے — دھون صراحی شکل آہی پر خم وچ زہد پیارے

؎ یہ اصل مکتوب میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

کھلا مستھا ڈھلکاں مارے قمر جوبن چمکارا — نظر اٹھاوے تاب نہ جھلے عاجز روح پیارا
پاک آلودوں میل غدودوں خاص محبت بھریا — ذوق الٰہی دے وچ اوہ دل عشق سمندر تریا
صوفی وچ اخیر زمانے اوس مثال نہ کوئی — پیر نواب علی دا جایا رحمت رب دی ہوئی
وانگوں پدر عبادت اندر ہر دم خاص حضوری — تیرا کھیاں وچ شوق الٰہی بدن خاکی روح نوری
صاحب ہمت نہ گھبرایئے زہد اندر کدے ہوئی — ظاہر باطن یاد الٰہی اندر شک نہ کوئی
خبرے میراں شیر بگا کہ کرم قلی دا چہرہ — دید دیدار بخش دا اسدا غلام حمید ردا جیرا
نواب علی گھر پوت سپوتوں دھریا قدم اگیرے — کجھ اوصاف نہ سمجھے آون عقل ناقص نے میرے
سندر پوروں مڑ دوبارہ سندر کیتا یارا — نواب علی گھر روشن ہویا مڑ کے قطب ستارا
کرن زیارت لکھاں لوکی آکے ایتھ دربارے — فیض حقیقی وچوں خالی کوئی نہ گیا پیارے
نرا پیار وجود انہاندا خلق محبت بھریا — سخن رسیلے وحدت بھرے سن ہوندا دل ہریا
ہر اک سخن کرامت رکھدا محمد فاضل والا — گو یا راز الٰہی کھلا اندر رہندا کھلا
قدم کرامت نظر کرامت نرا وجود کرامت — کیہڑی کیہڑی لکھ دکھاواں ظاہر ہر اج کرامت
امت سرور والا بیڑا ہے اج ٹھوہ وچکارے — گھمن گھیر چوطرفوں اس نوں مولا پار اتارے
اے پیر دلی ملاح بیڑے دے فرماں وڈے وڈارن — وچہ وحدت دے ٹھاٹھاں وچوں لالا پار اتارن
محمد فاضل عجب ملاحا قادریاں دے بیڑے — انشاء اللہ پار ہو جاسن مست عمر چھڈ جھیڑے
سینہ ہیت کشادہ علموں کردے سخن حقیقت — چشمہ فیض کرم دا کھلا اے پرچال شریعت
نہ مر زندہ ہویا گھر کوئی اندر غماں ساری — ہے ایہ راز خدائی مستا عاشق دی سرداری
بیتیاں تن ہویاں پیراں وچ ہے سی راز الٰہی — شاہ حسین بھرا دے بیٹے دے سنگ اک ویاہی
نام غلام محی الدین سی اسدا عالی رتبے والا
ہیبت کمال خلق دا سوہنا رتبے اندر بالا ۵ھ

۵ھ قادری بوستان منک شرافت۔

Marfat.com

دیوان مست عمر نے ایک پوری سیحرفی آپ کی بیاض میں بنائی ہے۔ جس میں تین حروف کے اشعار یاں لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ جب بہت سو ہنا مرد شاں والا اج وچ زمانے اخیر دیکھو
جسدیاں نبی دربار منظوریاں اج ملدی راہ ہدایت دا پیر دیکھو
محمد فاضل ہے اسم حضور والا چہرہ چمکیا بدر منیر دیکھو
مست عمر قربان دل جان توں میں ولاں ٹٹیاں دی ولدی دھیر دیکھو

۲۔ مس سمجھ توں بیڑا ہا فلاح ہندے آون عقل دے وچ شمار ناہیں
وڈے خلق والا وڈے علم والا محمد فاضل جیہا ہور یار ناہیں
نری پری فنا رسول جسدی اج کوئی صوفیاں وچ سردار ناہیں
مست عمر خادم اوہدے نام دا رے عالی ہور کوئی ایسا دربار ناہیں

۳۔ ھ ہور کیہڑا اج صوفیاں وچ پنجاب دے نہیں نظیر کدھرے
نوری نظر والا نوری قلب والا نہیوں دسدا ہور فقیر کدھرے
حد شرع رسول نے عین قائم دساں ہور کیہڑا ثانی پیر کدھرے
محمد فاضل دے سر تے تاج نوری مست عمر نہیں ہور ول جھیر کدھرے

تاریخ وفات میاں محمد فاضل کی وفات۔ بروز جمعہ۔ چوبیسویں ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ ایکہزار تین سو اٹھاون ہجری۔ مطابق پانچویں ۵ جنوری ۱۹۴۰ء ایکہزار نو سو چالیس عیسوی۔ موافق بائیسویں ۲۲ پوہ سمت ۱۹۹۶ ایکہزار نو سو چھیانوے بکرمی بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سنہ پانچ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر سندر پور شریف۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادہ تاریخ

"شیخ چلہ نشین" ۱۳۵۸ھ

Marfat.com

(۱۰۲)

محمود

میاں محمود حجام اگرڈیہ

یہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکوڑت نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنپالوی کے کامریڈ راسخ الاعتقاد تھا۔

خدماتِ شیخ یہ سخی۔ جواد۔ اپنے پیر صاحب کا از حد خدمتگار تھا۔ عشق و محبت میں یگانہ تھا۔ اپنا سب مال و متاع اپنے پیر صاحب کا سمجھا ہوا تھا۔ جب کبھی حضرت صاحب کی ملاقات کرتا تو نذر و شیرینی ادا کیا کرتا۔ بلکہ اگر کسی روز حضرت نوشاہِ ثانی اس کے گاؤں موضع اگرڈیہ۔ ضلع گجرات میں تشریف لیجاتے تو جتنی دفعہ وہاں کے گلی کوچوں میں ملاقی ہوتا ضرور نذرانہ ادا کرتا۔

آدابِ طریقت کا پابند تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے پہلے عشرہ میں انتقال کیا۔

Marfat.com

(۱۰۳)

مرادشاہ

بابا مرادشاہ لاہے پوری ؒ

آپ کے آباؤ اجداد پیشہ کفشدوزی کرتے تھے۔ اور موضع لاہے پور۔ مضافات نوشہرہ درکاں میں سکونت رکھتے تھے۔ وہیں مزار ہے۔

شجرہ بیعت آپ کی بیعت طریقت بابا نورے شاہ سے تھی۔ وہ مرید بابا سلطان شاہ کے۔ وہ مرید بابا عالم شاہ موضع دغلاں والا روہ کے تھے۔ [۱]

مولوی محمد الدین فقیر نوشاہی اہلحدیث۔ ساکن دیہڑ درکاں۔ ضلع گوجرانوالہ نے کتاب باغ اولیائے ہند[۱۰] میں آپ کو بابا رازق شاہ ساکن فیروزوالہ کا مرید لکھا ہے، اور آپ کے حالات اس طرح لکھے ہیں۔ [۲]

ایہ بزرگ خدا دا ہو یا موجیاں دے گھر بھائی — رازق شاہ فیروز والئے توں اوس نے عظمت پائی
لاہے پور روح رو ضدا سد اُتر نے ہو یا — سلطان شاہ سی نام بھرا ایہو توں راہ اوس پایا
سلطان شاہ پھر ہو دے وانگوں سارا ملک نوایا — اک کھتری نوں اوس مردے نے مسلمان بنایا
نام اُسدا مستانہ رکھیا خادم جدوں بنایا — ہُن تک اوس ڈھیری دے اُپر ادہ میلہ آیا

آپ کے سلسلہ فقر میں سے سائیں کالانو مسلم ۱۳۹۲ھ میں موجود ہے۔ یہ مرید بابا کنڈے شاہ عیسائی ساکن ٹھٹھہ نانک ضلع گوجرانوالہ کا۔ وہ مرید بابا چینے شاہ عیسائی ساکن ٹھٹھہ نانک کا۔ وہ مرید بابا ہوبے شاہ عیسائی ساکن ٹھٹھہ مالک کا۔ وہ مرید بابا پیارے شاہ ساکن امول کے ضلع شیخوپورہ کا۔ وہ مرید بابا چراغ شاہ ساکن بھرانہ ضلع شیخوپورہ کا۔ وہ مرید بابا مراد شاہ لاہے پوری کا۔ [۳]

---

[۱] یہ شجرہ طریقت سائیں کالانو مسلم ساکن مدن چک نے لکھوایا ہے۔ بابا عالم شاہ کا ذکر اس کتاب کے چوتھے حصہ موسوم بہ مآثر الاحبار میں لکھا جا چکا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

(۱۰۴)

مردان شاہ

سید مردان شاہ بخاری قادر آبادیؒ

آپ سیادت مآب۔ سعادت انتساب۔ آفتاب آسمان طریقت۔ ماہتاب سپہر حقیقت۔ کامل مشائخ سے تھے۔ آپ سادات بقوی بخاری سے تھے

نسب نامہ آپ کا اسم گرامی مردان شاہ تھا۔ والد کا نام سید قلندر شاہ ابن سید چراغ شاہ بن سید سعید شاہ بن سید عبداللہ شاہ بن سید کرم شاہ بن سید مبارک شاہ بن سید عبدالہادی بن سید غازی شاہ بن سید عبدالوہاب بن سید میراں شاہ بن سید جلال بن سید نظام بن سید ناصر الدین بن مخدوم سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بن سلطان سید احمد کبیر بن سید ابوالبرکات شریف اللہ جلال الدین شیر شاہ میر سرخ بخاری [مدفون اوچ متبرکہ۔ ریاست بہاول پور] بن سید ابوالمؤید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبداللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر (کذاب) بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امیر المومنین حضرت امام علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ۔

بیعت طریقت آپ کی بیعت طریقت سخی بہادر شاہ المعروف بادے شاہ فقیر نوشاہی ساکن شمسہ شریف۔ ضلع شیخوپورہ سے تھی۔ اُن کی خدمت و آداب سے فیض روحانی حاصل کیا اور خلافت پائی۔

معمولات آپ شریعت کے پابند تھے۔ نماز پنجگانہ اور روزہ ہائے ماہ رمضان المبارک

Marfat.com

پابندی سے ادا کرتے۔ ذکرِ خدا آپ کا شیوہ تھا۔ محرم کے مہینہ میں شہدائے کربلا کا ختم دلواتے۔ عاشورہ کے دن قبرستان میں جاتے اور ہر قبر کے پاس کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھتے ظہر تک فارغ ہو کر واپس آتے۔

سکونت | آپ کی سکونت موضع کوڑے کرم شاہ میں تھی۔ جو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں قصبہ قادر آباد کے پاس غربی جانب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور قادر آباد کے مشمولات سے ہے۔

قادر آباد کی آبادی کا ذکر | مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب صفحہ ۳۰۶ میں اس قصبہ کی آبادی کے متعلق لکھتے ہیں۔

"قادر آباد، خاص گجرات سے پچیس ۲۵ کوس جانب غرب دریائے چناب کے کنارے پر یہ قصبہ آباد ہے۔ پہلے سعادت مند خاں قوم مغل نے اپنے بیٹے قادر خاں کے نام پر اس کو آباد کیا۔ اور قادر آباد نام رکھا۔ بانی کی اولاد کے سوائے اہل حرفہ لوگ اس میں بہت رہتے ہیں۔ اس لئے قصبہ نامی ہو گیا ہے عمارت پختہ زیادہ۔ خام کم ہے۔ دس ہزار آٹھ سو ستر ۱۰۸۷۰ کی مردم شماری۔ دو ہزار چار سو انہتر ۲۴۶۹ گھر۔ ایک سو چوبیس ۱۲۴ دکانیں ہیں۔ کھتری سوداگر بیاں کے گیہوں کشتیوں پر لاد کر ملتان کو لے جاتے ہیں۔ ایک گذر دریا چناب کا اس قصبہ کے نام سے مشہور ہے۔"

اخلاق و عادات | آپ لباس بالکل سادہ رکھتے تھے۔ کوئی شخص دیکھنے سے نہ پہچان سکتا آپ کا شہرہ عام تھا۔ لوگ دُور دُور سے آکر زیارت کرتے اور فوائد حاصل کر کے جاتے۔

کرامات

ایک بے ادب کا ہلاک ہونا | آپ ہر سال میلہ بھڑی شاہ رحمان پر جایا کرتے۔ ایک مرتبہ وہاں گئے ہوئے تھے۔ وزیر خاں مغل قادر آبادی شراب پی کر دلبروں کی مجلس میں آگیا۔ اور نشہ کی حالت میں بے جا بکواس کرنے لگا۔ آپ نے حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحبؒ

Marfat.com

کے روضہ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا۔ یا رحمان۔ آپ کے وسیلہ پر یا میں آیا کروں گا یا یہ مغل آیا کرے گا۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ اُس کو دردِ گُردہ شروع ہو گیا۔ اور تین روز میں ہلاک ہو گیا۔

جنات سے ہمکلامی | ایک روز قادر آباد سے کوڑے کرم شاہ میں جا رہے تھے۔ دو درویش آپ کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں آپ ٹھہر گئے۔ اور کسی سے کلام کیا۔ مگر مخاطب نظر نہیں آتا تھا۔ آپ نے اپنی چادر پھینکی تو اُسی وقت نظر سے غائب ہو گئی۔ تھوڑی دیر آپ وہیں ٹھہرے رہے۔ تو وہ چادر ظاہر ہو گئی۔ اُس میں کچھ میوے لپیٹے ہوئے تھے۔ خادموں نے پوچھا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک جنیہ عورت کو دردِ زہ کی تکلیف تھی۔ اُس کا شوہر آ کر ہم سے چادر لے گیا تھا۔ حق تعالیٰ نے اُس کی تکلیف رفع کر دی ہے۔ اور وہ، چادر بمعہ ہدیہ کے دے گیا ہے۔

وجد و حالت کی توجیہ | ایک روز آپ کوڑے کرم شاہ میں بیٹھے تھے کہ آپ کا چچا زاد بھائی آ کر طریقہ نوشاہی کے وجد و رقص کا تمسخر اُڑانے لگا۔ اور کہا کہ یہ سب مکر و فریب ہے۔ صرف رونا جائز ہے۔ آپ نے جلالیت سے اُس کی طرف دیکھا تو وہ تڑپنے لگا اور سات روز تک متواتر بیہوش رہے۔ آٹھویں روز افاقہ ہوا تو آپ کا قدمبوس ہوا۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ سید حیات شاہ ۲ سید امیر شاہ ۳ سید ملنگ شاہ ۴ سید رنگ شاہ۔

Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱ سید فضل حسین ولد سید حیات شاہ بخاری نبیرہ آنجناب۔ کوڑے کرم شاہ۔ گجرات
۲ صاحبزادہ موچی " "
۳ پیرا مراسی " "
۴ اکرمدین دوزی قادرآباد "
۵ اللہ بخش حجام " "
۶ پیرا موچی رگھ "
۷ خوشی محمد موچی " "
۸ بابا نظام شاہ بدو کے سیکھواں گوجرانوالہ

واقعہ وفات

آپ نے وفات سے نو روز پہلے فرمایا کہ اب ہمارا انتقال ہونے والا ہے۔ صندوق اور کفن تیار کردو۔ چنانچہ نویں روز عشا کے وقت کو مجھ پر بیٹھے تھے۔ حاضرین کو فرمایا کلمہ طیبہ پڑھو۔ اور خود بھی پڑھا، ابھی لفظ محمد زبان پر تھا کہ روح تفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ [1]

تاریخ وفات | سید مردان شاہ کی وفات اتوار۔ تیسری ربیع الاول ۱۳۱۸ھ ایک ہزار تین سو اٹھارہ ہجری مطابق یکم جولائی ۱۹۰۰ء ایکیز رنو سو عیسوی بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۶۳ تینتالیس جلوسی میں ہوئی۔

مدفن | آپ کا روضہ، قادرآباد۔ ضلع گجرات میں ہے۔ ہر سال تیسری ماہ کو میلہ ہوتا ہے

مصرع تاریخ

دخلد میں مدفوں ہوئے قطب عرب " ۱۳۱۸ھ

---

[1] یہ سب کچھ مکتوب سید فضل حسین نبیرۂ آنجناب سے لکھا گیا ہے۔ شرافت

Marfat.com

سید مردان شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ

- سید مردان شاہ کے چار بیٹے تھے۔ سید حیات شاہ۔ سید امیر شاہ۔ سید ملنگ شاہ اور سید رنگ شاہ۔

- سید حیات شاہ۔ اپنے والد کے بڑے بھائی تھے یعنی سخی بہادر شاہ شمسہ والہ کے مرید تھے۔ موضع چک جانو کلاں ضلع گجرات میں رہا کرتے۔ میرے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ برخورداری صاحب سیالوی سے بھی فیض حاصل کیا۔ صاحب علم تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ سید فضل حسین شاہ۔ اور سید عبد حسین شاہ۔

- سید فضل حسین شاہ اپنے دادا صاحب سید مردان شاہ کے مرید تھے۔ انہوں نے ان کے حالات فارسی عبارت میں لکھ کر مجھ کو بطور مکتوب بھیجے۔ وہی حالات میں نے اردو میں درج کتاب کئے ہیں۔ یہ لاولد فوت ہوئے۔

- سید عبد حسین المعروف عبد شاہ ولد سید حیات شاہ۔ نوجوان۔ طاقتور تھے۔ بدمعاشوں کی مجلس میں بیٹھتے۔ چوری پیشہ کیا کرتے۔ جنگ و جدال۔ لڑائی فساد میں بھی کافی حصہ لیا کرتے۔ ان کے دو بیٹے۔ نذیر حسین شاہ۔ اور بشیر حسین شاہ آج کل ۱۳۹۲ھ میں قادر آباد میں موجود ہیں۔

- سید امیر شاہ ولد سید مردان شاہ کے تین بیٹے ہوئے۔ سید صادق حسین۔ اور محمد حسین یہ دو تو لاولد فوت ہوئے تیسرے محمد حسین موجود ہیں۔

- سید ملنگ شاہ ولد سید مردان شاہ کے دو بیٹے تھے۔ سید دولے شاہ اور سید رحمت علی شاہ سید دولے شاہ کا ایک بیٹا نور حسن شاہ موجود ہے۔

- سید رنگ شاہ ولد سید مردان شاہ۔ اپنے بڑے بھائی سید حیات شاہ کا مرید تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ سید غلام علی شاہ اور سید نادر شاہ۔

Marfat.com

(۱۰۵)

مقبول محمد

مولوی مقبول محمد جلالوی رح

آپ مولوی محمد جمیل جلالوی کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل و حسن اخلاق تھے۔

تعلیم | آپ نے ظاہری تعلیم مولوی نعمت اللہ[1] حنفی قادری گمٹالوی سے پائی۔ وہ آپ پر مبذول مہربان تھے۔ آپ نے کمالات علمی حاصل کئے۔

فیض صحبت | آپ کے زمانہ میں علمی مجلسیں ہوتی تھیں اور اکثر بزرگوں سے فیض صحبت حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی رحمت اللہ[2] قادری گمٹالوی اور پیر میراں بخش[3] گمٹالوی اور بابا بوٹے شاہ ساکن ونجواں کے ساتھ آپ کی صحبت تھی اور ان سے بھی مستفیض ہوتے تھے۔

تصنیفات

آپ کی تصانیف میں سے کتاب سبیل سلسبیل دیکھنے میں آئی ہے جس میں سلسلہ

---

[1] مولوی نعمت اللہ عالم بے ریا تھے۔ تہجد کے بعد ذکر جہر کیا کرتے۔ حج کو تشریف لے گئے اور وہیں ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۵ء میں انتقال کیا۔ اور اسی خطہ پاک میں دفن ہوئے۔

[2] مولوی رحمت اللہ رح مولوی نعمت اللہ کے حقیقی بھائی تھے۔ ان کی صحبت میں غفلت دور ہو جاتی تھی۔ قادری سلسلہ میں مرید تھے۔

[3] پیر میراں بخش صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ روز تہجد بکثرت پڑھا کرتے۔ شرافت۔

Marfat.com

قادریہ نوشاہیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات ہیں ۔ یہ کتاب ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۴ء میں تصنیف ہوئی اور اُسی سال روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر میں چھپی ۔ اس طرح شروع ہوتی ہے۔

" التحیات للہ والصلوات والطیبات ؎

ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن
ہے الآن کما کان دوام اللہ اکبر کا

کیا حاطہ صمد نے کل شئ پر کریمی سے
جہت کی قید سے بالا ہے شان اللہ اکبر کا

جنم اور موت سے فارغ ہے لم یلد ولم یولد
ولم یکن لہ کفوا کلام اللہ اکبر کا

احد کی صفت کے ہی تجلی ہیں جدھر دیکھو
تقرب کے لئے کافی ہے نام اللہ اکبر کا

ادب ملحوظ ہے مقبول جائے راز داری ہے
ولے ظاہر ہے مظہر سے نشان اللہ اکبر کا "

اس کتاب کی تقریظیں باہتمام اتقادر نوشاہی گھمکالہ ضلع گورداسپور کے دو شماروں میں آئی تھیں وہ یہاں درج کی جاتی ہیں ۔

۱ ۔ " اہل تصوف کو مژدہ ۔ ہمارے پاس کتاب سبیل بلسبیل من تصنیف حضرت مولانا مقبول محمد صاحب فاضل اجل و عالم باعمل زاد اللہ شرفہ ۔ انہوں نے ریویو کے لئے بھیجی ہے ۔ فاضل مصنف نے دریا کو کوزے میں بند کر دکھایا ہے ۔ خاندان قادری نوشاہی و سلسلہ نقشبندیہ کے حالات و اہل تصوف کے مقامات و دیگر دینی ضروریات کو وضاحت سے بیان کرتے ہوئے ۔ بزرگان متاخرین و متقدمین کے حالات بابرکات کو شرح و بسط سے بیان کیا ہے " ؎

۲ ۔ " یہ کتاب تصوف کی روح رواں ہے ۔ اس میں خاندان نوشاہی قادری ۔ اور سلسلہ نقشبندیہ کے حالات ہیں ۔ ..... کوڑیوں کے مول موتی بک رہے ہیں " ؎

؎ اتقاد نوشاہی جمادی الاول ۱۳۴۳ھ دسمبر ۱۹۲۴ء ؎ ایضاً رجب ۱۳۴۳ھ فروری ۱۹۲۵ء شرافت

Marfat.com

شعرگوئی آپ کو ملکہ شعرگوئی بھی حاصل تھا عربی۔ فارسی اور اردو میں اشعار کہتے تھے۔ عربی میں آپ کا نمونہ کلام یہ ہے۔

دعاء بجناب الٰہی

حَمِدْتُ اللّٰہَ حَمْدًا بِالتَّوَالِ ۔۔۔ رَءُوْفٌ رَاحِمٌ مَوْلَی الْمَوَالِ

کَرِیْمًا فَارِغًا عَنْ کُلِّ عَیْبٍ ۔۔۔ لَہٗ وَصْفُ التَّنَزُّہِ عَنْ مَقَالِ

صَلٰوۃُ اللّٰہِ دَامَتْ کُلَّ دَھْرٍ ۔۔۔ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ ثُمَّ آلِ

وَلِلْاَصْحَابِ وَالْاَتْبَاعِ طُرًّا ۔۔۔ وَاَھْلُ الدِّیْنِ اَرْسِلْ بِالنَّوَالِ

اِلٰھِیْ عَبْدُ مَقْبُوْلٍ مُحَمَّدٌ ۔۔۔ بِبَابِکَ سَائِلٌ یَا ذَا الْجَلَالِ

سَاَلْتُ الْعَفْوَ لِلْوَالِدَیْنِ ۔۔۔ سَیَغْفِرُ یَا اِلٰہَ الْخَلْقِ الْکَمَالِ

اِلٰھِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ خَوْفٍ ۔۔۔ قِنَا بِاللُّطْفِ فِیْ خَیْرِ الظِّلَالِ [۶]

شجرہ شریف کے اشعار

آپ نے فارسی میں ایک شجرہ خاندان قادری نوشاہی نظم کیا ہے۔ اس کے ابتدائی اشعار یہ ہیں۔

یا حیّ یا قیوم مجیب الدعاء ۔۔۔ مقبول محمدم رحمت بحال ما

مہدی و مبتدیم محمد جمیل ہست ۔۔۔ باروح او عطا کن فضل و ضیا لقا

شاہ جمال عالی باللطف تو مدام ۔۔۔ من سائلم تو معطی بدہی بآل ما

ہاشم شبیہ ست ابن محمد شریف پیر ۔۔۔ بخت جمال ہادی پیران پیر ما

پیر محمد ست عاشق بہ گنج بخش ۔۔۔ حاجی محمد ست تو شاہ باوفا [۷]

---

[۶] سبیل السبیل ص ۲۲۔

[۷] ایضاً ص ۱۵ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

مکتوب

آپ نے ایک مکتوب بنام مولوی حامد شاہ گمٹالوی مدیر ماہنامہ القادر نوشاہی گمٹالہ ارسال کیا۔ اُس میں طالبانِ حق کے وظیفہ کے لئے ایک دُعا بھی لکھ کر بھیجی۔ وہ مکتوب یہ ہے۔

"ہست کلیدِ درِ دار النعیم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مقبول محمد جلالوی۔ بخدمت اقدس مولوی محمد حامد شاہ صاحب گمٹالوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ع

برگ سبز ست تحفۂ درویش

ایک اہلِ بصیرت کا عطیہ دعائے صفائی قلب پیش کش ناظرین القادر ہے۔ با ترکیب مکمل طہارت سے وِرد کرنے میں بااثر ہے۔ مع نیاز نامہ ہذا مزین لوازق القادر نوشاہی فرمادیں۔ عنایت ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَہٗ وَاٰمَنَ بِکَ فَھَدَیْتَہٗ وَرَغِبَ اِلَیْکَ فَاَعْطَیْتَہٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ وَاقْتَرَبَ مِنْکَ فَاَدْنَیْتَہٗ اَللّٰھُمَّ اَمْدُدْنِیْ لِعَیْنَیَّ مَدًّا وَّاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وُدًّا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاِیْمَانَ بِکَ وَاَسْئَلُکَ الْفَضْلَ مِنَ الرِّزْقِ وَاَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اے اللہ تو مجھے ان لوگوں میں سے کر جن کی تو نے دعائیں قبول کیں اور اگر انہوں نے تجھ سے امن طلب کیا تو اُن کو تو نے ہدایت دی اور موفقت انہوں نے تیری طرف رغبت کی تو اُن کو تو نے توفیق عطا فرمادی۔ اور جب تجھ پر انہوں نے بھروسا کیا تو اُن کا تو کفیل بن گیا اور اگر اُنہوں نے تیری نزدیکی طلب کی تو اُن کے تو نزدیک ہوگیا۔ اے میرے اللہ میری زندگی اچھی طرح بسر ہو۔ اور مؤمنین کے دلوں میں میری محبت پیدا کر۔ اے اللہ میں تجھ سے

Marfat.com

ایمان کی سلامتی چاہتا ہوں اور تجھ سے
پاکیزہ روزی کا سوال کرتا ہوں اور دنیا
اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں

بقلم مقبول محمد ۲۶ مارچ ۱۹۲۵ء ۵ھ

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ مولوی محمد عبداللہ صاحب رح

۲ مولوی مختار علی صاحب رح

یاران طریقت | آپ کے خاص مرید یہ تھے۔

۱ مولوی محمد عبداللہ فرزند اکبر آنجناب ساکن جلالہ شریف ضلع گورداسپور

۲ مولوی محمد ابراہیم خاں اعوان مصنف نور نہال قادری "
۳ میاں گلاب شاہ "

قصیدہ مدحیہ

از مولوی ابوالعباس غلام رسول صاحب غازی خطیب جامع
نور گنج۔ محلہ حسین آباد۔ نارووال ضلع سیالکوٹ

جن کو مقبول محمد کا دوارہ مل گیا
اُن کو غوث پاک کے در کا سہارا مل گیا

اُن کے در پر آنے والے کس قدر خوش بخت ہیں
جنت الفردوس کا سب کو نظارا مل گیا

بحر عصیاں میں جو غوطے کھا رہے تھے بد نصیب
ڈوبنے والے جو تھے سب کو کنارا مل گیا

اُن کو کیا غم موت کا اور پھر عذاب قبر کا
جن کو میرے پیشوا۔ یہ در تمہارا مل گیا

جن کے پیر و پیشوا ہیں غوث اعظم دستگیر
وہ تو شاہی قادری ہادی ہمارا مل گیا[۹]

میرے ہادی کی نگہ جن سیکسوں پر پڑ گئی
اُن کو مولا کی قسم احمد پیارا مل گیا

۸ھ انوار تاجدار شہیدان ۱۳۴۳ھ اپریل ۱۹۲۵ء۔ ۹ھ حمیت کریما بوسیلۃ انبیاء و اولیاء حضرت

Marfat.com

تاریخِ وفات | مولوی مقبول محمد کی وفات سوموار ۔ پانچویں جمادی الاولیٰ ۱۳۵۷ھ ایکہزار تین سو ستاون ہجری مطابق چوتھی جولائی ۱۹۳۸ء ایکہزار نو سو اٹھتیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی ۔ سنہ تین جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار جلالہ شریف تحصیل شکرگڑھ ۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے ۔

مادۂ تاریخ

"مقبول برحمتِ الٰہی پیوستہ" ۱۳۵۷ھ

Marfat.com

(۱۰۶)

مُلک شاہ

سید مُلک علی شاہ مشہدی رضوی برقندازی

بدوملہی والا رح

آپ حضرت سید فقیر اللہ شاہ ولد سید احمد شاہ مشہدی رضوی برقندازی بدوملہی والا کے فرزند اکبر اور مرید خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔

اخلاق و عادات | مولانا محمد اعظم میروالی رسالہ نذرِ مسوٹے[1] جو سنہ ۱۳۳۳ھ کی تصنیف ہے آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اِس وقت آپ کے [سید فقیر اللہ شاہ کے] جانشین آپ کے صاحبزادہ خلفِ اکبر حضرت پیر سید مُلک علی شاہ صاحب ہیں۔ جو صورۃً اپنے والد بزرگوار اور سیرۃً اپنے جدِ امجد سے ملتے ہیں توحید و معارف میں اِن کا کلام عالی ہے۔ صاحب شرافت اور کریم النفس ہیں لنگر جاری رکھا ہے اور دُعا و دوا سے لوگوں کو مستفیض کر رہے ہیں" [1]

شاعری | آپ اردو میں بہترین شعر کہتے تھے۔ آپ نے شجرہ شریف نظم کیا جو پورا یہاں درج کیا جاتا ہے۔ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی

حمد تیری کی لیاقت کیا ہے مشتِ خاک کو — خاک کیا ادراک کر سکتی ہے ذاتِ پاک کو
اپنی طاقت جسقدر ہو وصف پیدا کر سکے — عشق تیرے کا ہمنہ جتنا تیرے تر سکے
تو ہے واحد تو ہے اَحد تیرا ہر جا نور ہے — نور تیرے سے جہاں سب ہو رہا معمور ہے

---

[1] نذر مسوٹے۔ حاشیہ صفحہ شرافت۔

Marfat.com

جب ازل سے غیر تیرا ہو نہیں سکتا کوئی
پھر شراکت ساتھ تیرے کس طرح ثابت ہوئی

نور واحد پاک سے روشن ہوا سارا جہاں
رنگ و بو اسما و صور باخواص جسم و جاں

بعضے تیرے نور سے بھرپور ہو کر آ گئے
اپنے اپنے وقت میں معمور ہو کر آ گئے

نبی مرسل اولیا مامور ہیں سب صالحین
راہنمائے خلق ہیں یہ پاک سارے عاشقین

عاشقان و صادقان کا ذکر ہے نعمائے دین
آتی ہے رحمت خدا کی عِنْدَ ذِکْرُ الصَّالِحِیْن

ذکر حضرت صالحین کا ورد رکھو صبح و شام
قادری شجرہ پڑھو آ جائیں گے سب پاک نام

میرے ہادی قبلۂ عالم فقیر اللہ ولی
واقف راز حقیقت در خفی و در جلی

اُن کے ہادی عاشق اللہ قبلہ احمد شاہ ہیں
بیکسوں کے جا پناہ ملجا و تکیہ گاہ ہیں

اُن کے ہادی عاشق اللہ عم صدر الدین ہیں
سلسلہ نوشاہی میں محکم ستونِ دین ہیں

اُن کے ہادی عاشق اللہ حضرت عبد الغفور
عارف و صاحب ولایت باطن پُرنور نور

سید حافظ قائم الدین ان کے ہادی رہنما
نورِ ربانی سے روشن پاک باطن ماہ لقا

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت پیچیار ہیں
معدنِ علم حقیقت مخزنِ اسرار ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ نوشہ حاجی پیر ہیں
طالبوں کے رہنما ہیں بیکسوں کی دھیر ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شاہ سلیمان نور ہیں
عشق کے میدان طوٰی میں شعلۂ کوہ طور ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ سید معروف ہیں
عارف و صاحب کرامت اولیا موصوف ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شاہ مبارک خاص ہیں
اوج میں ہے ان کا رفعہ لوگ اُن کے داس ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شاہ محمد غوث ہیں
جد اُن کے غوث اعظم غوث ابن الغوث ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شمس الدین ہیں
قبلہ کعبہ آپ کے روشن ستونِ دین ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت شاہ پیر ہیں
ابو الوقت و حضر ثانی خلق کے یہ پیر ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت سید علی
باسخاوت با کرامت در خفی و در جلی

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت مسعود ہیں
مالکِ تاجِ کرامت منتہی مقصود ہیں

Marfat.com

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ احمد ولی — نورِ باطن سے مجلّے باغِ وحدت کی کلی

ان کے ہادی عاشق اللہ سیّد صوفی باکمال — ہم معظّم ہم مکرّم در جنابِ ذوالجلال

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ عبدالسلام[1] — ماسوای اللہ سے تارک اور ہیں عالی مقام

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ عبدالوہاب — مالکِ خرقہ ولایت ہیں خلف عالی جناب

ان کے ہادی غوثِ اعظم قطبِ ربانی ہوئے — قبلہ کعبہ آپ کے محبوبِ سُبحانی ہوئے

عاشق اللہ معرفت میں بوسعیدِ اولیا — دوست در علمِ حقیقت ہیں یہ محبوبِ خدا

ان کے ہادی عاشق اللہ علی قرشی پاک ہے — رُوح اقدس آپ کا سیّاح بر افلاک ہے

ان کے ہادی عاشق اللہ بوالفرح طرطوس میں — در شرابِ شوقِ وحدت ہر نفس مانوس ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ ابوالفضل باخدا — برگزیدہ منتخب ہیں در جماعت اولیا

ان کے ہادی عاشق اللہ شیخ شبلی مقتدا — صاحبِ فضل و کرامت در عبادت بے ریا

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ جنید پیر — ولی عامل قطبِ کامل ہیں موحّد بے نظیر

ان کے ہادی عاشق اللہ سرّی سقطی باخدا — ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ معروف ہیں — کرخ میں ہے ان کا روضہ اولیا موصوف ہیں

قطبِ ہشتم قبلۂ دیں ہیں رضا موسیٰ امام — آلِ پاک مصطفےٰ صلوا علیہ والسلام

قطبِ ہفتم قبلۂ دیں موسیٰ کاظم امام — آلِ اطہر مجتبےٰ صلوا علیہ والسلام

قطبِ ششم قبلۂ دیں جعفرِ صادق امام — آلِ ختم المرسلیں صلوا علیہ والسلام

قطبِ پنجم قبلۂ دیں حضرتِ باقر امام — آلِ ختم الانبیا صلوا علیہ والسلام

قطبِ چہارم قبلۂ دیں حضرتِ عابد امام — آلِ سرورِ دو جہاں صلوا علیہ والسلام

امامِ ثالث قطبِ عالم بادشاہِ کربلا — حافظِ سرِّ امانت حامیِ دینِ خدا

---

[1] یہ عبدالسلام۔ سید صوفی کا اصل نام ہے۔ شاعر نے دونوں نام بتا دیئے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

سرورِ شہدائے اکبر المدد صابر امام — شافعِ روزِ جزا صلوا علیہ والسلام
قطبِ اہلِ قبلہ دیں شاہ حسن ثانی امام — مالکِ سرِّ نہاں صلوا علیہ والسلام
شاہِ ولایت شیرِ حق مولا علی اول امام — وارثِ علمِ نبی صلوا علیہ والسلام
یا رسول اللہ پلا دو عشق کا پُر کر کے جام — مست ہو پڑھا رہوں صلوا علیہ والسلام
آپ ہیں محبوبِ حق منظور ہیں عالی جناب — خذ یدی واشفع لنا یا سیدی یوم الحساب
عرض کرتا ہے یہ خادم آپ کا مُلکِ علی — بندۂ درگاہِ والا ہے باخلاصِ دلی
یا الٰہی برکتِ اسمائے پیرانِ عظام — ختمہ بالخیر ہو سب کام ہوں حسبُ المرام
جاری ہو ہر دم زباں پر کلمۂ توحید ھُوْ
اَنْتَ ھُوْ یَا ھُوْ ھُوَ اَلْھُوْ اَنْتَ ھُوْ یَا اَنْتَ ھُوْ [۲]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ سید غلام حیدانی۔ کتاب اذکار الابرار میں ان کے متعلق لکھا ہے کہ "یہ سجادہ نشین ہیں بڑے پرہیزگار اور عالم ہیں۔ اپنے جدِ امجد کی طرح طبابت کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور صاحبِ تاثیر بھی ہیں۔ یتیموں مسکینوں کی امداد فرماتے ہیں۔ ان کے بیٹے صاحبزادہ نیاز احمد و حبیب احمد و فقیر احمد عُرس شریف کے دنوں میں مہمانوں کی خدمت دل و جان سے کرتے ہیں۔"

۲۔ سید نواز حسن علی۔ اذکار الابرار میں ہے کہ یہ نیک نہاد خوبصورت جوان ہیں یتیموں اور ہمسایوں کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ [۳]

تاریخ وفات | سید ملک علی شاہ کی وفات سوموار نویں ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ ایکہزار تین سو انتالیس ہجری مطابق ستائیسویں دسمبر ۱۹۲۰ء ایکہزار نو سو بیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۱ گیارہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار چک ۳۳ جنوبی ضلع [illegible] حاصلہ ہے۔ مادہ تاریخ "ملک شاہ آرام گرفت"

[illegible] حضرت شیخ فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ [illegible] خوشحالی کے تھے۔ وہ مرید شیخ حبیب عجمی کے سو مرید شیخ حسن بصری کے سو مرید امام علی مرتضیٰ کے۔ یہ ان سے انتساب کی سند ہے۔ [۳] اذکار الابرار ص ۱۵۳۔ شرافت

Marfat.com

(۱۰۷)

جہرا

بابا جہرا تارڑ اگردیئہ

اِس کے والد کا نام تُلّا تھا۔ ولد خدا یار بن باقر بن محمد امین بن وہاب بن محب علی [مرید حضرت نوشہ صاحب رح] بن زرنجش بن چنن بن فتو بن بلو بن بابا حیون شہید مدفون اگرویہ ضلع گجرات۔ قوم تارڑ۔

بیعتِ طریقت | بابا جہرا، سید بوٹے شاہ ولد سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق برخورداری سانبیالوی رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ جو نفع نقصان پہنچتا مرشد کی طرف سے سمجھتا۔

عقیدت | ایکبار کسی فوجداری مقدمہ میں تحصیلدار کے پیش ہوا۔ اُس نے چھ ماہ قید کی سزا سُنائی۔ اِس نے کہا کہ تو نے مجھے آج قید سنائی ہے۔ میرے مرشد صاحب نے کل کی سنا دی ہے۔[1]

جان نذر کردی | اپنے پیر کا بڑا خدمتگار تھا۔ جب وہ ۱۳۱۸ھ میں فوت ہوئے۔ تو ان کے تجہیز و تکفین اور ختم شریف کا سارا خرچ اِسی نے کیا۔ تیسرے روز جب قل ہو کا ختم شریف مولف کے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین برخورداری سانبیالوی رح نے پڑھا تو سب حاضرین نے قرآن مجید کے ختم اور سیپارے اور کلمہ طیبہ وغیرہ کے ثواب اُن کے بلک کئے۔ جب اُنہوں نے بابا جہرا کی طرف دیکھا۔ تو اِس نے اپنے جسم کی طرف اشارہ کیا کہ میرے پاس تو یہ جان ہی ہے۔ یہ پہلے سے ہی مرشد کے بلک کردی ہوئی ہے۔[2]

اولاد | بابا جہرا کے دو بیٹے تھے۔ فضلا اور مولو۔ یہ اولاد تھا۔

---

[1] [2] فیض محمد شاہی خطی جلد اول ص ۹۲۔ تراوت۔

Marfat.com

(۱۰۸)

مہرشاہ

میاں مہر شاہ گاجر گولیہؒ

آپ میاں سلطان شاہ ولد میاں امام شاہ گاجر گولیہ کے بڑے بیٹے اور سجادہ نشین تھے بیعت وخلافت میاں محمد بخش ولد میاں جان محمد رحمانی بھڑیوالہ سے رکھتے تھے۔ صاحب عبادت ورياضت درویش تھے۔ حضرت شاہ غریب خلیفہ حضرت پاک صاحب کی اولاد سے تھے۔

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔ ۱ میاں محمد حیات ۲ میاں محمد علی سجادہ نشین۔
۳ میاں فضل احمد ۴ میاں غلام نبی۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱	میاں کرم دین گلگو	گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ
۲	مولا داد ولد کرم دین گلگو	"
۳	میاں حیات محمد ولد میاں گوہر تارڑ	گورایہ گجرات
۴	میاں غلام محمد ولد میاں محمد علی تارڑ	"
۵	محمد دین المعروف بگا مسلم شیخ	کوٹ جان محمد دالہ چھنی کریم داد

تاریخ وفات میاں مہر شاہ کی وفات پنجشنبہ یکم محرم ۱۳۲۰ھ، یکہزار تین سو بیس ہجری مطابق سوموار اپریل ۱۹۰۲ء یکہزار نو سو دو عیسوی بعہد سلطنت ابد مدت بقیم سوہنی سکندر جلوسی تھا۔

مدفن آپکی قبر گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ میں حضرت شاہ غریب رح کے گورستان میں ہے۔

مادہ تاریخ

"شہید محبت مہر شاہ" ۱۳۲۰ھ

Marfat.com

(۱۰۹)

سنگ شاہ

بابا سنگ شاہ شمسہ والے

آپ کے آباواجداد سوفیع ہردیو۔ ضلع شیخوپورہ میں پیشہ بافندگی کرتے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۴۲ھ ایکہزار دوسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۸۳۰ء ایکہزار آٹھ سو تیس عیسوی موافق سمت ۱۸۸۶ ایکہزار آٹھ سو ستاسی بکرمی میں ہوئی۔

آپ مسمی بہادر شاہ المعروف بادے شاہ شمسہ والے رح کی بیعت ہو کر کمالیت کو پہنچے اور اُن کی وفات کے بعد اُن کے سجادہ ہدایت پر بیٹھے۔ آپ کا رعب و اقبال بہت تھا۔ درویشی کے اوصاف میں کامل تھے۔ اپنے پیر کا سلسلہ آپ کے ذریعہ سے بہت رائج ہوا۔[1]

یاران طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	بابا اردو ڑے شاہ سجادہ نشین	شمسہ شریف ضلع شیخوپورہ	
۲	بابا فتح شاہ	〃	〃
۳	بابا سنگے شاہ بافندہ	ہردیو	〃
۴	بابا نظام شاہ لوہار	دیرکے باٹھ	〃
۵	سید موج دریا بخاری	قادرآباد	گجرات
۶	سید امیر شاہ ولد سید مردان شاہ بخاری	〃	〃
۷	سید ملنگ شاہ ولد سید مردان شاہ بخاری	〃	〃

---

[1] مکتوب سائیں برکت علی درویش۔ شرافت۔

Marfat.com

۸ سائیں برکت علی دلدیراں شاہ مراسی بھکنہ ضلع امرتسر

۹ سائیں دربار علی " "

۱۰ بابا سوہنے شاہ درویش

تاریخ وفات | بابا سنگے شاہ کی وفات پانچویں جمادی الاخریٰ ۱۳۱۹ھ ایک ہزار تین سو اٹھارہ ہجری مطابق تیسویں ستمبر ۱۹۰۰ء ایکہزار نوسو عیسوی موافق پندرہویں اسوج سمت ۱۹۵۷ ایکہزار نوسو ستاون بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۴۳ تینتالیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع شمسہ شریف ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"سنگے شاہ باآبرو رفت" ۱۳۱۸ھ

شجرۂ نسب بابا سنگے شاہ شمسہ والے

سید موج دریا قادر آبادی

سید فضل شاہ فرزند

Marfat.com

(۱۱۰)

میراں بخش

مولوی حکیم میراں بخش فاروقی اجتکوی[1]

آپ مولوی حاجی پیر بخش ولد مولوی قل احمد فاروقی کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کے پردادا مولوی حکیم محمد اشرف فاروقی مصنف کتاب کنز الرحمت مشہور شاعر تھے۔

بیعت طریقت آپ کی بیعت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح سے تھی۔ آپ اہل علم و عمل متبع شریعت نیک نہاد طبیب کامل تھے۔ خوشنویس بھی تھے۔ موضع اجتکے علاقہ علی پور چھہ میں سکونت رکھتے تھے۔

---

[1] حاجی پیر بخش اجتکوی کا حال تذکرۃ النوشاہیہ کے چوتھے حصہ سوم یہ مآثر الاحبار میں لکھا جا چکا ہے۔ جو وہاں نہیں درج ہو سکا۔ وہ یہاں لکھا جاتا ہے۔

ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی صلوٰۃ ماجینی موجود ہے۔ اس پر اس طرح دستخط کیا ہے۔

"تمام شد نسخہ مختصر صلوٰت ماجینی نوشتہ دست پیر بخش بن کل احمد ولد محمد اشرف تحریر یافت در ماہ ذی القعدہ در وقت ظہر تحریر یافت ۱۲۷۱ھ۔ برائے خواندن برخوردران میراں بخش و فقیر علی تحریر یافت"

یہ کتاب فضل اللہ بن ایوب بن شیخ ابو الحسن المنتسب الی ماجین کی تصنیف ہے۔

رسالہ راہ نجات پر اصلاح دستخط کیا ہے۔

"تمام شد کتاب راہ نجات مسائل برائے خواندن برخوردران امیر بخش و فقیر علی تحریر یافت"

[باقی حاشیہ بر صفحہ ۳۷۸]

Marfat.com

دستخط پندنامہ شیخ عطار | اس پر آپ کا دستخط ان الفاظ میں تحریر ہے۔

"تمت تمام شد کتاب پندنامہ من تصنیفات حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس اللہ سرہ العزیز بسید الخط حقیر غلط نویسان بخش بہر خاطر برخوردار سعادت اطوار چوغطہ چھٹہ

[بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷۷] حاجی پیر بخش نے قصہ چہار درویش پنجابی میں نظم کیا ہے جو اسطرح شروع ہوتا ہے

اول صفت الٰہی آکھاں اوہ صفتاں دا سائیں — خالق رازق جہی پچھانے کہہ توں حمد ثنائیں
اوہ خالق بے انت سنجھانو انت نہ پایا جاوے — لاشریک اوہ ہے تحقیقی ہرگز شک نہ لیاوے

اپنے پیر طریقت میاں غلام مرتضےٰ نظام آبادی کی مدح میں لکھتے ہیں۔

مرتضےٰ سائیں پیر اساڈا وچ نظام آباد دے — اکدم غافل کدیں نہ ہوندے اندر یاد خدا دے
دینہ تے رات عبادت اندر رہن ہمیشہ کھڑوتے — وچ تسبیح تہلیل رہے دی حاضر فجریں سوتے
جو کوئی آس دلے دی کرکے اس دروازے آوے — جو منگے سو لبھے اوتھوں خالی کوئی نہ جاوے
جتنے خادم اوس جنابے سب وچ سر الٰہی — شرع نبی نے قائم سمجھے دین کرنی بادشاہی
ایسا ں طرف مکان بچھانوں بیٹھیں جھنڈ لایا — میں عاجز نوں دین دنی وچ اوسے دا ہے سایا
پورے دعا قبول اوہناندی جو منہ تھیں فرمایا — اسدی نظم مریاں اتے سونا کر دکھلایا

ان اشعار پر یہ قصہ ختم ہوتا ہے

جیکوئی پڑھے اس قصے نوں صدقہ پاک نبی دا — پڑھ عبداللہ فاتحہ بخشے ہر دم پاک وصی دا
سن ہجری دا آکھ یارد باراں سے پچاسی (۱۲۸۵) — عیب جو دیکھو رکھو پردہ ہر دم بندہ عاصی

یہ قصہ حکیم مظفر حسین کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ دستخط اسطرح ہے۔

"تمام شد قصہ چہار درویش تصنیف میاں پیر بخش عرف فاروقی ساکن اجینکے۔ جناب میانصاحب پیر بخش احمد و نور میانصاحب فضل احمد ولد محمد اشرف رحمہ بدستخط مظفر حسین ولد میانصاحب فقیر علی ولد پیر بخش عرف عبدر تاریخ جمادی آخر ۱۳۱۴ھ باسم خاطر محمد حسین تحریر یافت" شد

Marfat.com

درموضع اجتکے وقت ظہر تحریر بتاریخ اول اسوج سمت ۱۹۲۵ ب ع ؎

؎ - ہرکہ خواند دعا طمع دارم — زانکہ من بندۂ گنہ گارم

؎ - نوشتہ ماند سیاہ بر سفید — نویسندہ را نیست فردا امید

؎ - من نوشتم ہرچہ دیدم در کتاب — زایں بعد واللہ اعلم بالصواب ؎

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ مولوی عسر الدین خوشنویس ؎

۲ مولوی عبد الرحیم ؎

۳ مولوی چراغ دین - عربی کے نہایت خوشنویس تھے۔ کتاب ستہ ضروریہ مصنفہ مولوی محمد حسن محدث فیض پوری ؎ ان کے ہاتھ کی کتابت کی ہوئی مطبوعہ میرے پاس موجود ہے۔

تاریخ وفات مولوی حکیم امیر بخش ؎ رؤف میراں بخش کی وفات جنگلوار - وقت فجر بیسویں رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۹ھ اکیسویں (۲۱) اپریل سنہ ۱۸۹۲ء بانوے عیسوی موافق نوویں بساکھ سمت ۱۹۴۹ اکیسواں نجاس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۳۵ پینتیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع اجتکے ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"فروغ طبیب" ۱۳۰۹ھ

عہ مطابق - جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۸۵ھ موافق ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۸ء - ۲ یہ کتابیں خطی ہیں نام شیخ عطار - صلوۃ ماچینی - رسالہ نجات چہار دہ پیش حاجی ڈاکٹر مشتاق احمد فاروقی کے پاس احمد نگر میں موجود ہیں ؎

Marfat.com

میراں بخش

حاجی میراں بخش دوبرجی والے رح

آپ قوم منہاس راجپوت سے تھے۔

شجرہ نسب | آپ کے والد کا نام میاں محمد دین تھا۔ ولد میاں چراغ عالم بن حافظ کریم بخش بن حاجی حافظ نور محمد بن میاں محمد حیات بن میاں محمد خورشید بن میاں محمد فاضل آپ کے بزرگ تین صدیوں سے قصبہ سیالکوٹ ضلع گجرات میں منصب قضا پر مقرر رہے۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت حضرت سید مکھن شاہ لاہوری خلیفہ اصغر مولانا سید حافظ الٰہی بخش برخورداری ساہنپالوی سے تھی۔

سکونت | آپ پہلے موضع دوبرجی متصل قصبہ سیالکوٹ میں سکونت رکھتے تھے بعد میں لاہور چلے گئے۔ اور وہیں رہائش اختیار کرلی۔ کچھ عرصہ سکول ماسٹر بھی رہے۔

تصنیف

آپ نے ایک کتاب پنجابی نثر میں تصنیف کی جس کا نام "جگت دی کرتوت" رکھا۔ اس میں دیہاتی لوگوں کے واقعات لکھے جیسے وہ بیاہ شادیوں پر فضول خرچ کرتے ہیں۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے ہیں ۱۔ میاں انعام اللہ ۲۔ احسان اللہ ۳ امداد اللہ

Marfat.com

ن

(۱۱۳)

نتھو

شیخ نتھو مجذوب کھجور والیہ

آپ موضع تلونڈی کھجور والی متصل رلہ والی ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ حجام پیشہ لوگوں سے تھے۔ دنیاوی مال ومتاع بہت تھا۔

واقعہ بیعت آپ کو راہِ حق کا شوق پیدا ہوا تو مال ومتاع چھوڑ کر بزرگوں کی خدمت میں جانا شروع کیا۔ لیکن کہیں سے کشود کار نہ ہوا۔ سفر کرتے کرتے درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش رح تک پہنچے اور تمام صاحبزادگان اولادِ آنجناب کے آگے عرض کیا کہ میں اس دربار کی شہرت سُن کر عشق حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ وُہ صاحب میری دستگیری کریں جو عشق دے سکتے ہوں۔ سب صاحبزادوں نے جو دربار شریف میں موجود تھے متفقہ طور پر حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد باگرات نوشاہی رح کی برخورداری صاحبزادہ علی رح کو کہا کہ آپ ہی اس کی دستگیری کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے آپ کو سامنے بٹھا کر بیعت کیا۔ آپ نے اُسوقت ایک دو تہی۔ آٹھ آنہ نقد اور بتاسے بطور شیرینی حضرت صاحب کے سامنے رکھی۔ حضور نے آپ کو فرمایا میاں نتھو! پڑھو۔ مصرع سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ

آپ نے جس وقت پڑھا تو اُسی وقت آثارِ جذبہ طاری ہو گئے۔

مجذوب ہونا یہاں تک آپ پر حالت جذب غالب ہو گئی کہ دُنیا اور مافیہا کی کوئی ہوش نہ رہی۔ درگاہ شریف حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے سامنے بحالتِ مستواری لیٹے

Marfat.com

رہتے۔ اگر کسی وقت برہنہ ہو جاتے تو لوگ آپ پر چٹائی ڈال دیتے۔ پھر آپ وہاں سے چل دیئے اور دریائے راوی کی سیر کی۔ پھر موضع چکیاں راواں میں چلے گئے۔ چھ ماہ تک قصیدہ شریفہ کا یہی مصرع وردِ زبان رکھا۔ آپ مجذوب مطلق ہو گئے۔ لباس کی بھی کوئی ضرورت نہ رہی۔ بحکم

پوشاندہ لباس ہر کرا عیبے دید بے عیباں را لباسِ عُریانی داد

آپ بالکل برہنہ ہو گئے۔

سید مکھن شاہ لاہوری رح پر فیض

حضرت سید مکھن شاہ لاہوری رح سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے چاہ ناچھو والہ [متصل درگاہ حضرت نوشہ صاحب رح] رات کو جو تاپا ہوا تھا۔ یوہ کا مہینہ تھا۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ ایک برہنہ شخص آیا اور آ کر نہانے لگا۔ حتےٰ کہ طلوعِ فجر تک وہ متواتر نہاتا ہی رہا۔ ہم نے آگ سلگائی تو وہ شخص بھی پانی سے نکل کر آگ پر آ بیٹھا۔ ہم نے پہچانا تو وہ نتھو مجذوب تھا۔ ہم نے کہا واہ نتھو۔ تجھ پر تو پیر کا بڑا کرم ہو گیا ہے۔ وہ اُس وقت توحید میں مستغرق تھا۔ کہنے لگا پیر پر بھی ہمارا ہی کرم ہے تو تو پر بھی ہمارا ہی کرم ہے۔ ہم نے اُس کی بلند حالت کو دیکھ کر کہا کہ ہم پر بھی کچھ کرم کر دو۔ اُس نے کہا منہ کھولو۔ ہم نے منہ کھولا۔ تو اپنی لعب ہمارے منہ میں لگا کر دور گیا

اس کے بعد حضرت سید مکھن شاہ رح کی زبان میں نہایت تاثیر ہو گئی۔

ف یہی واقعہ بعض لوگوں نے سید بوٹے شاہ رح کی زبان سے بیان کیا ہے جو سید مکھن شاہ کے بڑے بھائی تھے۔ کہ اُن پر شیخ نتھو نے فیض کیا۔ ممکن ہے کہ دونو بھائی اُس وقت اکٹھے ہوں۔ اور دونو پر ہی فیض ہو گیا ہو۔

ایک بے ادب کا سزا پانا

منقول ہے کہ موضع تلونڈی کھجوریاں میں کسی چوہدری کے لڑکے کی شادی تھی۔ طوائف مجرا کر رہی تھی۔ آپ بھی مستواری کی حالت میں پھرتے پھراتے وہاں آ گئے اور مجلس میں بیٹھ گئے۔ کسی عقیدت مند نے آپ کو نئے کپڑے پہنائے ہوئے تھے۔

Marfat.com

آپ نے پہلے اپنی دستار اُتار کر کنجری کو دے دی۔ پھر چادر۔ پھر کرتہ۔ پھر ذرا دیر کے بعد تہبند بھی اُتار دیا۔ چوہدری مذکور کو غصہ آیا۔ اُس نے آپ کے حق میں گستاخانہ کلمات بولے۔ آپ نے جلالیت میں آکر فرمایا: "جا تیرا بوٹا پٹ چھڑیا ئے"، چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ شادی کر چکا تو اُس کا لڑکا اور بیوقوف ہو گئے۔ اور خود در بدر گدائی کرنے پر مجبور ہو گیا، اور اسی ذلت و رسوائی میں مر گیا۔ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنۂ پاکاں زند[1]

---

[1] شیخ تھوہ مجذوب رح کے یہ سب حالات کتاب فیض محمد شاہی خطی جلد اول صفحہ ۱۱۶ اور صفحہ ۲۱۷ سے لکھے گئے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

نتھے شاہ

میاں حکیم نتھے شاہ جگدیوی رح

آپ میاں پیر شاہ ولد شیخ ہاشم شاہ تھریالوی رح کے چھوٹے بیٹے تھے بیعت و خلافت اپنے بڑے بھائی میاں حیات شاہ تھریالوی رح سے پائی۔

سالِ ولادت آپ کی پیدائش ۱۲۷۵ھ اکہزار دو سو پچھتر ہجری مطابق ۱۸۵۸ء اکہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی میں ہوئی۔ آپ چار سال عمر کے تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ تربیت و تعلیم اپنے بڑے بھائی صاحب سے پائی۔

اخلاق و عادات آپ جلیل القدر، عزیز العلم، کثیر الحلم تھے۔ شکل و صورت میں اپنے دادا صاحب کے مشابہ تھے۔ علم طب میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ خاصے نباض تھے۔ طبیعت خاموشی پسند تھی۔ اکثر موضع جگدیو کلاں میں سکونت رکھتے تھے۔[1]

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند مولوی حکیم غلام قادر صاحب ہیں۔

تاریخ وفات حکیم نتھے شاہ کی وفات جمعہ پانچویں رجب ۱۳۲۷ھ اکہزار تین سو ستائیس ہجری مطابق بائیسویں جولائی ۱۹۰۹ء اکہزار نو سو نو عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ نو جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار جگدیو کلاں ضلع امرتسر میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"شمس الفیوض" ۱۳۲۷ھ

---

[1] تذکرہ علمائے حمیدیہ ص ۲۶۷ شرافت

Marfat.com

حکیم نتھے شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ۔

میاں حکیم نتھے شاہ کے ایک ہی فرزند مولوی حکیم غلام قادر صاحب ہیں۔

- حکیم غلام قادر ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ صاحب علم و فضل، شب بیدار۔ صوفی مشرب طبیب کامل ہیں۔ موضع بھرپال میں اپنے آباؤ اجداد کے سجادہ نشین ہیں۔ اس وقت ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود ہیں فارسی اور پنجابی میں شعر بھی کہتے ہیں۔ ان کی تصنیف سے ایک چالیس صفحات کا رسالہ حقہ نامہ سلسلۃ الہاشم کی ساتویں مطبوعہ ہے۔ اس میں تمباکو نوشوں کی سخت مذمت کی ہے۔ اس کے عنوانات یہ ہیں۔ ۱ صفت باری تعالیٰ ۲ صفت حضرت رسول مقبول ۳ صفت حضرت پیران پیر ۴ در بیان حقہ ۵ در ثبوت نفی استعمال حرام و ناپاک، نشہ و مسکر از حدیث و قرآن شریف ۶ در ثبوت بے جا و اسراف خرچ حقہ کشیدن از قرآن۔ ۷ در مذمت حقہ کشیدن از زرگان ۸ در ثبوت نافی حقہ کشیدن از گفتہ صاحب ۹ در مذمت حقہ کشیدن از پیران ۱۰ مذمت حقہ کشیدن در دا گری۔ ۱۱ خاص تجربات در نقصان حقہ کشیدن ۱۲ عام تجربات در نقصان حقہ ۱۳ تجربات متفرقہ در برائی حقہ کشیدن ۱۴ در بے عزتی حقہ کشیدن۔

حقہ نامہ کے بعض اشعار یہ ہیں۔

حقہ پیون والے یار منہ دل اپنے نظر توں مار
بھنگ شراب جویں مردار بد بو آوے سخت پچھان
حقہ خرچ نفسولی جان
جو پیوے سو چ نقصان

کلی کیتیاں کو نہ جاوے ایسی منہ دے وچ سماوے
دانتن کر کر جڑ لاہوے بھادیں لاچیاں پئے چبان
حقہ خرچ نفسولی جان
جو پیوے سو چ نقصان

Marfat.com

- حکیم غلام قادر کے چار بیٹے ہیں۔ میاں غلام نبی۔ میاں غلام محی الدین۔ میاں غلام ح
اور میاں غلام علی۔

- میاں غلام نبی سکول ماسٹر ہیں۔ لاہور۔ دھن پورہ۔ راجپوت روڈ پر رہتے ہیں۔ اپنے
آپ کو حکیم ابوالضیا قادری کے نام سے شہرت دی ہے۔ ایک دواخانہ ظہور صحت نام جاری کیا
ان کے پاس شیخ ہاشم شاہ تھریالوی کی تصنیف کتابوں کا قلمی ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن کسی
کو دکھانے سے سخت پرہیز رکھتے ہیں۔ کوئی شخص ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک رسالہ بنام
تذکرہ ہاشمیہ بنا کر شائع کیا ہے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ محمد حسان الحق۔ محمد ضیاء الحق۔

میاں محمد احسان الحق کاتب۔ انہوں نے کتابوں کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے جس کا
نام فرم کھولی ہے۔ اور سلسلۃ الہاشم کے نام سے نمبروار کتابیں چھاپتے ہیں۔ شیخ ہاشم شاہ
کی کتابیں چھاپتے ہیں ان کے والد میاں غلام نبی اکثر مضامین میں کاٹ چھانٹ کر دیتے ہیں
اور ترمیم و تنسیخ کر کے کتاب کی اصلی ہیئت کو مسخ کر دیتے ہیں۔

- میاں محمد ضیاء الحق۔ قرآن مجید کے حافظ ہیں۔ اور فن کتابت کے بھی ماہر ہیں تعلیم یافتہ نوجوان
خوش اخلاق قابلیت والے ہیں۔

انتباہ

یہ تذکرہ اولاد حکیم ننھے شاہ جگدیوی میں نے ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں لکھا تھا جن کو موجود
لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ اس سال میں زندہ موجود تھے۔

Marfat.com

شجرۂ فقرائے حکیم نتھے شاہ جگدیوی

لبھو شاہ ۔ جگدیو والہ متولد ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۸ء متوفی ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء — مولوی عثمان قادری قرشندیہ تھرپال سیالکوٹ

والد کا نام فضل الدین قوم کنبوہ سے تھا۔

یہ پنجابی زبان کا بہترین شاعر تھا۔ اسکی

یہ کتابیں موجود ہیں۔

۱۔ گنج عرفان ۔ یعنی دو ہڑہ جات۔

۲۔ لعتیہ کلام مجموعہ کافیاں ۳۲ صفحات

۳۔ قصہ سسی پنوں۔

۴۔ قصہ ہیر رانجھا

۵۔ سیحرفی معرفت ۔ اس کی کتابوں کو سلسلۃ الھاشم والے چھپوا رہے ہیں بیان ایک نعت شریف کے تین شعر بطور نمونہ کلام درج کئے جاتے ہیں۔

کرنا رکے پار میں صل علیٰ دیہو درشن ایس کمینے نوں
تیری رحمت عالم برس رہی وتا کھول توحید خزینے نوں
اوہ کردے نے پاک پلیتاں نوں کڈھ کفر شرک دیاں ریتاں نوں
بت توڑ آباد مسیتاں نوں اوتھاں پکڑ یا ایس قرینے نوں

لبھو جام منگے اک مستی دا اُٹھے خوف بلندی پستی دا
رہے شک نہ میری ہستی دا وچوں کڈھیا مرنے جینے نوں

- میاں غلام نبی ۔ لاہور
- میاں غلام محی الدین
- میاں غلام حیدر
- میاں غلام علی
- صوفی عبدالمجید

بلھے شاہ ۔ ماڑی ٹھاکراں موجود ہے

تاج الدین ۔ ماڑی ٹھاکراں

صوفی الہدین

سائیں لال شاہ
ساکن نظام پورہ مول سنگھ والہ
منڈی شیخوپورہ

صوفی علم الدین

Marfat.com

(۱۱۳)

نتھے شاہ

سائیں نتھے شاہ لاہوری رح

یہ قوم ڈکھڑ راجپوت سے لاہور کا رہنے والا تھا۔ حضرت سید مکھن شاہ برخوردار لاہوری۔ ابن سید حافظ الٰہی بخش خلیفہ حق صاحب سیالوی رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ مرتبہ صفائی القلب پر فائز تھا۔ بالکل اپنے پیر روشن ضمیر کا نیم شکل ہو گیا تھا۔ اس کی پیری مریدی کا سلسلہ جاری تھا۔

تاریخ وفات | سائیں نتھے شاہ کی وفات ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۴۸ھ ایکہزار تین سو اٹھتالیس ہجری، مطابق نومبر ۱۹۲۹ء ایکہزار نو سو انتیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی، سنہ بیس جلوسی تھا۔

مدفن | اس کی قبر گلابی چوکی۔ لاہور میں ہے۔

مادہ تاریخ

« نتھے شاہ محرم رحوزاکہ » ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

(۱۱۵)

نصر دین

فقیر نصر دین برقندازی گوندلانوالیہؒ

آپ فقیر فضل دین برقنداری ۔ساکن گوندلانوالہ ۔متصل گوجرانوالہ کے چوتھے بیٹے تھے ۔ آپ کی ولادت ۱۲۳۹ھ ایکہزار دوسو اُنتالیس ہجری ۔مطابق ۱۸۲۳ء ایکہزار آٹھسو تیئیس عیسوی میں ہوئی ۔

آپ ابھی ایک سال کے بچہ ہی تھے ۔کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا ۔اس لئے جوان ہونے پر اپنے بڑے بھائی صاحب فقیر چراغدین سے بیعت ہو کر کمال حاصل کیا ۔

آپ صاحب علم و عمل اور طبیب حاذق تھے ۔

دنیا میں بے اولاد فوت ہوئے ۔

Marfat.com

(۱۱۶)

نمانے شاہ

بابا نمانے شاہ لاہوری رح

آپ بابا جمعہ شاہ لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

ابتدائی حالات پہلے آپ چوری پیشہ کرتے تھے۔ چنانچہ رنجیت سنگھ کے عہد میں آپ کو سزا میں رگھبائے پاشنہ یعنی سُرھیں نکالی گئی تھیں۔ اس لئے آپ لنگڑے ہو کر چلتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے توبہ کی۔ اور بابا جمعہ شاہ کی بیعت ہو کر فقیر ہو گئے۔

فیض روحانیہ آپ کا شجرہ طریقت اگرچہ بوساطت بابا جمعہ شاہ حضرت بیجار صاحب نوشہروی رح تک منتہی ہوتا ہے۔ لیکن سلسلہ پاک رحمانی میں آپ کو سید امام شاہ سے بھی نسبت حاصل تھی۔ وہ مرید سید پیر شاہ کے۔ وہ مرید سید قطب شاہ کے۔ وہ مرید حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک پٹنی والا رح کے۔ [۲]

لاہور میں سکونت آپ کی سکونت۔ لاہور۔ گڑھی شاہو۔ کے متصل تکیہ کبابیاں میں تھی۔ گدائی کر کے اپنی گذر اوقات کرتے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں آپ کے مرید بابا ناگھے شاہ نے آپ کی خدمات انجام دیں۔ [۳]

طریقت آپ کے خواص درویشوں میں تھے۔

۱ بابا ناگھے شاہ۔ ساکن اچھرہ۔ لاہور۔

۲ بابا چراغ شاہ لاہوری

۳ بابا بہار شاہ۔ لاہوری۔

---

[۲] [۳] تحقیقات چشتی۔ شرافت۔

Marfat.com

تاریخ وفات | بابا نما نے شاہ کی وفات، چودھویں جمادی الآخرہ ۱۲۵۲ھ ایکہزار دوسو باون ہجری مطابق چھبیسویں ستمبر ۱۸۳۶ء ایکہزار آٹھ سو چھتیس عیسوی۔ موافق گیارہویں اسوج سمت ۱۸۹۳ ایکہزار آٹھ سو ترانوے بکرمی میں بعہد حکومت مہاراجہ رنجیت سنگھ ولد مہان سنگھ ہوئی۔ ۲۹ سنہ انتیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر۔ تکیہ کبابیاں۔ گڑھی شاہو۔ لاہور میں ہے۔ آپ کے مرید بابا باگھنا نے اُس پر چھوٹا سا گنبد بنوا دیا۔

ماده تاریخ

شجرۂ فقرائے بابا نما نے شاہ لاہوری

بابا چراغ شاہ۔ ساکن لاہور۔

بابا مہتاب شاہ۔ ساکن ٹپیالہ۔

بابا محکم الدین۔ ساکن مرزا جان۔

یہ شجرہ طریقت۔ کتاب باغ اولیائے ہند چمن اول۔ صفحہ میں لکھا ہے۔

Marfat.com

(۱۱۷)

نور المصطفیٰ

مولانا نور المصطفیٰ روشن شاہی رح

آپ مولوی علی محمد۔ ساکن بھاہ شریف۔ ضلع لدھیانہ کے مرید صادق الاعتقاد اور خلیفہ واثق الانقیاد تھے۔ وہ مرید شیخ ثابت شاہ کردڑوالہ کے تھے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے پانچویں حصہ موسوم بہ عوارف الانوار میں گذر چکا ہے۔

فیض طریقت | آپ کو حضرت سید احمد بخش ولد سید اللہ دتا برخوردار ی دھلوالہ رح سے بھی فیض حاصل تھا۔ آپ جب کبھی درگاہ عالیہ حضرت نوشہ صاحب رح پر حاضر ہوتے تو بمقام ساہن پال شریف انہیں کے پاس ٹھہرا کرتے۔

فن کتابت | آپ خوشنویس تھے۔ خط نسخ اور نستعلیق بہت اچھا لکھتے۔ آپ کی سکونت موضع داؤ والہ ضلع ملتان میں تھی۔ کتاب رسالہ احمد بیگ مشمولہ مضامین تذکرہ نوشاہی[1] آپ نے اپنے ہاتھ سے کتابت کر کے سید احمد بخش مذکور کو دی تھی۔

شعر گوئی | آپ کو شعر کہنے کا بھی خاصہ ملکہ تھا۔ فارسی میں شعر کہا کرتے۔ رسالہ احمد بیگ کے حواشی پر آپ نے جا بجا اپنے مشائخ سلسلہ کی منقبت اور مدح میں فارسی اشعار لکھے ہیں۔ جن سے آپ کا کمال عشق مترشح ہوتا ہے۔ یہاں آپ کے کچھ اشعار لکھے جاتے ہیں۔

---

[1] اس نسخہ میں تذکرہ نوشاہی کا دیباچہ درج نہیں۔ صرف اسی قدر الفاظ لکھے ہیں "از رسالہ احمد بیگ چیدہ قلمی گردیدہ شد" آگے ساری کتاب دہی ہے۔ یہ نسخہ چھوٹی تقطیع پر ہے۔ آجکل ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں سید محمد شریف ولد سید محمد عالم برخورداری کے ہاں نوشہ پور میں موجود ہے۔ شرافت

Marfat.com

مناجات بجناب حضرت نوشہ صاحبؒ

بیا ساقی باد نماہ از چک سہسپال[۲] — بفرق خاکساراں دست کرم مال
بخیر از خواب خوش و خلت گزینی — بتخت شہ سلیمانے[۳] نشینی

بہ سر بندی عمامہ زعفرانی — کہ مے سازد دل و جاں را دیوانی
بتن پوشی گلابی پیرہن را — بیاراجامہ سرافرازی بون را
مدوشش اطریشمی لنگی تو انداز — کمر را با کمر بندے سرافراز
بیا پوشی تو نعلین بناتی — باشد عاشقاں را زو حیاتی

سواری کن براسپ برق تابال — بہمراہی تو باشد شاہ جمال
بعصمت[۵] فیض روشن[۶] شاہ دین را — بجود آری علی[۷] ثابت[۸] یقین را
کہ از دیدار او بینم محمد — شوم احمد بلا ایں میم احمد
بیا بنما مرا تو دلربا چال — خراماں تر دخندہ با قبال
کہ دنیا کرد روشن شمس[۱۰] انور — بشب سیارگاں شد قطب[۱۱] سرور
با حمد دین نور[۱۲] المصطفےٰ[۱۳] را — سرافرازی بمیشہ ایں گدا را

الٰہی ایں چنیں مجلس نمائی — بما بفرست نوشہ دلربائی
بحق مصطفےٰ مرسل مکرم — بحق شاہ جیلانی معظم

۲؎ مدفن حضرت نوشہ گنج بخش ۳؎ شاہ سلیمان قادری بھلوالی ۴؎ شاہ عبدالرحمٰن پاک پٹن والے
۵؎ شاہ عصمت اللہ برخورداری ساہنیالوی ۶؎ شیخ فیض بخش امین آبادی ۷؎ یعنی روشن دین
البیرونی ۸؎ مولوی علی محمد بھاہ والے ۹؎ شیخ ثابت شاہ کمرڈوالے ۱۰؎ سید
شمس الدین ولد سید اللہ دتا برخورداری ساہنیالوی ۱۱؎ سید قطب الدین ولد سید اللہ دتا برخوردار
ساہنیالوی ۱۲؎ سید احمد بخش ولد سید اللہ دتا برخورداری ساہنیالوی ۱۳؎ شاعر نظم ہذا شراقت۔

Marfat.com

بما آں یار نوشاہے بیائید — بما آں شہ شہنشاہے بیائید
نمائید رُخ بما آں جلوہ دارے — زخود رستم شوم با شہریارے
نیایم از خودی خود ہم نشانی — کنم با یار نوشہ زندگانی
اگر لاچارم از حالِ فراغت — رجا دارم سرافرازد بنازت
بہ احمد دین شہ دارم سوالے — کہ از مہر خدا خوں این غزالے
بنزدِ خانقاہِ نوشہ شاہ — کہ تا بشود بیائید آں شہ ما
سرافرازد بما توفیق بخشد — دعوتش برکند تصدیق بخشد

(۲)

رسالہ احمد بیگ میں جہاں حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے تجار مُردہ کے زندہ ہونے کا واقعہ درج ہے اُس کے حاشیہ پر اس واقعہ کی مناسبت سے یہ اشعار لکھے ہیں۔

مسیحا دم بر آید بر نجارے — بیک نظرے بروں کرد از خمارے
بماندہ زندہ شش شش سال تا ہفت — بخود المصطفےٰ کن یک نظر بست
کہ تا از مُردگی خود رستہ باشم — خودی گم کردہ با تو زندہ باشم
الٰہی این چنیں مقصودم آور — بحقِ مصطفےٰ سالار انور
بحق شاہ جیلانی منوّر — کہ بر سر گل دلی او ہست سردر
مرا گم کن بہ نوشہ نوشہ باشم — علی ثابت قدم روشن بمانم

مکتوب

جب آپ نے رسالہ احمد بیگ نقل کرکے بدست جوایا فقیر ساہن پال تشریف نہیں بھیجا تو مکتوب ذیل بنام سید شمس دین و سید قطب الدین و سید احمد بخش فرزندان سید اللہ دتا بھی ساتھ ارسال کیا۔ وہ یہ ہے۔

Marfat.com

هُوَ

" بجناب فیض مآب . ملائک رکاب . قدوۃ الواصلین . عمدۃ الکاملین . عاشق اللہ . فنا فی اللہ . واصل باللہ . مربی کامل مکمل . حضرت شاہ شمس الدین و شاہ قطب الدین و شاہ احمد دین . سلمہ المتین . الی یوم الدین .

بعد از ادائے آداب بندگی و قواعد کورنشاتِ سر افگندگی بعد نیاز بجا آوردہ بعرض میدارد . چون قبل ازیں خطِ فرحت نمط بوقتِ ہمایوں و در ساعتِ میمون رسید بدیدنِ او خاطر خورسند گردید . و در دل نوشتہ بود رفتنِ این فقیر بخدمتِ آن ذاتِ فائض البرکات ولیکن این فقیر را درینجا مرض لاچار شد کہ توفیقِ راہ رفتن ندارم . ازاں سبب مقصر گردید . و کتاب ملفوظِ حضرت قبلہ کونین کعبہ دارین شافع مذنبین بندگی حضرت حاجی نوشہ محمد گنج بخش علیہ الرحمۃ و الرضوان واپس بدستِ جوایا فقیر روانہ نمودہ امید کہ خواہد رسانید . از دو فہمیدہ بگیرند . و بحیثیتِ این فقیر بجناب حضرت صاحب خالقاہ مرحوم مغفور برائے عفو اللہ بسیار بدعا یاد فرمائیند کہ در حق این مسکین بسیار شفقت و مہربانی سازند کہ بجز آنجناب دیگر ملجا و ماوائے نداریم .

سایہ ات کم مباد از سر ما بسط اللہ ظلکم ابدا

الٰہی سایہ عالی بر مفارقِ نیازمندان تابان و درخشان باد .

چہ گویم من احوالِ خود را بیاں بہ پیشیں آنکہ او چشم دارد عیاں
ترا آب از چشمہ حیواں رسید بمن دہ کہ نوشم شوم ناپدید

و دیگر آنکہ چند ابیاتِ این فقیر در آخر ملفوظ نوشتہ آں نیز بجناب حضرت شنوانند کہ بسیار مہربان باشند "

Marfat.com

اولاد | آپ کے دو بیٹے عبدالخالق اور غلام ثابت نام تھے۔ جو آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

سال وفات | مولانا نور المصطفٰے کی وفات ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ ایکہزار دو سو چوالیس ہجری۔ مطابق سنہ ۱۸۲۹ ایکہزار آٹھ سو انتیس عیسوی میں بعہد سلطنت رنجیت سنگھ ہوئی۔ سنہ ۲۹ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع داؤد الجمرانی واہ تحصیل مُیلسی ضلع ملتان میں ہے۔

قطعہ تاریخ

جو قبر پر کتبہ تحریر ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت مکمل بادشاہ نام او نور المصطفٰے — در پنجم ماہ ضحٰے زد از جہان فانی علم
یکشنبہ روز وصل ایشاں بگذشتہ نیم از پاس بود — پوشیدہ از فضل خدا دیباج خوش باغ ارم

سنہ ۱۲۴۴ھ

مادۂ تاریخ

"زین خلوقات" ۱۲۴۴

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱۔ مولوی عبدالخالق فرزند اکبر۔ داؤد والہ
۲۔ مولوی غلام ثابت فرزند اصغر "
۳۔ میاں نظام الدین چڑھوا بورانہ
۴۔ میاں فتح محمد بوداد "
۵۔ مولوی غلام رسول موچی بستی تھہیم
۶۔ میاں جمعہ فقیر دفتری والہ
۷۔ اسد و سایا موچی "

Marfat.com

و

(۱۱۸)

وارث شاہ

بابا وارث شاہ گوندل والے رح

آپ قوم بافندہ کوٹلی مہاراں [illegible] جولاہوں کے باشندہ تھے۔ بابا گلو شاہ درویش ساکن کورے کے صاحب سجادہ کے مرید تھے۔ بہت عرصہ اُن کی خدمت میں رہ کر کمال حاصل کیا۔

عبادت و ریاضت چوہدری محمد یار قوم مہار آپ کو کوٹلی میں واپس لے آیا۔ آپ نے گاؤں سے باہر ایک حجرہ تعمیر کیا۔ اور [illegible] ریاضت میں مشغول ہوئے۔ دُور دراز سے لوگ آ کر مستفیض ہونے لگے۔

کرامت

گٹھڑی کا سر سے اوپر جانا ایک بار آپ کا ایک درویش محمد یار مہار کی گندم کی کٹائی کرنے گیا۔ آپ دوپہر کے وقت اُس کی روٹی لے کر گئے۔ دیکھا کہ دوسرے کٹائی والے اُس سے آگے گذر گئے ہیں اور وہ پیچھے رہ گیا ہے۔ اُس کو روٹی دے کر آپ کٹائی میں بیٹھ گئے۔ چند منٹوں میں سب سے زیادہ گندم کاٹ دی۔ پھر جھبھر یال (گٹھے) ڈھونے لگے تو سب نے دیکھا کہ گٹھڑی آپ کے سر سے دو بالشت اونچی جا رہی ہے۔

وفات کے بعد کرامات

ایک بے ادب کو سزا آپ کے مزار کے پاس باغیچہ تھا۔ لوگ اُس میں سے کوئی پھول یا پھل نہ چھیڑتے۔ ایک مرتبہ غلام دلد فضل مہار نے جو وہابی المذہب تھا اُس

Marfat.com

میں سے تین سو انار توڑ لئے۔ کچھ تو اپنے خویش و اقارب کو تحفہ بھیج دیئے۔ اور تین بوتل شربت انار اپنے واسطے پکایا۔ جب پیا تو اُس کو کھانسی اور ضیق النفس شروع ہوگیا اور یہاں تک شدت اختیار کر گیا کہ اُس کی آواز دُور دُور تک سُنائی دیتی تھی۔ آخر اسی حالت میں مر گیا۔

گستاخی کی سزا ایک شخص احمد نام وہ بی نے بیان کیا کہ آپ کے مزار کے پاس رات کو کوئی شخص نہیں رہ سکتا تھا۔ ایک رات میں نے جرأت کی کہ قبر والا کیا کر سکتا ہے میں رات کو قبر کے پاس جا کر سو رہا۔ آدھی رات کا وقت ہوا تو مجھ پر پتھر برسنے شروع ہو گئے اور میں وہاں سے اُٹھ کر بھاگ گیا۔

قبر سے اسم ذات کی آواز مسمی خوشی محمد ولد سائیں عمر شاہ فقیر نوشاہی بیان کرتا ہے کہ ایک روز عصر کے وقت میں آپ کی قبر کے پاس کھڑا تھا۔ کہ اچانک قبر میں سے تین مرتبہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ کی آواز آئی۔ جو میں نے اپنے کانوں سے سُنی۔

زمانہ وفات اور دفن بابا دارث شاہ کی وفات انگریزوں کے ابتدائی عہد میں ہوئی اور موضع کوٹلی جہاراں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں دفن ہوئے۔ مزار گاؤں سے باہر شمال کی طرف ہے۔ چار گھماؤں زمین مزار کے نام ہے جو مجاوروں کے قبضہ میں ہے۔

سات سال دفن رہنے کے بعد آپ کو دوبارہ نکال کر صندوق میں ڈال کر دفن کیا گیا کہتے ہیں کہ آپ کا جسم بالکل محفوظ تھا۔ پھر آپ کی قبر پختہ بنوائی گئی۔ آس پاس چار دیواری تعمیر ہوئی۔ [1]

مجاوران درگاہ سائیں رحیم شاہ مجاور نے مزار کے پاس باغیچہ لگایا۔ اُس کے بعد اُس کا داماد سائیں عمر شاہ مجاور رہا جو مہمان نواز تھا۔ میرے جد امجد سید حافظ محمد شاہ کا مرید تھا۔ ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۳ء میں فوت ہوا

---

[1] یہ سارا ذکر فیض محمد شاہی خطی جلد اول صفحہ ۳۹۲ تا ۳۹۵ سے لکھا گیا ہے۔ شرافت

Marfat.com

دَسَنْ

میاں دَسَنْ لاہوری رح

اِس کے والد کا نام خدا یار تھا۔ قوم کھوکھر تھی لیکن تنور بھٹی کا کام کرتا تھا۔ آبائی وطن موضع جنڈیالہ باغوالہ، ضلع گوجرانوالہ تھا۔ ۱۲۵۳ھ میں پیدا ہوا۔

یہ حضرت میاں نواب علی سندر پوری رح کا مرید راسخ الاعتقاد تھا۔ اپنے پیر صاحب کا عاشق و شیدا تھا۔

لاہور میں جانا جنڈیالہ سے بعمر اپنے بھائی نظام الدین کے لاہور چلا گیا۔ کچھ عرصہ دہلوریہ پُل کے قریب چنگڑ محلہ میں رہائش رکھی۔ ۱۲۸۶ھ میں بعمر تینتیس ۳۳ سال لاہور پہنچا۔ اور پچاس سال وہاں گذارے۔

دَسَن پورہ آباد کرنا میاں دَسَن نے چاہ میراں کے رقبہ سے کچھ زمین خریدی۔ وہ علاقہ بیلہ دستی رام شمار ہوتا تھا۔ ۱۳۳۳ھ ایکہزار تین سو تینتیس ہجری۔ مطابق ۱۹۱۵ء ایکہزار نو سو پندرہ عیسوی میں اپنے نام پر دَسَن پورہ کی آبادی شروع کی۔ ایک مسجد اور ۱۲ حویلیاں پہلے تعمیر کیں۔ اس کے بعد دوسرے لوگ آباد ہونے شروع ہوئے اور دَسَن پورہ مستقل محلہ بن گیا۔

دسن پورہ کے نام کے متعلق ایک غلط توجیہ کی تردید مولانا نور احمد خاں فریدی نے تاریخ ملتان جلد اول میں لکھا ہے۔

"ہماری موجودگی میں چند مقامات کے باشندوں نے اپنی مرضی کے مطابق اصل نام میں تصرف کر لیا ہے۔ اور کسی نے اعتراض تک نہیں کیا۔ مثال کے طور پر لاہور کا محسن پورہ۔

Marfat.com

اسے نواب محسن خاں نے آباد کیا تھا۔ اور انہی کے نام کو زندہ کئے ہوئے تھا۔ جب ہندوؤں نے اس میں اپنے مکانات تعمیر کرائے۔ تو محسن پورہ کو وسن پورہ میں تبدیل کر لیا، چنانچہ اب اگرچہ ہندو نہیں رہے مسلمان آبادی نا واقفیت کی بنا پر اس محلہ کو وسن پورہ ہی کہتی ہے۔" [تاریخ ملتان ص ۱۹۱]

مولانا نور احمد خاں فریدی نے کوئی حوالہ نہیں دیا کہ انہوں نے محسن پورہ نام کی وجہ تسمیہ کہاں سے لکھی ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل صحت کے خلاف ہے۔ صحیح یہی ہے کہ میاں وسن نامی قوم کھوکھر نے یہ محلہ وسن پورہ اپنے نام پر آباد کیا،

اولاد میاں وسن کے دو بیٹے تھے۔

۱ منشی اللہ دتا نعت خوان۔

۲ محمد ابراہیم پہلوان۔

سال وفات میاں وسن کی وفات بعمر ۸۲ سیاسی سال ۱۳۳۶ھ ایکہزار تین سو چھتیس ہجری مطابق ۱۹۱۸ء ایکہزار نو سو اٹھارہ عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔

سنہ نو حلوسی تھا۔ مادۂ تاریخ

صاحب ہمت فوت شد" ۱۳۳۶ھ

میاں وسن کی اولاد کا مختصر تذکرہ

- میاں وسن لاہوری بانی وسن پورہ کے دو بیٹے تھے۔ منشی اللہ دتا۔ اور محمد ابراہیم
- منشی اللہ دتا متوفی ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء کے دو بیٹے ہوئے محمد اسحاق اور محمد امین۔
- محمد اسحاق متولد ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء۔ لاہور جوہر جی میں ملک ہوٹل کا مالک ہے۔
- محمد امین متولد ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۲ء۔ اپنے بھائی کے ساتھ ہوٹل میں شریک ہے اسکے دو لڑکے ریاض اور اکرام ہیں
- محمد ابراہیم ولد میاں وسن متوفی ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء کے دو بیٹے محمد اسمٰعیل اور معراجدین ہوئے۔
- محمد اسمٰعیل متولد ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء کے دو بیٹے ہیں۔ محمد یعقوب متولد ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء۔ اور محمد ایوب متولد ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء
- معراجدین ولد محمد ابراہیم متولد ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء۔ متوفی ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء۔ مدفون کاموکے ضلع گوجرانوالہ۔ حال مقیم

Marfat.com

ھ

(۱۲۰)

ہمدرد

میاں ہمدرد بلوچ رح

آپ کا اصلی نام ہدایت تھا۔ مگر لوگوں میں ہمدرد مشہور ہو گیا۔ قوم بلوچ سے تھے ضلع شاہ پور میں سکونت رکھتے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قُل احمد یاکذات نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح کے خواص مریدوں سے تھے۔ پیر روشنضمیر نے ایک ہی نگاہ سے پاک وصاف کر دیا اور خلافت سے نوازا۔ آپ اپنے پیر کی محبت میں یگانہ تھے۔

ذوق وشوق | آپ صاحب درد وسوز اور ذوق وشوق تھے۔ اگر کوئی فقیرانہ کلام سنتے تو رقتِ قلب ہو جاتی۔ دراز قد قوی الامین تھے۔ اعتقاد وادب میں کمال درجہ تھے سردیوں کے موسم میں سرخ ٹوپی سر پر رکھتے۔ اور اُس کے اوپر دستار باندھتے۔ [1]

یادگار اشیا | آپ نے ایک مرتبہ روٹیاں پکانے والا لوہے کا ایک توا اور ایک قینچی اپنے پیر صاحب کو نذرانہ میں دی۔ [2]

اولاد | آپ کا ایک بیٹا میاں یار نام تھا۔

---

[1] فیض محمد شاہی خلجی۔ جلد سوم۔ ص ۹۰۹۔

[2] یہ دونو چیزیں توا اور قینچی آجتک صاحبزادہ ممتاز احمد ولد سید کرم الٰہی برخورداری کے گھر میں ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں بمقام ساہن پال شریف موجود ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ سے بہت لوگ فیضیاب ہوئے۔ علاقہ بارگوندلاں میں آپ کے مرید بہت تھے۔ خواص درویش یہ تھے۔

۱ میاں نواب بلوچ رح

۲ میاں اللہ دتا درزی۔ ساکن چک رمداس۔ ضلع سرگودھا۔

سالِ وفات | میاں لعل دو بلوچ کی وفات ۱۳۲۷ھ ایکہزار تین سو ستائیس ہجری مطابق ۱۹۰۹ء ایکہزار نو سو نو عیسوی میں بعہدِ سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ نو جلوسی تھا۔[۳]

مدفن | آپ کی قبر موضع نبی شاہ۔ ضلع سرگودھا میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"ہدایت۔ صاحبِ ذوق" ۱۳۲۷ھ

---

[۳] فیض محمد شاہی خطی۔ جلدِ ششم۔ ص ۸۳۰۔ شرافت

Marfat.com

تکملہ

یہاں حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکذات نوشاہ ثانی مرحوم ۱۲۸۶ھ
کے کچھ یارانِ طریقت کے نام لکھے جاتے ہیں۔ جن کے حالات مجھے نہیں مل سکے۔ ممکن ہے کسی اہل قلم کو ان کے حالات لکھنے کی توفیق مل جائے۔ بترتیب حروف تہجی اسماء درج کیے گئے ہیں۔

الف

۱	احمد خاں۔ چوہدری	بھگل	ضلع سیالکوٹ
۲	احمد یار ہلی۔ چوہدری	دگریانوالہ	〃
۳	اللہ جوایا چیمہ۔ چوہدری	بیگووالہ	〃
۴	اللہ جوایا موچی۔ میاں	کوٹ ککے شاہ	گجرات
۵	اللہ جوایا موچی۔ میاں	کوٹلی سیاہیاں	گوجرانوالہ
۶	اللہ دتا۔ المعروف کونہ کشمیری۔ بابا	پنڈوری کلاں	〃
۷	اللہ دتا چیمہ۔ چوہدری	بنگلہ	〃
۸	اللہ دتا جھام۔ میاں	شادی وال	گجرات
۹	اللہ دتا چھی۔ بابا	جھام والہ	گوجرانوالہ
۱۰	اللہ دتا موچی۔ میاں	تلونڈی کھجوریاں	〃
۱۱	اللہ ودھایا ولد امام بخش پڈا۔ چوہدری	نورپور پیڈے	گجرات
۱۲	اللہ یار چیمہ۔ چوہدری	جونوکے	〃
۱۳	الہ داد ولد غوث تارڑ۔ چوہدری	اگرویہ	〃
۱۴	الٰہی بخش سمرا۔ چوہدری	ملن والی	گوجرانوالہ
۱۵	الٰہی بخش ولد دانا ترکھان۔ بابا	جھام والہ	〃
۱۶	امام بخش پڈا۔ چوہدری	نورپور پیڈے	گجرات

Marfat.com

۱۷	امام بخش دھوبی - میاں	بھیکھو	گجرات
۱۸	امام بخش موچی - بابا	چھنی محرم	〃
۱۹	امیر وڈائچ - چوہدری	خانق پور	گوجرانوالہ

ب

۲۰	باورا ماچھی - بابا	وزیرآباد	〃
۲۱	برخوردار چیمہ - چوہدری	جونوکے	گجرات
۲۲	بوٹا گھمن - چوہدری	سرانوالی	گوجرانوالہ
۲۳	بھولا بافندہ - بابا	عادل گڑھو	〃
۲۴	بھولا کمہار - بابا	بیگکیہ	〃
۲۵	بھولا کمہار - بابا	لدھے والا چیمہ	〃

پ

۲۶	پیراں دتا حجام - میاں	خالق پور	〃
۲۷	پیراں دتا دھوبی - بابا	کٹھالہ گنھاں	سیالکوٹ
۲۸	پیر بخش کشمیری - بابا	تلونڈی کھجوروالی	گوجرانوالہ
۲۹	پیر بخش ولو شادی بن پیر ہم موچی قوم سیراء	بابا خانق پور	〃

ج

۳۰	جانی کمہار - بابا	نورپور جابلاں	〃
۳۱	جواہر بی بی زوجہ میاں خال ولد پیر بخش موچی - مائی	خانق پور	〃
۳۲	جھنڈا چیمہ - چوہدری	بیگکیہ	〃
۳۳	جیون حجام - میاں	شادی وال	گجرات
۳۴	جیون کشمیری - بابا	اگرویہ	〃

Marfat.com

ج

۳۵	چنن کمہار - بابا	بیگہ	گوجرانوالہ

ح

۳۶	حسن بھٹی - بابا	پنڈی لالہ	گجرات
۳۷	حسن محمد بردالہ - بابا	کلاسکے چیمہ	گوجرانوالہ
۳۸	حسن محمد رانجھہ - چوہدری	کوٹ رحم شاہ	گجرات
۳۹	حسن محمد ہلی - چوہدری	ڈوگریانوالہ	سیالکوٹ
۴۰	حیات ماچھی - بابا	گاکھڑہ	گجرات
۴۱	حیات محمد بھٹی - چوہدری	پنڈی لالہ	〃

خ

۴۲	خدا بخش کمہار - بابا	بھاگت	〃
۴۳	خدا یار چیمہ - چوہدری	جونوکے	〃

د

۴۴	دانا ترکھان - بابا	جھام دالہ	گوجرانوالہ
۴۵	دسوندھی خاں - چیمہ - چوہدری	کالو چیمہ	〃
۴۶	دسوندھی سندھو - بابا	کوٹ نورا	〃

ذ

۴۷	ذوالفقار ولد شائستہ خاں نارڈ - چوہدری	اگروہیہ	گجرات

ر

۴۸	رتا بافندہ - بابا	سابن پال شریف	〃
۴۹	رحمت علی زمیندار - چوہدری	چاہ کے	گوجرانوالہ

Marfat.com

۵۰	ولدو خاں چوہدری		کٹھیالہ گنھاں	سیالکوٹ
۵۱	رمضان کمہار - میاں		بھگل	〃
۵۲	روشن علی ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی میاں حکیم		لدھے والا چیمہ	گوجرانوالہ

س

۵۳	سالم کمہار - میاں		شادی وال	گجرات
۵۴	ساہنا ولد محکم تارڑ - چوہدری		اگرد یہ	〃
۵۵	سلطان ماچھی - بابا		کوٹلی صاحبیاں	گوجرانوالہ
۵۶	سیدہ بی بی زوجہ کرم بخش گوجر بجاڑ - مائی		جنڈ	گجرات

ش

۵۷	شادی ترکھان مستری		پینا کھہ	گوجرانوالہ
۵۸	شمس الدین ارائیں - مہر		خالق پور	〃

ص

۵۹	صدر الدین ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی - میاں حکیم		لدھے والا چیمہ	〃

ع

۶۰	عبداللہ - میاں		پنڈی لالہ	گجرات
۶۱	عبداللہ نو مسلم - میاں		کوٹ نورا	گوجرانوالہ
۶۲	علم الدین حجام - بابا		کوٹ کے شاہ	گجرات
۶۳	علی محمد چیمہ - چوہدری		حسن والی	گوجرانوالہ
۶۴	علی محمد کشمیری - بابا		ٹوبڑی کھجور والی	〃
۶۵	عمرا دھڈی - بابا		بھاگت	گجرات
۶۶	عیسلے کمہار - میاں		〃	〃

Marfat.com

غ

۶۷	غلام رسول ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی ہیاسٹر حکیم المتوفی ۱۱ رجب ۱۳۲۱ھ ۳ر اکتوبر ۱۹۰۳ء	لدھے والہ چیمہ	گوجرانوالہ
۶۸	غلام علی ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی - میاں	〃	〃
۶۹	غلام فرید - شیخ	مان	〃
۷۰	غلام محمد مسلم شیخ - بابا	ہریئے والہ	گجرات

ف

۷۱	فتح دین حجام - بابا	بھیکھو	〃
۷۲	فتح دین - شیخ	ڈھب چیمہ	گوجرانوالہ
۷۳	فتح دین کمہار - بابا	سارنگ	گجرات
۷۴	فتح دین کمہار - میاں	گاکھڑہ	〃
۷۵	فضل احمد - امام مسجد - مولوی	شادی وال	〃
۷۶	فضل دین ولد الہدین عرف دین علی بافندہ سیائیں - گاکھڑہ		〃

ق

۷۷	قاسم ولد خدا یار بن حسن بن سبحان بن الہ یار بن مراد تارڑ - پنڈی کالو		〃
۷۸	قطب الدین بافندہ - بابا	رتو	〃

ک

۷۹	کرم داد ماچھی - بابا	گھنیے والہ	گوجرانوالہ
۸۰	کرم داد ملہی - چوہدری	ڈوگرمانوالہ	سیالکوٹ
۸۱	کرم دین ولد الہدین عرف دین علی بافندہ سیائیں - گاکھڑہ		گجرات

Marfat.com

گ

۸۲	گوھر باجھی - بابا		وڈالہ	گوجرانوالہ
۸۳	گھسیٹا ترکھان - بابا		جھام والہ	〃

ل

۸۴	لال کمہار - بابا		بھگل	سیالکوٹ

م

۸۵	محکم چیمہ - چوہدری		عادل گڑھو	گوجرانوالہ
۸۶	محمد بخش ترکھان - بابا		جھام والہ	〃
۸۷	محمد بخش دھوبی - میاں		کٹھیالہ گنھاں	سیالکوٹ
۸۸	محمد بخش ولد اکبر دین مومن بن سبحان تارڑ - چوہدری		پنڈی کالو	گجرات
۸۹	محمد بخش ولد اللہ جوایا موچی - میاں		کوٹ ککے شاہ	〃
۹۰	محمد بخش ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی - حکیم		لدھے والہ چیمہ	گوجرانوالہ
۹۱	محمد بی بی زوجہ محمد بخش پڈا - مائی		نور پور پیڈے	گجرات
۹۲	محمد حسین ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی - حکیم		لدھے والہ چیمہ	گوجرانوالہ
۹۳	محمد یار چیمہ - چوہدری		جونوکے	گجرات
۹۴	محمد یار ملھی - چوہدری		ڈڈگریانوالہ	سیالکوٹ
۹۵	مسو حجام - بابا		بھیکھو	گجرات
۹۶	معصوم دیندار - میاں		کوٹ نورا	گوجرانوالہ
۹۷	مکھن بھٹی - چوہدری		پنڈی لالہ	گجرات
۹۸	مولا داد ولد الٰہی بخش سمرا - چوہدری		ملتن والی	گوجرانوالہ
۹۹	میاں خاں ولد پیر بخش بن شادی موچی قوم سمرا - بابا		خالق پور	〃

Marfat.com

ن

۱۰۰	نورالدین کشمیری بابا	کوٹ قادر بخش	گوجرانوالہ
۱۰۱	نورالدین ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی میال	لدھے والا چیمہ	〃
۱۰۲	نظام الدین اوائیں - مہر	ڈوگر یانوالہ	میانوالی
۱۰۳	نظام الدین چیمہ رڈالیہ - بابا	گھنے والا	گوجرانوالہ

و

۱۰۴	وارث چدھڑ - بابا	کوٹ لکے شاہ	گجرات
۱۰۵	وارث کمہار - میال	شادی وال	〃
۱۰۶	وڈھایا جوئی - بابا	خالق پور	گوجرانوالہ

ہ

۱۰۷	ہاشم ولد خدا یار بن مومن بن سبحان تارڑ - چوہدری	پنڈی کالو	گجرات

رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

Marfat.com

کتابیات

یہاں اُن کتابوں اور رسائل کے نام ترتیبِ حروفِ تہجی
معہ اسمائے مصنفینِ کتب لکھے جاتے ہیں۔ جو اِس کتابہ
منابع الآثار کے ماخذ ہیں۔ جن میں سے اِس کے
مرتب کرنے میں استفادہ کیا گیا ہے

الف

۱۔ احوالِ زمانہ۔ پنجابی منظوم خطی۔ میاں محمد بخش ولد میاں شاہ محمد نوشاہی رحمانی رسول پوری رح [متوفی ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء] اِس کا ایک نسخہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا میرے (شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہے۔

۲۔ احوال و آثار سید شرافت نوشاہی۔ مولانا محمد اقبال مجددی ایم اے۔ چاہ میراں لاہور۔ مطبوعہ کمبوہ آرٹ پریس لاہور ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء۔ ناشر دار المؤرخین لاہور

۳۔ اذکار الابرار۔ (حالات حضرت پیر محمد سچیار)۔ حاجی الحرمین میاں نواب علی ولد میاں میراں بخش نوشاہی سچیاری نوشہروی متوفی ۱۳۵۸ھ

۴۔ ارمغانِ امینہ۔ فارسی منظوم۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری سابنیالوی مؤلفِ کتاب ہذا۔ مطبوعہ حمایتِ اسلام پریس لاہور ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء۔ ناشر انجمن سادات نوشاہیہ سابنیال شریف۔

۵۔ اسرار التصوف، حصہ دوم۔ مولوی حکیم احمد علی خاں نقشبندی مجددی لاہوری رح

۶۔ اسمِ اعظم۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی امروالی، متوفی ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء
مطبوعہ گیلانی پریس لاہور ۱۳۴۳ھ

۷۔ انسابِ قریشی۔ ڈاکٹر محمد نواز فاروقی چشتی نظامی حافظ آبادی

Marfat.com

۸ - انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن ۱۹۶۸ء - فیروز سنز، لاہور

۹ - انوار القادریہ۔ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ خطی - مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری رح متوفی ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء

۱۰ - اورینٹل کالج میگزین لاہور - (مجلہ ماہی)

فروری ۱۹۳۳ء مضمون قاضی فضل حق ایم اے - پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

نومبر ۱۹۴۳ء - مضمون ڈاکٹر باقر ایم اے پی ایچ ڈی ڈی لٹ پرنسپل اورینٹل کالج لاہور

فروری ۱۹۴۴ء

ب

۱۱ - باراں ماہ پنجابی خطی - بابا سائیں داس نوشاہی رسول نگری رح

۱۲ - باراں ماہ - " مولوی محمد یار المتخلص بہ گوردا س نوشاہی برقندازی مُرالوی رح متوفی ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۴ء -

مملوکہ قاضی عبدالعزیز بلبستم قریشی جلد ساز - مالک جدید کتابخانہ مسلم بازار گجرات -

۱۳ - باغ اولیائے ہند - مولوی محمد دین اہلحدیث فقیر نوشاہی - ساکن دیہڑ درکاں ضلع گوجرانوالہ -

۱۴ - بیاض خطی - نمبر کتاب ۱۵۳H - } یہ دو نو بیاضیں - ذخیرہ مخطوطات پروفیسر

۱۵ - بیاض خطی - نمبر کتاب ۷۵۶۹ - } سراج الدین آذر - پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہیں -

۱۶ - بیاض خاندان فاروقیہ خطی - میرے (شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہے -

۱۷ - بیاض شایق خطی - نمبر ۱ - نمبر ۲ - نمبر ۳ - مکتوبہ مولانا غلام داد شایق فاروقی نوشاہی رسول نگری رح متوفی ۱۳۰۰ھ ۱۸۸۳ء - مملوکہ مفتی نذیر حسین نوشاہی گوجرانوالہ

Marfat.com

۱۸- بیاضِ غلام محی الدین ۔ خطی ۔ مکتوبہ حکیم غلام محی الدین نوشاہی رح متوفی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء ۔ ساکن چک گیتا ضلع سیالکوٹ ۔ یہ بیاض حکیم صاحب کے بیٹے حکیم مولاداد کے پاس تھی ۔ وہ لاولد فوت ہوئے ۔ تو اُن کے داماد سیال عبدالمجید کے پاس تھی ۔ اب وُہ بھی وفات پا چکے ہیں ۔

۱۹- بیاضِ کرم بخش ۔ خطی ۔ مکتوبہ صوفی کرم بخش نوشاہی فاضل شاہی لاہوری رح متوفی ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء ۔

۲۰- بے مثل لبتر ۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرووالی رح مطبوعہ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور ۱۳۵۰ھ

پ

۲۱- پریم کہانی ۔ بابا بُدھ سنگھ

۲۲- پنجاب میں اردو ۔ پروفیسر حافظ محمود شیرانی ۔ مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی

۲۳- پنجابی ادب کی مختصر تاریخ ۔ مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات ۔ شائع کردہ میری لائبریری لاہور ۔

۲۴- پنجابی ادب و تاریخ ۔ شمیم چوہدری ۔ مطبوعہ اشرف پریس ایبک روڈ لاہور ۔ ناشر میاں مولا بخش کشتہ اینڈ سنز تاجران و ناشران کتب ہم ٹمپل روڈ ۔ لاہور ۔

۲۵- پنجابی زبان لاہور ۔ نومبر و دسمبر ۱۹۷۱ء ۔ اقبال صلاح الدین ۔ بھاٹی دروازہ ۔ لاہور ۔

ت

۲۶- تاریخِ جلیلہ ۔ پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری رح متوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء ۔ مطبوعہ مبارک الیکٹرک پریس لاہور ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۲۷- تاریخِ سلاطین و تاریخی نام ۱۳۷۱ھ ۔ خطی ۔ بخط مولف سید شریف احمد شرافت نوشاہی عفی عنہ

Marfat.com

۲۸ - تاریخ لاہور — رائے بہادر کنہیا لعل لاہوری

۲۹ - تاریخ ملتان جلد اول — مولانا نور احمد خاں فریدی - مطبوعہ سمدرد پرنٹنگ پریس ملتان - ناشر عمر علی خاں مینیجر قصر الادب نور محل ضلع ملتان

۳۰ - تحریر شرافت (بیاض خطی) مصنفہ و مکتوبہ و مملوکہ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۳۱ - تحفۃ الصالحین — مولانا محمد عظیم نوشاہی برقندازی میرد والی رح تصنیف سنہ ۱۳۵۰ھ مطبوعہ کریمی پریس لاہور۔

۳۲ - تحقیقات چشتی — مولوی نور احمد بن مولوی احمد بخش بکدل چشتی لاہوری رح مطبوعہ لاہور۔

۳۳ - تذکرۃ الشیخ — سائیں فتح خاں قلندر نوری قادری نوشاہی راولپنڈی والے رح

۳۴ - تذکرۃ المشایخ خطی — مولانا پیر میر احمد مولوی فاضل نوشاہی جھنگی والے متوفی سنہ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء بخط مصنف سید شرافت نوشاہی کے کتبخانہ میں موجود ہے۔

۳۵ - تذکرہ اولیائے ہند جلد دوم و سوم - مرزا احمد اختر گورگانی کیرانوی رح

۳۶ - تذکرہ شعرائے پنجاب فارسی - کرنل خواجہ عبدالرشید کراچی والے - ناشر اقبال اکادمی کراچی

۳۷ - تذکرہ ہاشمیہ — حکیم ابوالفیاض میاں غلام نبی ولد مولوی غلام قادر نوشاہی تھریالوی مقیم وسن پورہ لاہور۔

۳۸ - ترجمہ مسند امام علی رضا رض — مولانا محمد عظیم نوشاہی برقندازی میرد والی رح تصنیف سنہ ۱۳۶۰ھ مطبوعہ حجازی پریس لاہور

۳۹ - تسلیم بشارت (بیاض خطی) مصنفہ و مکتوبہ مولانا ابوالرضا سید بشیر احمد بشارت نوشاہی برخورداری سانہنیالوی رح متوفی سنہ ۱۳۸۱ھ مملوکہ سید شرافت۔

۴۰ - تسلیم ڈائری یکم شعبان سنہ ۱۳۸۶ھ — چشتی صوفی اسمٰعیل نوشاہی برقندازی ساکن دارن ضلع شیخوپورہ۔

۴۱ - تقریر فارسی خطی — مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری رح

Marfat.com

۴۲۔ تنویر الاتانی — پیر سید چراغ علی شاہ نقشبندی مجددی مراد آبادی ؒ

۴۳۔ تولدنامہ۔ پنجابی منظوم خطی۔ میاں احمد یار ساکن اوجلہ متصل گکھڑ چیمہ ضلع گوجرانوالہ۔ تصنیف ۱۲۷۰ھ۔

ث

۴۴۔ ثمرات الافکار خطی — حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکپوتی نوشاہی ثانی برخوردداری ساہنیالوی ؒ متوفی ۱۲۸۶ھ مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔ مملوکہ خود۔

ج

۴۵۔ جنس سخی سرور سلطان۔ مولوی احمد یار نوشاہی قتلدازی مرالوی ؒ مطبوعہ ۱۳۲۵ھ

ج

۴۶۔ چار باغ پنجاب خطی۔ فارسی۔ منشی گنیش داس ولد قانونگوئے گجرات۔ اس کا ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔

ح

۴۷۔ حالات بزرگان بنام حسن نوشاہی قادری خطی۔ مصنفہ محی الدین نوشاہی انجارج شرفاخانہ حیوانات صدا منگلا ہل۔ ضلع شیخوپورہ بخط مولف مملوکہ سید شرافت ہے۔

۴۸۔ حدیقۃ الانساب خطی۔ سید شرافت نوشاہی۔ بخط مصنف مملوکہ خود۔

۴۹۔ حقہ نامہ۔ پنجابی نظم مولوی حکیم غلام قادر نوشاہی تھربالوی مطبوعہ سلسلۃ البہیم لاہور

۵۰۔ حیات شرافت — ڈاکٹر محمد عبداللطیف ایم اے پی ایچ ڈی مطبوعہ ۱۹۶۳ء لاہور

Marfat.com

خ

۵۱۔ ختم شریف برائے ایصال ثواب خطی مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی ؒ

۵۲۔ خزائن العلوم مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات

۵۳۔ خطبات عربی خطی مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری ؒ

د

۵۴۔ دستخط بر فرہنگ سکندر نامہ مکتوبہ ۲ ذیقعد ۱۲۹۹ھ بقلم مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی ؒ

۵۵۔ دستخط برکات جناب رسالت مآب خطی مکتوبہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ

بقلم مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میروالی ؒ

۵۶۔ دستخط پند نامہ عطار خطی۔ مکتوبہ یکم جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ بقلم مولوی حکیم میراں بخش ولد حکیم پیر بخش فاروقی نوشاہی اجتکوی ؒ المتوفی ۲۰ رمضان ۱۳۰۹ھ

۵۷۔ دستخط تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف خطی۔ مکتوبہ ۴ شوال ۱۲۹۸ھ

بقلم مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری متوفی ۱۳۰۰ھ

۵۸۔ دستخط راہ نجات

۵۹۔ دستخط زکی نامہ خطی مکتوبہ ۱۷ رمضان ۱۲۹۲ھ بقلم میاں محمد بخش نوشاہی رحمانی رسول نگری ؒ متوفی ۱۲۹۳ھ

۶۰۔ دستخط سفر السفرین خطی مکتوبہ ۱۲۹۸ھ بقلم مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی ؒ

۶۱۔ دستخط سکندر نامہ خطی۔ بقلم مولانا سید غلام قادر نوشاہی برخوردار ی سیالوی متوفی ۱۳۰۲ھ

۶۲۔ دستخط شائق نامہ خطی۔ مکتوبہ ۱۲۹۲ھ بقلم مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری ؒ مصنف کتاب۔

اس کا ایک نسخہ مولانا کے پوتے مفتی بشیر حسین نوشاہی خطیب جامع غوثیہ گوجرانوالہ کے پاس ہے اور دوسرا نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ہے۔

Marfat.com

۶۳ دستخط صلوٰۃ باچینی خطی ۔ مکتوبہ ذیقعدہ ۱۲۷۱ھ بقلم حاجی حکیم پیر بخش بن حکیم قُل احمد فاروقی نوشاہی رح ۔ یہ نسخہ حاجی ڈاکٹر مشتاق احمد فاروقی کے کتب خانہ میں بمقام احمد نگر ضلع گوجرانوالہ موجود ہے ۔

۶۴ دستخط طیب احمد یار خطی ۔ بقلم حاجی حکیم پیر بخش بن حکیم قُل احمد فاروقی نوشاہی رح یہ نسخہ ڈاکٹر محمد اقبال ولد میاں غلام قادر کے کتب خانہ میں بمقام گھنے والہ ۔ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے ۔

۶۵ دستخط قرآن مجید خطی ۔ مکتوبہ ۲۰ محرم ۱۲۷۰ھ بقلم مولوی محمد یار ولد کرم شاہ شیر گڑھی رح متوفی ۱۹ شوال ۱۳۰۵ھ ۔ یہ قرآن مجید کاتب کے پڑوتے مولوی مظفر حسین ولد مولوی اقبال حسین نوشاہی برقندازی اعظمی کے کتب خانہ میں بمقام میرووال تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ موجود ہے ۔

۶۶ دستخط قصہ چہار درویش پنجابی منظوم ۔ خطی ۔ مکتوبہ ۱۷ جمادی الاخرہ ۱۳۱۴ھ بقلم حکیم مظفر حسین ولد میاں فقیر علی فاروقی اجنکوی رح یہ نسخہ کاتب کے فرزند حاجی ڈاکٹر مشتاق احمد فاروقی احمد نگری کے کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۶۷ دستخط قصہ رام چیدر ۔ پنجابی منظوم ۔ خطی ۔ مکتوبہ مصنف مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی رح یہ نسخہ قریشی احمد حسین احمد پروفیسر ریٹائرڈ کالج گجرات کے کتب خانہ موجود ہے ۔

۶۸ دستخط قصہ عشق رانجھن ہیر ۔ پنجابی منظوم خطی ۔ مکتوبہ ۱۴ صفر ۱۲۱۸ھ بقلم مصنف مولوی احمد یار نوشاہی مُرالوی رح یہ نسخہ قاضی عبدالعزیز قریشی مالک مدینہ کتابخانہ مسلم بازار گجرات کے پاس موجود ہے ۔

Marfat.com

۶۹ دستخط قصہ کامروپ وکام لتاں۔ پنجابی منظوم۔ خطی۔ مکتوبہ ۳ر ذیقعد ۱۲۳۴ھ
بقلم حیاں غلام محمد۔ برادر زادہ مصنف یعنی مولوی
احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی رح
یہ مصنف کی زندگی میں لکھا گیا۔ یہ مخطوطہ مولوی عبدالکریم
کاتب ولد مولوی عمر الدین امام مسجد کے کتب خانہ میں بمقام
عادل گڑھ۔ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔

۷۰ دستخط قصہ ہیر رانجھا۔ پنجابی منظوم۔ مکتوبہ ۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ بقلم سید شرافت
نوشاہی۔ مطبوعہ مطبع مفید عام لاہور ۱۹۲۸ء

۷۱ دستخط قول الجمیل۔ خطی۔ مکتوبہ ۱۲۹۹ھ بقلم مولانا غلام قادر شائق نوشاہی رح
یہ نسخہ مولانا مفتی لبشیر حسین فاضل دیوبند فاروقی نوشاہی کے
کتب خانہ میں بمقام گوجرانوالہ موجود ہے۔

۷۲ دستخط کتاب علم فقہ۔ خطی۔ مکتوبہ ۱۹ر ربیع الاول ۱۲۶۲ھ بقلم سید غلام محمد
ولد سید احمد بخش نوشاہی برخورداری صاحبنیالوی متوفی ۱۲۷۶ھ
۱۸۵۹ء
یہ نسخہ سید محمد شریف ولد محمد عالم نوشاہی برخورداری کے کتب خانہ
میں بمقام دھل شریف متصل سرائے عالمگیر۔ ضلع گجرات موجود ہے۔

۷۳ دستخط لمعات۔ خطی۔ مکتوبہ ۱۲۹۹ھ بقلم مولانا غلام قادر شائق۔ مملوکہ مفتی لبشیر حسین

۷۴ دستخط لوائح۔ خطی۔ مکتوبہ ۱۲۹۷ھ بقلم مولانا شائق موصوف۔ مملوکہ مفتی لبشیر حسین۔

۷۵ دستخط مثنوی معنوی۔ خطی۔ مکتوبہ ۲ر رمضان ۱۲۶۷ھ بقلم مولانا محمد امین کاتب نوشاہی
یہ نسخہ صاحبزادہ محمد امین ولد حیاں محمد فاضل نوشاہی کے کتب خانہ میں
بمقام نوشہرہ شریف۔ علاقہ جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات
موجود ہے۔

Marfat.com

۷۶ دستخط مرج البحرین وجامع الطریقین خطی مکتوبہ ۲۲ر شوال ۱۲۹۸ھ بقلم مولانا شائق ر،
مملوکہ مفتی لشیر حسین نوشاہی مفاضل دیوبند۔ گوجرانوالیہ

۷۷ دستخط مقالہ مفتم خطی۔ مکتوبہ ۴ر جولائی ۱۸۸۱ء [۱۲ر شعبان ۱۲۹۹ھ]
بقلم مولانا شائق رسول نگری ر، مملوکہ مفتی لشیر حسین

۷۸ دستخط مناجات فقیر خطی مکتوبہ ۱۲۹۷ھ بقلم مولانا شائق۔ مملوکہ مفتی لشیر حسین۔

۷۹ دیوان الکریم خطی مولوی عبدالکریم قلعہ داری متوفی ۲۲ر صفر ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء
مرتبہ مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ایم اے پروفیسر
زمینداری کالج گجرات۔ فرزند مصنف دیوان۔

س

۸۰ راہ وصول در رد جاہ رسول مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرووالی مطبوعہ گیلانی الیکٹرک
پریس لاہور۔

۸۱ رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
۱۳۲۴ھ

۸۱ رحمت کبریا بوسیلہ انبیاء واولیاء۔ مولوی ابوالعباس غلام رسول غازی نوشاہی خطیب
جامع مسجد نور گنج محلہ حسین آباد نارووال ضلع سیالکوٹ

۸۲ روزنامچہ رزیڈنٹ دہلی۔ مترجمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی ر،

س

۸۳ سبیل سلسبیل مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی متوفی ۵ر جمادی الاولی ۱۳۵۷ھ
مطبوعہ روزبازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۴ء

۸۵ سفید شریف (بیاض خطی) سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۸۶ سلیم التواریخ صوفی ابرعلی ارائیں جالندہری ر،

Marfat.com

۸۸ سوانحعمری سید فقیراللہ شاہ خطی۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی ؒ

۸۸ سیحرفی در مدح محمد فاضل سندھیوری ؒ ۔ دیوان مسمت عمر نوشاہی۔ ساکن کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ (مطبوعہ)

۸۹ سیحرفی معرفت سائیں لبھو شاہ نوشاہی جگدیوی، ساکن ماڑی ٹھاکراں ضلع گوجرانوالہ۔ مطبوعہ سلسلۃ الھاشم۔

۹۰ سیحرفی بیراں الجھا خطی میاں الٰہی بخش نوشاہی روشن شاہی موہلوی ؒ

۹۱ سیحرفی اول خطی بابا سائیں داس نوشاہی رسول نگری تصنیف ۱۲۸۰ھ

۹۲ سیحرفی دوم۔ خطی عرف وحدت نامہ۔ بابا سائیں داس الملقب بہ فقیر بخش نوشاہی تصنیف ۸ محرم ۱۳۰۷ھ مکتوبہ ۱۰ صفر ۱۳۳۱ھ بخط سید پیر عالم ولد سید عمر بخش نوشاہی برخورداری رسول نگری ؒ

۹۳ سیحرفی اول خطی حکیم جے سنگھ گوجرانوالیہ۔ مکتوبہ ۳ محرم ۱۳۳۱ھ بخط سید پیر عالم۔

۹۴ سیحرفی دوم خطی حکیم جے سنگھ۔ مکتوبہ ۵ صفر ۱۳۳۱ھ بخط سید پیر عالم۔

مثنوی

۹۵ شاہانِ گوجر مولوی محمد عبدالمالک رئیس اعظم کھوڑی۔ ضلع گجرات۔ مشیر مال ریاست بہاول پور

۹۶ شاہ نامہ۔ عرف بحیث نامہ فارسی منظوم۔ خطی۔ مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی ؒ یہ نسخہ میں نے (شرافت نے) ۱۳۴۶ھ میں مولوی محمد لطیف مدرس کے پاس بھالیہ۔ ضلع گجرات میں دیکھا تھا

۹۷ شایق نامہ بنام محمود نامہ جٹ۔ مولانا غلام قادر شایق نوشاہی رسول نگری ؒ تصنیف ۱۲۹۲ھ

۹۸ سیحر دخانہ فارسی۔ مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی ؒ

۹۹ سیحر دخاندان نوشاہی۔ پنجابی مخمس۔ میاں عبدالغنی نوشاہی برقندازی ستارکوٹی ؒ

Marfat.com

۱۰۰ شجرہ خاندان نوشاہی۔ پنجابی منظوم۔ بابا اکبر شاہ مرید بابا بگے شاہ نوشاہی

۱۰۱ شجرہ شریف خاندان قادری سلسلہ نوشاہی۔ پنجابی منظوم۔ میاں احمد دین نوشاہی
ف دزیوری او کاڑوی

۱۰۲ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی۔ اردو منظوم۔ سید ملا علی شاہ مشہدی رضوی رح
نوشاہی برقندازی۔ بیرولہی والا رح

۱۰۳ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی۔ فارسی منظوم۔ صوفی کرم بخش نوشاہی فاضل شاہی
لاہوری رح متوفی ۱۳۱۷ھ۔

۱۰۴ شجرہ شریف نوشاہی۔ فارسی منظوم۔ شاعر مرید فقیر جمال الدین نوشاہی برقندازی لاہوری رح

۱۰۵ شجرہ قادریہ وبابیہ نوشاہیہ۔ پنجابی منظوم۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرووالی رح

۱۰۶ شرح انوار العاشقین۔ مولانا حاجی سید غلام نبی حسینی بھاکھری نوشاہی رح
تصنیف ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ

۱۰۷ شرح فصوص الحکم۔

۱۰۸ شمس المصحف۔ خطی۔ پنجابی منظوم۔ میاں صالح محمد ولد غلام شاہ ساکن کوٹ
جے سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔
اس کا ایک نسخہ چوہدری خورشید احمد چیئرمین سابق پٹواری کے
گھر میں بمقام شیر گڑھ۔ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔

b

۱۰۹ طلب احمد یار۔ خطی مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی میرووالی رح

۱۱۰ طبقات النوشاہیہ خطی۔ یہ تشریف التواریخ کی دوسری جلد ہے۔ از سید شریف نوشاہی
برخوردار۔ ساہیوالی۔ ضلع منٹگمری۔ میرے اپنے ہاتھ کا
لکھا ہوا اس کا ایک نسخہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔

Marfat.com

ع

۱۱۱ عجیب منظر۔ مثنوی خطی۔ مولانا شہباز خاں ملھی نوشاہی بدوملھی والا رح
تصنیف ۱۲۷۵ھ

اس کا ایک نسخہ مخطوطات شیرانی پنجاب یونیورسٹی
لائبریری میں موجود ہے۔ نمبر کتاب ۱۰۷۱ ھ

۱۱۲ عصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ العوثیہ۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی رح
مطبوعہ کریمی پریس لاہور ۱۳۴۲ھ
۱۹۲۳ء

۱۱۳ عوارف الانوار۔ خطی۔ حصہ پنجم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ۔ مصنفہ عارف نوشاہی
ع

۱۱۴ غایۃ النہایۃ فی برء الساعۃ۔ مولوی حکیم محمد اعظم نوشاہی میروالی رح۔
مطبوعہ خادم التعلیم گوجرانوالہ ۱۳۰۳ھ

ف

۱۱۵ فاضل پنجابی گائیڈ پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے مطبوعہ مدینہ پرنٹنگ
لاہور۔ ناشر تاج بکڈپو۔ اردو بازار لاہور۔

۱۱۶ فریاد دزاری سائیں حیاتیا نوالہ سلیمانی رسول نگری رح متوفی ۱۳۵۷ھ
۱۹۳۸ء

۱۱۷ فہرست مخطوطات شیرانی۔ ڈاکٹر محمد شبیر حسین ادارہ تحقیقات پاکستان۔ پنجاب
یونیورسٹی لاہور۔

۱۱۸ فیض قادری نوشاہی پنجابی منظوم۔ سائیں نواب علی ولد اللہ رکھا نوشاہی۔ ساکن
ماہلیانوالہ۔ ضلع جہلم۔

۱۱۹ فیض محمد شاہی دیباچہ خطی، جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم۔ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم۔ دہم
اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی ماہنیالوی رح متوفی ۱۳۸۴ھ
۱۹۶۵ء

Marfat.com

۱۲۰ فیضیہ — مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی رح

مطبوعہ کریمی پریس لاہور، سنہ ۱۳۵۳ھ ۲۱۹ ۳۴

ق

۱۲۱ القادر نوشاہی گمتھالوی رح ضلع گورداسپور۔ (باسفائلہ) مدیر مولوی حامد شاہ نوشاہی گمتھالوی

جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۳ھ

رجب سنہ ۱۳۴۳ھ

رمضان سنہ ۱۳۴۳ھ

۱۲۲ قادری بوستان۔ پنجابی منظوم۔ دیوان حسرت عمر نوشاہی۔ کوٹلی مغلاں والہ

۱۲۳ قصہ مہیم انصاری۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مراوی مطبوعہ سنہ ۱۳۴۲ھ

۱۲۴ قصہ چہار درویش۔ پنجابی منظوم خطی۔ حاجی پیر بخش ولد میاں قل احمد فاروقی نوشاہی

مکتوبہ سنہ ۱۲۸۵ھ

۱۲۵ قصہ حاتم طائی۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی مراوی رح

۱۲۶ قصہ حاجی یار محمد قادری شیر گڑھی رح متوفی سنہ ۱۱۱۸ھ۔ خطی۔ (پنجابی منظوم)

قاضی نبی بخش۔ ساکن سادد گورایہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مملوکہ مولوی مظفر حسین نوشاہی میرووالی۔

۱۲۷ قصہ ڈیہوں۔ پنجابی منظوم۔ خطی۔ میاں محمد بخش نوشاہی رسول پوری متوفی سنہ ۱۲۹۳ھ

۱۲۸ قصہ راج بی بی و نامدار۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی مراوی مطبوعہ سنہ ۱۳۴۶ھ

۱۲۹ قصہ سسی پنوں۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی مراوی مطبوعہ سنہ ۱۳۴۶ھ

۱۳۰ قصہ سیف الملوک۔ پنجابی منظوم۔ میاں محمد بخش قادری کھڑیالہ رح متوفی سنہ ۱۳۲۲ھ

۱۳۱ قصہ کام رودیپ و کام لتا۔ خطی۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی مراوی رح

۱۳۲ قصہ محکم و معافی۔ پنجابی منظم۔ خطی۔ میاں محمد بخش نوشاہی رسول پوری رح

Marfat.com

۱۳۳ قصہ میر رانجھا ۔ پنجابی منظوم ۔ مولوی احمد یار نوشاہی مُرالوی ؒ مطبوعہ ۱۳۴۶ھ

۱۳۴ قصہ یوسف زلیخا ۔ پنجابی منظوم ۔ مولوی احمد یار نوشاہی مُرالوی ؒ

۱۳۵ قصیدہ اردو ۔ در مدح سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری ؒ متوفی ۱۳۱۱ھ از حکیم جے سنگھ

۱۳۶ قصیدہ تاریخیہ فارسی خطی ۔ ۱۲۱۰ھ ۔ سید رحم رسول بالا بلگرامی ؒ

۱۳۷ قصیدہ ردحیہ ۔ در شان مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی ؒ متوفی ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء

مولوی ابوالعباس غلام رسول فانی نوشاہی خطیب جامع مسجد

نور گنج حسین آباد ۔ نارووال ضلع سیالکوٹ ۔

ک

۱۳۸ کتاب الفوائد خطی ۔ مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین مختار السالکین نوشاہی

برخورداری ساہنیالوی ؒ متوفی ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ

بخط مصنف ؒ میرے (شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۱۳۹ کسب نامہ لوہاراں ۔ پنجابی منظوم خطی ۔ مولوی احمد یار نوشاہی مُرالوی ؒ

گ

۱۴۰ گلزار آدم ۔ خطی ۔ مولوی حکیم کرم الٰہی ولد حکیم غلام نبی فاروقی نوشاہی ساکن بیگووال

ضلع سیالکوٹ ۔ المتوفی ۱۲ ذیقعد ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۴ء

اس کا ایک نسخہ میرے (شرافت) کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۱۴۱ گلزار فقرا ۔ خطی ۔ مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی بیگووالیہ ؒ مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۱۴۲ گنج الاسرار ۔ قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش قادری ؒ المتوفی ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ

۱۴۳ گنج تاریخ ۔ مفتی غلام سرور لاہوری ؒ متوفی ۱۳۰۷ھ

۱۴۴ گنجینہ شرافت (بیاض خطی) مولف کتاب ہذا سید شرافت نوشاہی عفی عنہ ۔

۱۴۵ گوہر منظوم ۔ فارسی

Marfat.com

ل

۱۴۶ لطائف الاخیار۔ خطی سید شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری عفا اللہ عنہ
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا دوسرا حصہ ہے۔ اور بخط خود
میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۱۴۷ لطایف علمیہ۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ ناشر مبارک کمپنی لاہور۔

۱۴۸ لوامع الاعلام لسواطع الالہام۔ خطی۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی،
بخط مصنف۔ اُن کے پوتے مولوی مظفر حسین نوشاہی کے کتبخانہ
میں بمقام میروال۔ ضلع شیخوپورہ موجود ہے۔

م

۱۴۹ مآثر الاحبار۔ خطی سید شریف احمد شرافت نوشاہی عافاہ اللہ تعالیٰ۔
یہ تذکرۃ النوشاہیہ کا چوتھا حصہ ہے بخط خود مملوکہ سرا شرف

۱۵۰ مثنوی معنوی۔ خطی مولانا جلال الدین رومی،،

۱۵۱ مخزن پنجاب مفتی غلام سرور لاہوری،،

۱۵۲ مرآۃ القوانین فارسی خطی۔ منشی گنیش داس بنارسی وانوکوئے گجرات۔
اس کا ایک نسخہ میرے (شرافت) کتبخانہ میں موجود ہے۔

۱۵۳ مصباح نورانی در حالات خواجہ حکم الدین سیرانی۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی
مطبوعہ سنہ ۱۳۱۰ھ

۱۵۴ مکتوبات۔ خطی مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی بمقام ہرسل ہرن،،

۱۵۵ مکتوبات۔ خطی مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی،،

۱۵۶ مکتوبات۔ خطی مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی بیگووالیہ،،

۱۵۷ مکتوب (اردو) خطی حاجی فقیر اللہ بیدھ ستیانی متوفی سنہ ۱۳۱۸ھ ۱۹۰۰ء بنام سید حامد و اقبال احمد نوشاہی ثانی،،

Marfat.com

۱۵۸ مکتوب (فارسی) حاجی محمد شریف فاروقی نوشاہی لدھے والہ، بنام سید غلام مصطفیٰ نوشاہی

۱۵۹ مکتوب (،) حکیم علی محمد نوشاہی ڈھبوی، متوفی ۷ شعبان ۱۳۱۱ھ بنام مرشد خود حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکذات نوشاہ ثانی ؒ

۱۶۰ مکتوب (،) حکیم غلام محی الدین نوشاہی چک کپاہ والہ، متوفی ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ بنام مرشد خود مولانا سید حافظ فضل احمد پاکذات نوشاہ ثانی ؒ

۱۶۱ مکتوب (اردو) سائیں برکت علی نوشاہی، ساکن بھکنہ ضلع امرتسر بنام سید شرافت

۱۶۲ مکتوب (،) سائیں مہر دین چھٹہ نوشاہی نوئیں والیہ، بنام سید شرافت نوشاہی

۱۶۳ مکتوب (،) سائیں نور الدین نوشاہی، ساکن چک مندھوان ضلع گوجرانوالہ بنام شرافت

۱۶۴ مکتوب (فارسی) سید فضل حسین ولد سید حیات شاہ بخاری نوشاہی قادر آبادی ؒ بنام سید شرافت نوشاہی ساہنپالوی محفاظ دود عنہ

۱۶۵ مکتوب (،) مولانا نور المصطفیٰ نوشاہی روشن شاہی داؤد والیہ، متوفی ۱۳۴۴ھ بنام سید شمس الدین و سید قطب الدین و سید احمد الدین پسران سید اللہ دتا ولد سید فتح الدین نوشاہی برخورداری ساہنپالوی ؒ

۱۶۶ مکتوب (عربی) مولوی عبد الکریم قریشی قلعہ داری ؒ متوفی ۲۲ صفر ۱۳۷۷ھ بحری بنام مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی ؒ

۱۶۷ مکتوب (اردو) مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی ؒ بنام مولوی حامد شاہ نوشاہی گھالو

۱۶۸ مکتوب (فارسی منظوم) میاں احمد یار نوشاہی برقندازی مرالوی ؒ بنام مرشد خود فخر الدین لاہوری ؒ

۱۶۹ مکتوب (فارسی) میاں جمال ترکھان نوشاہی ساہنپالوی ؒ بنام مرشد خود سید شمس الدین ولد سید احمد تا نوشاہی برخورداری ؒ

۱۷۰ مکتوب (اردو) میاں عبد الحکیم فاروقی نوشاہی میگو والیہ ؒ متوفی ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

Marfat.com

۱۷۱ مکتوب (فارسی) میاں عبدالغنی نوشاہی برقندازی ستارکوٹی۔ بنام اعلیٰ حضرت
مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی صاحبنیالوی ؒ

۱۷۲ مکتوب (اردو) میاں محمد اشرف نوشاہی فاضل شاہی لاہوری۔ بنام سید شرافت

۱۷۳ مکتوب (〃) میاں محمد فاضل نوشاہی سُندر پوری ؒ متوفی ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ
بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ؒ

۱۷۴ مکتوب (〃) میاں نیک محمد ولد شیر محمد کشمیری قادری مقیم شاہی۔ ساکن دان چک
ضلع گوجرانوالہ۔ مضافات بھڑی شاہ رحمان۔ بنام سید شرافت

۱۷۵ مناجات بجناب غوث اعظم ؒ شیخ فاضل الدین قادری صبالوی ؒ

۱۷۶ مناجات بجناب بادشاہ عالیجاہ ؒ۔ مولانا نور المصطفےٰ نوشاہی روشن شاہی داؤد والیؒ
یہ مناجات تذکرہ نوشاہی خطی کے حاشیہ پر بخط ناظم لکھی
ہے۔ اور یہ نسخہ سید محمد شریف ولد سید محمد عالم نوشاہی
برفورداری کے گھر میں بمقام نوشہرہ پور شریف ضلع گجرات موجود ہے

۱۷۷ منقبت شاہ فاضل قلندر لاہوری مولوی خطی۔ صوفی کرم بخش نوشاہی فاضل شاہی لاہوری ؒ

ن

۱۷۸ نذر محبوب المعروف تحفۃ الفقرا۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی سیرۃ النبی ؐ
مطبوعہ یونین سٹیم پریس لاہور ۱۳۳۳ھ

۱۷۹ نسیم الصبا۔ (عربی جریدہ) ۲ رمضان ۱۳۱۱ھ

۱۸۰ نقوش لاہور نمبر۔ فروری ۱۹۶۲ء

۱۸۱ نور ہمسال قادری مولوی محمد ابراہیم خاں نوشاہی جلالوی ؒ

و

۱۸۲ وسا کھی نامہ خطی۔ (پنجابی منظوم) مولوی سید محمد نوشاہی اخلاص خانی ؒ

Marfat.com

۱۸۳ وسائط العلوم۔ خطی حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکدامت نوشاہی ثانی برخوردار ساہنیالوی رح متوفی ۱۲۸۶ھ مرتبہ سید شرافت نوشاہی مولف کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۱۸۴ وفات نامہ میاں شاہ محمد۔ خطی۔ میاں محمد بخش نوشاہی رحمانی رسول پوری رح

۱۸۵ وقائع پیوں (مثنوی) مولوی شہباز خاں ملھی نوشاہی، بدو ملھی والہ رح
تصنیف ۱۲۵۱ھ۔ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء

ھ

۱۸۶ ہجو نامہ اہل مراڑہ۔ خطی مولوی احمد یار نوشاہی مُرالوی رح

۱۸۷ ہدایۃ المریدین مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی رح تصنیف ۱۳۲۶ھ
مطبوعہ ربیع الآخر ۱۳۹۲ھ

۱۸۸ ہفت قلزم

ی

۱۸۹ یارہویں مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی۔ تصنیف ۱۳۵۴ھ

خاتمہ

خدا کا شکر ہے کہ تذکرۃ النوشاہیہ کا ساتواں حصہ موسوم بہ مناہج الآثار جمعہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ایکہزار تین سو بانوے ہجری مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۷۲ء ایکہزار نوسو بہتر عیسوی موافق ۹ پوہ سمت ۲۰۲۹ دو ہزار انتیس بکرمی کو ختم ہوا۔ پڑھنے والوں سے التماس ہے کہ مؤلف کو دعائے خیر سے یاد فرماویں ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

دستخط | تمام شد مناہج الآثار جمعہ ہفتم از تذکرۃ النوشاہیہ کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ بہ دست خط مولف احمد شریف احمد شرافت نوشاہی ساہنیالوی عفا اللہ عنہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۲ء وللہ الحمد۔

Marfat.com

تعلیقات

متعلقہ احمد یار مرالوی

جناب ڈاکٹر شہباز ملک شعبہ پنجابی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اپنا پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ احمد یار مرالوی پر لکھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی زیر ادارت شعبۂ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شش ماہی رسالہ کھوج کا آٹھواں اور نواں شمارہ (جولائی۔ دسمبر ۱۹۸۲ء) پنجابی قلمی نسخوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس شمارۂ خاص میں احمد یار مرالوی کی جن پنجابی کتابوں کے نسخوں کا ذکر ہوا ہے۔ ان کے کوالف کا عکس اس رسالہ سے پیش خدمت ہے۔ کتابوں کے نام بترتیب حروفِ تہجی اور نسخے بلحاظ تاریخ کتابت درج کئے گئے ہیں۔ دائیں طرف کا شمارہ مجلہ کھوج میں درج نسخوں کا مسلسل نمبر ہے۔ عارف

۴۰۹- **بانی و مصری (قصہ)** : احمد یار مرالے والا ، داستان/رومانی ، نظم، ۱۲۰۷ھ، ۱۲۰۷ھ/مصنف خود ، نستعلیق ؛ ۱۶ × ۱۰ سم ، ۱۶ سطر ، ۴ ورق ، ملمع : قدرت تیری نوں مالدا ہلہاری لکھوار ، چھیکڑ : ربا میلیں احمد یار نوں میرا جانے روپ امول ، کیفیت : نادر تے نایاب نسخہ۔

ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۱۰۰۱- **جام روپ** : احمد یار اسلام گڑھی ، داستان ، نظم/مثنوی ، — ، ۸۱۲ھ [۱۲۰۸ھ]/— ، نستعلیق۔ مائل بہ شکستہ ، ۱۶ × ۱۱ سم ، ۱۲ سطر ، ۱۴ ورق ، ملمع : اوڑک ہوسی رب توں ہادی جت ادا ، چھیکڑ : بہت دور اڈی دسنیوں وچ نہ تھیوجا ، کیفیت : ناقص الآخر۔

ملکیت : اقبال صلاح الدین۔ اوکاڑہ

۱۰۱۴- **چو مصرعے** : احمد یار گورداس اسلام گڑھی ، عشقیہ ، نظم۔ چو مصرعے، — ، —/—، نستعلیق، ۱۶ × ۱۰ سم، ۱۲ سطر، ۱ ورق، ملمع: جت چلانا کنوں شاماں میوا دوایے ہوئے ، چھیکڑ : کہو گورداس مد سائیں میرا روپ بازی گرداری ، کیفیت : (ترقیمہ) : من تصنیف احمد یار اند گڑھیم (اسلام گڑھیہ) در ہما کہا گورداس خاص است و بیخود ہندوستانے۔

ملکیت ، اقبال صلاح الدین۔ اوکاڑہ

Marfat.com

۸۴۹- حاتم : احمد یار ، مولوی ، داستان ، نظم ، — ، —/میاں امام دین ولد میاں صدر الدین ، نستعلیق ، ۲۳×۱۴ سم ، ۱۵ سطر ، ۱۵۷ ورق ، ملمع : ناقص الاول، چھیکڑ: پاک محمد سرور دے سنگ فضل دن عاجز ہارے۔

ملکیت : ارشد میر۔ لاہور

۱۰۱۶- حاتم طائی ، قصہ : احمد یار مرالوی ، میاں (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم ، مثنوی ، — ، —/— ، نسخ ، ۲۸×۱۸ سم ، ۲۵ سطر ، ۴۷ ورق ، ملمع : اللہ واحد اک کر جاتا ہور شریک نہ کوئی ، چھیکڑ : اپنے باغ ہری زاداں دے میوے رنگ ارنگے ، کیفیت : ناقص الآخر۔

ملکیت : اقبال صلاح الدین۔ اوکاڑہ

۱۰۱۷- حاتم نامہ : احمد یار مرالوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء)، داستان ، نظم۔ مثنوی، ۱۲۳۰ھ ، —/— ، نستعلیق ، ۲۶×۱۷ سم ، ۱۴ سطر ، ۲۵۲ ورق ، ملمع : اللہ واحد کر جاتا ہور شریک نہ کوئی ، چھیکڑ : یاراں سے تے تربھاں آوے ہے لکھ تربخ دیاں سے ، کیفیت ، (ترقیمہ) : ایں قصہ حاتم تصنیف میاں احمد یار برائے خاطر حضرت۔ حضرت اولاد مظفر و چراغ دودمان سجادہ نشین حضرت پیر سید بدر الدین سکنہ کوٹلہ شریف ہوشیار پور ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین۔ اوکاڑہ

۵۸- دعا سریانی [Ui VI 140/1652] : احمد یار (مترجم) [۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء]: مناجات/حمد و ثنا ، نظم ، نامعلوم ، ۱۲۷۳ھ/غلام رسول ، نسخ ، ۱۹×۱۱ سم ، ۹ سطر ، ۴۷ ب—۵۹ب ورق ، ملمع : ابن عباس روایت کیتی چھیکڑ : کتا ہے سرکار دا دعائی سریانی روز ہے بندہ تیرا۔ کتا ہے سرکار دا، کیفیت : (ترقیمہ) با تمام پنجشنبہ پنجم ماہ ذوالحج ۱۲۷۳ھ، کتاب چھپ چکا اے۔

ملکیت : پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۰۲۸- دعا سریانی : احمد یار مرالوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، حمد و ثناء ، نظم/ کیت ، — ، ۱۲۸۹ھ/فیض احمد، نسخ نے نستعلیق ، ۱۷×۱۲ سم ، ۷ سطر ، ۲۴ ورق ، ملمع : ابن عباس روایت کیتی ، چھیکڑ : ضامن امت ساری دا ، کیفیت ، ترقیمہ : تمت تمام شد صحیحہ "دعا سریانی" برائے پاس خاطر امجانے۔ بروز سہ شنبہ۔ بوقت عصر ہشت دہ تاریخ محرم الحرام ۱۲۸۹ ہجری بلست خط فقیر حقیر پرتقصیر ، فیض احمد تحریر یافت۔

ملکیت : اقبال صلاح الدین اوکاڑہ

Marfat.com

۵۹۰- دعا سریانی [ش ۳۸۰۶/۷۷۳] : احمد یار (مترجم) [۱۷۶۸ء—۱۸۴۸ء] : حمد و ثنا/مناجات ، نظم، نامعلوم، نامعلوم/ کرم الہی (؟) ، نستعلیق (پنجابی متن) ، نسخ (عربی متن) ، ۱۲×۲۰ س م ، ۱۰ سطر ، ۳۱ ا—۴۳ و ورق ، مذہ : ابن عباس روایت کیتی ، چھیکڑ : ہے سرکاری دا ، کیفیت : کتاب چھپ چکی اے (ش - ب) - ملکیت : پنجاب یونیورسٹی لاہور

۴۴۴- ترجمہ دعائے سریانی : نامعلوم، حمد و ثنا، نظم، — ، —/— ، ۱۲×۷ س م، — ، ۶ ورق ، مذہ : میں ہاں سب مقصود نثارا ، چھیکڑ : حق حق نوں اج واری دا ، کیفیت : ایس دے اکو جیہے دو نسخے موجود نیں ، قیاس اے کہ ایہہ احمد یار مرالوی دا اے - ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۴۴۵- ترجمہ دعائے سریانی : احمد یار مرالے والا (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، حمد و ثنا ، نظم ، — ، —/— ، — ، ۲۵×۱۶ س م ، — ، ۶ ورق ، مذہ : میں موجود سدا ہر ویلے ، چھیکڑ : کتا ہے درباری دا - ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۵۶۲- شرح دعاء سریانی : احمد یار ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، حمد و ثناء ، نظم ، — ، —/— ، نسخ نستعلیق وانگوں ، ۱۹×۱۳ س م ، ۱۲ سطر ، ۱۴ ورق ، مذہ : میں موجود سدا ہر ویلے ، چھیکڑ : ناقص الآخر ؛ کیفیت : شروع تے ۴ ورق شکستہ خط وچ نعت رسول منظوم اے -

- ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۶۱۱- مجموعہ شیر محمدی: میاں شیر محمد گوٹرہالوی مفتی (مرتب)، مجموعہ شاعری، نظم ، — ، —/مصنف خود ، — ، ۲۰×۱۵ س م ، — ، ۹۰ ورق ، مذہ : — ، چھیکڑ : — ، کیفیت : لکھتاں : عین الزلالی دا ترجمہ رسالہ مہتدی (۱۳۱۲ھ) ، اسناد میاں واصل ، دعا سریانی احمد یار ، اوری مانی حلیمہ شیر محمد گوٹرہالوی ، ترجمہ بالت سعاد شیر محمد گوٹرہالوی ، ترجمہ قصیدہ عربی محمد فقیر شیر محمد گوٹرہالوی ، دعاء سریانی شیر محمد گوٹرہالوی ، قصیدہ غوث معز الدین لابینا ، شجرہ پیرے شاہ میاں محمد بخش، پرانا نسخہ اے کاغذ بوسیدہ ، نادر تے نایاب - ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۱۰۲۷- دعاء سریانی : احمد یار مرالے والے، میاں (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، حمد و ثناء ، نظم - کبت ، —/— ، نستعلیق معمولی ، ۲۷×۱۴ س م ، ۱۴ سطر ، ۸ ورق ، مذہ : ابن عباس روانت کیتی ، چھیکڑ : میں ایہیں آن ڈکا در تیرے - ملکیت ، اقبال صلاح الدین ، اوکاڑہ

۱۳۹۸- راج بی بی وکھاڑو (نامدار) : احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/چومصرعہ ، — ، —/غلام مصطفیٰ ، نستعلیق ،

Marfat.com

۱۷×۱۲ س م ، ۱۱ سطر ، ۲۹ ورق ، مذہ : عشق خدائے ظاہر کیتی چمکی دینہ چن تارے ، چھیکڑ : توڑی ارلے پرلے احمد یار / سی ترلے کر تھکی ، کیفیت : ایہہ قصہ صرف احمد یار نے ای نظم کیتا اے ہور کتے نظر نہیں آیا ، کتاب چھپ چکی اے، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۳۹۹- **راج بی‌بی و میاں گوہڑ ، قصہ :** احمد یار ، داستان ، نظم ، — ، —/ میاں غوث محمد و میاں محمد علی ؛ — ، — ، — ، ۴۴ ورق ، مذہ : عشق خدائے ظاہر کیتے چمکے دنہہ چن تارے ، چھیکڑ : خودی ارلے پرلے احمد یار اسی ترلے کر تھکے ، کیفیت : — ، ملکیت : پنجابی ادبی اکیڈمی/سرکل لائبریری شاہی قلعہ ، لاہور ۔

۵۰۲- **رام چند (قصہ) :** احمد یار مرالوی، میاں ، داستان/رومانی ، لظم ، ۱۲۰۷ھ، ۱۲۰۷ھ/مصنف خود ، نستعلیق ، ۱۶×۱۰ س م ، — ، ۴۵ ورق ، مذہ : روپ تے کرتار دے مولا انت نہ کو ، چھیکڑ : آسان مرشد کرے پکڑ عشق یقین ، کیفیت : ترقیمہ فارسی مصنف درج اے ، نادر تے نایاب نسخہ ۔ ملکیت : احمد حسین قریشی ۔ گجرات

۱۴۰۷- **سسی پنوں :** احمد یار مرالوی ، گولوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/چو مصرعہ ، — ، —/— ، نستعلیق ، ۲۱×۱۵ س م ، ۱۲ سطر ، ۸۴ ورق ، مذہ : ناقص الاول ، چھیکڑ : ناقص الآخر ، کیفیت : کتاب چھپ چکی اے ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۴۱۴- **سی حرفی مرثیہ پتراں :** احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، مرثیہ (شخصی) ، نظم/سی حرفی ، — ، —/— ، — ، — ، — ، ۲ ورق ، مذہ : ناقص الاول ، چھیکڑ : ناقص الآخر ، کیفیت : کٹے پھٹے ورق نیں جس وچ مولوی احمد یار نے اپنے پتر خوشی محمد تے علی حیدر وغیرہ دا مرثیہ لکھیا اے ایہہ ورق مولوی احمد یار دے خاندان وچوں حاصل ہوئے ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۵۶۶- **شیریں فرہاد :** احمد یار مرالے والا ، داستان/رومانی ، نظم ، — ، —/ مصنف خود ، —، ۱۶×۱۱ س م، — ، ۲۷ ورق، مذہ : یا رب من بلہا رے کامن جوگی ہاں بلہارے ، چھیکڑ : احمد یار جو یار ہے یا محی الدین جیلانی ، کیفیت : نادر تے نایاب ، اجے چھاپے نہیں چڑھی ۔ ملکیت : احمد حسین قریشی ۔ گجرات

۱۰۸۴- **طب احمد یار :** احمد یار (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، طب ، لظم ، مثنوی ، — ، —/— ، نستعلیق ، ۲۹×۲۰ س م ، ۱۵ سطر ، ۴۱ ورق ، مذہ : توں رب مرجن یار النہی ، چھیکڑ : دنیا غسل حمام آموز ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین

۱۴۱۸- **طب احمد یاری :** احمد یار مرالوی، مولوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، طب،

Marfat.com

نظم/مثنوی ، — ، —/— ، نسخ ، ۲۲×۱۳ س م، ۱۶ سطر ، ۱۳۶ ص ، مذہ: کر توبہ ہر یک بر آہوں ، چھیکڑ: ناقص الآخر ، کیفیت: عام طب احمد باری توں مختلف اے ، متہ ضروریہ خاص طور تے اضافہ اے۔ نادر تے نایاب ، ملکیت: ڈاکٹر شہباز ملک۔

۳۴۴۶۔ **ترجمہ قصیدہ بانت سعاد شریف**: احمد یار مرالوی ، میاں و شیخ عبداللہ ساکن چک عمر ، نعت رسول پاکؐ ، نظم — ، —/محمد اکرم علوی عباسی ، — ، — ، — ، ۸ ورق ، مذہ: اول حمد اس صاحب تیں جس کن کہیا اکو واری ، چھیکڑ: شیخ نے ایہہ فرمائش کیتی کر کہ دی باری ، کیفیت کعب بن زہیر دے عربی قصیدے دا ترجمہ ، ایسے دی اک نقل احمد حسین قریشی قلعداری دے ہتھ دی ۱۹۶۴ء ، ۳۱×۱۴ س م وچ موجود اے۔ ملکیت: احمد حسین قریشی گجرات

۱۲۰۱۔ **کامروپ و کام لتاں ، قصہ**: احمد یار ، مولوی ، داستان ، نظم ، — ، ۱۹۰۴ء/شیخ احمد ، نستعلیق ، ۱۳ سطر ، ۱۲۰+۱ ورق ، مذہ: سب صفتاں خالق نوں لائق جس نے خلق او پائے، چھیکڑ: احمد یار مرید میراں دا بردہ دوہیں جہانی ، کیفیت: آخری صفحے تے کاتب دی مہر اے ، نادر نسخہ اے۔ ملکیت: وحید قریشی لاہور

۳۱۶۔ **کام روپ کام لتاں ، قصہ [۹۷۳]**: احمد یار مرالوی ، مولوی (م ۱۲۸۵ھ) ، داستان ، نظم ، — ، تیرہویں ، چودہویں صدی ہجری/نامعلوم بمقام مسجد قصبہ مذہ، نستعلیق ، — ، — ، ص ۱۱۸ ، مذہ: سب صفتاں خالق نوں لائق جس نے خلق او پانی ، چھیکڑ: —۔ ملکیت کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد

۵۸۷۔ **کامروپ و کام لتا**: میاں احمد یار مرالوی ، داستان/رومانی ، نظم ، — ، —/محمد سلطان ولد میاں عباد اللہ وزیر آبادی ، — ، ۱۹×۱۳ س م ، — ، ۴۶ ورق ، مذہ: سب صفتاں خالقنوں لائق جسنے خلق او پانی ، چھیکڑ: احمد یار مرید میراں دا اندر دوہیں جہانیں ، کیفیت: کتاب امرتسروں قیام پاکستان توں پہلاں چھپ چکی اے۔ ملکیت: احمد حسین قریشی گجرات

۱۴۲۹۔ **کسب نامہ لوہاراں**: احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، فقہ/تصوف/اسلامی ہدایت ، نظم ، — ، موجودہ دور/— ، استعلیق ، ۱۹× ۱۶ س م ، ۱۸ سطر ، ۱۵ ورق ، مذہ: الف اللہ دی کر صفت ہمیشہ جو عالی متوالی ، چھیکڑ: احمد یار فقیر رہانا ہادی لوں لج ساری ، کیفیت: میاں احمد دین لوہار کولوں سن کے لکھیا گیا اے ، لکیر دار کالی آتے نیلی انگریزی سیاہی نال لکھیا اے۔ ایہہ کسب نامہ سودہ کے چھپاہی "کھوج" (۵) وچ چھاپ دتا گیا اے ، ملکیت: ڈاکٹر شہباز ملک۔

Marfat.com

۱۱۰۱- کوراں و لیلاں : احمد یار ، میاں (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/ چو مصرعے ، — ، — /ابراہیم ، نستعلیق ناپختہ ، ۱۹×۱۲ س م ، ۱۲ سطر ، ۴۷ ورق ، مذہ: ظالم وچ جہان دے وڈہ گئے بد ذات ، چھیکڑ : ہر کت کلمہ پاک دی دیوے یار ملا ، کیفیت : (ترقیمہ) تمت تمام شد قصہ کوراں و لیلاں نویسندہ ایں قصہ را ابراہیم ولد میاں غلام حسن سکنہ موضع چک جابر - ملکیت: اقبال صلاح الدین اوکاڑہ

۱۱۹۵- کیما ملک (قصہ) : احمد یار سرالوی ، میاں ، داستان/رومانی ، نظم ، — ، /مصنف خود ، نستعلیق ، ۱۶×۱۰ س م ، — ، ۱۹ ورق ، مذہ: بے پروائی تیری رہا سوں سوں ایہہ دل ڈردا ، چھیکڑ: باجھوں اوچھاں عشق تو اوڑک دم آوے ، کیفیت : غالباً پنجابی وچ کیما ملک دا پہلا قصہ ، نادر تے نایاب نسخہ -

ملکیت احمد حسین قریشی گجرات

۱۲۸۴- لیلیٰ مجنوں ، قصہ : احمد یار ، مولوی ، داستان ، نظم ، —، ۱۲۳۴ھ/—، نستعلیق ، ۱۹×۱۲ س م ، ۲۱ سطر ، ۲۹۴ ورق ، مذہ : —، چھیکڑ : تمام شد قصہ لیلیٰ مجنوں تصنیف فقیر احمد یار ، کیفیت : کاغذ سیالکوٹی - کرمخوردہ - ملکیت : کتابخانہ قاضی فضل حق ، حق سٹریٹ نمبر ۱ ، چیٹرجی روڈ ، لاہور -

۱۱۰۵- لیلیٰ مجنوں ، قصہ : احمد یار (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/چو مصرعے ، ۱۲۹۸ھ ، — /چنن دین شاہ ، نستعلیق عمدہ ، ۲۳×۱۴ س م ، ۱۲—۲۰ سطر ، ۲۳ ورق ، مذہ : صاحب دی تعریف نوں کر تصنیف سوار ، چھیکڑ : احمد بندہ پرورا وچ غلاماں لوڑ ، کیفیت : (ترقیمہ) تمت تمام شد بدست خط چنن شاہ ولد احمد یار قوم چوغطہ ساکن کالرا دیوان سنگھ والا - ضلع گجرات متصل گجرات - یکروہ طرف جنوب -

ملکیت : اقبال صلاح الدین - اوکاڑہ

۱۴۳۳- لیلیٰ مجنوں: احمد یار، مولوی، داستان، نظم/چومصرعے، —، ۱۹۲۸ء/— ، نستعلیق ۳۲×۲۵ س م ، ۱۷ سطر ، ۶۶ ورق ، مذہ: یا رب رحیم دا کیہا اے ہور دولتاں نے دھن مال جھوٹے ، چھیکڑ: ناقص الآخر ، کیفیت : ایہہ نسخہ میاں جلال الدین امام مسجد واسطے ہمالیہ وچ ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء نوں لکھیا گیا ، عام نسخہ اے ، ملکیت : پروفیسر ممتاز احمد بھٹی (پڑپوتری دا دوہترا احمد یار) ، رسول ضلع گجرات -

۶۰۸- لیلیٰ مجنوں : احمد یار سرالوی ، مولوی ، داستان/رومانی ، نظم ، — ، —/— ، نسخ ، ۲۱×۱۳ س م ، — ، ۲۷ ورق ، مذہ : یا رب رحیم . . . ،

Marfat.com

چھیکڑ : رانی احمد یار نوں خوش آکھو آہوں نال ہو کے گھر چھوڑ آئیو ۔
ملکیت : احمد حسین قریشی۔گجرات

۱۴۳۴۔ لیلیٰ مجنوں : احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۳۵ء) ، داستان ، نظم/چو مصرعہ ، — ، —/— ، نسخ ، ۲۱ × ۱۳ س م ، ۱۲ سطر ، ۲۷ ورق ، مڈھ : یا رب رحیم دا کیہا بنی ہور دولتاں نے دھن مال جوڑھے ، چھیکڑ : (ناقص الاخر) مولوی احمد یار نوں خوشی رکھو آہوں لال گھر چھوڑ آہو ، کیفیت : وچوں وی دو تہانواں توں ورق غائب نیں ، کتلب اجے چھاپے نہیں چڑھی ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۱۱۱۔ مجموعہ کلام : احمد یار گورداس اسلام گڑھی ، عشقیہ ، نظم ۔ مثنوی ، چو مصرعے ، مستزاد ، ہاراں ماہ ، — ، —/— ، نستعلیق مائل بہ شکستہ ، ۱۶ × ۱۰ س م ، ۱۴ سطر ، ۱۲ ورق ، مڈھ : ہوہ کر کر روہ ہالا ہری شام ۔۔۔ ہر جنارے ، چھیکڑ : الف آ بھی توں میاں رانجھا آہی ہیر سیالاں دسیاں چالاں ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین ۔ اوکاڑہ

۱۰۴۴۔ شرح محکم الفقراء : احمد یار ، میاں (۱۷۶۸ء-۱۸۳۵ء) ، تصوف ، نظم ، مثنوی ، ۱۲۶۰ھ ، ۱۲۹۴ھ ، نستعلیق ناپختہ ، ۲۵ × ۱۸ س م ، ۱۵ سطر ، ۱۵۶ ورق ، مڈھ : حمد خدائے دا کہہ توں مومن سنج صباحیں ، چھیکڑ : پڑھنے والے مومنو کلی کرو دعا ، کیفیت : ہر کہ خوالد دعا طمع دارم ، ز انکہ من بندۂ گنہ گارم ، تمت رسید و بخیر اختتام انجامید ، حضرت سلطان باہو دی فارسی کتاب دی منظوم شرح ، مسجد برخوردار وچ بہہ کے تحریر کیتی ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین اوکاڑہ

۱۲۹۷۔ ترجمہ محکم الفقراء [۵۷۳] : احمد یار مرالوی (مترجم) ، تصوف ، نظم ، ۱۲۶۰ھ ، ۱۳۲۸ھ/عبداللہ غلام قادری سروی ۔ ۔ ۔ ، نسخ ، ۲۴ × ۱۴ س م ، ۱۱ سطر ، ۴۰۲ ورق ، مڈھ : الہام بھی کتنی قسم ہی الہی جان الہام ، چھیکڑ : شاہرگ تہیں او نیڑے آہی جے دہوے تدہ پیغام ، کیفیت : شروع توں اخیر تک چنگ ستھری حالت وچ خط کالی سرخ روشنائی ، ایہہ حضرت سلطان باہو دی فارسی تصنیف محک الفقراء دا منظوم ترجمہ اے ۔ ملکیت : دیال سنگھ لائبریری لاہور

۱۴۴۲۔ مدح غوث (وہجو مرالہ) : احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۳۵ء) ، مدح غوثؒ ، نظم ، — ، —/پروفیسر ممتاز احمد بھٹی ، نستعلیق ، ۳۰ × ۱۹ س م ، ۲۴ سطر ، ۲ ورق ، مڈھ : اللہ واحد خالق مالک والی مرج بسارہ ، چھیکڑ : ادب فقیر پچھان نہ کر ناں وہر جو [illegible] یا عبدالقادر کر خصانہ اپنے احمد یار دا ، کیفیت : ایہہ مدح تے وہجو مرالہ دے لوکاں نوں یاد اے بھٹی صاحب نے سن کے لکھی اے ، ایہہ شعر

Marfat.com

راقم الحروف نے ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلمداری دولوں سن کے الگ لکھے نیں ایہہ اک ورق وی موجود اے ۔ ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۴۴۶- معراجنامہ : احمد یار ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، سیرت پاکؐ ، نظم ، — ، ۱۳۱۶ھ/— ، نستعلیق ، ۱۲ × ۲۱ س م ، ۱۲ سطر ، ۸۴ ص ، ملدہ : حمد رہے نوں آکھ سنائیں ، چھیکڑ : کرکے فضل غفاریدا ، کیفیت : آخر تے متفرق کلام مصنفہ نامعلوم مولود شریف ، درود شریف ، مناجات پیر دستگیر ، معجزہ مولود شریف رسول پاکؐ درج اے ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۴۷۱- وفات نامہ : احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، سیرت رسول پاکؐ ، نظم/مثنوی ، — ، ۱۹۳۳ء/غلام حسین ساکن میکن ، نستعلیق ، ۲۹ × ۲۴ س م ، ۱۲ سطر ، ۴۹ ورق ، ملدہ : ایہہ دنیا مقبولاں آتے آیا گھر ماتم دا ، چھیکڑ : اول آخر اسم نبی دا ہور امید نہ کوئی ، کیفیت : نادر تے نایاب نسخہ اے ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۷۰۵- ہیر رانجھا : احمد یار مرالوی ، مولویؒ ، داستان ، نظم ، — ، —/مصنف خود ، نستعلیق ، ۱۶ × ۱۰ س م ، — ، ۱۰ ورق ، ملدہ : — ، چھیکڑ : — ، کیفیت : اول آخر ناقص اے ، نادر تے نایاب اے ہر بالکل نامکمل اے ۔

ملکیت ، احمد حسین قریشی ۔ گجرات

۱۱۶۶- ہیر رانجھا : احمد یار (۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/مثنوی ، — ، ۸۱۲ ہجری [۱۲۰۸ھ]/مصنف ، نستعلیق مائل بہ شکستہ ، ۱۶ × ۱۱ س م ، ۱۴ سطر ، ۳۰ ورق ، ملدہ : ناقص الاول ، چھیکڑ : ہر احمد یارا پوچھنے جنہاں صادق کیتے لگ ، کیفیت : (ترقیمہ) تمت تمام شد بکام رسید و انجامید من تصنیف احمد یار انند گڑھیہ (اسلام گڑھیہ) بروز چہاردہم ماہ صفر یوم الاحد نوشت ۸۱۲ ہجری ۔ احمد یار این کہ بفارسی بیخود و شیدا نام دارد و در جلالپور اسلام گر است ۔ متوطن است ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین ۔ اوکاڑہ

۷۰۷- یوسف زلیخا : احمد یار مرالے والا ، داستان ، نظم ، — ، —/مصنف خود ، — ، ۱۶ × ۱۰ س م ، [illegible] ملدہ : اول ناقص اے ، چھیکڑ : — ، کیفیت : [illegible] ناتمکمل ۔ ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۱۱۷۱- یوسف زلیخا ، قصہ : احمد یار مرالوی ، میاں ، (۱۷۶۸ھ—۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/مثنوی ، ۱۲۵۸ھ ، ۱۲۸۹ھ/عبداللہ ، نسخ/نستعلیق ، ۲۶ × ۱۶ س م ، ۱۸ سطر ، ۱۱۸ ورق ، ملدہ : حمد خداولد خالق

Marfat.com

تینوں توں رازق الٰہی ، چھیکڑ : شوق اکھیدا سن اک گھٹ دا بخشن اللہ والے ، کیفیت : (ترقیمہ) تمام شد قصہ یوسف زلیخا علیہ السلام ۔ تصنیف میاں احمد یار مرالے والا مرحوم بوقت نصف یوم الجمعہ شہر ربیع الاول ۔ تمام شد فی سنہ ہجرۃ النبویہ ثمانون و تسع بعد مائتین و الف من ید الحقیر المتعم عبداللہ ساکن موضع کالرا ، تحریر شد ۱۲۸۹ھ ۔ قصہ یوسف زلیخا دے مکن توں بعد تناں صفحیاں تے مشتمل اک ادھوری نظم شامل اے جیہدے تمام مصرعے اکو ای غیر مردف قافیے نال نیں ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین ۔ اوکاڑہ

۱۲۷۴- **تفسیر سورۃ یوسف (یوسف زلیخا)** : احمد یار، مولوی (۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء)، داستان ، نظم/(مثنوی) ، ۱۲۵۸ھ/(۱۸۴۲ء)، ۱۳۰۲ھ/(۱۸۸۵ء)/— ، نستعلیق ، ۲۷×۱۶ س م ، ۱۹ سطر ، ۲۲۶ ورق ، ملدہ : حمد خداوند خالق تینوں توں رزاق الٰہی، چھیکڑ : ایہہ دعا خدا تھیں منگاں پہنچاں نال مرادے ، کیفیت : ۱۹۱۴ء نوں غلام محسن نے صفحے نمبر لائے ۱۹۴۷ء وچ ایہہ کتاب محمد سعید جماعت دہم کول سی ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۶۱۲- **مجموعہ کتب پنجابی** (۱۸ عدد) : نامعلوم (مرتب) ؛ داستان/نعت رسول ؐ ، جنگ نامہ کربلا ، نظم ، — ، ۱۳۰۸ھ ، ۱۸۹۰ء ، ۱۹۳۵ بکرمی/— ، — ، ۲۵×۱۳ س م ، — ، ۱۵۴ ورق، ملدہ : — ، چھیکڑ : — ، کیفیت : ایس مجموعے وچ ایہہ ۱۸ کتاباں شامل نیں: بحر العشق قصہ یوسف زلیخا : صدیق لالی (۱۱۷۷ھ) ، ترجمہ قصیدہ بردہ : سید وارث شاہ ، نور نامہ : دولت علی (۱۰۳۷ھ) ، وفات نامہ : حافظ برخوردار ، معجزہ رسول مقبول ؐ : محمد دین ، یوسف زلیخا : احمد یار مرالوی (۱۲۹۳ھ) ، تولد نامہ : حامد ولد عظمت اللہ قریشی ، تولد نامہ : محمد اشرف منجوری ، وفات نامہ : نامعلوم ، معجزہ شریف : مقبل دین ولد لور محمد ، نور نامہ : نامعلوم ، شرح دعا سریانی : حافظ برخودار ، در بیان حروف قرآن مجید : نامعلوم ، در بیان کلمات شرک : کرم الدین ، قصہ حضرت اسمٰعیل : نامعلوم ، نامعلوم : قادر بخش ، جنگ نامہ حضرت علی اصغر : نامعلوم ، محمد عظیم ولد محمد سعید ۔ ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۶۳۳- **یوسف زلیخا** : مولوی احمد یار (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/مثنوی ، ۱۲۵۸ھ ، (۱۳۱۹ھ)/غلام مصطفیٰ ولد فقیر غلام قادر ساکن سہری ، نسخ ، ۲۱×۱۲سم ، ۱۳ سطر ، ۲۵۳+۱ ورق ، ملدہ : حمد خداوند خالق تینوں توں رزاق الٰہی ، چھیکڑ : جے میں ہوولاں لکھن اندر نے بھی عیب گذارو ، کیفیت : آخر نے شعلہ معراجیہ نے متفرق شعر از مولوی محمد عالم نے منظوم خط بطرف عمر الدین بجار ۔ ملکیت : احمد حسین قریشی

Marfat.com

۱۱۷۲- یوسف زلیخا ، قصہ : احمد یار (۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/ مثنوی ، ۵۱۲۵۸ ، —/— ، نسخ ، ۲۶×۱۶ سم، ۱۹ سطر، ۱۱۰ ورق ، مذہ : حمد خداوند خالق تینوں ، تون رزاق النہی ، چھیکڑ : شوق الھدا سن اک کھٹ بخشن اللہ والے - ملکیت : اقبال صلاح الدین - اوکاڑہ

متعلقہ صفحہ ۱۲۸

مثنوی وقایع پنوں

میں نے اس کا ایک قلمی نسخہ قومی عجائب گھر پاکستان، کراچی میں دیکھا ہے۔
شمارہ ۹۸۴ - ۱۹۵۸ - بخط نستعلیق تیرھویں صدی ہجری ، عنوانات سُرخ ، پہلا ورق نہیں ہے اور اختتام پر " مست شدن سسی و پنوں و بُردن برادران پنوں را و گذاشتن سسی مخمورہ را در آنجا " تک واقعات ہیں - ۱۰۸ صفحات -
(فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملّی پاکستان تالیف سید عارف نوشاہی صفحہ ۶۶۳)

متعلقہ ص ۳۵۶ ص ۱۲

شجرہ اولاد حیاں محمود رحمہ)

حیاں محمود کے دو بیٹے تھے - عبدالرحیم اور محمد عظیم ۔
عبدالرحیم کا ایک بیٹا محمد بخش نام تھا -
محمد بخش کے دو بیٹے تھے - مولا داد اور کریم بخش
مولا داد کا ایک بیٹا بدھا نام تھا - جو لاولد فوت ہوا -
کریم بخش ولد محمد بخش کا ایک بیٹا رحمان نام ہے جو وقت ۱۹۷۳ء میں
حج جا رہا ہے - اور گرجیکل اگرڈیہ سے ملکیت منتقل کرے

Marfat.com

کے رسول پوری صاحب کو والد سے
اس کے بعد بیٹے اسلامیہ ہیرے نہ ان علی محمد
پیر اسلامیہ کے بعد بیٹے شرف عرف شیدو۔ فخر جان اور گوگی تین بیٹیاں
محمد عظیم دلدار بخش کا ایک بیٹا عمر رام تھا۔
عمر کے دو بیٹے تھے اکبر بخش اور کرم دین۔
اکبر بخش کے دو بیٹے تھے۔ خوشی محمد۔ محرم مشوری ۱۹۷۲ء میں
لاولد فوت ہوئے۔
کرم دین ولد عمر کی اولاد میں نسبتی تھی۔ اس کی ایک بیٹی کا نام فاطمہ
موضع گوجرہ تحصیل کوٹ سبزل پلیو ولد محمد (حجام) سے شادی
سنہ ۱۳۹۲ھ پلیو وفات پا گیا۔ فاطمہ رجب ۱۳۹۳ھ
۱۹۷۲ء میں موجود ہے۔ اس کے تین لڑکے شیرا۔ حیدر اور مرزا موجود ہیں۔
اور حیدر لاولد ہے۔

Marfat.com

یہ شجرہ نسب مسمی برخوردار ولد امام بخش قوال ساکن سردار پور جھنڈیر۔ علاقہ ٹھیلیسی ضلع ملتان کی زبان سے لکھا گیا۔ یہ اس خاندان نور المصطفیٰ کا درباری قوال ہے۔ اور پھر داؤد دالہ میں اسی روز جا کر تصدیق کیا گیا

[سید شرافت نوشاہی حرجاوی اللاوی ۱۴۰۰ھ
۱۳ مارچ ۱۹۸۰ء]

محمد فاضل۔ قریشی ہاشمی۔ مدفون کنارہ دریائے بیاس متصل بورے والہ۔ بابا فاضل شاہ مشہور ہے

ثابت شاہ۔ کروڑ پکا تحصیل ٹھیلیسی ضلع ملتان۔

۱ علی محمد۔ کروڑ پکا۔
۲ ولی محمد۔ لدھیانہ کو چلے گئے۔

۱ عبدالحکیم
غلام قادر

۱ غلام محمد۔ مدفون گورستان بابا حاجی
غلام رسول۔ مدفون نور شاہ ڈاک خانہ کروڑ پکا
ان کی اولاد راجہ پور میں ہے۔

۱ نور المصطفیٰ۔ مدفون داؤد دالہ تحصیل ٹھیلیسی
موضع جسرانی واہ

۱ عبدالخالق
۲ غلام ثابت۔ کنوارے فوت ہو گئے۔

۱ محمد فاضل
۲ غلام رسول
۳ عبدالحکیم
۴ غلام مرتضیٰ
۵ غلام مصطفیٰ لاولد

۱ شمس الدین
۲ محمد اکمل موجود ہے
۳ عطا محمد
۴ سیف الدین زندہ ہے

۱ محمد ثابت
۲ غلام عباس موجود ہے
۳ عبدالخالق موجود ہے
۴ غلام مرید موجود ہے
۵ محمد دین موجود ہے

۱ فیض محمد
۲ محمد شفیع
۳ سجاد حسین
۴ مجذوب
موجود ہے

۱ نذر حسین
۲ سخاوت حسین بار ٹ
۳ فیاض حسین
۴ ظہور احمد موجود ہے
۵ فاروق حسین

۱ مشتاق احمد
۲ محمد مسلم
۳ طالب حسین
۴ امداد حسین
۵ نثار حسین
۶ بلال احمد

۱ سجاد حسین
۲ انجد حسین
۳ محمد رضا
۴ وسیم عباس

۱ منصور احمد
۲ رؤف احمد
۳ فاروق احمد

۱ محمد سلیم
۲ محمد شوکت
۳ ندیم احمد

۱ ظہیر حسین
۲ اختر حسین
۳ فضل حسین
۴ ظہور حسین

۱ کرامت حسین
۲ صفدر حسین
۳ الطاف حسین

۱ صادق محمد
۲ محمد اعجاز شوکت علی
۳ عبدالرزاق
۴ نعیم رضا
۵ سلیم رضا

۱ زاہد حسین
۲ سعید احمد
۳ نازک یامین
۴ خورشید احمد
۵ منظور احمد
۶ منور عباس
۷ مقبول احمد

۱ منظور حسین
۲ ولایت حسین
۳ اقبال حسین

۱ محمد کرم
۲ ارشد حسین
۳ اصغر حسین
۴ شمس الدین
۵ مروان

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۹۲

طرہ

بسم اللہ

کلمہ طیبہ

حضرت حکیم بادشاہ تمام انور المصطفےٰ

و رسلہم ماہ فنی و دار رحمان فانی علیہم

یکتبہ در دل زبان نگذشتہ بیم ریا بود

پوشیدہ معمل ہذا دیباچہ خوش باغ ارم

طرہ

کلمہ طیبہ

صبح ان عبد ذی تق قبر شب

وقت بکشیم ما من باقی فوت

۴ ر صفر سنہ ۱۲۹۴ و

احقر العباد

نقاد ثابت شناخت شد۔ خوبان بود

محبت بذار

لطائف دست در بین عالمش مذار آدم

سر عالم بخفیے بفروشش بود

ہزار درد صد داد ہشتد یک نرسد

بہ لبت و یک عمر جفا، کہ دلش دارد

بوقت شعر ولی بود رود و نغمہ

شنو تو تاریخ رحلت حکیم

۱۲۸۸

عبد الحکیم ولد عبد الحکیم۔

بسم اللہ

کلمہ طیبہ حسبی اللہ شدید

مرشد کامل مسیحے قلب عابد شیر فعلی رہنما

فخر عالم رکن اعلیٰ نگہت گل علم حلم

شب ستیزہ ہفتدہ ہ رحلت او گوئند

حدا حدی قافلہ و ہنر ل مقصد مردان را

بندگاہ ما بہار دانش بزم غریبان را

مرواریدش دلدہ کہ محمد حمید

Marfat.com

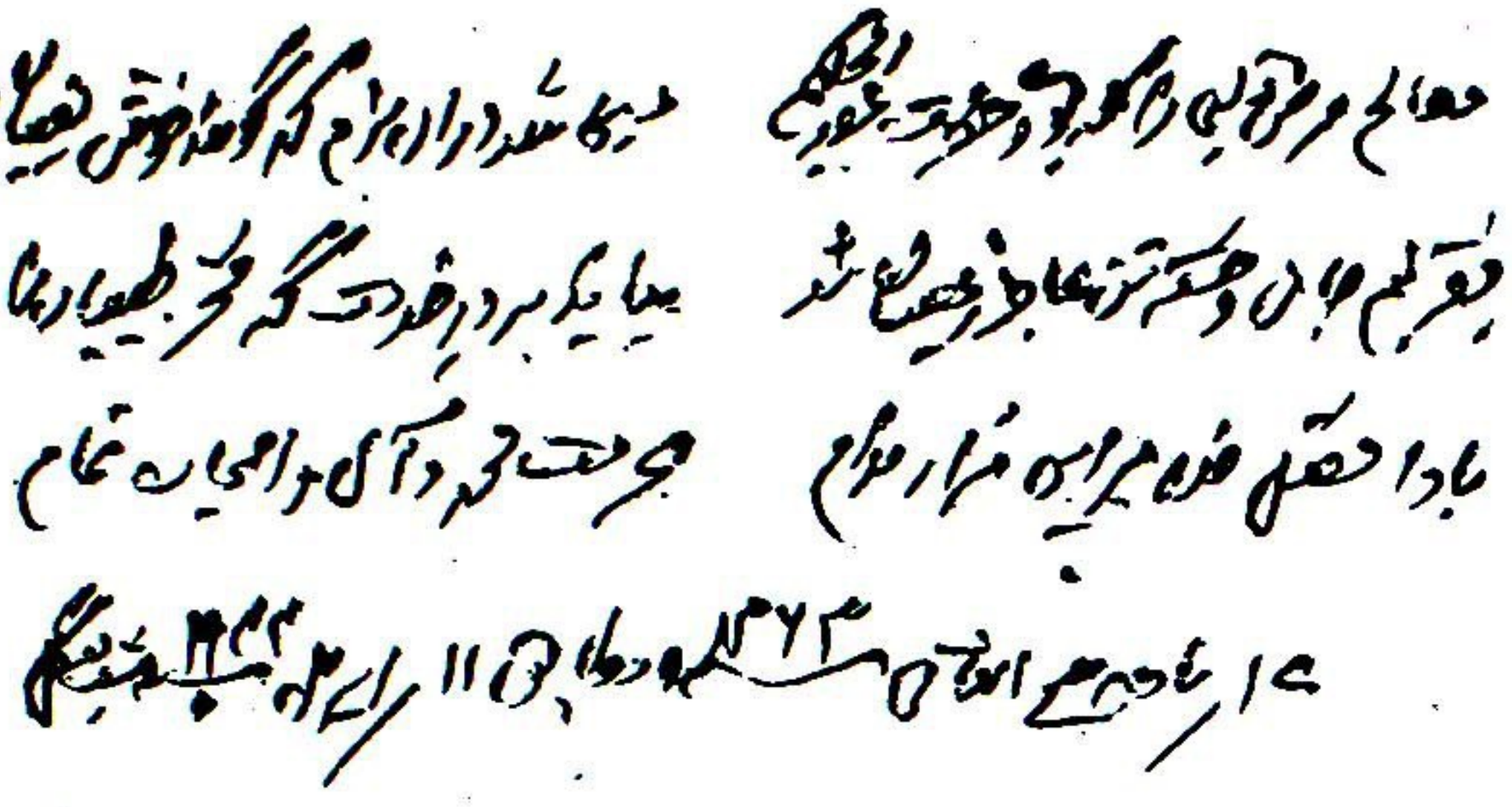

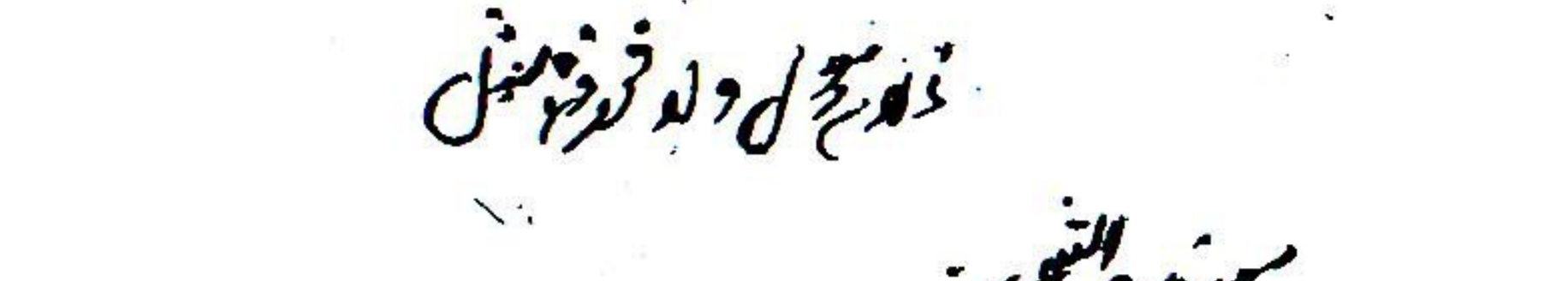

سورۃ والتین۔

بسم اللہ کلمہ طیبہ

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی

کہ ہم نے آدمی کو بہت اچھی صورت پر پیدا کیا پھر اسے نیچوں سے نیچا کر دیا

جس نے نیکی کی اور ایمان لایا تو اس کے لئے بے انتہا ثواب ہے

اب تجھے کون جھٹلا سکتا ہے بدلہ دینے میں کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں

Marfat.com

پیر شمس الدین صاحب تاریخ وفات ۶ ذیقعد ۱۳۶۲ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۳ء
شب جمعہ۔

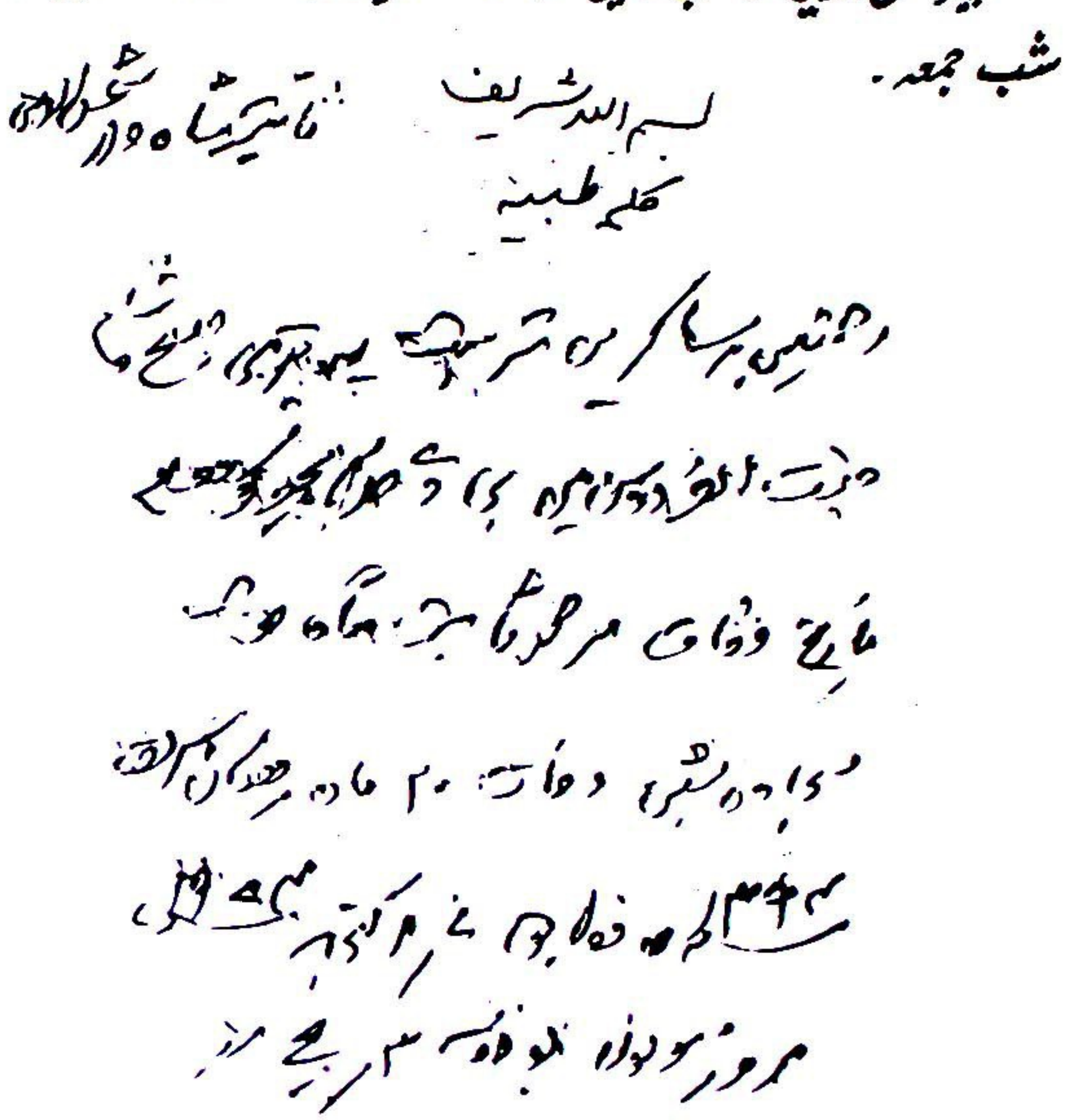

(پیر محمد ثابت شاہ صاحب تاریخ وفات ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز سوموار بوقت ۳ بجے شب عمر ۶۵ سال۔)

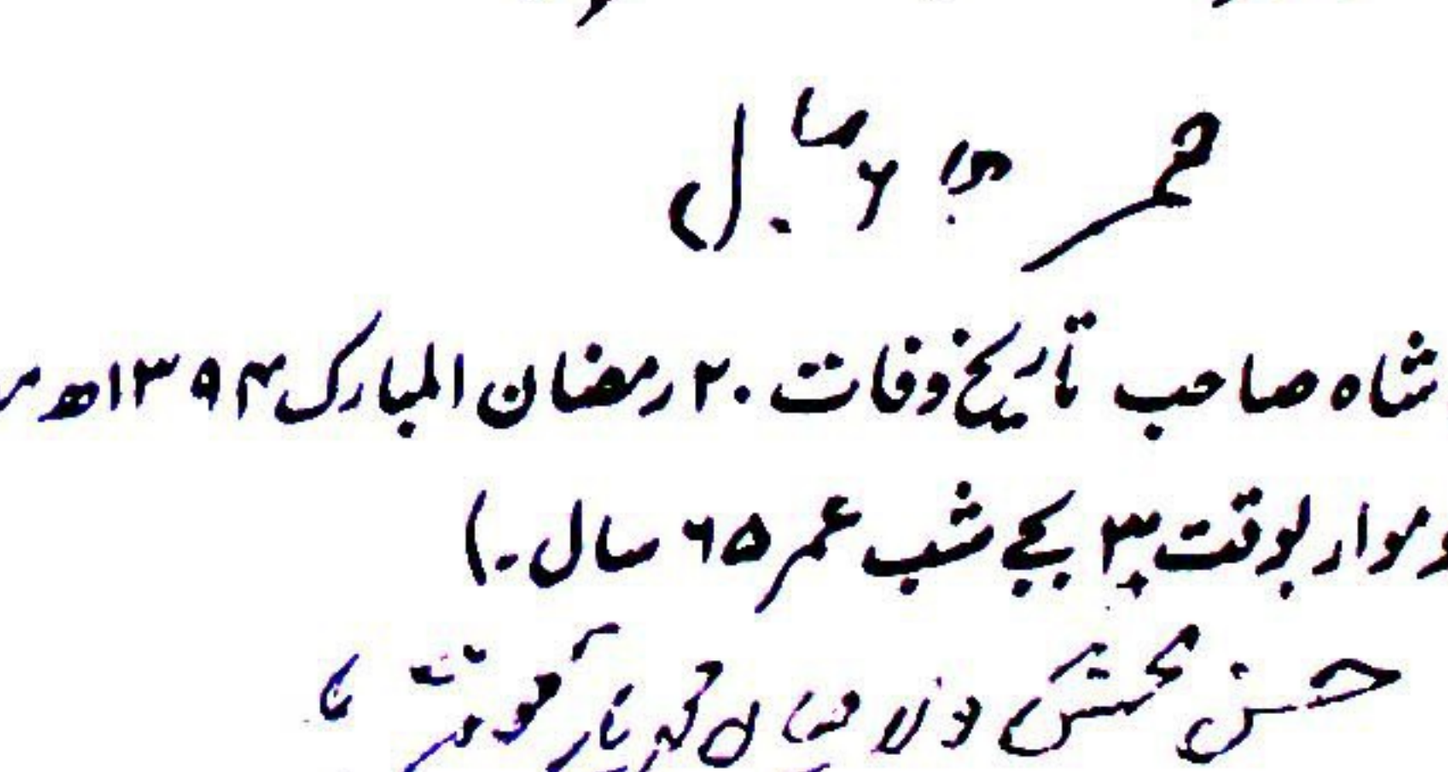

Marfat.com

تذکرہ مشائخ قادریہ نوشاہیہ

شریف التواریخ

تالیف

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء ○ ف ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

پنجاب اور اطراف کی آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل پانچ سو سالہ روحانی، علمی اور سماجی تاریخ

طبع شدہ جلدیں

جلد اوّل موسوم بہ تاریخ الاقطاب : حضرت نوشہ گنج بخش (م ۱۰۶۴ھ) کے پیران طریقت کے حالات۔ ۱۱۲ + ۱۲۶۴ صفحات۔ قیمت ۷۵ روپیہ

جلد دوم موسوم بہ طبقات نوشاہیہ : دو حصوں میں طبع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت

Marfat.com

نوشہ گنج بخش کی صلبی اولاد اور ان کے اکابر خلفاء شیخ رحیم داد بھلوالی، شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی، شیخ عبدالرحمٰن بھڑی والے، سید صالح محمد چک سادہ والے کی اولاد کا مفصل ذکر ہے۔
۲۰۲۴ صفحات قیمت ۱۸۰ روپے

جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ یہ جلد مزید بارہ حصوں پر مشتمل ہے جس میں سلسلۂ نوشاہیہ کے وابستگان کا پشت وار تذکرہ ہے۔

حصہ اول موسوم بہ تحائف الاطہار ۶۴۰ صفحات قیمت ۶۵ روپیہ

حصہ دوم موسوم بہ لطائف الاخیار ۵۶۶ صفحات قیمت ۶۰ روپیہ

حصہ سوم موسوم بہ معارف الابرار ۴۴۸ صفحات قیمت ۵۰ روپیہ

حصہ چہارم موسوم بہ مآثر الاحبار ۲۹۰ صفحات قیمت ۴۰ روپیہ

حصہ پنجم موسوم بہ عوارف الانوار ۱۸۴ صفحات قیمت ۳۰ روپیہ

حصہ ششم موسوم بہ صحائف الاسرار ۳۴۶ صفحات قیمت ۵۰ روپیہ

باقی چھ حصے انشاء اللہ ۱۹۸۴ء کے اختتام تک طبع ہو جائیں گے۔

سلسلۂ نوشاہیہ کی دیگر مطبوعہ کتب

۱۔ **تذکرۂ نوشہ گنج بخش** تالیف سید شرافت نوشاہی۔ ناشر المکتاب۔ گنج بخش روڈ لاہور۔

۲۔ **انتخاب گنج شریف** حضرت نوشہ گنج بخش کے اردو کلام کا انتخاب۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔ ناشر دارالمورخین لاہور۔

Marfat.com

۳۔ گنج شریف (پنجابی) حضرت نوشہ گنج بخش کے پنجابی کلام کا انتخاب : مرتبہ سید شرافت نوشاہی ۔ ناشر ادارۂ معارف نوشاہیہ ۔

۴۔ مواعظ نوشہ پیر حضرت نوشہ گنج بخش کے پنجابی نثر میں پانچ مواعظ ۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی ۔ ناشر ادارۂ معارف نوشاہیہ ۔

۵ شاہ عبدالرحمٰن پاک حضرت شیخ عبدالرحمٰن بھڑی والے کے مختصر سوانح ۔ مؤلفہ سید شرافت نوشاہی ۔ ناشر ادارۂ معارف نوشاہیہ ۔

۶۔ تذکرہ حاجی حسین بخش نوشاہیؒ : مؤلفہ محمد لطیف زار نوشاہی ۔ ناشر ادارۂ معارف نوشاہیہ ۔

ادارۂ معارفِ نوشاہیہ ○ ساہن پال شریف
گجرات ۔ پاکستان

نوشاہی منزل ، محمدی پارک ۔ راج گڑھ ۔ لاہور

Marfat.com